

پیش

آلہندیائی شعی کا اقرن

۱۹۲۵ء تا ۱۹۳۷ء

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند
پیشکش

محمد عبداللہ بن قادی

پیشکش کنندہ مولانا محمد علی احمد

تاریخ آلِ اِنڈیا سنی کا نقشہ

۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء

جدوجہد آزادی اور تحریکِ پاکستان میں
سنی علماء و مشائخ کے عہد آفریں کردار کی
ایک جھلک

محمد حلال الدین قادری

ناشر: سعید بک پبلشرز، کھاریاں، (مُجرات)

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

| | |
|-------------|--|
| نام کتاب | تاریخ آل انڈیائی کانفرنس |
| مرتب | مولانا محمد جلال الدین قادری |
| سرپرستی | مفتی محمد علیم الدین مجددی |
| کمپوزنگ | ٹی۔ ایم کمپوزنگ سنٹر، راولپنڈی |
| پروف ریڈنگ | مولانا محمد حبیب احمد نقشبندی |
| ضخامت | ۳۳۸ صفحات |
| تعداد | گیارہ سو |
| تاریخ اشاعت | رجب المرجب ۱۴۲۰ھ (اکتوبر ۱۹۹۹ء) |
| قیمت | 200 روپے |
| ناشر | حافظ محمد سعید احمد نقشبندی |
| | محلہ لطیف شاہ غازی، کھاریاں، ضلع گجرات |

ملنے کے چتے

☆ مکتبہ رضویہ 2/24 سوڈھیوال کالونی، ملتان روڈ، لاہور Ph: 7414862

☆ فاروق پبلیشرز مارٹ، مین بازار، کھاریاں، ضلع گجرات Ph: PP: 511033

☆ مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار، راولپنڈی

☆ مکتبہ قادریہ، نزد سستا ہوٹل، لاہور

فہرست

| صفحہ نمبر | مضمون |
|-----------|--|
| ۱ | عرض ناشر |
| ۴ | پیش گفتار |
| ۱۹ | تقدیم از پروفیسر محمد مسعود احمد مدظلہ |
| ۲۳ | آل انڈیا سنی کانفرنس کا تاسیسی اجلاس، مراد آباد |
| ۴۱ | آل انڈیا سنی کانفرنس کا دستور اساسی |
| ۴۲ | مقاصد جمعیت عالیہ اسلامیہ |
| ۴۳ | غیر متبدل اصول |
| ۴۴ | قواعد و ضوابط |
| ۴۵ | رکنیت کے آئین |
| ۴۵ | جمعیت منظمہ |
| ۴۶ | فرائض متعلق صدر |
| ۴۶ | فرائض متعلق نائب صدر |
| ۴۷ | ناظم کے فرائض |
| ۴۷ | خازن کے فرائض |
| ۴۸ | اراکین کے فرائض |
| ۴۹ | آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس (۱۹۲۵ء تا ۱۹۳۹ء) |
| ۵۱ | آل انڈیا سنی کانفرنس کا دوسرا اجلاس، اجیر مقدس |
| ۵۱ | آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس، پوکھیر اضلع مظفر پور (بہار) |
| ۵۲ | آل انڈیا سنی کانفرنس، مراد آباد |

| | |
|----|---|
| ۵۲ | آل انڈیا سنی کانفرنس، مراد آباد |
| ۵۳ | انجمن اہل سنت و جماعت، نجی پور کا قیام اور آل انڈیا سنی کانفرنس پر اعتماد |
| ۵۳ | سنی کانفرنس، بیرال کا سہ روزہ اجلاس |
| ۵۶ | سنی کانفرنس، مدراس کا اجلاس |
| ۵۷ | سنی کانفرنس، بدایوں |
| ۵۸ | سنی کانفرنس، مراد آباد |
| ۵۹ | آل انڈیا سنی کانفرنس کی نشاۃ ثانیہ، اجلاس (۱۹۳۵ء تا ۱۹۳۶ء) |
| ۶۰ | مراد آباد میں یو۔ پی۔ سنی کانفرنس کا صوبائی اجلاس ۱۳ تا ۱۷ جولائی ۱۹۳۵ء |
| ۶۳ | سنی کانفرنس صوبہ پنجاب، لاہور کا اہم اجلاس ۱۶ تا ۱۷ ستمبر ۱۹۳۵ء |
| ۶۵ | سنی کانفرنس صوبہ دہلی کا ایک اجلاس ۲۱ ستمبر ۱۹۳۵ء |
| ۶۵ | سنی کانفرنس، مین پوری کا اجلاس اکتوبر ۱۹۳۵ء |
| ۶۶ | سنی کانفرنس ضلع کجرات کا جلسہ ۲۲ تا ۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء |
| ۶۷ | سنی کانفرنس، مدن پورہ (مقامی) نومبر ۱۹۳۵ء |
| ۶۷ | سنی کانفرنس ضلع مدراس (قبل) ۵ نومبر ۱۹۳۵ء |
| ۶۸ | سنی کانفرنس ضلع بدایوں اکتوبر ۱۹۳۵ء |
| ۶۹ | سنی کانفرنس ضلع مراد آباد کی تشکیل ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء |
| ۷۰ | سنی کانفرنس صوبہ دہلی ۶ نومبر ۱۹۳۵ء |
| ۷۲ | سنی کانفرنس، مبارک پور ضلع اعظم گڑھ ۲۵ نومبر ۱۹۳۵ء |
| ۷۳ | جمعیت عالیہ رضویہ حامدیہ فیروز پور کی اہم قراردادیں ۲ نومبر ۱۹۳۵ء |
| ۷۴ | سنی کانفرنس، سہرام، لودھی پور، کوٹہ کی تشکیل |
| ۷۵ | سنی کانفرنس، مدراس (مقامی) ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء |
| ۷۸ | آخری وصیت |

| | | |
|-----|----------------------|--|
| ۷۸ | | ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت |
| ۷۸ | ۲ نومبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس امرتسر |
| ۷۹ | ۲۱ نومبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس کالپی ضلع جالون |
| ۸۰ | ۲۱ تا ۲۵ نومبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس ضلع مین پوری |
| ۸۳ | | تجلیویہ سنی کانفرنس ضلع مین پوری |
| ۸۶ | ۲۳ نومبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس ضلع مین بھاگل پور |
| ۸۷ | ۲۰ نومبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس سلطان پور ضلع بھاگل پور |
| ۸۸ | ۲ دسمبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس جمائی |
| ۸۹ | ۷ دسمبر ۱۹۲۵ء | جین پور سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ |
| ۸۹ | ۱۲ دسمبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس بھاگل پور شہر |
| ۹۰ | دسمبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس گھوسی، ضلع اعظم گڑھ |
| ۹۱ | ۱۱ دسمبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس صوبہ بمبئی کی تشکیل |
| ۹۲ | | خطبہ صدارت از مولانا سید محمد محدث چکھو چھوی |
| ۹۲ | | قراردلوین |
| ۹۵ | ۱۳ دسمبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس چراگاؤں۔ ضلع جمائی |
| ۹۵ | ۲۸ دسمبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس چٹوڑ گڑھ، میواڑ |
| ۹۶ | ۲۵ تا ۲۷ دسمبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس بمبئی کی تشکیل |
| ۹۷ | ۲۸ دسمبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس چاند و دربار ضلع امراتوتی |
| ۹۸ | ۵ تا ۶ جنوری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس اگس ضلع ہنگلی، بنگال کا شاندرا اجلاس |
| ۹۹ | ۶ جنوری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس ضلع بدایوں |
| ۱۰۱ | | سنی کانفرنس ضلع بدایوں کی اہم تجلیویہ |
| ۱۰۲ | جنوری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس پوکھیرا ضلع مظفر پور (ہمد) |

| | | |
|-----|----------------------|--|
| ۱۰۳ | ۱۲ جنوری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس ضلع جبل پور (سی۔ پی) |
| ۱۰۴ | دسمبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس زکریا پور سیوڑی، بمبئی |
| ۱۰۵ | ۸ جنوری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس ضلع گجرات، پنجاب |
| ۱۰۶ | جنوری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس منوہر، ضلع کوٹہ (ریاست راجپوتانہ) |
| ۱۰۶ | | سنی کانفرنس کوٹہ (ریاست راجپوتانہ) |
| ۱۰۶ | | سنی کانفرنس ریاست یوپی |
| ۱۰۷ | ۵ جنوری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس ضلع وردھا کی تشکیل پور مسلم لیگ کی تائید |
| ۱۰۸ | ۲۲ جنوری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی۔ اے |
| ۱۰۹ | ۱۷ جنوری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس سہرام |
| ۱۰۹ | دسمبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس ساگور ضلع کوٹہ اسٹیٹ کی تشکیل |
| ۱۱۰ | ۲۲۔ دسمبر ۱۹۲۵ء | سنی کانفرنس قصبہ منواتھہ ممبئی |
| ۱۱۱ | ۱۵ تا ۱۷ فروری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس لورئی کی تشکیل |
| ۱۱۲ | | سنی کانفرنس لورئی کا جلسہ عام |
| ۱۱۲ | ۲۲ تا ۲۸ مارچ ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس بھاگل پور ویرین |
| ۱۱۳ | ۱۷ فروری ۱۹۲۶ء | شعبہ تبلیغ سنی کانفرنس الہ آباد کا قیام |
| ۱۱۳ | ۸ فروری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس ایڈاپلی (نراگور) |
| ۱۱۳ | ۱۱ فروری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس چنچو تحصیل شڈوالہ یار کی تشکیل |
| ۱۱۳ | ۲۱ جنوری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس پچھونہ ضلع اٹواہ کا قیام |
| ۱۱۵ | ۱۱ تا ۱۳ فروری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس الہ آباد کا شاندار اجتماع |
| ۱۱۶ | ۲۱ فروری ۱۹۲۶ء | شعبہ تبلیغ سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی۔ اے کی تبلیغی مساعی |
| ۱۱۷ | ۲۳ فروری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس قصبہ ایریاں ضلع فتحپور مسودہ کا قیام |
| ۱۱۸ | ۲۲ فروری ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس دھمتری، ضلع ناگ پور (سی۔ پی) |

| | | |
|-----|------------------|--|
| ۱۱۹ | ۲۶ فروری ۱۹۳۶ء | شعبہ تبلیغ سنی کانفرنس الہ آباد کا جلسہ عام |
| ۱۱۹ | ۱۹ فروری ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس ضلع جالون کی تشکیل |
| ۱۲۱ | فروری ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس پالی |
| ۱۲۲ | ۲۶ فروری ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس قصبہ کلپڑہ ضلع حمیر پور |
| ۱۲۲ | فروری ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس پٹواری ضلع حمیر پور |
| ۱۲۳ | ۲۰ فروری ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس مسہنگاوان ضلع بھاگل پور |
| ۱۲۴ | ۱۶ مارچ ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس ضلع باندہ |
| ۱۲۵ | ۱۱ فروری ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس پیمپوئے کا انہم اجلاس |
| ۱۲۷ | ۲۰ فروری ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس قصبہ مودھا کی تشکیل |
| ۱۲۸ | ۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس اندوہ کا تبلیغی اجلاس |
| ۱۲۸ | • • • | سنی کانفرنس خانقاہ سریلہ کا انعقاد |
| ۱۲۹ | ۱۶ مارچ ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس فتح پور مسو (ضلع بدایون) کے تبلیغی اجلاس |
| ۱۲۹ | ۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس قصبہ شیش گڑھ، ضلع بدایون |
| ۱۳۰ | ۲۵ مارچ ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس الہ آباد |
| ۱۳۱ | ۱۱ اپریل ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس سرسرام صوبہ بیدار کا خصوصی اجلاس |
| ۱۳۲ | ۲ اپریل ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس گوئی گاؤں (سی۔ پی) کا انعقاد |
| ۱۳۴ | | سنی کانفرنس ریاست رامپور کا قیام (الحق) |
| ۱۳۵ | ۴ اپریل ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس البر ضلع یا لکوت کا انعقاد |
| ۱۳۶ | ۱۶ اپریل ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس لودی ضلع اعظم گڑھ کا اجلاس |
| ۱۳۷ | اپریل ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس قصبہ السر ضلع بدایون کی تشکیل |
| ۱۳۸ | | سنی کانفرنس کے جلسوں کی خبریں لودھیہ سکندری کی معذرت |
| ۱۳۹ | ۱۱ جون ۱۹۳۶ء | سنی کانفرنس بدھن پور سی۔ پی لور عرس اشرفی میاں |

| | | |
|-----|----------------------|---|
| ۱۳۰ | ۲۳ تا ۲۴ جون ۱۹۴۶ء | بدایوں میں رجبی شریف کے شاندار اجتماع |
| ۱۳۱ | جون ۱۹۴۶ء | چر گاؤں میں سنی کانفرنس کا عملی اقدام |
| ۱۳۱ | | سنی کانفرنس (شعبہ تبلیغ) بدایوں کی اصلاحی مساعی |
| ۱۳۲ | ۳ مئی ۱۹۴۶ء | انجمن نعمانیہ ہند (لاہور) کا ساٹھواں سالانہ اجلاس |
| ۱۳۳ | ۲۱ اپریل ۱۹۴۶ء | سنی کانفرنس اگرہ کا قیام |
| ۱۳۴ | ۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء | سنی کانفرنس لور مسلم لیگ کچھوچھا کا مشترکہ جلوس و جلسہ |
| ۱۳۵ | ۲۰ اپریل ۱۹۴۶ء | سنی کانفرنس کچھوچھا شریف کا دوسرا جلسہ |
| ۱۳۵ | ۲۲ اپریل ۱۹۴۶ء | سنی کانفرنس مہراج گنج بازار ضلع ہیر گنج کی تشکیل |
| ۱۳۶ | | عرس شریف چند میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی تائید میں اہم جلسہ |
| ۱۳۷ | ۱۰ اپریل ۱۹۴۶ء | سنی کانفرنس کلکتہ کی تشکیل |
| ۱۳۸ | ۱۶ اپریل ۱۹۴۶ء | سنی کانفرنس راجہ بازار کلکتہ کی تشکیل |
| ۱۳۹ | ۱۷ اپریل ۱۹۴۶ء | سنی کانفرنس بابو تالاب ہوڑہ کی تشکیل |
| ۱۳۹ | ۲۲ اپریل ۱۹۴۶ء | سنی کانفرنس پاری پھان کلکتہ کا شاندار اجلاس |
| ۱۵۰ | ۲۱ اپریل ۱۹۴۶ء | سنی کانفرنس اگس جوٹ مل ضلع ہنگلی کی تشکیل |
| ۱۵۱ | ۱۹ تا ۲۰ اپریل ۱۹۴۶ء | سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ کا اجلاس منعقدہ مبارک پور |
| ۱۵۲ | ۳ مئی ۱۹۴۶ء | سنی کانفرنس ریاست دادوں ضلع علی گڑھ کی تشکیل |
| ۱۵۳ | ۷ تا ۸ جون ۱۹۴۶ء | سنی کانفرنس لودے پور، میواڑ، راجپوتانہ، چوڑ کے شاندار اجلاس |
| ۱۵۴ | جون ۱۹۴۶ء | مدرسہ معین الاسلام گھوڑوڑ ضلع موگیر کی قرارداد |
| ۱۵۴ | | سنی کانفرنس مواضات ضلع لائل پور کا قیام |
| ۱۵۵ | ۳۰ جون ۱۹۴۶ء | سنی کانفرنس کانپور |
| ۱۵۶ | ۱۹ تا ۲۱ جون ۱۹۴۶ء | سنی کانفرنس ریاست ریوا |
| ۱۵۷ | ۲۲ جولائی ۱۹۴۶ء | سنی کانفرنس مراد آباد |

تاریخ آل انڈیاسنی کلکٹرنس

| | | |
|-----|-----------------------|---|
| ۱۵۸ | ۷۵۵ جولائی ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس سنبھل |
| ۱۵۹ | ۷۵۷ جولائی ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس چندوسی ضلع مراد آباد کی تشکیل |
| ۱۶۰ | جولائی ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس بلند شہر کی تشکیل |
| ۱۶۱ | مئی ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کا شاندار اجلاس |
| ۱۶۲ | - | سنی کانفرنس موضع بدھ پور موضع کوئی ضلع ہندو کی تشکیل |
| ۱۶۳ | ۱۶- اگست ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس ضلع بدایوں، مسلم لیگ کونسل کی حمایت |
| ۱۶۳ | ۲۳- اگست ۱۹۲۶ء | بدایوں میں بیس ہزار مسلمانوں کا اعلان عام |
| ۱۶۵ | ۲۶- اگست ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس قصبہ راٹھ کی تشکیل |
| ۱۶۶ | - | آل انڈیا سنی کانفرنس کی تنظیم مساجد اور تحریک صلوٰۃ |
| ۱۶۷ | ۸ ستمبر ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس مین پوری کا ماہانہ اجلاس |
| ۱۶۸ | ۲۹ ستمبر ۱۹۲۶ء | مسلم لیگ جے پور شہر میں مولانا ابوبنی کی تقریر پر مزید |
| ۱۶۹ | ۷، ۸ جون ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس اجیر شریف کا ایک اہم خصوصی جلسہ، اہم تجویز |
| ۱۷۳ | ۱۲ تا ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء | سنی کانفرنس کراچی کے عظیم الشان اجلاس |
| ۱۷۴ | - | حزب الاحناف لاہور کے سالانہ اجلاس میں سنی کانفرنس صوبہ پنجاب کے اجلاس |
| ۱۷۸ | ۱۱ تا ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء | عرس امام اعظم، امرتسر، قیام پاکستان پر موم خدشات تاریخ |
| ۱۸۰ | - | انوار العلوم ملتان کے جلسہ میں چند اہم قراردادیں |
| ۱۸۱ | ۱۲ فروری ۱۹۲۷ء | جلسہ میلاد النبی ریاست راجپوت میں پاکستان کی حمایت میں اجلاس |
| ۱۸۱ | ۱۰ فروری ۱۹۲۷ء | جلسہ میلاد النبی جالون میں سنی کانفرنس |
| ۱۸۲ | ۲۳ فروری ۱۹۲۷ء | سنی کانفرنس کمریال گج، ریاست رائے گڑھ کا قیام اور چند تجویز |
| ۱۸۳ | ۱۵ فروری ۱۹۲۷ء | سنی کانفرنس (شعبہ تبلیغ) الہ آباد کی تشکیل نو |
| ۱۸۳ | ۵ مارچ ۱۹۲۷ء | جلسہ میاں پور شریف الہ آباد میں سنی کانفرنس کے مقاصد کی تبلیغ |
| ۱۸۳ | ۱۸ مارچ ۱۹۲۷ء | سنی کانفرنس (شعبہ تبلیغ) الہ آباد کا جلسہ |

| | | |
|-----|--|---------------------|
| ۱۸۵ | سنی کانفرنس ریاست رائے گڑھ (سی۔ پی) کی تشکیل | ۲۰ مارچ ۱۹۷۷ء |
| ۱۸۵ | جامعہ عربیہ کے جلسہ دستِ فضیلت میں سنی کانفرنس بنگپور کا اجلاس | ۱۸۵۶-۱۷ اپریل ۱۹۷۷ء |
| ۱۸۶ | سنی کانفرنس دین نگر ضلع مروا آباد کا جلسہ اور اہم تجویز | ۲۰-۲۶ اپریل ۱۹۷۷ء |
| ۱۸۹ | سنی کانفرنس صوبہ بہار کے شاندرا اجلاس | ۱۰-۱۵ اپریل ۱۹۷۷ء |
| ۱۹۰ | سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ کے شاندرا اجلاس | ۷ مئی ۱۹۷۷ء |
| ۱۹۳ | تجویز منظور کردہ سنی کانفرنس صوبہ بہار | ۱۰-۱۵ اپریل ۱۹۷۷ء |
| ۱۹۷ | آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایک غیر معمولی اجلاس مروا آباد | ۱۷-۱۹ جون ۱۹۷۷ء |
| ۱۹۸ | جلسہ عید میلادِ پناہک جشنِ خاں، دہلی میں سنی کانفرنس کا خیر مقدم | ۲۹-۳۱ مارچ ۱۹۷۷ء |
| ۱۹۹ | خطبہ صدارت از مولانا شاہ عارف اللہ قادری | |
| ۱۹۹ | سنی کانفرنس کے تبلیغی مدارس | |
| ۲۰۰ | یومِ فلسطین، مبارک پور ضلع اعظم گڑھ | ۲۶-اکتوبر ۱۹۷۷ء |
| ۲۰۱ | گیارہویں شریف کی برکتیں، آل انڈیا سنی کانفرنس پر اعتماد | |
| ۲۰۲ | سنی کانفرنس الہ آباد کا گورنمنٹ ہر طانیہ کا انتخاب | |
| ۲۰۳ | صدر جمہوریہ اسلامیہ کا پنجاب و سندھ و سرحد کا طوقانی دورہ | |
| ۲۰۴ | امیر ملت محدث علی پوری کی خدماتِ دینیہ کا اعتراف | |
| ۲۰۶ | جمعیت علماء اسلام کی پکار، علماء اہل سنت کے نام | |
| ۲۰۷ | جمعیت علماء اسلام گلگت۔ نام۔ جمعیت علماء ہند دہلی | |
| ۲۰۹ | آل انڈیا سنی کانفرنس کا عظیم النظیر اجلاس - بنارس اپریل ۱۹۷۷ء | |
| ۲۱۰ | انتخاب | |
| ۲۱۱ | تیاریاں | |
| ۲۱۳ | صدر الافاضل کا ایک ضروری مراسلہ | |
| ۲۱۳ | ملی سرگرمیاں | |

| | |
|-----|--|
| ۲۱۵ | اکابر آل انڈیا سنی کانفرنس کا صوبہ بنگال کا دورہ |
| ۲۱۶ | اجلاس مدارس کا دعوت نامہ |
| ۲۱۷ | ایجنڈا - مراسلہ صدر الافاضل بنام محدث اعظم پاکستان |
| ۲۱۹ | تعلیم |
| ۲۱۹ | تبلیغ اسلام |
| ۲۲۰ | اصلاح اعمال |
| ۲۲۰ | جسمانی و معاشی امور |
| ۲۲۱ | حکومت کے قوانین |
| ۲۲۱ | نکاح |
| ۲۲۲ | لوثاف |
| ۲۲۲ | پاکستان |
| ۲۲۲ | مسلم لیگ |
| ۲۲۳ | مدارس کے اجلاس کا چشم تصور میں نظارہ اور اعتبار اعتماد |
| ۲۲۵ | اجلاس مدارس کی تاریخ کا مسرت انگیز اعلان |
| ۲۲۶ | ایک ہزار علماء کی قیادت میں بے شمار حق پرستوں کا روح پرور اجتماع |
| ۲۲۷ | سنی کانفرنس کیا ہے؟ |
| ۲۲۸ | سنی کانفرنس کے مقاصد |
| ۲۲۹ | مدارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا عظیم الشان اجلاس |
| ۲۳۰ | سنی بھائیوں سے گزارش |
| ۲۳۱ | طلوع صبح صادق |
| ۲۳۳ | مدارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے انتظامات |
| ۲۳۴ | روح پرور اجتماع عظیم |

تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس

- ۲۳۵ آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس مدارس، اسلامیان ہند کے لئے مبارکباد
- ۲۳۶ آل انڈیا سنی کانفرنس مدارس میں بچنے کا راستہ
- ۲۳۶ مژدہ روح افزاء
- ۲۳۷ مسلم لیگ کی طرف سے آل انڈیا سنی کانفرنس مدارس کی تائید
- ۲۳۸ آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر کا انتخاب
- ۲۳۹ مدارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے شائدہ اجلاس، جناب فضل حسن مدنی کے چھوٹے حالات
- ۲۴۱ مجلس استقبالیہ
- ۲۴۲ مجلس استقبالیہ کے بعض اراکین کا تعارف از محدث کچھو چھوی
- ۲۴۳ فقیرانہ انتظام
- ۲۴۵ برکات آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۲۴۷ تجاویز منظور کردہ آل انڈیا سنی کانفرنس اجلاس بنارس
- ۲۴۸ مجلس اول
- ۲۴۸ مجلس دوم
- ۲۵۰ مجلس سوم
- ۲۵۳ مجلس چہارم
- ۲۶۰ مجلس پنجم
- ۲۶۱ آل انڈیا سنی کانفرنس کی تائید علماء و مشائخ کی طرف سے
- ۲۶۲ امیر ملت محدث علی پوری کا ارشاد گرامی
- ۲۶۳ حضرت دیوان سید آل رسول علی خاں اجیری کا اہم پیغام
- ۲۶۵ شیخ القرآن ابو الحقائق مولانا عبدالغفور ہزاروی لورپاکستان اسکیم
- ۲۶۷ امیر ملت محدث علی پوری کا مسلم لیگ پر اظہار اعتماد
- ۲۶۸ مولانا معین الدین فریدی کا اعلان مسلم لیگ کی تائید میں

- ۲۷۰ حمایت پاکستان، تفسیر قرآن کی روشنی میں از مولانا شاہ عارف اللہ قادری
- ۲۷۱ مسلم لیگ بنی مسلمانوں کی جماعت ہے۔ از مفتی اعظم آستانہ غریب نواز اجیری
- ۲۷۳ حضرت دیوان سید آل رسول علی خان اجیری کا اہم اعلان
- ۲۷۵ حضرت پیر سید محمد حسین شاہ (سکھو چک) کا اہم اعلان
- ۲۷۶ صاحبزادہ محمد ظہور الحق چشتی کا اعلان
- ۲۷۶ حضرت سید فضل شاہ، امیر حزب اللہ جلالپوری کا اعلان
- ۲۷۷ خواجہ میاں علی محمد (بسی نوہ) ہوشیارپور کا اعلان
- ۲۷۸ حضرات علماء اہل سنت اور مشائخ کرام کا پیام، مسلمانوں کے نام
- ۲۸۰ مولانا محمد عارف اللہ قادری کی آگزی پازر بستی میں تقریر منیر
- ۲۸۱ عرس پاکتین میں مسلم لیگ پر اعتماد کا اظہار
- ۲۸۲ آل انڈیا سنی کانفرنس کے مشاہیر علماء و مشائخ کا متفقہ فیصلہ
- ۲۸۵ مولانا محمد عبدالستین بھاری کا فتویٰ
- ۲۸۷ پیغام صوبہ سی۔ پی و برار کی سنی کانفرنسوں کے نام
- ۲۹۰ سنی کانفرنس کی حمایت اور خدمت غلامی معظنی کا ایک شعبہ ہے
- ۲۹۱ آل انڈیا سنی کانفرنس کی چند ملی و سیاسی خدمات
- ۲۹۲ مغربی و مشرقی پاکستان کے درمیان خطہ اتصال، بروقت رہنمائی
- ۲۹۳ نظریہ پاکستان کو بین الاقوامی طور پر متعارف کرانا
- ۲۹۶ حضرت لائٹنی میاں کا مسلم لیگ کی حمایت میں سخت ترین اقدام
- ۲۹۸ نظریہ پاکستان کی تائید، مولانا بدایونی کی مساعی جیلہ
- ۲۹۹ قائد اعظم سے مولانا عبدالحامد بدایونی کی ملاقات
- ۳۰۱ مشائخ اہل سنت کو مطالبہ پاکستان کی سزاء
- ۳۰۲ صاحبزادگان اہل سنت کے کردار کو خرچ خمین مسلم لیگ کی طرف سے

- ۳۰۶ علماء اہل سنت کے کردار کو خراج تحسین مسلم لیگ کی طرف سے
- ۳۰۷ مسلم لیگ کی فتح عظیم لور کانفرنس کی عمر تاک ہزیت
- ۳۰۸ مسلمان میواڑ کا متفقہ فیصلہ
- ۳۰۹ مسلم لیگ کا اعتراف سنی کانفرنس تشکیل پاکستان میں مساعی جیلہ
- ۳۱۰ سنی کانفرنس پھپھوہ کی مساعی جیلہ کا اعتراف مسلم لیگ کی طرف سے
- ۳۱۱ مسلم لیگ کا سنی کانفرنس پر اعتماد
- ۳۱۲ مولانا عبدالحمید ایوبی کی استعافی مہم
- ۳۱۳ مولانا شاہ عارف اللہ کو پاس نامہ
- ۳۱۵ قیام پاکستان کی تاریخ (قطعہ تاریخ)
- ۳۱۷ لندن سعود لور آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۳۲۸ ایفاء عہد لور سلطان جہ کتے کیا تھے لور کرتے کیا تھے؟
- ۳۳۵ آل انڈیا سنی کانفرنس لور مقلوین بھار
- ۳۳۷ فسادات صوبہ بھار کے شہداء لور مقلوین کے لئے آل انڈیا سنی کانفرنس کی اعانت
- ۳۳۸ مصیبت زدگان بھار کی امداد، بے خانماں خاندانوں کی آباد کاری
- ۳۳۹ مقلوین بھار کی مالی امداد کے لئے امیر ملت محدث علی پوری کا اعلان
- ۳۴۰ آستانہ بیلانفریدی رجب پور ضلع مراد آباد،..... گراں قدر عطیہ
- ۳۴۱ مقلوین بھار کی امداد
- ۳۴۱ مصیبت زدگان بھار کے لئے چندہ
- ۳۴۲ مقلوین بھار کی امداد منجانب سنی کانفرنس ادوری ضلع اعظم گڑھ
- ۳۴۲ آل انڈیا قادری مشن سلور جوہلی..... ملتی کر دیا گیا
- ۳۴۳ آل انڈیا سنی کانفرنس لور زکوٰۃ ایکٹ (۱۹۳۶ء)
- ۳۴۳ مسلم زکوٰۃ ایکٹ، مسلمانوں پر ایک نئی مصیبت، صدر لا قاضی کا مراسلہ، قرار دلو مذمت کا سورہ اکتوبر ۱۹۳۶ء

- ۳۴۶ آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک پر سپور ضلع میں زکوٰۃ کے خلاف جلسہ
- ۳۴۷ ناگپور میں سنی کانفرنس کا خصوصی اجلاس۔ زکوٰۃ کی مخالفت
- ۳۴۷ سنی کانفرنس ضلع کجرات کا اجلاس، زکوٰۃ کے خلاف اٹل دیوری
- ۳۴۸ سنی کانفرنس میرٹھ کا جلسہ، احتجاج نمائندہ اہل حق
- ۳۴۸ مسلم زکوٰۃ ایجنسی سے اٹل دیوری، سنی کانفرنس قصبہ مورانی ضلع ناڈوا کا جلسہ
- ۳۴۹ سنی کانفرنس کا اجلاس، زکوٰۃ کے خلاف مدائے احتجاج
- ۳۵۰ بدایوں میں زکوٰۃ ایکٹ پر احتجاجی جلسے
- ۳۵۰ خانقاہ دیوان شاہ دروازہ پٹنہ کا سالانہ عرس..... زکوٰۃ کے خلاف مدائے احتجاج
- ۳۵۱ سنی کانفرنس شہر کالپی، مجوزہ زکوٰۃ کے خلاف احتجاج
- ۳۵۲ سنی کانفرنس چڑ گاؤں ضلع جھانسی۔ مجوزہ زکوٰۃ کے خلاف احتجاج
- ۳۵۲ عرس خانقاہ فریدیہ سرہیلہ کے موقع پر سنی کانفرنس کا اجلاس
- ۳۵۳ مجوزہ زکوٰۃ کی مخالفت، مسلمانوں دھوراجی کا احتجاج
- ۳۵۳ سنی کانفرنس الہ آباد کا اجلاس،..... احتجاجی مظاہرہ
- ۳۵۳ سنی کانفرنس اگس ضلع بکلی کا اجلاس
- ۳۵۴ سنی کانفرنس مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کا اجلاس
- ۳۵۵ سنی کانفرنس ادوی ضلع اعظم گڑھ کا اجلاس
- ۳۵۵ سنی کانفرنس پرانی، اسلام آباد کشمیر کا اجلاس
- ۳۵۶ سنی کانفرنس باندہ اکا زکوٰۃ کے خلاف احتجاج
- ۳۵۶ زکوٰۃ پر انجمن حزب اللہ اہل حق کا اجلاس
- ۳۵۷ سنی کانفرنس شاہجہانپور کا اجلاس
- ۳۵۷ سنی کانفرنس اسلام آباد۔ کشمیر کا اجلاس
- ۳۵۷ سنی کانفرنس جموں کشمیر کا اجلاس
- ۳۵۸ سنی کانفرنس جالون کا اجلاس

| | |
|-----|---|
| ۳۵۸ | سنی کانفرنس بھار کا اجلاس |
| ۳۵۸ | سنی کانفرنس بدایوں۔ فیض آباد۔ علی۔ فتح پور۔ نال نرجا وغیرہ کے اجلاس |
| ۳۵۹ | سنی کانفرنس کانپور کا اجلاس |
| ۳۵۹ | مسلمانان قصبہ منوہر تھانہ ریاست کوٹہ راجپوتانہ کا احتجاجی جلسہ |
| ۳۶۰ | سنی کانفرنس کمرہ ضلع ۲۴ پرگنہ بنگال کا جلسہ |
| ۳۶۱ | آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک |
| ۳۶۳ | آل انڈیا سنی کانفرنس کی مخالفت، محرکات، اسباب، تجزیہ |
| ۳۶۷ | اعلماء حقیقت، از صدر الافاضل علیہ الرحمۃ |
| ۳۷۳ | سنی کانفرنس کے لئے دعائے خیر فرمائیں، علماء و مشائخ سے التماس |
| ۳۷۳ | امیر شریعت کا ڈھونگ |
| ۳۷۵ | امیر شریعت |
| ۳۷۸ | سنی بورڈ |
| ۳۷۹ | آل انڈیا سنی کانفرنس کا مجوزہ پاکستان |
| ۳۸۷ | حصہ نظم |
| ۳۸۹ | کانگریسیات از مولانا ابو النور محمد بعیر کوٹلی لوہاراں، سیالکوٹ |
| ۳۹۱ | منظر جہاد از مولانا مظہر جبل پوری |
| ۳۹۳ | لوائے جہوریت، سنی کانفرنس کا ترانہ از مولانا محمد مسعود مظہر |
| ۳۹۴ | ناقوس عمل از مولانا محمد خلیل اشرفی کچھوچھوی |
| ۳۹۵ | آل انڈیا سنی کانفرنس قیام پاکستان کے بعد |
| ۳۹۹ | فرست، اکابر مشائخ عظام، علماء کرام اور مقتدیان اعلام |
| ۴۳۱ | قطعہ تاریخ طباعت، از طارق سلطانپوری |

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ جل مجدہ اکریم کا بے شمار شکر و احسان اور رحمت عالم رسول اکرم ﷺ پر بے حد درود و سلام، جن کے فیضان رحمت سے خالق کائنات روف و رحیم کی توفیق خاص کے ساتھ ”ہدیج“ آل انڈیا سنی کانفرنس کی اشاعت سے قبل محقق اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری کے علمی و تحقیقی بے باک قلم سے نکلے ہوئے درج ذیل کتب و رسائل شائع کر کے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

- ☆ آسان اسلامی معلوماتی کورس
- ☆ سلام رضا کے چند اشعار
- ☆ رزق حلال
- ☆ دیدار مصطفیٰ ﷺ
- ☆ فوائد درود و سلام
- ☆ تذکرہ مجال الاولیاء حضرت مستانہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ☆ سار والا یکٹ اور علمائے حق
- ☆ نداء یا رسول اللہ ﷺ
- ☆ زیارت قبور اور ایصال ثواب
- ☆ امام احمد رضا کا نظریہ سائنس
- ☆ مقالات ختم نبوت مشمولہ قادیانی فتنہ اور علمائے حق
- ☆ تقدیم بر تعلیم و تعلم مصنفہ مفتی محمد علیم الدین مجددی

ہم ”ہدیج آل انڈیا سنی کانفرنس“ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے امید کرتے ہیں کہ آپ اسے پسند فرما کر مفید آراء سے نوازیں گے، گزارش ہے کہ جملہ مسلمانوں کے لئے عموماً اور سرمایہ اہل سنت مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی جو کہ کچھ عرصہ سے علیل ہیں، کی صحت

دعائیت کے لئے دعا فرمائیں، آپ کے سلسلہ تصانیف و تالیف میں سے بعض یہ تحقیقی و علمی شاہکار خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

مطبوعہ

- ☆ تذکرہ محدث اعظم پاکستان مولانا ابو الفضل محمد سر دار احمد رحمۃ اللہ علیہ (دو جلد)
- ☆ کرامات محدث اعظم پاکستان مولانا ابو الفضل محمد سر دار احمد رحمۃ اللہ علیہ
- ☆ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس (۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء)
- ☆ ابو الکلام آزاد کی تاریخی شکست (ایک جلد)
- ☆ تقدیمہ تذکرہ قاضی فتح اللہ صدیقی شطاری مصنفہ مفتی محمد علیم الدین مجددی
- ☆ تقدیمہ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ
- ☆ امام احمد رضا اکبر کی نظر میں
- ☆ امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم
- ☆ اسلامی تعلیمی پالیسی پر ایک نظر
- ☆ تخریج و تقدیم فتاویٰ کرامات غوثیہ
- ☆ ترتیب اسلامی شعاع
- ☆ (تحشیہ) آنا جانور کا
- ☆ (تخریج و تحشیہ) توحید و رسالت کا مفہوم کلمہ طیبہ کی روشنی میں

غیر مطبوعہ

- ☆ نوادرات محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سر دار احمد رحمۃ اللہ علیہ (فیصل آباد)
- ☆ تذکرہ شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی حامد رضا بیوی قادری
- ☆ روئید اوداقہ چک سکندر (کھاریاں) ایمین الاسلام بکھر
- ☆ امام احمد رضا کی تصانیف اور درود و سلام کے شوق آفریں صیفی

- ☆ ایم اے لوکانج علی گڑھ، اسلامیہ کالج لاہور پر کانگریسی لیڈروں کی یلغار اور علمائے حق
- ☆ ذبیحہ گاؤں پر پابندی اور علمائے حق
- ☆ تحریک آزادی ہند اور السودالا عظم
- ☆ ودیا مندر سکیم، وار دھاسکیم اور علمائے حق
- ☆ فقہ اربہ اور علمائے حق
- ☆ (تقدیم و تحویہ) چودہویں صدی کے مجدد و معنفہ مولانا ہمدانی
- ☆ ابولکلام آزاد کی تاریخی شکست (دوسری جلد)

زیر ترتیب

- ☆ تفسیر احکام القرآن
- ☆ گاندھی سے اندرا گاندھی تک
- ☆ تحریک خلافت اور علمائے حق
- ☆ تحریک ہجرت اور علمائے حق
- ☆ تحریک مسجد شہید گنج اور علمائے حق

اور اس کے علاوہ بہت کچھ۔۔۔۔۔

کاش کوئی صاحب ثروت ان قیمتی شاہکاروں کو منظر عام پر لا کر سعادت دارین سے بہرہ مند ہو۔

حافظ محمد سعید احمد نقشبندی اور ان

محکمہ لطیف شاہ غازی کھاریاں، ضلع کجرات

۲۷ ستمبر ۱۹۹۹ء

اسلام کے پیادوں کے عقیدوں پر جسارت آمیز حملے کئے گئے۔

غیر اسلامی شعائر مسلمان نمائندوں نے اپنائے، ہندوؤں کا ناپاک شعائر مسلمانی کا طرہ بنادیا گیا۔ ماتھے پر تلک لگوانا گوارا ہوا۔ ہندوؤں کی ارحمی کو عزت و توقیر کی خاطر کندھا دیا گیا۔ ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کو قرآن مجید کا تقدس دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلامی شعائر کی توہین کی گئی۔ مساجد کو ہندوؤں کی پامال گاہ بنادیا گیا۔ عظمت اسلام کے شعائر منبر پر ہندوؤں کو اعزاز سے بٹھایا گیا۔ فقہ گاہ کو ہندوؤں کی رضامندی کی خاطر ترک کر دیا گیا۔

انہی دنوں مسلمانوں کے مرکز عقیدت و محبت حرمین شریفین پر جدی ظالموں نے گولہ باری کی، مقابلہ واداء کو زمین بوس کر دیا۔ بے شمار علماء اور جلیل القدر مشائخ عظام کو صرف اس لئے تیغ کیا گیا کہ وہ جدیوں کے ہم عقیدہ نہ تھے۔ راسخ العقیدہ اور دین قدیم سے وابستہ تھے۔

جبکہ عظیم اول کے بعد سلطنت ترکی کے حصے بڑے کئے گئے۔ سلطان ترکی، جسے مسلمان اپنا مرکزی رہنما اور مرکزیت کی علامت سمجھتے تھے، کو معزول کر دیا گیا۔ خلافت ترکی کے تحفظ کے لئے چلائی گئی تحریک خلافت کو متعصب ہندو لیڈر گاندھی نے اپنی قیادت میں لے لیا۔ مسلمان جوش میں آکر ہوش کھو بیٹھے۔

بر عظیم کے مسلمانوں کو پٹی پڑھائی گئی اور ہندوؤں کے مفادات کے حصول کے لئے فتویٰ دیا گیا کہ ہندوستان دارالحرب بن چکا ہے، اس سے ہجرت فرض ہے۔ بڑے وسیع پیمانے پر اس کی تشہیر کی گئی۔ مسلمانوں کو ہجرت پر ابھارا گیا۔ لاکھوں کی تعداد میں مسلمانوں نے ہجرت کی۔ ان کے گمبار کو، کاروبار اور املاک کو کوڑیوں کے بھٹا ہندوؤں نے بٹھیا لیا۔ افغانستان کی طرف ہجرت کی گئی۔ لیکن چند ہفتوں بعد ہی مسلمانوں کے لئے پٹے کا قلعہ واپس لوٹے، ہزاروں جانیں بھوک پیاس اور سر سے ضائع ہوئیں، مسلمانوں کا مالی اور جانی نقصان ہندوؤں کو مطلوب تھا سو وہ تحریک ہجرت کے ہنگامہ سے پورا کیا گیا۔

تحریک ہجرت اور تحریک خلافت میں مسلمانوں کا جو نقصان ہوا اس کا تسلسل قائم رکھنے کے لیے مسلمانوں کو اُٹھاد کہ انگریزوں سے ترک تعلقات کر لیں۔ جو مسلمان ملازم ہیں ملازمتیں ترک کر دیں، حکومت کے جن حکموں میں مسلمان بطور ممبر شامل ہیں اور کونسلوں میں مسلمانوں کی نمائندگی ہے اس نمائندگی کو ختم کر دیں۔ گورنمنٹ جو امداد تعلیم کے نام پر دیتی ہے اس امداد کا لینا بند کیا جائے۔ اس تحریک کو ”ترک موالات“ کا نام دیا گیا۔ انگریزوں سے ترک موالات کے لیے ہندوؤں کے ایمپائر فٹوے لیے گئے۔ کانگریس کے زرخیز علماء و مفتیان نے فتویٰ دیتے ہوئے احکام شرعیہ کو پس پشت ڈال دیا۔ انہیں انگریز تو غیر مسلم نظر آیا لیکن ہندوؤں کو ”درا در وطن“ اور بھائی کہہ رہے تھے۔ حالانکہ ان کی دشمنی کسی بھی غیر مسلم سے کم نہ تھی۔ انہی ايام میں ہندو یلو ایوں نے بے گناہ مسلمانوں کا جو جانی اور مالی نقصان کیا اس کے زخم ابھی تازہ تھے۔ ”ترک موالات“ کی تحریک میں ہندوؤں کو اپنا ہم راز بنالیا، ان سے محبت و اتحاد کے مظاہرے ہوئے۔

اس صورت حال سے عیار ہندوؤں اور ان کے لیڈر گاندھی نے مسلمانوں کی قیادت کا فریضہ سنبھال لیا اور اس امر کا تکرار بے شمار مرتبہ کیا کہ ہندوستان کے رہنے والے سب ایک ہی قوم ہیں۔

کانگریس نے جس نصب العین کی خاطر مسلمانوں کو اپنا ”بھائی“ کہا اس کا اجمالی نقشہ یہ تھا۔

۱۔ ہندو اور مسلمان ایک قوم ہیں۔

۲۔ ہندوستان ایک ملک ہے

۳۔ میراں کے رہنے والوں کی ایک زبان ہندی ہونی چاہیے۔

۴۔ ہندوستان کے رہنے والے سبھی باشندوں کی ایک ہی تہذیب ہونی چاہیے، اس تہذیب کی وضاحت کا مکمل اختیار گاندھی کو حاصل ہے۔

۵۔ ہندوستانی باشندے ایک ہی آئین کے پابند ہوں۔

۶۔ سب کا ایک ہی مذہب ہو۔ یہ ”مذہب“ ایسا ہو کہ تمام مذاہب (اسلام، ہندو وغیرہ) کو سچا سمجھے۔

اس قلعہ گاندھی پر اس عیاری سے عمل کیا جانے لگا کہ بعض مسلمان لیڈر بھی اس کے ہم

کاٹگری اشاعتی ادارے اپنی اشاعتی خدمات بڑھ چڑھ کر پیش کر رہے تھے۔

یہ تھے وہ حالات، اسباب اور واقعات، جس نے درویشان ملت علماء و مشائخ اہل سنت کو مضطرب کر دیا۔ مسلمانوں کی پستیوں، آہوں، کراہوں، جاہ شدہ حالوں، نادانیوں، سستییوں اور انجام سے ناواقفیتوں نے ان حضرات قدسی صفات کو بے چین کر دیا۔ ان کے دن کا آرام عطا ہو گیا، راتوں کی نیند لڑ گئی، دل اضطراب میں آگئے..... اور ملت اسلامیہ کے دکھوں کا علاج کرنے پر کمر بستہ ہو گئے۔ اگرچہ یہ حضرات اس سے پہلے بھی اپنی سی کوششوں میں مصروف تھے۔ ان کے دم سے مسلمانوں کا سارا حال مگر حالات نے ان کو مجبور کر دیا کہ وہ ایک مضبوط، فعال، ہمہ گیر اور موثر تنظیم و تحریک کے ذریعے ہی مسلمانوں کی زیوں حالی کو بدل سکتے ہیں۔ متعدد مذہبی و سماجی تنظیموں کو ایک تحریک میں پروتا، مساجد، مدارس اور خانقاہوں کو ایک تنظیم کے پروگرام کے تحت چلاتا، دشمنان اسلام کی چالوں کو مل کر ناکام کرنا، اپنی ذاتی رنجشوں کو دور کرنا اور خالص مذہبی، روحانی، سماجی اور فلاحی اصلاح کے کاموں کو ولایت دینا ہو گا..... ان مقاصد کے حصول کے لئے ہر عظیم کے جلیل القدر علماء عظام، عظیم المرتبت مشائخ کرام اور زعمائے اہل سنت شعبان المعظم ۱۳۴۳ھ / مارچ ۱۹۲۵ء کو مرآۃ آباد (محدث) میں جمع ہوئے اور اہل سنت و جماعت کی تنظیم :

“الجمعية العالية المركزية”

یعنی آل انڈیائی کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ تاہم اعلیٰ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اور صدر محدث علی پوری بزرگ جماعت علی مقرر ہوئے رحمۃ اللہ علیہما۔

اس وقت تنظیم کے مقاصد یہ تھے۔

- ۱ ہندوستان کے سنی مسلمانوں کی کثیر تعداد کے انتشار کو دور کر کے ان کی تنظیم کرنا اور انفرادی طور پر مذہبی کام کرنے والوں میں ایک ربط پیدا کر کے متحدہ قوت بنانا۔
- ۲ ہندوستان کے ہر شہر اور قصبہ و دیہات میں اسلامی انجمنیں قائم کرنا، اور موجودہ انجمنوں کو ”حجیت عالیہ“ کے ساتھ مربوط کرنا۔

- ۳ تبلیغی کام کو ایک نظم حکم کے ساتھ وسیع کرنا، اور اس کے لئے مفید ذرائع اختیار کرنا۔
- ۴ تبلیغ کی تعلیم دینے کے لئے خاص مدارس کھولنا۔
- ۵ مذہبی تعلیم عام کر کے مسلمانوں کے ہر طبقے کو مذہب سے باخبر اور شائستہ بنانا۔
- (۱) انگریزی خواں طلبہ کے لئے مذہبی تعلیم کا خاص اہتمام ۱ اور آسان ذرائع بہم پہنچانا۔
- (ب) مزدوروں اور پیشہوروں کی تعلیم کے لئے مدارس شینہ جاری کرنا۔
- ۶ مسلمانوں کو تجارت کی طرف مائل کرنا اور ان کی معاشرت میں اصلاح کرنا۔
- ۷ مسلمانوں سے قرض کی عادت چھوڑا دینا اور ایسی تدابیر کرنا کہ مسلمان اپنی ضرورتیں خود پوری کریں اور غیر اقوام کے سامنے قرض کے لئے ہاتھ پھیلانے کی ذلت سے محفوظ رہیں۔
- ۸ مقروض مسلمانوں کے لئے وہ تدابیر اختیار کرنا کہ وہ ایک محدود مدت میں قرض سے سبکدوش ہو جائیں۔
- ۹ بے کار مسلمانوں کے لئے ذریعہ معاش تجویز کرنا اور انہیں کام پر لگانا
- (اہلندہ الوداع، مراؤ لکھنؤ، جمعہ ۱۳۴۵ھ اپریل ۱۹۲۵ء)
- سنی کانفرنس کے اس تاسیسی اجلاس میں حجت الاسلام مولانا حامد رضا (غف اکبر و غلظہ اعظم لام احمد ضامحت مدلی) نے مجلس استقبالیہ کے صدر کی حیثیت سے جو تاریخی خطبہ پڑھا وہ افادیت کے اعتبار سے آج بھی قابل عمل، مفید اور کارآمد ہے۔ اس کے پروگرام پر عمل پیرا ہونے سے آج بھی مسلمانوں کی حالت سنور سکتی ہے۔ اس خطبہ میں آپ نے آل انڈیا سنی کانفرنس کی ضرورت، اہمیت اور مسلمانوں کے لئے بہترین لائحہ عمل پیش کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس)
- اس خطبہ میں مسلمانوں کی ترقی کے اصول، تعلیم، تنظیم، اتحاد، معاشرت، اقتصادیات، تہذیب، تمدن، روایات اور مذہبیات کے علاوہ متحدہ قومیت کے مضمر اثرات، مختلف تحریکوں میں لیڈروں کی بے اعتمادیاں اور سورج کے سنہری جال کا حال بیان ہے۔
- ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۵ء سے لے کر ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء تک ملک بھر میں سنی کانفرنس کے

متعدد اجلاس ہوئے۔ جن میں پیش آمدہ حالات کے مطابق مسلمانوں کی راہنمائی کی جاتی رہی۔ ۱۹۴۵ء اور ۱۹۴۶ء کے صوبائی اور مرکزی انتخابات ہوئے۔ جن کی بنا پر قیام پاکستان کا فیصلہ ہوا تھا۔ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ سیاسی جماعت تھی جو مطالبہ پاکستان کے لئے کوشاں تھی۔ اس کے مقابل کانگریس، اتحاد، خاکسار، جمعیت علماء ہند، یونیٹس وغیرہ قسم کی متحدہ سیاسی و مذہبی جماعتیں مطالبہ پاکستان کی مخالفت کر رہی تھیں۔ کانگریس نے جمعیت علماء ہند کے رہنماؤں کو دولت سے خرید لیا تھا۔ عامۃ المسلمین میں وہ قرآن و حدیث کے مقدس نام سے تبلیغ کر رہے تھے کہ مطالبہ پاکستان مسلمانوں اور اسلام کے مفاد میں نہیں، شرعی طور پر اس کا جواز نہیں۔ اس کے مقابلہ میں مطالبہ پاکستان کے شرعی جواز اور ملی مفاد کی تبلیغ کا فریضہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے علماء و مشائخ اور ائمائے ملت اور افرارہے تھے۔ ان کا یہ فریضہ ادا کرنا مسلم لیگ کے ائماء اور مالی تعاون سے نہ تھا۔ یہ حضرات اسے مذہبی و ملی فریضہ جان کر بے لوث ادا کر رہے تھے۔ اس طرح ان حضرات کی مساعی سے مسلم لیگ کا کام آسان ہو گیا اور اسے تقویت ملی۔ رائے عامہ کو مطالبہ پاکستان کے حق میں ہموار اور موافق کرنے میں علمائے کرام کی تقاریر، مقنن عظام کے فتوے اور مشائخ عظام کے ارشادات نے تاریخی کردار ادا کیا۔ محققین اور مورخین اس سے عاقل نہیں رہ سکتے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ”پاکستان سنیوں نے قائم کیا“ تو بے جا نہ ہوگا۔ (تصیل کے لئے ملاحظہ ہو: خطبہ مدائرت حضرت محمد یوسف، محدث کچھوچھو رحمۃ اللہ علیہ، مدرس سنی کانفرنس ۱۹۴۶ء اور خطبہ مدائرت امیر سنی کانفرنس ۱۹۴۶ء)۔ جماعتوں کی تشکیل اور تحریکوں کے فروغ میں بالعموم رقم کا ہیر پھیر معمول کی بات سمجھا جاتا ہے اور اسے کوئی بڑا گناہ تصور نہیں کیا جاتا۔ عوام الناس تو خلوص اور جذبہ سے مالی تعاون کرتے ہیں اور بتائے ہوئے مقصد کے حصول کے لئے بڑے عطیات جمع کراتے ہیں۔ نادار، مزدور اپنا پیٹ کاٹ کر حصہ ڈالتے ہیں، مستورات اپنے قیمتی زیورات تک علیہ میں دے دیتی ہیں..... مگر لیڈر اس رقم کا جائز و ناجائز تصرف اپنا حق جانتے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں روپیہ غیر مصرف میں صرف ہو جاتا ہے۔ لیڈروں کے ذاتی فحش پر اڑ جاتا ہے۔ عوام الناس بالعموم اس سے بے خبر رہتے ہیں۔ کہیں اس راز کا افشا ہو جائے تو اس پر مٹی ڈالنے کی کوششیں شروع ہو جاتی ہیں۔

..... مگر آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک شروع ہی سے بے لوث حضرات کے ہاتھوں رہی۔ جنہوں نے قوم کو سمیت کچھ دیا، اس سے لیا نہیں..... اور پھر یہ بات بھی تحقیق ہے کہ اس دور میں مسلمان بالخصوص اہل سنت و جماعت مالی اعتبار سے مستحکم بھی نہ تھے۔ تجارت ان کے پاس نہیں۔ مقروض یہ ہیں۔ یہ کسی کو کیا دیتے؟ ایسے حالات میں یہ تحریک مالی اعتبار سے کسمپرسی کی حالت میں رہی۔ لیکن یہ امر باعث مسرت ہے کہ ان قائدین اور مصلحین کی بے لوث کوششیں مالی امور میں پیر پھیر کے بد خدا داغ سے مکمل طور پر پاک رہیں۔ یہ حضرات اپنی جیب سے اپنے دوستوں کے تعاون سے تحریک کا کام کر رہے تھے۔

اس سلسلہ میں صرف دو حوالہ جات پیش کرنا ہی کافی ہیں۔ ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس دہلی میں منعقد ہوئی۔ اس وقت سنی کانفرنس کی مالی پوزیشن معلوم کرنے کے لئے سنی کانفرنس کے ناظم اعلیٰ مولانا سید محمد فہیم الدین علیہ الرحمہ کا مکتوب پڑھئے، آپ نے مولانا مسعود احمد دہلوی کے نام لکھا:

عزیز القدر سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :- آپ کے محبت نامہ نے مسرور فرمایا :

جزاک اللہ تعالیٰ فی الدارين خیرا

سنی کانفرنس کے اجلاس ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل (۱۹۴۶ء) کو ہوں گے۔ روپیہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ اس کی ہمیں سخت پریشانی لاحق ہو رہی ہے۔ خدا کرے اجلاس عزت و آدمہ کے ساتھ ہو جائیں۔ ہمیں امید نہیں کہ ہم تمام آنے والوں کے کھانے کا انتظام بھی کر سکیں۔ فکر میں سرگرواں ہیں۔ خداوند عالم مدد فرمائے۔ دعا کیجئے۔ ایسی حالت میں ہم اخباروں کو کچھ بھی نہیں دے سکتے، نہ اس کے مصارف و داشت کر سکتے ہیں اور اب پروپیگنڈے کا وقت بھی نہیں رہا۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ اپنے بعض ایسے مخلص احباب کو، جن کی شرکت میرے لئے سبب مسرت تھی، صرف اس وجہ سے دعوت دینے سے قاصر ہوں کہ کانفرنس کے پاس زاو را دینے کا انتظام نہیں ہے۔۔۔۔۔

والسلام سید محمد فہیم الدین عفی عنہ

(ملاحظہ ہو: ماہنامہ ترجمان اہل سنت، کراچی۔)

مکمل پاکستان سنی کانفرنس نمبر۔

ذی قعدہ ۱۳۹۸ھ / اکتوبر، نومبر ۱۹۷۸ء - ص ۱۵

تاج العلماء مولانا محمد عمر نعیمی نائب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس کی پرسوز اپیل پڑھے، اس سے سنی کانفرنس کی مالی حالت کا اندازہ ہوگا :

”ظاہر ہے کہ دنیا کا سرمایہ ہمارے پاس نہیں۔ ہمارا طبقہ کا طبقہ غریب ہے، نادار ہے، بے زر ہے۔ ہم دوسروں کی طرح کثیر اموال خرچ کرنے کے قابل نہیں۔ ہم میں وسعت نہیں کہ اپنے اکھڑا در حامیان ملت کو جمع کرنے کے لئے ان کے مصارف سفر کا محفل بھی کر سکیں۔ ہم میں طاقت نہیں کہ ہم ان کی شان کے لائق میزبانی کی خدمتیں انجام دے سکیں۔ اس لئے ہم دردمندان ملت سے التجا کرتے ہیں کہ وہ اس اجتماع کو دین و ملت کے لئے نافع خیال فرمائیں تو جمعہ سفر برداشت کریں۔“

(ماہنامہ السو لاء اعظم، مریو کوشہن المنعم ۱۳۳۹ھ۔ ص ۲ حوالہ تحریک آزادی ہند اور السو لاء اعظم، مولفہ ہدو فیروز مسوہا)

مولانا سید محمد، محدث کچھوچھو علیہ الرحمہ نے ہمارے سنی کانفرنس کے موقعہ پر بحیثیت صدر مجلس استقبالیہ جو خطبہ دیا۔ اس کے یہ جملے تو صورت حال کی کھل عکاسی کرتے ہیں :

”ہمارے دعوت نامے بالکل صحیح طور پر آہ مظلوماں کی شرح تھے۔ ورنہ ہندوستان نے، بلکہ ساری زمین نے کب دیکھا تھا کہ دعوت دی گئی اور اس شرط سے کہ ہم آپ کو سوکھی روٹی بھی نہ دے سکیں گے۔ قیام گاہ درختوں کے سایہ کے سوا ہمارے پاس نہیں ہے۔ جس دن محکمہ راشن نے ہم کو راشن دینے سے انکار کر دیا اور ہم کو اعلان کر دینا پڑا کہ ہم ایک نوا لہ بھی نہیں کھلا سکتے۔ آپ اپنا کھانا ساتھ لائیے تو ہماری حالت عجیب تھی۔“

(خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین)

بر عظیم میں مسلمان کھلوانے والوں میں بہت سے فرقے آباد ہیں۔ ان میں شیعہ، غیر مقلد (اہل حدیث)، دیوبندی، قادیانی وغیرہ کی تنظیمیں اور جماعتیں قائم ہیں۔ کم از کم پچیسویں صدی کے ابتدا ہی سے ان کی تنظیمیں فعال ہیں۔ وہ اپنے اپنے مفادات کے لئے متحد ہوتے ہیں۔ ان کے جلسے، جلوس ہوتے ہیں۔ ان میں ہر ایک اپنی تنظیم کو مضبوط کر رہا تھا اور اب بھی کر رہے ہیں اپنی تنظیم میں دوسرے فرقے کے کسی فرد کو شامل نہیں کرتے۔ بلکہ ان کا وجود تک برداشت نہیں

کرتے۔ ایسا ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ ان فرقوں کے عقائد میں بعد اہل حقین ہے۔ ان کے نظریات آپس میں متصادم ہیں۔ جب تک عقائد کا تضاد موجود ہے ان کا آپس میں اتحاد غیر فطری ہے۔ وقتی طور پر اگر وہ ایک جگہ جمع ہو بھی گئے تو دوسرے ہی لمحہ ان کا جوش جنون اور مذہبی تعصبات نے ان کو ایک دوسرے کے مخالف کر دیا۔ آئے روز کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔

محققین سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مذکورہ بالا فرقوں کی مجموعی تعداد اہل سنت و جماعت کی تعداد سے ایک تہائی سے بھی کم ہے۔ اہل سنت و جماعت کی واضح اکثریت کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔

آل انڈیاسنی کانفرنس کی تشکیل و تنظیم سے پہلے اہل سنت و جماعت کی متعدد ذمہ داریاں، تعلیمی تنظیمیں میدان عمل میں موجود تھیں۔ اپنے مقاصد میں معروف عمل تھیں۔ ان میں بعض تنظیمیں خاصی جاندار اور فعال تھیں۔ مثلاً

- | | | | |
|----|--|----|-------------------------------------|
| ۱ | جماعت رضائے مصطفیٰ مدلی | ۲ | انجمن خدام الصوفیہ، علی پور (پنجاب) |
| ۳ | انجمن ہدایت الاسلام، اچھرہ، لاہور | ۴ | مدرسہ الہیات، کانپور |
| ۵ | انجمن دعوت و تبلیغ | ۶ | انجمن محافظین اسلام، مراد آباد |
| ۷ | انجمن نعمانیہ ہند، لاہور | ۸ | انجمن معین الاسلام، فیروز پور |
| ۹ | انجمن تعلیم القرآن، نوشہرہ | ۱۰ | وفد مدرسہ منظر اسلام، مدلی |
| ۱۱ | انجمن حفاظت اسلام، آگرہ | | |
| ۱۲ | انجمن رضائے مصطفیٰ ہسپتال پور ضلع پٹی بحیثیت | | |
| ۱۳ | حلقہ اشاعت الحق، لکھنؤ | | |
| ۱۴ | جماعت خاہرین علی الحق، جبل پور | | |
| ۱۵ | جماعت قلعین راجپوت | ۱۶ | وفد اہل سنت، لدھیانہ |
| ۱۷ | انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور | ۱۸ | انجمن انصار الاسلام، مدلی |
| ۱۹ | انجمن اہل سنت و جماعت، مراد آباد | | |

- ۲۰ جمعیت اشرفیہ، کچھو چھا، ضلع فیض آباد
 ۲۱ جماعت اہل سنت، مارہرہ
 ۲۲ مجلس اہل سنت، بریلی
 ۲۳ انجمن اہلدار الاسلام، مراد آباد

ان جماعتوں اور ان جیسی دیگر متعدد جماعتوں کا دائرہ کار محدود تھا۔ آستانوں، خانقاہوں، مدرسوں اور دیگر موثر شخصیات کے دائرہ تعارف تک ان کی سرگرمیاں محدود تھیں۔ مگر یہ عظیم کے موجودہ حالات کا اب تقاضا تھا کہ تمام اہل سنت و جماعت کو ایک لڑی میں پرو دیا جائے۔ ان کی ایک مرکزی تنظیم ہو۔ جس کی رہنمائی میں تمام سنی مسلمان متحد ہو کر، یک زبان ہو کر اپنی عظمت و رفعت کی بحالی کے لئے مصروف عمل ہوں۔ مرکزی جماعت پالیسی وضع کرے، ہدایات جاری کرے اور پھر نگرانی کا فریضہ بھی انجام دے۔ تمام سنی مسلمان اس پر اعتماد کریں۔ اپنے مسائل کے حل کے لئے اسی کی طرف رجوع کریں اور اس کی آواز کو اپنی آواز جانیں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ”المجلیۃ العالمیہ المرکزہ“ یعنی ”آل انڈیا سنی کانفرنس“ سنی مفادات کے تحفظ کے لئے قائم کی گئی۔ گویا جمہوری اصولوں کے مطابق آل انڈیا سنی کانفرنس یہ عظیم کے مسلمانوں کی مرکزی مذہبی جماعت کے طور پر قائم ہوئی۔ جس کے مقاصد اور اغراض میں جمہور مسلمانوں کا مذہبی، تعلیمی، روحانی، اقتصادی، سماجی اور سیاسی انداز میں رہنمائی کرنا تھا..... حقائق شاہد ہیں کہ اس جماعت نے جمہور مسلمانوں کے مفاد اور مقاصد کو احسن طریقہ پر پورا کیا۔

نائب مصطفیٰ، عاشق مصطفیٰ، عبد مصطفیٰ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز نے بیسویں صدی کے ابتدائے ہی میں مسلمانوں کی مذہبی اور سیاسی امور میں بصیرت افروز رہنمائی فرمائی۔ اسلامی شہاد کے تحفظ، اسلامی تشخص کے تحفظ، اسلامی عقائد کے تحفظ اور اسلامی اقدار کے تحفظ میں ایسا کردار ادا کیا کہ آپ کی ذات جمہور اسلامیان ہند بلکہ عالم اسلام کے لئے ایک مینار نور بن کر چمکی۔ تحریک خلافت، تحریک ہجرت اور تحریک ترک موالات کے بیچانی دور میں آپ نے جو کچھ فرمایا اس کا ایک ایک حرف صداقت کا معیار ثابت ہوا۔ کفر اور اسلام کے امتیاز کو نکھار دیا اور غلام ہندوستان میں دو قومی نظریہ کا احیا فرمایا۔ یہی وہ نظریہ ہے جو قیام پاکستان کا جواز مہیا کرتا ہے۔ امام احمد

رضا قدس سرہ مدد تھے، آپ نے ہجرت افروز لگا ہوں سے آنے والے واقعات کا جائزہ لے کر مسلمانوں کو صرف اپنی تنظیم کا درس دیا۔ انہوں نے ساتھ اتحاد کا درس دیا۔ آپ نے قرآن مجید، احادیث طیبہ، اقوال صحابہ، ارشادات ائمہ، اجماع امت اور تجربات و مشاہدات سے واضح کیا کہ جمہور مسلمانوں کی بقاء اور ترقی کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام غیر مسلموں سے ہوشیار رہیں، اس میں ہندو، سکھ، ہنود اور یہود بھی شامل ہیں بلکہ آپ نے اہل سنت و جماعت کے علاوہ دیگر مدعیان اسلام غیر مقلد، شیعہ، قادیانی، وہابی، دیوبندی وغیرہ سے بھی دوستی اور اتحاد سے منع فرمایا۔ یہ تاریخ کا تسلسل ہے کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے علماء، مشائخ، رہنما اور کارکن وغیرہ امام احمد رضا کے خلفاء، طالبہ، مریدین، متعلقین اور متوسلین میں شامل ہیں۔ اس طرح آل انڈیا سنی کانفرنس رائج العقیدہ سنی مسلمانوں کی تنظیم بنی۔ ۱۹۲۵ء میں مروا آباد میں منع والی آل انڈیا سنی کانفرنس کے ۱۹۳۵ء تک ملک بھر میں چھ ہی مرکزی سطح کے اجلاس ہوئے۔ یوں کہہ لیجئے کہ اس عرصہ میں سنی کانفرنس کے رہنما حضرات نے جمہور مسلمانوں کی تعلیم، معاشیات، معیشت، روحانیت اور پیش آنے والے سیاسی معاملات میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔ ۱۹۴۵ء کے بعد جب مطالبہ پاکستان ایک خواب کی حد سے نکل کر حقیقت کا روپ اختیار کر رہا تھا اس وقت آل انڈیا سنی کانفرنس کے ائمہ رہنماؤں نے وقت کی نزاکت کو محسوس کیا اور تنظیم کو از سر نو منظم، موثر اور ہمہ گیر بنانے میں دن رات ایک کر دیا۔ جس کے نتیجے میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا بنیادس کا اجلاس منعقدہ اپریل ۱۹۴۶ء اہل سنت و جماعت کے علماء مشائخ اور جمہور مسلمانان ہند عظیم کی بے مثال تنظیم کا انعقاد تھا۔ اسی اجلاس نے قراردادوں پاکستان کی پر زور حمایت کی۔ جس کے نتیجے میں ایک سال بعد اسلامی ریاست پاکستان کا عمل ممکن بلکہ واقع ہوا۔ تاریخ پاکستان میں یہ اجلاس خاص اہمیت کا حامل ہے۔ محققین کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

۱۹۴۵ء سے قیام پاکستان ۱۹۴۷ء تک آل انڈیا سنی کانفرنس کے بے شمار تشکیل اور تنظیم کے اجلاس ہوئے۔ باقی جماعتوں کی طرح اس تنظیم کے تمام اجلاسوں کی کارروائی تو اخباروں میں نہ چھپ سکی۔ جن اخباروں اور رسالوں میں سنی کانفرنس کے اجلاسوں کی کارروائی چھپی رہی اب دم

تمام دسترس میں نہیں۔ چند ہفتہ وار اور ماہوار رسائل ہی دستیاب ہوئے ہیں جن سے کارروائی نوٹ کر کے آئندہ صفحات میں پیش کی جا رہی ہے۔

۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء میں نباض ملت حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری چشتی فیاض مدظلہ العالی کے ایماء اور علمی تعاون سے اس فقیر غفرلہ القدیر نے اہل سنت و جماعت کے علماء و مشائخ کے بزرگ عظیم میں تاریخی کردار کو مدون کرنا شروع کیا۔ اس کردار کا دائرہ کار قیام پاکستان سے پہلے قریب نصف صدی تک محدود رکھا۔ اس فقیر کو اپنی علمی بے بھاضی اور زبان و بیان پر عدم دسترس کا پورا احساس ہے۔ ان حضرات کا روحانی تصرف ہی ہے جو فقیر کو کشاں کشاں آگے بڑھا رہا ہے۔ تقسیم ہند سے مواد کی فراہمی میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں وہ محققین سے مخفی نہیں۔ اکثر علمی ذخیرے برباد ہو گئے۔ جو بچ گئے ان میں اکثر بھارت میں رہ گئے۔ پاکستان میں پائے جانے والے علمی ذخیروں تک دسترس ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ تاہم احباب نے معاونت فرمائی۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مواد کی فراہمی اور اس کے مطالعہ کے دوران آل انڈیا سنی کانفرنس کا روشن اور موثر کردار سامنے آیا۔ اس کی تاریخ مرتب کرنے کا منصوبہ بنا۔ لیکن متعلقہ مواد کی عدم دستیابی اور فقیر غفرلہ کی منہمی مصروفیات سے کام آگے نہ بڑھ سکا۔ محترم حکیم اہل سنت مدظلہ العالی کے مشورہ سے آل انڈیا سنی کانفرنس کے ایجنڈے سے پڑھے جانے والے دستیاب خطبات کو ”خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس“ کے نام سے ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء میں جمع کر دیا۔ اس مجموعہ کو مکتبہ رضویہ، گجرات کے روح رواں جناب محمد ظہور الدین نے اسی سال شائع کر دیا۔ محققین اور مورخین نے اسے مستند تاریخی دستاویز قرار دیا۔ ممتاز محققین، فاضل مورخین اور دانشور حضرات نے اس کے حوالہ جات کو اخذ کیا۔ طلبہ اور تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں نے اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ حمدہ تعالیٰ ملکی اور غیر ملکی محققین نے اس سے بھرپور استفادہ کیا اور اپنے مقالہ جات، مصنفات اور مولفات میں اس کا ذکر کیا۔

الحمد لله على احسانه وكرمه وجوده ونواله وصلى الله تعالى على حبيبہ واله

وصحبہ وملتہ وامتہ اجمعین .

متحدہ قومیت کے حامی اور داعی ابو الکلام آزاد اور دو قومی نظریہ کے داعین جتہ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی، پروفیسر سید سلیمان اشرف، صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اور جماعت رضائے مصطفیٰ کے دیگر ائمہ رہنماؤں کے درمیان رجب ۱۳۳۹ھ مارچ ۱۹۲۱ء میں بریلی میں ایک جلسہ عام میں علمی گفتگو ہوئی۔ جس کا موضوع تحریک خلافت اور ترک موالات میں بعض مسلمان لیڈروں کی بے اعتدالیوں، اسلامی شہادت کی بے حرمتی اور حرمت اسلام کی پامالی تھا۔ علمائے اہل سنت کی شرعی اور علمی گرفت پر ابو الکلام آزاد لاجواب رہا۔ یہ تاریخی گفتگو درحقیقت متحدہ قومیت اور دو قومی نظریہ کے درمیان علمی مذاکرہ تھا۔ یہ علمی مذاکرہ ”روداد مناظرہ“ کے نام سے جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی نے ۱۳۳۹ھ ۱۹۲۱ء کو شائع کر دیا تھا۔ تحریک خلافت اور ترک موالات کے علمی مواد میں یہ روداد مناظرہ سامنے آئی، فقیر غفرلہ نے تحریک خلافت اور ترک موالات کے ایک باب کے طور پر اسے مرتب کیا۔ جسے محبت محترم جناب محمد ظہور الدین خان نے مکتبہ رضویہ، لاہور سے ۱۳۹۰ھ ۱۹۸۰ء میں ”ابو الکلام آزاد کی تاریخی شکست“ کے نام سے شائع کر دیا۔ علماء، مشائخ، دوکلاء، جج صاحبان، دانشور حضرات اور طالبان تحقیق نے اسے قبولیت کے ہاتھوں لیا۔ یہ کتاب بھی اہل سنت و جماعت کی مجوزہ تاریخ کا حصہ ہے۔

رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ جنوری ۱۹۹۷ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس (۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء) کی تاریخ، تنظیم، اجلاس اور اس کے کردار پر کام کرنا شروع کیا۔ اس سلسلہ میں صرف دستیاب مواد ہی سے استفادہ کر سکا ہوں۔ ظاہر ہے ابھی بہت سے مواد تک رسائی حاصل نہ کر سکا۔ اس میں بر عظیم کی تقسیم سے پیدا ہونے والے مسائل حائل آئے۔ آئندہ جب بھی متعلقہ مواد حاصل ہو گیا تو یقیناً اس مجموعہ پر مفید اضافے ممکن ہوں گے۔

مواد کی فراہمی میں بہت سے احباب نے تعاون فرمایا اور ترتیب میں مفید مشورے دیئے، ان میں جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری، جناب محمد ظہور الدین، مولانا غلام محمد سروردی مرحوم، حکیم محمد فاروق صدیقی، مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی، مولانا حافظ محمد اشفاق جلالی اور بہت سے کرم فرما شامل ہیں۔ محقق عظیم جناب ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی نے کتاب پر ایک فکر

انگیز مقدمہ لکھ کر حوصلہ افزائی فرمائی۔

عزیز محترم محمد یونس (انگلینڈ) اور حاجی عمر حیات نے مالی تعاون فرما کر اہل ثروت کے لئے ایک عمدہ اور قابل تقلید مثال قائم فرمائی۔

یہ فقیر ان تمام حضرات کا شکر گزار ہے مولا کریم ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

محمد جلال الدین قادری عفی عنہ

کساریاں

۳۔ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ - ستمبر ۱۹۹۷ء



تقدیم

از پروفیسر ڈاکٹر مولانا محمد مسعود احمد مدظلہ العالی، پی ایچ ڈی

فاضل مؤلف علامہ محمد جلال الدین قادری زید عتایہ، اہل سنت کے قابل اعتماد محقق و قلم کار ہیں۔ ان کی کئی نگارشات منظر عام آچکی ہیں۔ مثلاً

۱ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس (۱۹۲۵ء تا ۱۹۳۷ء) مطبوعہ ۱۹۷۸ء

۲ ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست مطبوعہ ۱۹۸۰ء

۳ امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم مطبوعہ ۱۹۸۲ء

۴ محدث اعظم پاکستان (جلد اول، دوم) مطبوعہ ۱۹۸۹ء وغیرہ

پیش نظر تالیف و تحقیق بھی اسی سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ جس میں آل انڈیا سنی کانفرنس

(۱۹۲۵ء تا ۱۹۳۷ء) کی تاریخ اور خدمات کو سمیٹا گیا ہے۔

بالعموم سنی، شیعہ کے مقابلے میں بولا جاتا ہے۔ بہت سے فرقے سنی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر تاریخ کی روشنی میں اور دور جدید میں سنی، خفیہ یلوی یا جو اس مسلک کی تائید کرتے ہیں، صحیح معنوں میں سنی ہیں اور سنییت ہی اسلام ہے۔ اس لئے برطانیہ کے ایک انگریز نو مسلم ڈاکٹر محمد ہارون نے اس مسلک میں اسلام پیلا اور وہ اس طرح کہ انہوں نے دیکھا کہ دنیا کے سارے دشمنان اسلام صرف اہل سنت و جماعت (مسلک بریلوی) کے دشمن ہیں۔ باقی کسی فرقے کے دشمن نہیں، تو ان کو یقین ہو گیا کہ سنی اسلام ہی سچا اسلام ہے.....

..... آل انڈیا سنی کانفرنس کے بانیین اور شرکاء اسی سچے اسلام سے وابستہ تھے

اور ہیں۔ مراد آباد (بھارت) میں ۱۹۲۵ء میں اس کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس کا دستور اساسی ہوا فکر انگیز اور قابل مطالعہ ہے۔

فاضل مؤلف نے اس کتاب میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے تاریخی پس منظر پر روشنی

ڈالی ہے اس کے قیام، قواعد و ضوابط اور عمومی خدمات کا ذکر کیا ہے۔ ۱۹۴۶ء کے تاریخی اجلاس کا تفصیلی طور پر ذکر کیا ہے اور علماء و مشائخ کی خدمات کو اجاگر کیا ہے۔ مسلم لیگ کی طرف سے اس کی حمایت، کانفرنس کی قرارداد، نتائج و اثرات اور ظہور پاکستان کا ذکر کیا ہے۔

..... ملک کے طول و عرض میں کانفرنس کے اجلاس ہوئے۔ مگر سندھ، بلوچستان اور صوبہ سرحد میں اس کا چرچا سبنا کم رہا۔ غالباً اس کا سبب ان علاقوں کی سیاسی صورت حال تھی..... کانفرنس میں جو خطبات پڑھے گئے ان میں بعض بہت ہی اہم ہیں۔ جن سے ہم اس تاریخی دور میں روشنی حاصل کر سکتے ہیں..... اس کانفرنس کے علماء و مشائخ نے مسلم لیگ کو (متحدہ) ہندوستان کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کیا اور تحریک پاکستان میں روح پھونکی..... مسلم لیگ کی حمایت شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے کی اور واضح کر دیا

”آل انڈیا سنی کانفرنس“ مسلم لیگ کے اس طریقہ عمل کی تائید کر سکتی ہے جو

شریعت کے خلاف نہ ہو۔

سنی کانفرنس میں وہ حضرات تھے جن کے جذبات شریعت کے تابع تھے۔ جب کہ دور جدید کی سیاست میں قائد کے تابع ہوتے ہیں۔..... پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا اور مسلم لیگ کو مسلمان ہند کی واحد نمائندہ جماعت قرار دیا۔

..... ہمارے اکابر کی شخصیات بڑی ہی جاندار ہیں، محدث بریلوی پر پانچ فضلاء

ڈاکٹریٹ کر چکے ہیں اور اتنے ہی اور مختلف جامعات سے پی ایچ ڈی کر رہے ہیں..... پاکستان ہجرہ کو نسل نے مشاہیر اسلام کی انسائیکلو پیڈیا کی تیرہاں شروع کی تھیں مگر برصغیر کے منتخب علماء و مشائخ میں صرف ایک مقالہ معیاری لکھا جاسکا۔ باقی غیر معیاری قرار پائے اور منصوبہ ترک کر دیا گیا..... افسوس ہم نے ایسے عظیم اسلاف اور ان کے اخلاف کو بھلا دیا..... محدث بریلوی کے شہزادگان، خلفاء طائدہ نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا اور پاکستان وجود میں آگیا..... ہاں پاکستان وجود میں آ گیا۔ پھر کیا ہوا؟..... یہ ایک تلخ داستان ہے، پہلا

وزیر قانون ایک اچھوت ہندو بنایا گیا پہلا وزیر تعلیم ایک انگریزی ماحول میں پرورش پانے والا مسلمان بنایا گیا علماء و مشائخ کی ضرورت پاکستان بننے تک تھی، پھر نہ رہی۔ یہ ایک المیہ ہے ایک بورگ نے سوال کر کے مجھے لاجواب کر دیا انہوں نے فرمایا، آپ لوگ کہتے ہیں علماء و مشائخ اہل سنت و جماعت نے پاکستان بنایا ہے۔۔۔۔۔ میں نے کہا، جی ہاں!۔۔۔۔۔ فرمایا، یہ پاکستان؟۔۔۔۔۔ اس سوال نے آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کے خواب و خیال میں یہ پاکستان نہ ہو گا جہاں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو سرعام پامال کیا جا رہا ہے۔

اصل میں اہل سنت و جماعت کے پاس افروادی قوت بھی ہے اور ایمانی قوت بھی، کسی بھی مہم کو سر کرنے کے لئے ایسے افراد کی ضرورت ہوتی ہے جو ایمان کے جذبے سے سرشار ہوں، اس لئے ماضی قریب کی تاریخ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ جہاں گیری کے لئے اہل سنت و جماعت کی افروادی قوت کو استعمال کیا گیا۔ جب منزل مل گئی تو جہاں بانی اور جہاں آرائی کے لئے وہ آگے آگے جو جہاں گیری کی منزل میں یا دوسرے سے تھے ہی نہیں یا بہت پیچھے تھے۔۔۔۔۔

پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا مگر اس کا سارا خزانہ دوسرے مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے، مدارس عربیہ اسلامیہ اور مساجد، جن کا اس خزانہ پر پورا پورا حق ہے یکسر محروم ہیں اور زکوٰۃ و صدقات، خیرات سے چل رہے ہیں۔ بلکہ زکوٰۃ کا شعبہ بھی حکومت نے لے کر مدارس و مساجد کو جزوی طور پر محروم کر دیا ہے۔۔۔۔۔ زکوٰۃ نافذ کی گئی، لوگوں نے کہا کہ اسلام نافذ ہو گیا۔۔۔۔۔ مسلمان کیسے بھولے بھالے ہیں! لینے کا اسلام تو سب نافذ کر سکتے ہیں، دینے کا اسلام کوئی نافذ نہیں کرتا۔۔۔۔۔ اسلام بہت دیتا ہے بہت کم لیتا ہے، ہم بہت سارا لیتے ہیں، بہت کم دیتا لکل ہی نہیں دیتے۔۔۔۔۔ پاکستان کا یہ تصور آل انڈیا سنی کانفرنس کے ذہن میں نہ تھا۔۔۔۔۔

محمدی سیاست نعروں کی سیاست اور باتوں کی سیاست نہیں، یہ عمل کی سیاست ہے

نغروں سے جو حکومت بنتی ہے پائیدار نہیں ہوتی پہلے مطلب برآری کے لئے اسلام کے
 نغرے لگائے جاتے تھے اب غرمت اور غریب کو بھی شریک کر لیا گیا ، صرف نغروں کی حد تک ۔
 ۔۔۔ پائیدار حکومت کے لئے افرو کی تربیت کی ضرورت ہے ، حضور انور
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سبق سکھایا ، ہم نے یہ سبق بھلادیا ۔۔۔ افرو کی
 تربیت ہوگی اخلاص سے ، استغنا سے اور غیرت و حمیت سے ۔ ہم میں یہ خویاں
 نہیں ، ہم غیروں کے اشارے پر چل رہے ہیں ۔۔۔۔۔ آل انڈیاسنی کانفرنس نے
 پہلے ہی روز جہاں بانی اور جہاں آرائی کے وہ گر بتائے کہ اگر ان پر چلا جاتا تو آج ہمارا یہ
 حال نہ ہوتا کہ کبھی غیروں سے مانگ رہے ہیں ، کبھی اپنوں سے مانگ رہے ہیں ، پاکستان جو
 عالم اسلام کو دینے کے لئے بنایا تھا ، وہ کاسہ گدائی لئے کھڑا ہے ، کیسی عبرت کا مقام
 ہے ! ہمیں اپنی حالت بدلنا ہوگی اور اسی راہ پر چلنا ہوگا جو علماء و مشائخ اہل سنت نے
 نصف صدی پہلے ہمیں دکھائی تھی ، اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو ، آمین بجاہ سید
 المرسلین رحمۃ للعالمین علیہ وعلی آلہ وازواجہ وصحبہ اجمعین ۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

حال وارد لاہور

۱۵ مئی ۱۹۹۷ء

آل انڈیاسنی کانفرنس

کاتاسیسی اجلاس

مراد آباد

آل انڈیاسنی کانفرنس کاتاسیسی اجلاس مراد آباد

بر عظیم پاک و ہند میں اہل سنت و جماعت کا بے مثال اجتماع کثیر، سنیوں کا نمائندہ اجلاس،
خالص ایوان سنیت کا اقتدار، سلاسل طریقت کے مقتداؤں کا حسین و مبارک اجتماع، اکابر اہل سنت
کا موثر اجتماع اور عوام اہل سنت کا بھرپور جذبات سے معمور اجتماع !

الجمعية العالية المركزية

یعنی ”آل انڈیاسنی کانفرنس“ کاتاسیسی اجلاس ۲۰ تا ۲۳ شعبان المعظم
۱۳۴۳ھ / ۱۶ تا ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء کو مراد آباد میں منعقد ہوا۔ (۱)

(۱) انبیاء التواہل ارفخ غلام الابطال، مرجہ، انجمن حزب الاحناف، لاہور مطبوعہ مطبعہ نوری لاہور بدلول (۱۹۲۵ء)۔ ص ۳۲ (اشتراک)
(ب) خطبہ صدارت: آل انڈیاسنی کانفرنس مولانا حامد رضا قادری مدظلہ مطبوعہ مطبعہ اہل سنت مراد آباد بدلول (۱۹۲۵ء)۔ ص سرورق
(ج) ماہنامہ اشرفی، کچھو چھاڑی نوکرت: سید محمد محدث کچھو چھوی، جلد ۳، شمارہ ۵، اکتوبر ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۲۱۳
(د) ماہنامہ جماعت امر ترذیر نوکرت: عزیز محمدی امر ترذیر جلد ۱، شمارہ ۱۰، ۱۱، ۱۲، بحریہ: فروری، مارچ، اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۰۷
(ه) خطبہ صدارت، سید محمد محدث کچھو چھوی (آل انڈیاسنی کانفرنس) ۱۹۲۶ء ص ۳ مطبوعہ اہل سنت مراد آباد
نوٹ: کانفرنس کے اختتام پر جو کارروائی شائع ہوئی اس کی رو سے کانفرنس کا پہلا اجلاس ۶ اور ۷ مارچ ۱۹۲۵ء کی درمیانی رات کو
ہوا۔ اس طرح اس چار روزہ کانفرنس کا آخری اجلاس ۲۰ اور ۲۱ مارچ کی درمیانی رات ہوا۔ کارروائی کھینے والوں میں سے بعض نے آخری
اجلاس کو ۱۹ مارچ کو ہونا لکھا اور بعض نے ۲۰ مارچ کو آخری اجلاس ہونا بتایا۔ دراصل یہ تعبیر کا اختلاف ہے حقیقت میں یہ اجلاس چار روز
کا تھا۔ دن اور رات میں متعدد نشستیں منعقد ہوئیں۔ کانفرنس کے اختتام کے بعد اگلے روز مدرسہ اہل سنت مراد آباد کاسالانہ جلسہ منعقد
ہوا۔ جس میں جامعہ نصیریہ کے فضلاء کی دستبرد میں حضرت امیر ملت محدث علی پوری نور بخش الشافعی سید محمد علی حسین کچھو چھوی کے
مبارک ہاتھوں ہوئی۔ ماہنامہ جماعت امر تر کے مدیر نے جلسہ دستبرد کی تاریخ ۲۰ مارچ ۱۳۴۰ھ لکھی اور ماہنامہ اشرفی کچھو چھاڑی ۲۱ مارچ
لکھی ہے۔ یہ اختلاف بھی تعبیر کا ہے

ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی (سنی کانفرنس نمبر) بحریہ اکتوبر نومبر ۱۹۷۸ء۔ ص ۶۳ میں سنی کانفرنس کی تاریخ ۲۱
۱۹ مارچ لکھی گئی جو خلاف واقع ہے۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

آل انڈیائی کانفرنس کے پہلے اجلاس مراد آباد کے داعی اور منتظمین صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی (۱)، مولانا قاضی محمد امداد حسین رئیس مراد آباد، انجمن اہل سنت و جماعت مراد آباد کے اراکین اور ان کے دیگر رفقاء تھے۔ (۲)

(۱) آل انڈیائی کانفرنس (۱۹۲۵ء تا ۱۹۲۷ء) کے روح رواں بانی، منتظم اور ناظم اعلیٰ مولانا سید محمد نعیم الدین، مراد آبادی ۲۱ صفر ۱۳۰۰ھ / یکم جنوری ۱۸۸۳ء کو پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار مولانا محمد مصطفیٰ الدین نذہت سے اردو، فارسی، پنجابی، ملاحقین تک درس نکالی مولانا شاہ فضل احمد سے پڑھا۔ حضرت مولانا سید شاہ گل محمد قدس سرہ سے درسیات کی تکمیل کی۔ مولانا شاہ فضل احمد امر دہی سے طب کا علم حاصل کیا۔ ۱۳۲۰ھ میں درسیات کی تعلیم سے فارغ ہوئے۔ شاعری میں اپنے والد ماجد سے اصلاح لی مولانا شاہ گل محمد سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت تھی۔ شاہ صاحب نے آپ کو حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی پتوچوی علیہ الرحمہ کی طرف حوجہ کیا۔ آپ نے ان سے استفادہ کیا اور خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ ہی کی اجازت سے امام احمد رضا حضرت بریلوی قدس سرہ سے خلافت و اجازت حاصل کی۔ محدث بریلوی کے رازدار اور درحشاں تھے۔ آپ نے ان کے مشن کو بڑی کامیابی کے ساتھ آگے بڑھایا اور مسلمان ہند کی سیاسی اور مذہبی امور میں رہنمائی فرمائی۔ محدث بریلوی نے آپ کو صدر الافاضل کا لقب عطا فرمایا۔ ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء میں مراد آباد میں آپ نے دوسرا انجمن اہل سنت و جماعت کی بنیاد رکھی (۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء) جامعہ نعیمیہ کے نام سے معروف ہوا اس جامعہ سے کثیر تعداد میں فضلاء نے انساب فیض کیا۔

صدر الافاضل بیعت سی لکھنؤ کے مصنف ہیں۔ آپ کی ساری عمر تبلیغ اسلام، ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت و حمایت اور بد مذہبوں کے ساتھ مناظروں میں گزری۔ صیائی پادری اور آریہ کے خلاف آپ نے کامیاب مناظرے کئے۔

تحریک خلافت، تحریک ترک موالات کے جذباتی دور میں آپ نے تحریر و تقریر کے ذریعے اسلام کے سچے پیغام کو پھیلایا اور جمعیت علماء ہند کے پیدا کردہ نظریہ حمہ قومیت کے مضرت سے مسلمانوں کو گاہ کیا۔ آپ کی کوششوں سے علی بریلوی اور ہندو مسلم اتحاد کے نظریے سے دست کش ہوئے۔

تحریک شدھی میں جماعتِ رضائے مصطفیٰ دہلی کے تحت قزاقوں کا خوب مقابلہ کیا۔ گورنر کی تحریک کے خلاف آپ نے اعلیٰ ناظم ہلال سنت کو اکٹھا کیا اور مراد آبادی ۱۳۳۳ھ / ۱۹۲۵ء میں آل انڈیائی کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ حضرت صدر الافاضل اس کے ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ ۱۹۳۶ء میں ہند کی کانفرنس نے پاکستان کے حق میں قرارداد منظور کی۔ تحریک پاکستان میں آپ کی مساعی جیلہ جرنل کا عظیم سرمایہ ہیں۔ علامہ اقبال کے نظریہ تقسیم سے عمل آپ نے بھی نظریہ پیش کیا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے انھیں مسلمانوں کے لئے علیحدہ ریاست کے طور پر کر دیا جائے۔ ۱۹۳۰ء میں علامہ اقبال کے خطبہ لہ آباد کے بعد اور پھر ۱۹۳۰ء میں قرارداد لاہور، جسے قرارداد پاکستان کہا گیا، کے لئے پھر پورا کام کیا۔ آپ نے مطالبہ پاکستان کے حق میں ہندوستان بھر دور دراز علاقوں کا دورہ کر کے ایک نئی روح پھونک دی۔ آپ کی کوششوں سے پاکستان کی تعمیر و تشکیل کی منزل قریب آگئی۔

کانفرنس میں شرکت کرنے والے، یعنی شاہد مولانا سید محمد (۳)، محدث کچھوچھوی (مدیر ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا (۴) نے کانفرنس کی کارروائی دیکھی، لکھی اور شائع کی۔ کانفرنس کے تذکرہ و احتشام اور جاہ جلال کو ان کے الفاظ میں سنئے :

(بقیہ حاشیہ صفحہ سہ)

قیام پاکستان کے بعد آپ نے پاکستان کا دورہ کیا لیکن اچانک طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اس لئے واپس مروٹو کلبو تشریف لے گئے۔ اس عرصہ میں آپ نے آئینہ پاکستان کا خاکہ تیار کرنا شروع کیا۔ جو موت کے باعث مکمل نہ ہو سکا۔ حضرت صدر الافاضل ایک قہر عالم دین، صاحب ہیرت و مدد لور سیاست دان تھے۔ مذہب و سیاست پر ان کی گہری نظر تھی۔ ۱۹۱۹ء ایچ ۱۳۶۷ھ / ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو مروٹو کلبو میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک جامعہ قصیمہ کے احاطہ میں تھا۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو :

(۱) تحریک آزادی ہند لور السو لوالا اعظم، مولفہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(ب) تذکرہ علمائے اہل سنت، مولفہ مولانا محمود احمد کاندھاری

(ج) تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، مولفہ محمد صادق قصوری

(۲) (۱) نیاۃ القندیل لرفیخ غلام الہامیل۔ مرتبہ انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور مطبع کریمی لاہور (۱۹۲۵ء)۔ ص ۳۲

(ب) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا جلد ۳ شمارہ ۵ بحریہ شوال الحکرم ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۳

(ج) ماہنامہ جماعت، امرتسر۔ جلد ۱ شمارہ ۱۱، ۱۲ بحریہ فروری، مارچ، اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۹

(د) خلیفہ الاشرفیہ : سید محمد علی حسین شاہ کچھوچھوی

مصدر جہ ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا بحریہ شوال الحکرم ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۱

(۳) کو حید العصر، شمس الافاضل ابو الخادمہ سید محمد، اشرفی بیانیہ محدث کچھوچھوی قدس سرہ لن مولانا حکیم سید نذر اشرف ۱۵۔ ۱۵

قعدہ ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء جاسک ضلع رائے بریلی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ تربیت اپنے نانا شیخ الشیخ سید محمد علی حسین اشرفی

کچھوچھوی نے کی والد ماجد سے قاری پڑھی۔ مدرسہ نظامیہ فرنگی محل سے علوم عربیہ کی تحصیل کی۔ مولانا مفتی لطف اللہ لور مولانا شاہ

مطیع الرسول عبد القدر دہلوی سے درسیات لور حدیث کا درس لیا۔ اپنے ماموں شاہ احمد اشرفی سے بیعت ہوئے۔ امام احمد رضا محدث

بریلوی سے علوم میں استفادہ کیا اور ان سے خلافت و ایازت پائی۔ جماعت رضائے معظیہ دہلی کے صدر مقرر ہوئے۔ تدویر اصالت

رائے خاص و وصف قضا اہل سنت کے اتحاد کے علمبردار تھے۔ آل باطنیائی کانفرنس ۱۹۳۶ء کے صدر قرار پائے۔

آپ ایک وقت عالم، فاضل، لایب، خلیفہ بے مثال، صوفی، شاعر، حیرت انگیز لور محدث تھے۔ سیاسی حالات پر آپ کی گہری نظر تھی

”یہ کانفرنس کس طرح شروع ہو کر ختم ہوئی، اس کے متعلق بلا مبالغہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ جمہوری حیثیت سے ہندوستان میں قومی قوت سے اس درجہ شاندار جلسہ کی مثال نہیں مل سکتی۔ وہ حضرات جن کے سامنے ہندوستان کا مشرق و مغرب ہے اور جنہوں نے ایسے ایسے جلے دیکھے ہیں جن کا تذکرہ بھی ہم لوگوں کو عجیب معلوم ہوتا تھا

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) مسلمانوں کی اقتصادی اور سیاسی پستی سے آپ بے چین تھے۔ عمر کا پندرہ حصہ تبلیغی دوروں میں گذر رہا تھا۔ پانچ جزیرہ کے زائر غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ لاکھوں مسلمان آپ سے بیعت تھے۔

مذہبی، تبلیغی اور سماجی خدمات کے علاوہ آپ نے سیاسی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا۔ تحریک پاکستان میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ دیگر مشائخ کے شانہ بہانہ مگر قائدانہ حیثیت سے کام کیا۔ تحریک پاکستان کی حمایت میں ملک گیر دورے کئے اور عوام کو مسلم لیگ کے منشور سے آگاہ کیا۔ مدرس سنی کانفرنس کے قیام میں بے مثال خدمات انجام دیں۔ آل انڈیا سنی کانفرنس مدرس اور اجیر کانفرنس میں آپ کے خطبات کے آپ مدد اور ملی درد کا منہ بولا ثبوت ہیں۔

دو جنوں کتابیں آپ کی تصانیف میں شامل ہیں۔ مجموعہ کلام ”فرش پر عرش“ مطبع ہو چکا ہے۔ قرآن مجید کا اردو ترجمہ کیا۔ ماہنامہ اشرفی کے مدیر تھے۔ جس کا پندرہن سو شہرہ جلدی الاولیٰ ۱۳۱۴ھ رجبوری ۱۹۴۳ء کو شائع ہوا۔

آل انڈیا سنی کانفرنس مدرس کے اجلاس میں آپ کو مستقل طور پر صدر منتخب کیا گیا۔ ۱۷/رجب المرجب ۱۳۸۳ھ/۲۵ دسمبر ۱۹۶۱ء کو کلکتہ میں وصال فرمایا اور قبیرہ محضین و تدفین کچھو چھا شریف میں ہوئی۔

فرزند ثالث مولانا سید محمد مدنی آپ کے جانشین مقرر ہوئے۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو :

(۱) تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت مولفہ محمد صادق قصوری

(ب) تذکرہ علماء اہل سنت، مولفہ مولانا محمود احمد کاپڑوی

(۳) ماہنامہ اشرفی کا اجراء جمادی الاولیٰ ۱۳۱۴ھ رجبوری ۱۹۴۳ء کچھو چھا شریف میں (اشیاء) سے ہوا مدبر حضرت مولانا سید محمد تھے۔ مولانا موصوف علی، تحقیقی اور روحانی حیثیت سے سر عظیم کی ممتاز شخصیت تھے۔ اعلائے کلمہ الحق، ہندوؤں کی چیرہ دستیوں کے خلاف توفیق پانہ کرنا اور اسلامی نظریہ حیات کی اشاعت، مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنا، مظلوم مسلمانوں کے ظلم کا ازالہ اور اس ماہور رسالہ کے مقاصد تھے۔ قندہ شدمی کے اندام میں اس رسالہ نے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ علمی و تحقیقی مضامین، حسن ترتیب حسن معنوی اور حسن صوری کے اعتبار سے سر عظیم کے موقر جرائد میں شمار ہوتا تھا۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

(۴) ماہنامہ اشرفی، کچھو چھا۔ جلد ۳، شہدہ ۵

بحرہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ/ مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۵

لون کا بیان ہے کہ اس قدر منتظم و باقاعدہ و پر شوکت جلسہ کبھی نظر سے نہیں گذرا اور نہ شرکت سے پہلے گمان تھا کہ کانفرنس کا افتتاح اس شان و شوکت سے ہو گا۔ (۱)

جلسہ گاہ، مشائخ کرام و علماء عظام اور حاضرین کی تعداد کے بارے میں انہی کا بیان پڑھئے۔ زمین کانفرنس یا سنی مگر کا شمال حصہ خیموں (۲) سے آباد تھا اور جنوبی حصہ کانفرنس کے اجلاس کے لئے مخصوص تھا اور مغربی جانب سڑک تھی۔ جس کے کنارے کنارے باورچی خانہ اور انکوائری آفس اور سنی کانفرنس پوسٹ آفس اور انجمن انصار الاسلام کے دفتر کا سلسلہ تھا۔ اس کے بعد دورویہ کھانے اور چاء وغیرہ کی باقاعدہ دکانیں تھیں۔ اجلاس کا جو پنڈال تھا اس میں بیس پچیس ہزار کی گنجائش تھی اور عورتوں کے لئے پردہ کا کافی انتظام تھا۔ علماء کرام کی نشست کے لئے ممتاز جگہ بنائی گئی تھی اور وہ اس قدر وسیع جگہ تھی جس پر تین چار سو حضرات بآرام تشریف فرما ہو سکیں۔ حضرات علماء کی نشست گاہ اس قدر تھی کہ اکثر بڑے جلسوں میں جو حاضرین جلسہ کے لئے کافی ہو جاتی ہے اور چونہ تعالیٰ وہ تمام جگہ بالکل پر ہتی تھی اور حاضرین سے پنڈال بھر اہوا نظر آتا تھا اور کہا جاتا ہے کہ عورتوں کا شمار ایک ہزار کے قریب ہو چکا تھا۔ (۳)

(۱) ماہنامہ اشرفی کچھ چھا جلد ۳ شہدہ ۵ ہجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ مئی ۱۹۲۵ء ص ۱۵

(۲) سنی کانفرنس میں تشریف لائے والے مشائخ کرام علمائے کرام زعمائے ملت کے قیام کے لئے اس میدان میں خیمہ نصب کئے گئے۔ مسلمانوں کی مالی حالت اس بات کی متحمل نہ تھی کہ شہر میں مکانات یا ہوٹل وغیرہ پر کرایہ پر حاصل کر کے علماء و مشائخ کرام کی قیام گاہ بناتے اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہ جلیل القدر علمائے کرام اور عظیم المرتبت مشائخ عظام، جن کے احترام و اعزاز میں حقیدت سے آنکھیں فرش راہ کریں کس قدر بے لوث تھے کہ اپنے قیام عارضی خیموں میں قبول کر لیتے ہیں۔ ان کی یہ بے نفسی ہی ان کی عظمت کی دلیل ہے انہی اور یہ نشینوں کی ہمت سے انگریز ایسا جلد و ظالم حکمران عظیم سے اپنا مقابہ قبضہ چھوڑنے پر مجبور ہوا۔ (تقریر صدری محمد)

(۳) ماہنامہ اشرفی کچھ چھا جلد ۳ نمبر ۵ شہدہ ۵ ہجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ مئی ۱۹۲۵ء ص ۱۷

جن جلیل القدر علمائے اہل سنت و مشائخ عظام نے اس کانفرنس میں شرکت فرما کر ملت اسلامیہ کی بروقت رہنمائی فرمائی۔ اور ملت مسلمہ کے منتشر شیرازہ کو مجتمع کیا ان تمام کے اسمائے گرامی دستیاب نہیں۔ تاہم چند حضرات کے اسمائے گرامی جو محفوظ رہ گئے پیش خدمت ہیں۔

- ۱ شیخ المشائخ حضرت مولانا سید محمد علی حسین اشرفی جیلانی زیب آستانہ کچھو چھو ضلع فیض آباد
- ۲ ہادی امت مولانا سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھو چھو
- ۳ محدث جلیل حضرت مولانا سید محمد اشرفی جیلانی کچھو چھو
- ۴ امیر ملت حضرت مولانا سید جماعت علی محدث علی پوری ضلع سیالکوٹ
- ۵ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی
- ۶ چچا الاسلام مولانا حامد رضا قادری برکاتی زیب آستانہ رضویہ بدلی
- ۷ شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد دیدار علی الوری
- ۸ مولانا صاحبزادہ محمد اشرف ۹ مولانا مشتاق احمد کانپوری
- ۱۰ مولانا سید محمد سلیمان اشرف بھاری پروفیسر علی گڑھ یونیورسٹی
- ۱۱ مولانا عبد الاحد پہلی بھیت ۱۲ مولانا محمد موان حسین رامپوری
- ۱۳ مولانا احمد علی محدث علی پوری ۱۴ مولانا عبد الحفیظ ماری آٹو نوی
- ۱۵ مولانا فاضل کچھو چھوی ۱۶ مولانا عبد المجید آٹو نوی
- ۱۷ مولانا سید غلام قطب الدین اشرفی مورودی ۱۸ مولانا احمد مختار میرٹھی
- ۱۹ مولانا محمد یسین عباسی چڑیا کوٹی ۲۰ مولانا محمد عمر نعیمی
- ۲۱ شیخ محمد حو میاں کلکتہ ۲۲ شیخ حیدر الدین کلکتہ
- ۲۳ مولانا حکیم عبد الحق بنگال ۲۴ جناب صوبہ شاہ نکال
- ۲۵ جناب چو سیٹھ کلکتہ ۲۶ جناب حاجی ہارون کلکتہ

- ۲۷ جناب حافظ فرزند علی سوداگر ٹانڈوی ۲۸ مولانا محمد یعقوب خاں بلا سپوری
 ۲۹ مولانا محمد حسین اجیمیری ۳۰ پیر زادہ عبد العزیز مخدومی امر تسری (۱)
 تین سو کے قریب علماء کرام، واعظان اسلام، مفتیان ذوی الاحرام اور مشائخ عظام میں
 سندھ سے لے کر ہند تک کے تمام صوبوں کے مقتدر حضرات تشریف لائے تھے بریلی، دہلی،
 رامپور، مراد آباد، لکھنؤ، پنجاب اور کچھو چھا کے علمی و روحانی مقامات کے اکابر موجود تھے۔ قادری۔
 چشتی۔ نقشبندی اور سروردی خانوادوں کے ارباب طریقت کا نورانی اجتماع تھا۔ (۲)

جمعیت اشرفیہ۔ انجمن اہلکار الاسلام اور جماعت رضائے مصطفیٰ کے رضا کار بڑی مستعدی
 سے دن رات مصروف خدمت تھے اسٹیشن سے معزز مہمانوں کا استقبال، قیام گاہ تک مہمانوں کو پہنچانا
 خیموں میں ان کی ہر ضرورت کا ہمہ پہنچانا ان کے ذمہ تھا۔ ان باوردی رضا کاروں کے انتخاب میں اس
 امر کا لحاظ رکھا گیا کہ وہ پست آواز ہوں اور معمولی اشاروں سے زیادہ کام لے سکتے ہوں چنانچہ سینکڑوں
 کی جماعت موجود تھی اور ہر کام باقاعدہ جاری تھا مگر خیمہ کے اندر بیٹھنے والا کبھی خیال بھی نہیں کر سکتا
 تھا کہ اس میدان میں اس خیمہ کے سوا کوئی اور آبادی ہے۔ بعض حضرات پساختہ کہہ اٹھے تھے کہ اس
 ملکوتی انتظام کو کیا کہا جاسکتا ہے کہ چار دن تک اس زمین پر نہ کتا نظر آئے نہ کوئی پرند کھائی پڑا خیمہ کے
 باہر نکلے تو ایک میلا سا ہے۔ لیکن س قدر ساکت کہ گویا ہر ایک مراقب ہے اور ادائے فرض میں
 مشغول ہے کیا اس پر تعجب نہیں کیا جائے گا کہ جس باوردی خانہ میں دو وقت ہزاروں کے لئے کھانا پکنا
 ہوا اس سے دیک کے ٹھونکنے کی صدا بھی نہ نکلتی اور نہ زمین پر کچھ نظر آتا ہے؟ (۳)

- (۱) ماہنامہ اشرفی کچھو چھا جلد ۳ شمارہ ۵ بحریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ مئی ۱۹۲۵ء ص ۲۱۵
 (ب) ماہنامہ جماعت امر تسری جلد شمارہ ۱۰-۱۱-۱۲ بحریہ فروری، مارچ اپریل ۱۹۲۵ء ص ۱۰۵
 (۲) ماہنامہ اشرفی کچھو چھا بحریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ مئی ۱۹۲۵ء ص ۱۶-۱۷
 (۳) ماہنامہ اشرفی کچھو چھا بحریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ مئی ۱۹۲۵ء ص ۱۵-۱۶

۱۶ اور ۱۷ مارچ کی درمیانی رات نماز عشا کے بعد جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور حمد و نعت شریف سے ہوا۔ حضرت امیر ملت سید جماعت علی محدث علی پوری نے پر زور تحریک فرمائی کہ کانفرنس کی صدارت شیخ المشائخ حضرت سید محمد علی حسین شاہ کچھوچھوی فرمائیں۔ (۱) مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اور دیگر حاضرین نے اس کی تائید فرمائی۔ اس طرح کانفرنس کے چار روزہ اجلاس کی تمام نشستوں کی صدارت حضرت سید محمد علی حسین کچھوچھوی نے فرمائی۔ آپ کی صدارت میں جہ الاسلام مولانا حامد رضا قادری برکاتی (خلف اکبر و خلیفہ اعظم امام احمد رضا) صدر مجلس استقبالیہ نے اپنا استقبالی خطبہ صدارت شروع کیا۔ آپ نے دو مجلسوں میں اس خطبہ کو ختم کیا۔ (۲)

حضرت جہ الاسلام (۳) کے خطبہ کے بارے میں چند ان آرکا اٹلمہ کرتے ہیں جو ارجحاً پیش کی گئیں۔

مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی فرماتے ہیں :

یہ خطبہ صدارت اپنی نوعیت کا ایسا جامع خطبہ تھا جو حضرت خطیب کے شایان شان ہے ہندوستانی سیاسیات، اغیار کی پالیسیاں، تلمیز دفاع، نظام عمل وغیرہ کا کوئی شعبہ ایسا نہ تھا جس کو شرعی نقطہ نظر سے آئینہ نہ فرمادیا ہو اور سلسلہ کلام میں ہندوستان کے فتن اور نام نہاد اتفاق و اتحاد کی حقیقت صاف فرما کر لوں کا محل صحیح روشن فرمادیا ہے یہ کہنا بالکل بے محل نہیں ہے کہ دنیائے اہل سنت میں ہندوستان کے اندر اپنی خصوصیات میں یہ سب سے پہلا خطبہ تھا،

(۱) ماہنامہ جماعت امر تر جلد ائمہ ۱۰، ال ۱۲ بحریہ فروری مارچ اپریل ۱۹۲۵ء ص ۷

(ب) ماہنامہ اشرفی کچھوچھو جلد ۳ نمبر ۵ بحریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ء مئی ۱۹۲۵ء ص ۱۷-۱۸

(۲) ماہنامہ اشرفی کچھوچھو جلد ۳ نمبر ۵ بحریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ء مئی ۱۹۲۵ء ص ۱۸

(ب) ماہنامہ جماعت امر تر جلد بحریہ فروری مارچ اپریل ۱۹۲۵ء ص ۷ (ج) ماہنامہ اشرفی کچھوچھو

اس کے پڑھنے کے بعد ”آل انڈیاسنی کانفرنس“ کے مقاصد پر روشنی پڑتی ہے اور وہ سارے تجویز پیش نظر ہو جاتے ہیں جو کانفرنس میں باتفاق رائے طے پائے ہیں۔ (۱)

(بچہ حاشیہ صفحہ ۱۱۵)

(۳) امام احمد رضا محدث دہلوی قدس سرہ کے بڑے صاحبزادے مولانا حامد رضا محدث دہلوی قدس سرہ ۱۳۹۲ھ / ۱۸۷۵ء میں پیدا ہوئے۔ ہر سنی نام محمد تھا۔ حامد رضا عرف تھا، چچہ الاسلام اور امام الادبیاء کے لقب سے مشہور ہوئے، درسیات اپنے والد ماجد سے پڑھیں، انیس برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے عربی زبان و ادب پر بڑا عبور تھا۔ تفسیر وحدیث کا درس خاص طور پر مشہور تھا۔ علم و عمل میں باکمال والد ماجد کے جانشین، عربی ادب و نظم و نثر میں منفرد اسلوب اور حسن نگاہی میں بے مثل تھے مریدین و خلائق اور تلامذوں کی دھیری فرماتے، اپنے والد ماجد کے علاوہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اور مولانا محمد امجد علی دہلوی سے سلاسل طریقت میں خلافت و اجازت پائی دارالعلوم منظر اسلام کا اہتمام بڑی خوش اسلوبی سے کیا فرماتے، تدریس۔ تحریر اور تقریر ایسی موثر و مدلل ہوتی کہ حاضرین پر رفت طاری ہو جاتی، کئی غیر مسلم آپ کے دست حق پرست پر مسلمان ہوئے، صاحب تصنیف تھے، مذہبی و سیاسی معاشرتی امور عربانی حقوق کے لئے متعدد تحریکیں میں نمایاں حصہ لیا۔

۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۵ء میں آل انڈیاسنی کانفرنس کے اولین اجلاس میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ اس خطبہ میں آپ نے قوم کی غلامی و بے ہودگی کی مذہب پر بیخوش کیں یہ مذہب فرج بھی قابل عمل ہیں۔ حامد میں آل انڈیاسنی کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے مگر آپ نے صدارت کے منصب کو بے مہمیت سمجھا علی حدت علی پوری قدس سرہ کے سپرد کر دیا۔

۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ / ۲۴ مئی ۱۹۴۲ء کو حالت تشدد میں وصال فرمایا حرم مبارک مدینہ منورہ میں مرجع خلافت ہے۔

آپ کے خلائق اور مریدین نے تحریک پاکستان میں نمایاں حصہ لیا۔

مزید معلومات کے لئے ملاحظہ ہو تذکرہ شہرہ وصال حضرت مرتبہ محمد جلال الدین

(۱) ماہنامہ اشرفی، بکھوجا، بحریہ شمال المکرم ۱۳۴۳ھ / اپریل ۱۹۲۵ء ص ۱۸

مولانا عبدالعزیز مخدومی مدیر ماہنامہ جماعت امرتسر فرماتے ہیں

آپ کی (سید محمد علی حسین شاہ کچھوچھوی) صدارت میں عالی جناب حضرت مولانا مولوی شاہ حامد رضا خان صاحب قادری برکاتی خلف مقتدائے اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر مجلس استقبالیہ کا فصیح و بلیغ اور عالمانہ خطبہ پڑھا گیا۔ (۱)

یہ خطبہ صدارت جس کا بیشتر حصہ طبع ہو چکا تھا (۲) اجلاس میں عام طور پر تقسیم کر دیا گیا تھا۔ (۳)

جیہ الاسلام مولانا حامد رضا علیوی نے اپنے صدارتی خطبہ میں جن امور پر بحث فرمائی ان کو پڑھنے کے بعد آپ کی بھیرت اور دل سوزی سامنے آتی ہے، حالات دائرہ کو بیان کرنے کے بعد آپ نے دو قومی نظریہ کو اجاگر کیا۔ اس خطبہ میں جو امور بیان ہوئے اس کا اجمالی تذکرہ یہ ہے۔

۱۔ تنگ دل ہندوؤں کے مظالم..... شدمی تحریک، سنگٹن، فقہ کاؤپر فساد بکھ قتل و غارت..... ہندوؤں کا حراج..... جانوروں سے محبت اور انسانوں پر ظلم..... سوراج کے روپ میں مسلمانوں کو دائمی غلام بنانے کی نپاک کوششیں۔

۲۔ بعض مدعیان اسلام کی غیر اسلامی حرکات..... ہندو مسلم اتحاد کی دعوت کے مضراثرات..... تحریک خلافت، عدم تعاون، ہجرت میں مسلمانوں کے بے شمار نقصانات..... ان تحریکوں میں بعض لیڈروں کی بے اعتدالیوں۔

مجموعہ فروری، مئی، اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۷

(۱) ماہنامہ جماعت، امرتسر

نوٹ: خطبہ کلیتہً حصہ شاید طبع نہ ہو سکا۔

مجموعہ فروری، مئی، اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۷

(۲) ماہنامہ جماعت، امرتسر

مجموعہ شوال، المکرم ۱۳۴۳ھ، مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۸

(۳) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا

- ۳ مسلمانوں کی تعلیم، تبلیغ، تعلیم بالوں، قدیم اور جدید علوم کی ضرورت۔
- ۴ اتحادین المسلمین، عظیم مساجد، عظیم مراکز، مدارس اور خانقاہوں کی تنظیم اور اصلاح۔
- ۵ معاشرتی زندگی کے رہنما اصول، امن پسندی، تحمل، تدبیر، سماعت سے احترام۔
- ۶ مسلمانوں کی اقتصادی ترقی..... تجارت، مسلمانوں سے خرید و فروخت، مقدمہ بازی کی لعنت سے چلاؤ کی تدبیر، قانونی چارہ جوئی کے لئے مسلمان وکلاء کی تنظیم، ملازمت کی جائے ہنر کی تحصیل، صنعت و حرفت کی ضرورت اور اہمیت، گداگری کی لعنت سے نجات کا طریقہ، زمین و مکان کی خرید و فروخت، اسراف سے پرہیز، سودی قرضہ سے بچنے کے لئے بیعت اہمال کی طرز پر مسلمانوں کے قرض حسنہ کے ذخیرہ کا اہتمام۔

۷ مسلمانوں کا تمدن، تہذیب، مذہب، روایات وغیرہ دوسرے مذاہب خصوصاً ہندوؤں سے بالکل مختلف ہونا..... یہی دو قوی نظریہ ہے۔

یہ خطبہ آل انبیا سنی کانفرنس کے مقاصد پر مشتمل ہے۔ مسلمانوں کی دینی و دنیوی ترقی کے لازماً اور دائمی اصول یہی ہیں۔ ان اسلامی اصولوں کی حقانیت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وقت گزرنے، حالات بدلنے اور جغرافیہ کی تبدیلی کے باوجود یہ رہنما اصول آج بھی مسلمانوں کی ترقی کے ضامن ہیں۔ (۱)

حجۃ الاسلام کے خطبہ سے پہلے حضرت سید علی حسین شاہ کچھوچھوی کا خطبہ صدارت پڑھا گیا۔ موصوف کی پیرائہ سالی، ضعف اور علالت کے پیش نظر آپ کا تحریر کردہ خطبہ آپ کے نواسہ مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی نے پڑھا۔ (۲)

خطبہ صدارت زیر عنوان ”خطبہ الاشرفیہ“ ماہنامہ اشرفی کچھوچھوا میں طبع ہو گیا تھا۔ (۳)

(۱) حجۃ الاسلام مولانا محمد رشید لدھیانوی کا خطبہ، خطبات آل انبیا سنی کانفرنس مولفہ فقیر قادری جی حد میں شامل ہے۔

(۲) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھو، جلد ۳، شمارہ ۵، نمبر شوال الحکم ۱۳۴۳ھ، مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۸

نوٹ: مولانا عبدالرحیم احمدی مدبر ماہنامہ سماعت، ہمارے قریب لکھا:

”صاحب مدر کا خطبہ صدارت میرے لئے سلاو خلافت کو وجہ سے ان کے خواہر زوہ حضرت مولانا شاہ سید ابو اشرف صاحب نے پڑھ کر علی۔“

(ماہنامہ سماعت، ہمارے قریب۔ نمبر فروری مہدی نامہ، ۱۹۲۵ء۔ ص ۷)

مدبر ماہنامہ سماعت، ہمارے قریب لکھا: (فقیر قادری جی حد)

(۳) حضرت سید علی حسین کچھوچھوی کا خطبہ صدارت، خطبات آل انبیا سنی کانفرنس مولفہ فقیر قادری جی حد میں طبع ہو چکا ہے۔

شیخ الشیخ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں قدس سرہ نے اس خطبہ صدارت میں خالص سنی تنظیم..... آل انڈیاسنی کانفرنس کی اہمیت، نصب العین اور نظام عمل کے علاوہ جن امور پر گفتگو فرمائی ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

۱۔ اعلان حق کے ارکان خمسہ :

| | | | |
|---|-----------------|---|-------------|
| ۱ | جرات و ہمت | ب | عقل و فراست |
| ۲ | استقلال و شجاعت | د | مہر و قناعت |
| ۳ | تحمل و مردت | | |

۲۔ حق کہنے میں مولخ خمسہ :

| | | | |
|---|--|---|-------------------------------------|
| ۱ | ماوی قوت سے مرعوبیت | ب | ملا مت و نفرت سے بچنے کا خیال |
| ۲ | جوش کا جذبہ جنوں میں تبدیل ہو جانا | د | دین کی پاسداری نہ رہنا |
| ۳ | حکم پروری، دنیا طلبی اور شرارت پسندی کی ہوس | | |
| ۴ | بے فرقوں کا تصور | ۴ | عظیم اور بلاد عرب میں مصائب کا باعث |
| ۵ | جماعت رضائے مصطفیٰ (بریلی) اور انجمن خدام الصوفیہ (علی پور) کی پاک وہند میں ملی و عملی خدمات کا مختصر جائزہ۔ | | |
| ۶ | مدرسہ اور خانقاہ کا ربط اور اتفاق بین المسلمین کی ضرورت | | |

آل انڈیاسنی کانفرنس کے اس تاسیسی چار روزہ اجلاس میں ہر روز دن اور رات کی دو دو نشستیں ہوئیں۔ دیگر مقتدر علماء کے علاوہ حضرت امیر ملت محدث علی پوری قدس سرہ کی تقریر ہر اجلاس میں ہوتی۔ جس سے حاضرین محفوظ ہوتے۔ (۱)

(۱) ۱۔ ماہنامہ جماعت، امرتسر: جلد ۱۱، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱

کانفرنس کا ہر اجلاس تلاوت، حمد و نعت سے شروع ہوتا تھا اور دو دو سلام اور دعا پر ختم ہوتا تھا۔ کانفرنس میں جو تجاویز پاس ہوئیں ان کے چند شعبے ہیں :

- ۱ عمدیداروں کے متعلق
- ۲ مرکزی کمیٹی کے متعلق
- ۳ نظام عمل کے متعلق

۴ ان حوادث کے متعلق، جن کے متعلق علماء کی رائے کا اظہار ضروری تھا۔ چنانچہ بالاتفاق طے پایا کہ :

- (۱) آل انڈیاسنی کانفرنس کے صدر حضرت پیر سید جماعت علی، محدث علی پوری
- (ب) ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرلو آبادی
- (ج) نائب ناظم مولانا محمد یحییٰ عباسی چٹیا کوٹی
- (د) نائب ناظم مولانا محمد عمر نعیمی
- (ه) سرپرست حضرات میں حضرت شیخ المشائخ پیر سید محمد علی حسین اشرفی جیلانی
- کچھ چھوٹی اور

- (۹) عارف دہلوی مولانا پیر سید احمد اشرف، اشرفی جیلانی کچھ چھوٹی قرار پائے۔ (۱)
- جمعیت عالیہ اسلامیہ مرکزیہ یعنی آل انڈیاسنی کانفرنس کا دستور اساسی مقاصد و قواعد و ضوابط
- سیت منظور ہوا۔ اس میں رکنیت کی شرائط، آئین، جمعیت منظمہ کے عمدیداران کے فرائض وغیرہ
- تفصیل سے بیان کئے گئے۔ (۲)

دستور اساسی کا شخص اس کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔

- حالات حاضرہ سے متعلق آل انڈیاسنی کانفرنس کی تجاویز، جنہیں مولانا احمد عیسیٰ میرٹھی نے
- ایک طویل تقریر کے بعد پیش کیا اور مجمع عظیم نے اتفاق رائے سے پاس کیا، حسب ذیل ہیں :
- ۱ یہ جلسہ مناسب سمجھتا ہے کہ ملک کے ہر صوبہ، ہر شہر اور ہر گاؤں میں اہل سنت و جماعت
- کی انجمنیں اور تبلیغی کمیٹیاں قائم کی جائیں۔

- ۲ اس جلسہ کی رائے میں جاچا تعلیم و تبلیغ کے مدارس جاری کئے جائیں۔

- | | | |
|-----|---|--|
| (۱) | ماہنامہ اشرفی، کچھ چھوٹا جلد ۳۔ شمارہ ۵ | بحرہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء - ص ۱۹ |
| ب | ماہنامہ جماعت، امرتسر جلد ۱۰، شمارہ ۱۲ | بحرہ فروری، مارچ، اپریل ۱۹۲۵ء - ص ۲۱ |
| (۲) | دستور اساسی جمعیت عالیہ اسلامیہ مرکزیہ | شرح کردہ صدر دفتر مولانا (۱۸ شمارہ نمبر ۳) ۷ خبوان ۱۳۱۲ھ - ص ۸ |

۳ اس جلسہ کے خیال میں سر دست مر لو تلو میں مرکزی کمیٹی کا قائم رہنا ضروری ہے۔
۴ یہ جلسہ عام اس قانون پر، جو اسمبلی نے جج کے متعلق پاس کیا ہے، ہدایتی کا اظہار کرتے ہوئے حاجیوں سے دونوں طرف کا کرایہ پہلے ہی وصول کر لینے کو جج کے لئے سنگ راہ خیال کرتا ہے۔

۵ یہ اجلاس عام بادشاہ دولت خدو لو افغانستان حضرت امیر امن اللہ خان (خدا اللہ ملکہ) کے قتل مرتدین (۱) کو عین مطابق شرع عین پاتا ہے اور خد مت والا میں اجرائے حدود شرعیہ پر ہدیہ مبارک بلا پیش کرتا ہے۔ جن اخباروں نے اس کے خلاف آواز بلند کی وہ بالیقین دین متین سے جا مل بے خبر ہیں۔ ان کی اس خلاف شرع آواز پر سخت نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے۔

۶ یہ اجلاس عام، جو سات کروڑ مسلمان ہند کا قائم مقام اور ہر حصہ ملک کے علمائے اہل سنت و جماعت پر مشتمل ہے، مرزائیوں کی صدائے احتجاج کی بنا پر لیگ آف نیشنز اور گورنمنٹ آف انڈیا کو توجہ دلاتا ہے کہ حکومت افغانستان کا اہلاک کا دیانیاں نہ ہی مسئلہ ہے۔ اس میں کسی حکومت کی مخالفت آواز صریح نہ ہی مداخلت ہوگی۔ جس کو مسلمان کسی طرح گوارا نہیں کر سکتے۔ لہذا لیگ اور گورنمنٹ کو اس مسئلے میں ہرگز دخل نہ دینا چاہیے۔ (۲)

۷ علاوہ ازیں چند اور اہم تجویزوں بالافاق منظور ہوئیں، ان میں امن سعودیہ کے عاصبانہ قبضہ جاز اور عالمانہ حرکات کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی۔

۸ اور سنی مسلمانوں کو اسلحہ سرج سے خوف بے انتہی روکا گیا:

۹ نیز ایک تجویز میں پریذیڈنٹ بکام کانگریس کے ان موذی اور اشتعال انگیز کلمات پر اظہار نفرت کیا گیا جو اس نے مرزائیوں کی تائید کی آڈ میں اسلام اور قرون اول کے بارے میں استعمال کیا اور جن سے سات کروڑ مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچا۔ (۳)

(۱) امیر امن اللہ خان شاہ افغانستان نے دو مرتبہ زلی خانیوں کو مرتد قرار دے کر قتل کر دیا تھا۔ جس حضرات نے اسے ظلم قرار دیا تھا۔ حالانکہ شرعی طور پر مرتد کی سزا قتل تھیں۔ امیر امن اللہ خان نے اس سزا کو جلدی فرما کر شرعی حکم پر عمل کیا تھا اسے ظلم اور تعصب سے تعبیر کرنا شرع عین سے بے خبری یا غلط ہے (تقریر ص ۱۵)

(۲) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا جلد ۳۴ ص ۵۵ بحریہ شوال المکرم ۱۳۳۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء - ص ۱۹، ۲۰

ب ماہنامہ جماعت ماہر تر جلد ۱۱، ۱۰، ۱۲ بحریہ فروری سندھ، اپریل ۱۹۶۵ء ص ۸

(۳) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا بحریہ شوال المکرم ۱۳۳۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء - ص ۲۰

حضرات مشائخ عظام، علمائے کرام اور ہمدردان ملت کی بے لوث قیادت نے اتنی عظیم الشان کانفرنس کے مصارف امداد کو باہمی سے پورے کئے۔ مصارف اور آئندہ کے پروگرام پر عمل درآمد کے لئے کسی مرحلہ پر فراہمی چھہ کی کوئی تحریک نہ کی۔ اس پر ہر ایک نے حیرت کا اظہار کیا۔ حضرت مولانا سید محمد، محدث کچھوچھو نے اس صورت حال کا نقشہ پوری وضاحت سے کھینچا ہے، انہی کے الفاظ میں پڑھئے:

”سنی کانفرنس کے اس اعلیٰ نقشہ کو سامنے رکھ کر یہ اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس عظیم الشان تحریک کی زندگی کا مسئلہ کس طرح حل کیا گیا اور وہ کون سی صورت تجویز ہوئی جس سے کانفرنس کی حیات سے مسلمان مطمئن ہو جائیں اور یہ اقتصادی جلسہ آخری جلسہ نہ ہونے پائے ظاہر ہے کہ ان مقاصد عالیہ کی تبلیغ اور تجویز پر عمل پیرا ہونے کے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز روپیہ ہے اور کانفرنس کے کسی اجلاس میں چھہ کی کوئی تحریک نہیں کی گئی اور نہ سنیوں کو چھہ کی تحریک کی جرات ہوتی ہے بالخصوص اس میں زمانہ میں جبکہ چھہ عظیم پروردی وقار و اہلبالی کا ایک شاعر اور ذریعہ بن گیا ہو (۱)۔ شاید یہی دشواریاں تھیں جن کی بنا پر کانفرنس کے اجلاس اس تذکرہ سے خالی رہے۔“ (۲)

چونکہ اس وقت تک کانفرنس کے آئندہ اجلاس یا اس کے مستقبل کی خوش گوئی کا سوال قلیل از وقت تھا۔ (۳)

(۱) تحریک خلافت کے دور میں لاکھوں کے غنم کی خیریں اخراجات کی ذمہ داری تھی۔ علاوہ قریب صدق سز بھی بیگنوں کی تعداد میں وصول کئے جاتے تھے۔ جبکہ چھہ پوں میں سز کیا جاتا تھا اس کی تحصیل فقیر غزلہ کے متعلق تحریک جہت میں لاکھ کی جاکتی ہے۔

(۲) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا، بحریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ، مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۲۰

(۳) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا، بحریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ، مئی ۲۱

نوٹ: عزیز محمد دی امر تری نے اپنے لکھنے والی نوٹ میں اس کا اظہار کیا:

”انشاء اللہ المستعان آئندہ سال اس حدیث کو کسی اور مقام کے لئے بدل یا مصلحہ عورت لکھنا دیں گے۔ اور اس طرح اس عظیم خلیہ کے فیضان و درکات ہندوستان کے ہر ایک گوشے میں حشر ہوتے رہیں گے۔“

(ماہنامہ حیات، امر تری۔ بحریہ فروری تا اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۰)

اس مشکل کا حل یہ تجویز کیا گیا کہ ہر سنی کو کانفرنس کے مقاصد پورا کرنے کی ترغیب دی جائے۔ اسے کانفرنس کا ممبر بنایا جائے۔ اس طرح قرطاس رکیت پر کرتے وقت جو معمولی رقم ادا کرے گا وہی کانفرنس کا واحد ذریعہ ہوگا۔ (۱)

دہلیہ کی طرف سے سخت مخالفت کا اظہار کیا گیا۔ جس سے مقصود جلسے میں اختلال پیدا کرنا تھا۔ لیکن حمدہ تعالیٰ ان کی ناپاک کوششیں ناکام ملت ہوئیں اور جلسہ آخر تک نہایت امن و اطمینان اور خیر و خوبی کے ساتھ انعقاد پذیر رہا۔ (۲)

کانفرنس میں اس برکت کا مشاہدہ ہر روز ہوتا تھا کہ بزرگان قادری، چشتی اور نقشبندی کے خیموں سے ذکر الہی کی پرورد صدائیں قلوب کو منور کرتی رہیں اور جماعت رضائے مصطفیٰ کے خیمہ کا شوکت بھی قابل دید تھا۔ اس کا بلند پھریرا مسلمانوں کو دعوت تبلیغ دے رہا تھا۔ (۳)

| | | |
|-----|------------------------|--------------------------------------|
| (۱) | ماہنامہ اشرفی، کچھوچھل | بحریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ ۲۱ م |
| (۲) | ماہنامہ جماعت، امرتسر | بحریہ فردری، مہراج، اپریل ۱۹۲۵ء۔ ۹ م |
| (۳) | ماہنامہ اشرفی، کچھوچھل | بحریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ ۱۷ م |
| ب | ماہنامہ جماعت، امرتسر | بحریہ فردری، مہراج، اپریل ۱۹۲۵ء۔ ۹ م |

آل انڈیا سنی کانفرنس

کا دستورِ اساسی

دستور اساسی

جمعیت عالیہ اسلامیہ مرکزیہ (آل انڈیا سنی کانفرنس)

یعنی آل انڈیا سنی کانفرنس کا دستور اساسی

مقاصد جمعیت عالیہ اسلامیہ :

- ۱ ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلے قلعہ ہزاری ہاسنی عالم و مشلح ہیں جن کے زیر اثر کروڑوں مسلمان ہیں، ان سب حضرات میں رد و لہجہ اتحاد و اتفاق پیدا کر کے انہیں منظم کرنا۔
- ۲ بے دینی اور لامذہبی کے سیلاب کو قوت کے ساتھ روکنا اور مسلمانوں کی نسلوں کو حدود شرع میں لانے کی موثر تدبیر کرنا۔
- ۳ مسلمانوں کو اغید کے حملوں اور چالوں سے آگاہ کرنا اور آنے والے خطرات سے ان کی حفاظت کرنا۔
- ۴ مسلمانوں کو اسلامی زندگی کا درس دینا (۱) اور امور معاش و معاہد میں دینی طریقہ پر ان کی رہنمائی کرنا۔
- ۵ لڑنا اور روکنے کے لئے کارآمد تدبیر اختیار کرنا۔
- ۶ عقائد و اعمال کی اصلاح۔
- ۷ عام جماعت کو دور کرنا اور اس مقصد کے لئے قطعی وسائل اس قدر آسان کر دینا کہ ہر طبقہ کے مسلمان دولت علم سے بہرہ مند ہو سکیں۔
- ۸ نئی کریم و فساد خیم اور قرآن پاک اور دین اسلام کی عزت و عظمت ہر دل میں جاگزیں کرنے کے لئے بہترین صورتیں پیدا کرنا۔

(۱) یہ درس خواہ تہذیب و تمدن کے ہر شعبہ میں ہو یا صرف دین کے ہیاد میں ہو، اس شیعہ ہادی کے یا سنی ائمہ اور موقت ائمہ کے سامنے ہادی کے ہادیات میں ملتیں کے دورہ یا سنی کتب و مسائل و اخلاقیات کی لاہوری قائم کر کے یا اس مقصد خاص کے لئے مفید تصانیف بہم پہنچا کر انہیں مسلم طلبہ کے فاضل میں داخل کر کے یہ سب طریقے اس میں داخل ہیں اور چکا تحت جماعتیں حسب قدرت ملان کو عمل میں لانے کا اہتمام کریں۔

- ۹ مسلمانوں سے بری عادتیں ترک کرنا۔ انہیں امور خیر اور کسب حلال کی طرف مائل کرنا اور ترغیب دینا اور تحصیل معاش کے طریقے بتانا۔
- ۱۰ مسلمانوں سے قرض کی عادت چھڑانا اور ان کو اپنی ضرورتیں خود پوری کرنے کا سبق دینا غیر اقوام کے سامنے قرض کے لئے ہاتھ پھیلانے کی ذلت سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا۔
- ۱۱ ان مقاصد کے حصول کے لئے اکابر کے مشورے سے ایک نظام مرتب کرنا۔
- ۱۲ تبلیغ اسلام کو قلم محکم کے ساتھ وسیع پیمانہ پر جاری کرنا۔
- ۱۳ ہر قابل اصلاح ادارے کے لئے درستی و اصلاح کے خیر خواہانہ مساعی عمل میں لانا۔
- ۱۴ مسلمانوں کے تشقت و افتراق کو دور کرنے کی تدبیریں سوچنا اور عمل میں لانا۔
- ۱۵ ہندوستان کے تمام سنی اسلامی مدارس کی فہرست مرتب کرنا۔ ان مدارس کو ایک سلسلہ میں مربوط کرنا۔ ان کے لئے مفید نصاب بنانا ان میں ضروری اصلاحات جاری کرنا۔ انہیں ہر ممکن اعانت پہنچانا۔ تبلیغی شعبوں کا اضافہ کرنا۔
- ۱۶ حسب ضرورت نئے مدارس جاری کرنا۔ کہ دینی معلومات مسلمانوں کے ہر طبقے تک پہنچانے کا کام لیا جائے۔
- ۱۷ ایک مرکزی دارالافتاء کھولنا۔
- ۱۸ داعیین و مبلغین کے لئے مفید نصاب مرتب کرنے کی کوشش کرنا۔

غیر متبادل اصول :

- ۱ اس جمعیت کا نام جمعیت عالیہ اسلامیہ (آل انڈیا سنی کانفرنس) ہوگا۔
- ۲ ہر سنی عالم اور سنی شیخ طریقت اس جمعیت کا رکن ہو سکے گا۔
- ۳ کوئی غیر سنی کسی حال میں اس جمعیت کا رکن یا اہم مددگار نہیں ہو سکتا۔
- ۴ سنی وہ ہے جو مانا علیہ و اصحابی کا مصداق ہو، یہ وہ لوگ ہیں جو ائمہ دین، خلفائے اسلام اور مسلم مشائخ طریقت اور متاثرین علمائے دین میں سے حضرت ملک العلماء سند الفقہاء بحر

العلوم صاحب فرنگی محلی اور حضرت مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی واعلیٰ حضرت مولانا مفتی شاہ فضل رسول صاحب بدایونی و حضرت مولانا مفتی ارشاد حسین صاحب رامپوری واعلیٰ حضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی (قدست اسرارہم) کے مسلک پر ہو۔

۵ علماء و مشائخ کے علاوہ دوسرے ہمدرد ملت حامیان سنت تک بھی دائرہ رکنیت وسیع کیا جا سکتا ہے۔

قواعد و ضوابط:

- ۱ یہ جمعیت ہر ہر صوبہ میں صوبائی جمعیتیں قائم کر کے ان کے ماتحت اضلاعی اور ان کے ماتحت قصبائی و دیہاتی جمعیتیں قائم کرے گی۔
- ۲ ہر چھوٹی جمعیت بڑی جمعیت کے اور تمام جمعیتیں مرکزی جمعیت کے ساتھ مربوط رہیں گی
- ۳ مرکز کے احکام تمام جمعیتوں کے لئے واجب العمل ہوں گے۔
- ۴ اہم امور میں ماتحت جمعیتوں کو مرکزی جمعیت سے استصواب کرنا ہوگا۔
- ۵ جمعیت ہائے ماتحت کے جملہ تجاویز و طریقہ ہائے عمل پر جمعیت مرکزیہ نگران ہوگی اور اس کو تبدیل و تنسیخ کا اختیار عام ہوگا۔
- ۶ اگر کوئی مسئلہ یا معاملہ کسی جمعیت میں حل نہ ہو سکے یا اس کے اراکین میں اختلاف رونما ہو تو اس کا فیصلہ جمعیت مرکزیہ کے سپرد ہوگا اور جمعیت مرکزیہ کے صدر و ناظم فیصلہ صادر کرنے کا اختیار رکھیں گے اور ان کا فیصلہ لازم التسلیم ہوگا۔
- ۷ بالفعل جمعیت عالیہ کا صدر دفتر مراد آباد میں ہے۔ اس کے ناظم حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا الحاج محمد نعیم الدین صاحب دامت برکاتہم اور صدر حضرت قبلہ عالم مولانا مولوی حافظ میر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری دامت برکاتہم اور نائب ناظم مددہ ناچیز عمر نعیمی (۱) (مہتمم جامعہ نعیمیہ مراد آباد) ہے۔

(۱) دستور اسی کو اختیارات میں اشاعت کے لئے مولانا مفتی محمد رفیع صاحب علم کلیدیہ کانفرنس ممبر و ناظم مددہ ناچیز

رکنیت کے آئین :

- ۱ رکنیت کے لئے جمعیت کی طرف سے چندہ کی کوئی مقدار معین نہیں ہے ہر رکن کی اہمیت و حوصلہ پر ہے وہ جس قدر چاہیں سالانہ مقرر فرمائیں صوبائی اور اضلاعی جمعیتیں مناسب سمجھیں تو مقامی حالات کو مد نظر رکھ کر فیس داخلہ اور ماہانہ یا سالانہ چندہ کی مقدار معین کر سکتی ہے۔
- ۲ جمعیت کے مقاصد کی ترویج میں مقدور تک بے دریغ سعی اہم ترین اسلامی خدمت سمجھنا ہر رکن کا فرض ہے۔
- ۳ کسی دوسری مذہبی جمعیت کی رکنیت قبول کرنے کے لئے جمعیت عالیہ اسلامیہ سے اجازت حاصل کرنی چاہئے۔
- ۴ جمعیت جب کوئی مشورہ طلب کرے تو اس کو مشورہ دیں یا اگر وہ شرکت چاہیں تو اس کی مجالس میں شریک ہونا تمام کاموں پر مقدم سمجھیں اور بغیر مجبوری تاخیر بھی گوارا نہ کریں
- ۵ جمعیت کی توسیع کے لئے اپنے مساعی کام میں لائیں۔
- ۶ ہر رکن کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے حلقہ میں جمعیت کے افراد اور دود کی اعانت کرے اور ان کے ساتھ کام میں شریک رہے۔

جمعیت منظمہ :

- ۱ ہر جمعیت کے لئے ایک جمعیت منظمہ ہوگی۔
- ۲ اس کے ارکان کا انتخاب مقامی ممبران کی کثرت دوائے سے ہوگا۔
- ۳ اس مجلس کے ارکان کی تعداد دس اور نصاب (کورم) چار ہونا چاہئے۔
- ۴ ہر مقام کی جمعیت منظمہ کے صدر نائب صدر ناظم۔ خازن کا انتخاب اراکین کی رائے سے ہوگا
- ۵ ہر جمعیت منظمہ کے اراکین کا انتخاب سالانہ ہو کرے گا۔
- ۶ اثنائے سال میں کوئی عہدہ خالی ہو تو جمعیت منظمہ عارضی طور پر کوئی عہدیدار مقرر کرے گی۔

- ۷ ہر جلسہ میں وہی تجویز زیر بحث آسکتی ہیں جو فرست تجویز میں مندرج ہوں گی لیکن کوئی ضروری امر صدر کی اجازت سے بحث میں لایا جاسکتا ہے۔
- ۸ جمعیت انتظامیہ کا جلسہ ماہانہ ہونا چاہئے اور ضرورت کی حالت میں متعدد جلسے بھی ہو سکتے ہیں
- ۹ ہر جمعیت کے سالانہ جلسے کے لئے مقام کا انتخاب مقامی جمعیت کرے گی۔
- ۱۰ ملازمین کا عزل و نصب ناظم کے اختیار میں ہو گا اور وہ جمعیت منتقلہ سے منظوری حاصل کریں گے۔
- ۱۱ تمام اراکین پر لازم ہو گا کہ ہر گفتگو میں حسن اخلاق اور اقدار مروت و محبت و ادب کو ملحوظ رکھیں گے۔

فرائض متعلق صدر:

- ۱ صدر ایسا شخص منتخب کیا جائے گا جو سنی عالم یا شیخ ہونے کے علاوہ وجاہت دینی اور اس جمعیت کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتا ہو۔ اگر کسی مقام پر عالم یا شیخ میسر نہ ہو تو دین دار مسلمان کو وہاں کی جماعت صدر منتخب کر سکتی ہے۔
- ۲ جلسے کا نظم قائم رکھنا اور زیر بحث مسائل میں آرائیں حاصل کرنا۔ دلائل سننا، طول بحث کو روکنا۔ کثرت دئے کا لحاظ رکھتے ہوئے فیصلہ کرنا اگر فیصلہ نہ ہو سکے تو مسئلہ کو آئندہ کے لئے ملتوی کرنا۔ یا جمعیت بالا میں پیش کر دینا۔
- ۳ صدر کو اختیار ہو گا کہ اگر جلسہ کا اخلاقی پہلو خراب ہو تا دیکھے یا جمعیت کے قواعد و آداب کی پابندی نہ پائے تو جلسے کا التوا یا کوئی اور مناسب کارروائی عمل میں لائے اس صورت میں اراکین پر صدر جلسہ کی اطاعت لازم ہوگی۔

نائب صدر:

صدر کی عدم موجودگی میں صدر کے فرائض انجام دیں گے۔

ناظم کے فرائض :

- ۱ جمعیت منظمہ کے سامنے تجویز پیش کرے۔
- ۲ جمعیت کے کاغذات مرتب رکھتا۔
- ۳ حلیات کی نگرانی کرے۔
- ۴ خط و کلمت کے فرائض انجام دیتا۔
- ۵ وصول شدہ رقم خازن کے سپرد کر کے باقاعدہ رسید لینا۔
- ۶ جلسہ کی روداد تجویز جسر میں لکھ کر صدر سے دستخط لینا۔
- ۷ رقوم کا صرف جمعیت منظمہ کی تجویز سے ہوگا۔
- ۸ جمعیت منظمہ کی منگوری سے ناظم صاحب منگور شدہ رقم خازن صاحب سے دستخط کر کے وصول کر سکے گا اور خروج کے بعد صاحب جمعیت منظمہ کے سامنے پیش کریں گے۔
- ۹ فوری ضرورتوں کے لئے چکیں روپے تک ناظم صاحب اپنے پاس رکھیں گے اور اپنی رائے سے صرف کرنے کے بھارتوں کے لیکن صاحب جمعیت کے سامنے پیش کریں گے اور منگوری لیں گے۔
- ۱۰ جلسوں کی روداد مرتب کرے۔
- ۱۱ رسید یہاں محصل چھو کو تقسیم کرے اور ان سے رسید لینا۔
- ۱۲ رسید بھائیوں کو مناسب وقت دہائیں لینا اور وصول شدہ رقم کی چانچ کرے۔
- ۱۳ تمام لراکین کے اسماء و جسر میں درج کرے۔
- ۱۴ جلسہ ہائے جمعیت منظمہ کے احکام کو عمل میں لائے۔
- ۱۵ چکیں روپے سے زائد رقم خازن کے سپرد کرے۔

خازن کے فرائض :

- ۱ خازن وہ مستند شخص ہوگا جس کی دیانتداری پر لراکین کو اعتماد ہو۔
- ۲ جو رقم خازن کے پاس پہنچے وہ اس کی رسید ناظم صاحب کو دیں گے اور جب ناظم صاحب ان

سے کوئی رقم وصول کریں گے تو ان کے دستخط لیں گے۔ پچاس روپے سے زائد رقم ادا کرنے کے لئے جمعیت منظمہ کی منظور یا صدر یا نائب صدر کی دستخطی تحریر حاصل کرنا خازن صاحب پر لازم ہوگا۔

اراکین کے فرائض :

- ۱ ہر رکن پر جمعیت عالیہ کے اغراض و مقاصد کی حمایت و اعانت اور ان کے ساتھ ہمدردی و قواعد کی پابندی لازم و ضروری ہے۔
 - ۲ جمعیت کے جلسوں میں مسائل زیر بحث کے سوا غیر متعلق باتوں پر گفتگو کرنا ممنوع ہے۔
 - ۳ دور ان بحث کسی رکن کی ذات پر حملہ یا تمسخر یا مضحکہ ان تمام باتوں سے احتراز لازم ہے۔
 - ۴ جمعیت کے ارکان بوجہ انوار جمعیت کے مقاصد کی اشاعت میں سعی کرتا۔
 - ۵ ہر رکن دفتر کا معائنہ کر سکتا ہے مگر اس کے لئے اس کو ناظم سے اجازت لے کر وقت معین کر لینا چاہئے۔
 - ۶ جمعیت کے جلسوں کی شرکت ہر رکن نہایت ضروری سمجھے اور پوری دلچسپی کے ساتھ جلسہ کو کامیاب بنائے۔
 - ۷ جمعیت کے منظور کردہ تجویز کو عمل میں لائے۔
 - ۸ ناظم، صدر کے احکام کا احترام کرتا۔ واللہ هو المعین وہ نستعین۔
- عمر نعیمی نائب ناظم آل انڈیاسنی کانفرنس

دستخط حضرت صدر الافاضل امجد العلماء مولانا الحاج المولوی حکیم محمد نعیم الدین صاحب مسند کاظمیہ
ناظم الجمعیت العالیہ الاسلامیہ المرکزہ (آل انڈیاسنی کانفرنس)
دہلی جامعہ نعیمیہ مراد آباد ۷ شعبان المعظم ۱۳۶۴ھ
نوٹ : یہ دستور جمعیت عالیہ مرکزہ کے اجلاس اول کی منظور شدہ تجویز سے لخص کیا گیا۔
(۱۳۴۳ھ سال بمقام مراد آباد بڑی شوکت و شان کے ساتھ منعقد ہوا۔) (۱)

(۱) دستور اسی جمعیت عالیہ اسلامیہ علیہ صیور پریس ٹریڈنگ کمپنی (جولائی ۱۹۴۵ء)

آل انڈیاسنی کانفرنس

کے اجلاس

(۱۹۲۵ء تا ۱۹۳۹ء)



آل انڈیاسنی کانفرنس

کادوسر اجلاس اجمیر مقدس

ماہنامہ اشرفی کچھو چھو ضلع فیض آباد کی ایک خبر کے مطابق مفر مظفر ۱۳۳۴ھ / ستمبر ۱۹۲۵ء سے پہلے اجمیر مقدس میں آل انڈیاسنی کانفرنس کادوسر اشاندرا اجلاس منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد ہر نشست میں پچیس ہزار کے لگ بھگ رہی کانفرنس کا اہتمام مولانا سید نعیم الدین اشرفی جلالی نے کیا۔ کانفرنس میں نہایت رنج و اندوہ سے حضرت امام الہند کی خبر وقات کو سنا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔ (۱)

آل انڈیاسنی کانفرنس

کا اجلاس پوکھیر اضلع مظفر پور (بہار)

مولانا ابوالولی محمد عبدالرحمن کے اہتمام سے آل انڈیاسنی کانفرنس کا شاندار اجلاس پوکھیر اضلع مظفر پور صوبہ بہار میں ۱۵ تا ۱۳ ازی قعدہ ۱۳۳۵ھ / ۱۸ تا ۱۶ مئی ۱۹۲۷ء کو منعقد ہوا۔ صوبائی کانفرنسوں نے اس اجلاس میں اپنے نمائندے روانہ کئے، جنگ پور روڈ اسٹیشن پر استقبالی جماعت نے شرکاء کا استقبال کیا۔ طعام و قیام کا انتظام بلا معاوضہ کانفرنس کی طرف سے ہوا..... کانفرنس کے مستقل صدر مولانا حامد رضا قادری مدلیوی علیہ الرحمہ تھے اور صدر جلسہ مولانا سید محمد محدث کچھو چھو علیہ الرحمہ تھے۔ اس اجلاس میں مذہبی، اقتصادی اور سیاسی اہمیت کی بہت سی قراردادیں پاس ہوئیں۔ (۲)

(۱) ماہنامہ اشرفی کچھو چھو جلد ۳ شمارہ ۹-۱۰ مجریہ مفر مظفر ربیع الاول ۱۳۳۴ھ / ستمبر، اکتوبر ۱۹۲۵ء ص ۳۷

(۲) ماہنامہ السودا اعظم رولوب جلد ۳ شمارہ ۸ ص ۱۲-۱۳ مجریہ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ / جنوری ۱۹۲۷ء

آل انڈیاسنی کانفرنس مراد آباد

انجمن اہل سنت کے زیر اہتمام مدرسہ اہل سنت مراد آباد کے سالانہ جلسہ کے موقع پر ۱۸ ستمبر ۱۹۲۸ء کو آل انڈیاسنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا۔ یہ کانفرنس حضرت امیر ملت سید جماعت علی محدث پوری کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ آپ کا خطبہ تاریخی شاہکار ہے.....

کانفرنس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ یہ جلسہ نہرو کمیٹی رپورٹ کو مسلمانوں کے حق میں نہایت معزز سمجھ کر اس سے ناراضی کا اظہار کرتا ہے۔ (۱)

اس کے علاوہ لازمی تعلیم کے ساتھ جزوی طور پر مذہبی تعلیم کو لازمی قرار دینے کے حق میں بھی قرارداد منظور ہوئی۔ (۲)

آل انڈیاسنی کانفرنس مراد آباد

۱۶ صفر ۱۳۴۷ھ / ۱۳ اگست ۱۹۲۸ء کو آل انڈیاسنی کانفرنس کا ایک خصوصی اجلاس مراد آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں جموں و کشمیر میں حضرت سید جماعت علی، محدث علی پوری علیہ الرحمہ کے داخلے پر پابندی، گجراتی اخبار ہندو (سوت) کی دریدہ دہسنی اور اس کے جواب میں سلیمان احمد ایم مدیر رسالہ آفتاب اسلام (احمد آباد) کی کتاب کے بارے میں قراردادیں پاس ہوئیں۔ (۳)

(۱) ماہنامہ السوالا عظیم مراد آباد۔ بحریہ و بیع الاولیٰ ۱۳۴۷ھ ستمبر ۱۹۲۸ء صفحہ ۵۹۸۔ تحریک پاکستان حصہ اول۔
موقف محمد صادق قصوری مطبوعہ مکتبہ رضویہ گجرات ص ۲۷۰

نوٹ: یاد رہے کہ ماہنامہ السوالا عظیم مراد آباد حضرت صدر الاقلا مولانا سید محمد فہیم الدین مراد آبادی ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۴ء کو جاری کیا اس رسالہ میں بڑے علمی و تحقیقی مضامین شائع ہوتے۔ دو قوی نظریہ کی مکرور حمایت ہوتی، ہندوؤں اور ہندوؤں کے اذکار کا گھڑی لیڈر جمیعت علماء ہند کے علماء کی حایروں کی خوب فحش کھلی جاتی ہے، محقق عظیم پروفسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے اس کے مجموعی کردار پر ایک عظیم کتاب تالیف فرمائی۔

السوالا عظیم اور تحریک آزادی ہند

(۲) بیضاس ۳

(۳) ماہنامہ السوالا عظیم مراد آباد بحریہ صفر المظفر ۱۳۴۷ھ ص ۱۸

انجمن اہل سنت و جماعت نبی پور ضلع بہار وچ گجرات (بھارت) کا قیام اور آل انڈیاسنی کانفرنس پر اعتماد

۱۵ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ۳۰ ستمبر ۱۹۲۸ء کو زیر صدارت پیر زادہ ذابیر صاحب میاں
سجادہ نشین علامہ شاہ وجہ الدین علوی علیہ الرحمہ قصبہ نبی پور ضلع بہار وچ (سورت بھارت) میں
انجمن اہل سنت و جماعت کی بنیاد رکھی گئی اور قرلہ داد پاس ہوئی کہ ضرورت کے وقت جمعیت عالیہ
اسلامیہ (آل انڈیاسنی کانفرنس) مراد آباد کے مشورہ پر عمل کیا جائے گا۔ (۱)
۱۱ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ ۹ جون ۱۹۳۰ء کو مولانا ابو الکمال مراد آبادی کی کوششوں سے
راج کوٹ (کاٹھیاواڑ) میں آل انڈیاسنی کانفرنس کی شاخ قائم کرنے کی قرارداد منظور ہوئی۔ (۲)

آل انڈیاسنی کانفرنس بہر ال (ضلع مالہ بنگال) کا سہ روزہ اجلاس

۲۰ تا ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ ۲۰ تا ۲۲ مئی ۱۹۳۰ء کو بہر ال ضلع مالہ بنگال میں آل انڈیا
سنی کانفرنس کا سہ روزہ اجلاس منعقد ہوا۔ شیخ طریقت حضرت مولانا سید ابو احمد علی محمد حسین اشرفی
جیلانی کچھو چھا شریف نے صدارت فرمائی روزانہ دو اجلاس ہوتے تھے۔ صبح سے گیارہ بجے تک اور عصر
سے رات گئے تک (ماسووقفہ نماز)۔

آخری اجلاس میں مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے چار گھنٹے تقریر فرمائی، جس میں
مسلمانوں کی مذہبی، اقتصادی اور سیاسی حالت بیان کر کے اس کی اصلاح کا انداز بتایا گیا درج ذیل
قرارداد مولانا قاضی محمد احسان الحق نعیمی ناظم تبلیغ آل انڈیاسنی کانفرنس نے پیش کی جو متفقہ آراء سے
منظور ہوئی۔

(۱) ماہنامہ السوالات عظم مرلو آبادی لاہور ۱۳۴۷ھ ص ۱۸ احوال تحریک آزادی ہند اور السوالات عظم موقوفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔

(۲) ماہنامہ السوالات عظم مرلو آبادی محرم الحرام ۱۳۴۹ھ ص ۱۳

۱ یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کو کانگریس کی تحریکات سے علیحدہ رہنا ضروری ہے۔ مذہب کا یہی حکم ہے اور اقتصادی مصالح کا بھی یہی اقتضاء ہے۔

۲ یہ جلسہ جمیعة العلماء (ہند) کی گمراہ کن پالیسی پر اظہار نفرت کرتا ہے جو اس نے ہندوؤں کے اشارے سے مسلمانوں کو کانگریسی تحریکات کی تائید پر اہمہلے میں اختیار کر رکھا ہے اور ظاہر کر دینا چاہتا ہے کہ جمیعت العلماء صرف چند خود غرض شخصیتوں کا نام ہے (۱) جو کٹھ پتلی کی طرح بالکل ہندوؤں کے ہاتھ میں ہیں۔۔۔۔۔ یہ جماعت مسلمانوں کی نمائندہ نہیں نہ مسلمان اس کو اعتماد کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

۳ یہ جلسہ فلسطین کانفرنس بمبئی کی منظور شدہ تجاویز کی تائید کرتا ہے۔ (۲)

بمراہ (بکال) کی اس سہ روزہ کانفرنس کے بعد صدر الافاضل علیہ الرحمہ ۳ جون ۱۹۳۰ء کو بھاکل پور تشریف لائے۔ کانگریسی تحریکات کے ساتھ اشتراک عمل کے معزز پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور جامع اور مدلل تقریر فرمائی..... آپ نے فرمایا :

جمیعت العلماء نے کانگریسی تحریکات کی شرکت منظور کر کے مسلمانوں میں ایک نئے تفرقہ و اختلاف کی بنیاد ڈالی ہے اور اس کا نتیجہ یہی ہو گا کہ مسلمان آپس میں کٹ مریں گے اور ان کی قوتیں باہمی مخالفت پر ضائع ہو جائیں گی۔ (۳)

مولانا سید محمد نعیم الدین علیہ الرحمہ کے اس بیان پر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے کتنا خوبصورت اور جامع تبصرہ فرمایا ہے۔

(۱) کانفرنس کی قراردادوں کی زبان ظاہر سخت معلوم ہوتی ہے مگر حقیقت میں جمیعت العلماء کی کانگریسی تلافی اور مسلمانوں کے مفاد کے خلاف اقدام کے رد عمل کا اظہار ہے۔

(۲) ماہنامہ السوالا اعظم مرولہ بمجرعہ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ ص ۳۔

(۳) ماہنامہ السوالا اعظم مرولہ بمجرعہ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ ص ۳۔

حوالہ تحریک آزادی ہند اور السوالا اعظم مولفہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔

حضرت صدر الافاضل نے جس اندیشہ کا اظہار فرمایا گردشِ دوروں نے اسے سچ کر دکھایا اور آج تک ہم اس فتنے کے اثرات سے کلیہ محفوظ نہ رہ سکے۔ (۱)

۲۰ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ / ۱۸ جون ۱۹۳۰ء کو قصبہ نئی پور گجرات (بھارت) کی جامع مسجد میں انجمن اہل سنت و جماعت کا جلسہ منعقد ہوا (یاد رہے انجمن مذکور آل انڈیا صنفی کانفرنس کی ذیلی شاخ کے طور پر قائم ہوئی) اس جلسہ کی صدارت قاضی اسماعیل نے کی۔ اس جلسہ میں جو قراردادوں منظور ہوئی اسے پڑھنے اور زعماء اہل سنت کی سیاسی ہیرت ملاحظہ کیجئے :

۱ یہ جلسہ گاندھی کی موجودہ تحریک آزادی و سول نافرمانی میں موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے ہندوؤں کے ظلم و ستم کا خیال کرتے ہوئے مسلمانوں کو گاندھی کی آندھی میں شرکت کرنے سے منع کرتا ہے۔

۲ یہ جلسہ جمیعت العلماء ہند دہلی جو دیوبندیوں و ہابیوں پر مشتمل ہے اور آج کل کے گاندھی نما شکلوں کے ہاتھ کھلوانی ہوئی ہے اور جنہوں نے ہندوؤں کے ساتھ اس موقع پر اتحاد کیا اور وہ کانگریس اور کانگریس کی تحریک آزادی و سول نافرمانی میں جذب ہو گئے ہیں اس کو ہم انتہائی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ (۲)

(۱) تحریک آزادی ہند اور السول والا عظیم۔
 (۲) ماہنامہ السول والا عظیم مولانا
 مولفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسود احمد علیہ الرحمہ راجہ جلی کیشن لال اور ص ۲۴۹
 مولفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسود احمد
 مولفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسود احمد

آل انڈیاسنی کانفرنس، بنارس کا اجلاس

(۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء)

شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ / دسمبر ۱۹۳۰ء میں بنارس میں مولوی عبدالرشید نے آل انڈیاسنی کانفرنس کے اجلاس منعقد کئے۔ ان میں ہندوستان بھر کے تمام خاتقاہوں اور آستانوں کو اپنے اپنے نمائندے بھیجنے کی دعوت دی۔ دعوت نامہ ماہنامہ السواد الاعظم (شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ) میں شائع ہوا۔ اس پر مدیر ماہنامہ تاج العلماء مولانا محمد عمر نعیمی علیہ الرحمہ نے تبصرہ فرمایا۔ یہ تبصرہ مطالعہ کے قابل ہے۔

آج دنیا کی ہر قوم اپنی ترقی کے لئے دشوار ترین منزلیں حوصلہ مندی کے ساتھ طے کر رہی ہے۔ مگر ہم ایک جسم مردہ کی طرح بے حس و حرکت پڑے ہیں۔ ہم شتے جا رہے ہیں۔ اور ہمیں اپنی حفاظت کا خیال تک بھی نہیں آتا۔ کاش کہ ہم میں آثار حیات نمود کریں۔ ہماری آنکھ کھلے، ہمارے ہوش درست ہوں۔ ہم میں جذبہ عمل پیدا ہو۔ وہ اسلاف جن کے ناموں پر فخر کیا کرتے ہیں۔ جن کے کارناموں کو دنیا کے سامنے پیش کر کے اپنے وقار و اقتدار کے سکے جلیا کرتے ہیں۔ اے کاش ہم ان کی راہ پر دو چار قدم ہی چل سکیں..... مبارک ہے وہ شخص جس کے دل میں دردملت ہو۔ (۱)

آل انڈیاسنی کانفرنس بدایوں

بدایوں میں آل انڈیاسنی کانفرنس کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت امیر ملت پیر سید

جماعت علی محدث علی پوری ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۵ء میں منعقد ہوا جس میں آپ نے خطبہ صدارت

پڑھا۔ (۱)

(۱) سیرت امیر ملت رتبہ پیر سید اختر حسین جماعتی دہ پروفیسر محمد طاہر قادری مکتوبہ جدید پریس لاہور (بدول ۱۳۹۴ھ)

ص ۴۴۴-۴۴۵

نوٹ: سنی کانفرنس بدایوں کے اجلاس کی مختصر کارروائی سیرت امیر ملت میں یوں تحریر ہے:

بدایوں کے اجلاس کی صدارت کے لئے حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولانا حضرت مولانا حامد رضا خان صاحب اور ایک دوسرے دار کو کے درمیان انتخاب ہو اور مولانا حامد رضا خان صاحب اکثریت کے دونوں سے صدر چنے گئے۔ جب مولانا کا انتخاب مکمل ہو گیا تو کپ نے اعلان فرمایا کہ میں حضرت (پیر سید جماعت علی) کو کرسی صدارت پیش کرتا ہوں۔ میرے حمایت کرنے والوں کے ووٹ اور میرا اپنا ووٹ حضرت کے لئے ہے۔ صدارت کے لئے ہمت کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں انتظام نہیں کر سکتا اور حضرت پیر صاحب ہمیشہ سے کام کرنے کے عادی ہیں۔ لہذا ہم سب کی درخواست ہے کہ آپ صدارت قبول فرمائیں۔ اس پر ہر طرف سے تائید کی صداغیں بلند ہوئیں اور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اتفاق رائے سے صدر منتخب ہوئے۔

(ص ۴۴۴-۴۴۵)

معتف سیرت امیر ملت نے حدود مقامات پر آل انڈیاسنی کانفرنس کو جمعیت العلماء ہند لکھا ہے۔ جمعیت العلماء ہند اور آل انڈیاسنی کانفرنس دونوں ایک جماعتیں ہیں اور دونوں کا موقف اور طریق کار مختلف ہے۔ آل انڈیاسنی کانفرنس نے ہمیشہ دو قومی نظریہ کو چھٹی کیا ہے اس کی بنیاد میں یہی نظریہ کار فرما تھا جبکہ جمعیت العلماء ہند مول سے لے کر (۱۹۴۵ء) قیام پاکستان تک اور (اس کے بعد بھی) احمدہ قومیت کی داعی رہی۔

آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد

مدرسہ اہل سنت مراد آباد کے ساسلانہ جلسہ کے موقعہ پر آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایک جلسہ ۱۹-۲۰ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ ۳-۴ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو زیر صدارت جیسے الاسلام مولانا حامد رضا بیوی منعقد ہوا.....

اس موقعہ پر ایک جماعت مؤتمر العلماء قائم کی گئی۔ جس کا مقصد مسلمانوں میں پیدا ہونے والے مفاسد کی اصلاح اور خارجی حملوں کا دفاع تھا۔

اس اجلاس میں دیگر علماء کے علاوہ صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی

رضوی (خلیفہ امام احمد رضا) نمایاں طور پر شریک ہوئے۔ (۱)

یاد رہے کہ مؤتمر العلماء آل انڈیا سنی کانفرنس ہی کا ایک نام ہے۔

(۱) بانی ہندوستان خیر جم عبد الشاہ خاں شروانی ملبورہ مکتبہ قادریہ لاہور (۱۹۷۳ء) ص ۳۴۰

آل انڈیا سنی کالفرنس

کی نشاۃ ثانیہ

اجلاس (۱۹۴۵ء تا ۱۹۴۶ء)

آل انڈیا سنی کانفرنس کی نشاۃ ثانیہ، اجلاس (۱۹۳۶ء، ۱۹۳۵ء)

مراد آباد میں یوپی سنی کانفرنس کا صوبائی اجلاس

۳، ۴، ۵ شعبان المعظم ۱۳۶۳ھ / ۱۲، ۱۵، ۱۶، ۱ جولائی ۱۹۳۵ء کو منعقد ہوا، انہی

تاریخوں میں جامعہ نصیہ مراد آباد کا سالانہ اجلاس بھی ہوا۔ سنی کانفرنس صوبہ یوپی کے لئے عہدیدار منتخب ہوئے۔ صدارت کے لئے مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا قادری نوری (خلف اصغر و خلیفہ امام احمد رضا دہلوی) کا نام پیش ہوا اور با اتفاق رائے منظور ہوا، اس اجلاس میں طے ہوا کہ

- ۱ اہل سنت کی تنظیم کر کے ان میں رولہد محبت و اتحاد پیدا کئے جائیں۔
- ۲ دینی، علمی، اخلاقی اور ادبی ترقی کے لئے بھرپور کوشش کی جائے۔
- ۳ صوبہ یوپی کے اضلاع اور مفصلات میں سنی کانفرنس کی شاخیں قائم کی جائیں۔
- ۴ آل انڈیا سنی کانفرنس مدارس کے ہونے والے اجلاس کو کامیاب بنانے کے لئے ہر طرح کی ممکنہ مساعی عمل میں لائی جائیں۔

ملک بھر (غیر منقسم ہندوستان) سے کثیر تعداد میں مشائخ عظام اور علمائے کرام

تشریف لائے۔ ان میں درج ذیل کے اسماء گرامی نمایاں ہیں۔

- ☆ مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری، دہلیوی
- ☆ صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی قادری
- ☆ مبلغ اسلام مولانا محمد عبدالحلیم صدیقی میرٹھی
- ☆ حضرت مولانا محمد عارف اللہ قادری اشرفی میرٹھی
- ☆ جلیل المرتبت مولانا سید غلام محی الدین جیلانی صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
- ☆ تاج الفضلا مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری، دہلی

☆ فاضل طیل مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی، محدث مدرس مدرسہ فقہیہ، کمرات

☆ عالم نیل مولانا مفتی ابوالنصر محمد عابد شاہ مجددی، رام پور

☆ مولانا مفتی محمد اجمل شاہ نعیمی، سنہل

☆ مولانا قادری غلام محی الدین قادری، ہلدولی

☆ مولانا ابوالاسرار محمد عبداللہ، آٹوی

☆ مولانا محمد لہ اہیم قادری سستی پوری بدایوں

☆ مولانا محمد رضوان الرحمان، سسولہ (۱)

جامعہ نعیمیہ مراد آباد کے فارغ التحصیل چودہ طلبہ کی دست بندی اسی موقعہ پر ہوئی۔ اس موقعہ پر فارغ ہونے والے فضلاء میں سے مولانا حافظ محمد نذیر الاکرم نے ایک علمی عجوبہ پیش کر کے حاضرین سے اپنی ذہانت اور علمی ذوق کی خوب دلول۔

یہ علمی عجوبہ ایک خوشنما بورڈ تھا جس پر ایک طرف فقہی اور منطقی مشکل ترین سوالات درج تھے، ایسے مشکل کہ علماء کو بھی ان کے حل کرنے کے لئے فرصت اور غور کی ضرورت ہو۔ دوسری طرف ان سوالات کے جوابات درج تھے، ایک ایک سوال کے کئی جواب دو، تین غلط اور ایک صحیح، اس بورڈ میں جلی کے تار فٹ کئے گئے تھے، ایک تار کی کھنٹی سوال کے ٹن پر رکھی جاتی تھی اور دوسرے تار کی کھنٹی جوابات پر، جواب کی کھنٹی جب صحیح جواب پر رکھی جاتی تو بورڈ میں روشنی ہو جاتی تھی اور جب غلط جواب پر رکھی جاتی تھی تو بورڈ روشن نہ ہوتا تھا۔ (۲)

(۱) (۲) ہفت روزہ الفیہ امر تر ۲۸۴۲۱ لائی ۱۹۳۵ء ص ۱۲

(۳) (۴) بدیع سکھری برامپور، مجریہ ۲۵ لائی ۱۹۳۵ء ص ۱۰

(۵) ہفت روزہ سہلات، لائل پور، مجریہ ۱۸ اگست ۱۹۳۵ء ص ۱۱

(۶) (۷) اخبار بدیع سکھری برامپور، مطبوعہ ۱۳ اگست ۱۹۳۵ء ص (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲)

(۱۳) ہفت روزہ الفیہ امر تر ۲۸۴۲۱ لائی ۱۹۳۵ء ص ۱۲

(۱۴) ہفت روزہ سہلات لائل پور، مجریہ ۱۸ اگست ۱۹۳۵ء ص ۱۱

مولانا حافظ محمد نذیر الاکرام، مولانا الحاج محمد طور، نعیمی، چچے والے مراد آبادی کے خلف الرشید ہیں۔ آپ نے علوم دینیہ باضابطہ حاصل کر کے دولت مندوں کے لئے ایک عمدہ مثال قائم کی۔

مراد آبادی اس کانفرنس کے منعقد کرنے والوں میں صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، تاج العلماء مولانا محمد عمر نعیمی اور دیگر علماء تھے۔ (۱)
صوبہ یو پی کی کانفرنس منعقدہ مراد آبادی کے مذکورہ اجلاس میں ”سنی“ کی جو تعریف لکھی گئی وہ یہ ہے۔

’سنی وہ ہے جو مالنا علیہ واصحابی کا صدق ہو سکتا ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ائمہ دین، خلفاء اسلام اور مسلم مشائخ طریقت اور متاخرین علماء دین سے شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی، حضرت ملک العلماء بحر العلوم صاحب فرنگی نعلی، حضرت مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی، حضرت مولانا فضل رسول صاحب بدایونی، حضرت مولانا مفتی ارشاد حسین صاحب رامپوری، اعلیٰ حضرت مولانا مفتی احمد رضا خان صاحب بدایونی رحمہم اللہ تعالیٰ کے مسلک پر ہو۔‘ (۲)

(۱) ایضاً

(۲) ہفت روزہ ”الفتح“، امرتسر، ۲۸/۲/۱۹۴۵ء ص ۹

آل انڈیا سنی کانفرنس صوبہ پنجاب، لاہور کا اہم اجلاس

دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور کے سالانہ اجلاس کے ساتھ ساتھ ۸۵۶ شوال المکرم ۱۳۶۲ھ / ۱۶۵۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء جمعہ تا اتوار منعقد ہوا۔

- ☆ امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی، محدث علی پوری
 - ☆ صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی
 - ☆ خطیب العلماء حضرت مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی لور
 - ☆ سرپرست حضرت مولانا سید محمد اشرف، کچھوچھوی
- کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء و مشائخ شریک ہوئے۔

سید الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری ناظم انجمن حزب الاحناف، ہند اور مجاہد ملت حضرت مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری خطیب و ذریعہ خال مسجد لاہور داعین میں سے تھے، جمعیت کے ائمہ علماء اہل سنت و جماعت نے یہ مفتقد اعلان ہزاروں کے مجمع میں فرمایا

”سنی کانفرنس ملک کے نئے دور کے لئے گوارا نہیں کرتی کہ کانگریس یا اس کی کسی ہم نوا جماعت یا اس کے زر خرید اشتخاص کے گمراہ کن پروپیگنڈا میں آکر مسلمان کانگریسی امیدوار کورائے دینے کی غلطی پر غلطی کریں۔ (۱)

(۱) ہفت روزہ دبہ سکتوری رامپور، ملبورہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء ص ۸

(ب) ہفت روزہ الحق امیر ترے ۱۳۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء ص ۷

(ج) ہفت روزہ سحلات، لاہل پر ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء ص ۲

حضرت صدر الافاضل نے نہایت وضاحت سے فرمایا کہ

کانگریس مشرکین و مرتدین کی جماعت ہے اور اسلام اور مسلمانوں کی بدترین دشمن ہے، اس سے یہ ہرگز توقع نہیں کہ مسلمانوں کے حقوق کی نمائندگی کر سکے لہذا مسلمانوں کو اپنے قیمتی ووٹ کانگریس کو دینا حرام ہے اور احرار، خاکسار، یونیٹ وغیرہ بھی مسلمان اکثریت سے کٹ کر گاندھی ضرور کے زرخید غلام ہیں، انہیں مسلمانوں کی نمائندگی کا حق نہیں، مسلمانوں کے ووٹ حاصل کرنے کا حق صرف انہیں سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو ہے جو کونسلوں میں جا کر مسلمانوں کے جائز حقوق کی نگہداشت کریں اور احکام شریعت کے مطابق جدوجہد کریں۔ (۱)

سند الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری کو حضرت صدر الافاضل کی تحریک و تجویز پر اتفاق رائے آل انڈیا سنی کانفرنس پنجاب کا ناظم مقرر کیا گیا۔ (۲)

(۱)۔ ہفت روزہ الفیہ، امرتسر ۱۳۵۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء ص ۵

(۲) (۱) ایضاً ص ۳

(ب) ہفت روزہ سلوات، لاکل پور، بمبئی ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء ص ۲

آل انڈیا سنی کانفرنس صوبہ دہلی کا ایک اجلاس

آل انڈیا سنی کانفرنس صوبہ دہلی کا ایک اجلاس دہلی میں ۱۳ شوال ۱۳۶۳ھ ۲۱ ستمبر ۱۹۴۵ء کو ہوا۔ اس میں عہدیدار مقرر ہوئے۔ (۱)

آل انڈیا سنی کانفرنس مین پوری کا اجلاس

ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ ۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں مین پوری میں ضلعی سنی کانفرنس کا اجلاس نہایت شان و شوکت سے منعقد ہوا۔ (۲)

سنی کانفرنس مین پوری کے اجلاس کے داعی حضرات

- ☆ مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری خطیب خیر المساجد میرٹھ
- ☆ میر محمود علی خان چشتی صدری سجادہ نشین درگاہ رشیدیہ صدر انجمن اہل سنت و جماعت مین پوری
- ☆ مولانا سید لوصاف نبی ناظم انجمن اہل سنت و جماعت میونسپل کسٹرن مین پوری
- ☆ مولانا حکیم قاضی محمد اسماعیل امام جامع مسجد مین پوری
- ☆ جناب محمد ابراہیم خاں صدر موثر ایسوسی ایشن، مین پوری
- ☆ جناب حاجی مہدی حسن، مین پوری
- ☆ جناب حاجی پیر خان، تاجر سینٹ، مین پوری
- ☆ جناب مہارک علی پٹن مین پوری
- ☆ جناب محمد علی پٹن مین پوری ممبران انجمن اہل سنت و جماعت مین پوری۔ (۳)

(۱) ہفت روزہ الفیہ امرتسر ۷ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۷

(ب) ہفت روزہ دیدہ سکندری، رامپور، ملبومہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۸

(ج) ہفت روزہ سعادت لاکل پور ۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۲

(۲) (۱) ہفت روزہ الفیہ امرتسر ۷ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۷

(ب) ہفت روزہ دیدہ سکندری، رامپور، ملبومہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۸

(۳) دیدہ سکندری، رامپور، ملبومہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۹

نوٹ: انجمن اہل سنت و جماعت مین پوری آل انڈیا سنی کانفرنس کا دوسرا نام ہے میرٹھ ص ۷

آل انڈیا سنی کانفرنس ضلع گجرات کا جلسہ انجمن خدام الصوفیہ گجرات کا تیرہواں سالانہ اجلاس

سید محمود شاہ جماعتی کے اعلان کے مطابق انجمن خدام الصوفیہ گجرات کا سالانہ اجلاس زیر صدارت امیر ملت پیر سید جماعت علی محدث علی پوری اور پیر سید ولایت شاہ جماعتی کے زیر اہتمام ۲، ۳ نومبر ۱۹۳۵ء / ۲۶، ۲۷ ذی قعدہ ۱۳۶۳ھ بروز جمعہ ہفتہ منعقد ہوا۔ ملک کے مقبذ علماء و مشائخ و نامور نعت خوانان تشریف لائے۔

اس اجلاس میں سنی کانفرنس کا جلسہ بھی ہوا۔ انتخابات کے بارے میں آل انڈیا سنی

کانفرنس کی پالیسی کا واضح اعلان ہوا۔ (۱)

سنی کانفرنس مدن پورہ (مقامی)

آل انڈیا سنی کانفرنس منعقدہ مارچ ۱۹۳۶ء کی تیاری کے لئے مدرس میں سنی کانفرنس کے متعدد اجلاس ہوئے۔ ایک جلسہ نومبر ۱۹۳۵ء کو جناب الحاج جلال الدین ساکن مدن پورہ کے مکان پر ہوا۔ جس میں مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی، مولانا سید محمد فہیم الدین مراد آبادی مولانا سید محمد نعمت اللہ فریدی سپاہ نقشبین خانقاہ فریدی پھلواری، ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین رضوی اور مولانا حافظ عبدالعزیز صدر مدرس مدرسہ اشرفیہ نے خاص طور پر شرکت فرمائی جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ (۱)

سنی کانفرنس مدارس

ضلع مدارس میں سنی کانفرنس کے صدر دفتر کے قیام کے لئے جناب عبدالککور نے اپنا مکان دیالپور درج ذیل حضرات عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا:

- ☆ جناب جلال الدین، صدر سنی کانفرنس ضلع مدارس
- ☆ جناب محمد اسماعیل، آئریری مجسٹریٹ نائب صدر سنی کانفرنس
- ☆ جناب حاجی عبدالغفور، ناظم سنی کانفرنس ضلع مدارس
- ☆ جناب فشی مرزا معظم خٹ، نائب ناظم سنی کانفرنس ضلع مدارس
- ☆ جناب عبدالجبار، خازن سنی کانفرنس ضلع مدارس
- ☆ جناب حاجی محمد عثمان، ممبر سنی کانفرنس ضلع مدارس
- ☆ جناب علی رضا، ممبر
- ☆ جناب عبدالحمید، ممبر
- ☆ جناب عبدالحمید، ممبر
- ☆ جناب قادی محمد اسحاق، ممبر
- ☆ جناب محمد نذیر الدین، ممبر
- ☆ جناب محمد امین، ممبر (۲)

(۱) - منعقدہ ۱۲؎، امرتسر، بحریہ ۲۸۴۲۱ ۱۹۳۵ء ص ۷۶

(۲) - ایضاً ص ۷

(ب) - منعقدہ ۱۲؎ سکریٹری رامپور بحریہ ۵ نومبر ۱۹۳۵ء ص ۷۶

سنی کانفرنس ضلع بدایوں

اکتوبر ۱۹۳۵ء میں صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرلو آبادی ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس، بدایوں تشریف فرما ہوئے۔ بدایوں ایک علمی و روحانی مرکز ہے۔ اس کی آواز ملک میں توجہ سے سنی جاتی ہے۔ اس لئے

- ☆ علمائے اہل سنت و مشائخ عظام کے مابین ارتباط
 - ☆ اسلام کی حمایت اور عقائد حقہ کی حفاظت.... اور
 - ☆ دور حاضر میں مسلمانوں کی سیاسی راہنمائی کے لئے سنی کانفرنس۔ ضلع بدایوں
- تفکیلی دی گئی۔ درج ذیل حضرات کا انتخاب عمل میں آیا:

| | | |
|----|--|------------------|
| ۱ | مولانا مفتی کرم احمد قادری | صدر |
| ۲ | مولانا محمد لہ ایم فریدی سستی پوری صدر مدرس مدرسہ العلوم بدایوں ناظم عمومی | |
| ۳ | مولانا یعقوب حسن ضیاء قادری | ناظم نشر و اشاعت |
| ۴ | مولانا شاہ عبدالحامد قادری | خصوصی رکن |
| ۵ | مولانا الحاج عبدالواحد عثمانی | خصوصی رکن |
| ۶ | مولانا خواجہ غلام نظام الدین قادری مہتمم مدرسہ قادریہ | خصوصی رکن |
| ۷ | مولانا مفتی محمد لہ ایم قادری | خصوصی رکن |
| ۸ | مولانا خلیل احمد | خصوصی رکن |
| ۹ | مولانا حاجی عبدالرحیم | خصوصی رکن |
| ۱۰ | مولانا حکیم عبدالناصر | خصوصی رکن |
| ۱۱ | مولانا حمید الدین خطیب | خصوصی رکن |
| ۱۲ | قاضی یوسف رحمانی | خصوصی رکن (۱) |

سنی کانفرنس ضلع مراد آباد کی تشکیل

۳۱۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کے مکان پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ آپ نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد اور اس کے تعارف کے سلسلہ میں ایک مختصر تقریر فرمائی۔

شر اور ضلع بھر سے عمائدین شریک تھے۔ حاضرین نے نہایت جوش و خروش سے ممبر سازی کا عہد کیا۔ بعد ازاں حسب ذیل افراد کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

| | | |
|---|------------------------------------|------------|
| ☆ | مولانا الحاج محمد عمر نعیمی | صدر |
| ☆ | مولانا حکیم محمد ظفر الدین احمد | ناظم اعلیٰ |
| ☆ | مولانا غلام محی الدین | ناظم |
| ☆ | مولانا نذیر الاکرم نعیمی | ناظم |
| ☆ | مولانا حاجی محمد ظہور کار خانہ دار | خازن |

سنی کانفرنس ، صوبہ دہلی

مسئلہ پاکستان ، فلسطین اور جاوہ کے متعلق اہم قراردادیں

۶ نومبر ۱۹۴۵ء کو ہندو راؤ کے باڑہ میں زیر صدارت مولانا نسیم احمد سنی کانفرنس صوبہ دہلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اکابر علماء و مشائخ میں سے درج ذیل حضرات نے شمولیت فرمائی۔

☆ مولانا سید محمد اشرف کچھوچھا شریف

☆ مولانا محمد عبدالخالق بدایونی پرنسپل سکریٹری آل انڈیا سنی کانفرنس

☆ مولانا سید طاہر حسن امام عید گاہ ، دہلی

☆ مولانا مظفر احمد امام مسجد فتح پوری (۱)

☆ مولانا عبدالحجید

☆ مولانا مسعود احمد سجادہ نشین

☆ مولانا زاہد القادری

☆ جناب فہیم الدین لوری ایڈیٹر اخبار انجام

☆ ڈاکٹر قریشی لور دیگر عمائدین

مولانا سید محمد اشرف کچھوچھوی نے اپنی افتتاحیہ تقریر میں ارشاد فرمایا :

آل انڈیا سنی کانفرنس ہندوستان کے کروڑوں اہل سنت کو منظم کر کے ان کے اندر اسلام کا صحیح جذبہ پیدا کرنا چاہتی ہے مدارس دینیہ ، مساجد و مکاتیب ، ائمہ و واعظین کے لئے ایک ایسا جامع لائحہ عمل مرتب کرنا چاہتی ہے جو حضرات اہل سنت کو ایک لڑی میں منسلک کر دے ، حضرات علماء و مشائخ اہل سنت کو ایک مرکز پر لا کر ملت اسلامیہ میں تبلیغ دین کی موثر تحریک کرے اور پاکستان کے لئے اسلامی ماحول پیدا کرے اور اسلامی حکومت کا ایک ایسا مذہبی نظام قائم کرے گی جو پاکستانی علاقوں کے لئے خصوصاً اور مسلمان ہند کے لئے عموماً کارآمد ہو

(۱) حضرت مولانا حافظ مفتی قادری محمد مظفر احمد ، جامع مسجد فتح پوری کے امام مولانا مفتی محمد مظفر اللہ کے بڑے صاحبزادے

ہیں سکتے اور فن فنی نویسی میں یدِ طولی رکھتے تھے ، جامع مسجد فتح پوری کے نائب امام اور مفتی رہے ، کراچی میں اعتدال ہوا

مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی نے ایک مرکز پر علمائے اہل سنت کو متحد ہونے کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا

’ اگر علمائے اہل سنت ایک مرکز پر مجتمع ہو گئے اور انہوں نے ہندوستان کے اندر اسلامی حکومت کے قیام کا عزم کر لیا تو انشاء اللہ بہت جلد پاکستان حاصل ہو جائے گا، آل انڈیا سنی کانفرنس بہت جلد اپنے اجلاس میں اسلامی حکومت کا خالص مذہبی خاکہ مرتب کر کے مسلمانوں کے سامنے پیش کرے گی (۱)

اور حضرات علماء و مشائخ اپنی پوری قوت اسلامی حکومت کے قیام کے لئے سنی کانفرنس کے سٹیج سے شروع کر دیں گے اور آل انڈیا مسلم لیگ کی تحریک پاکستان میں ہر طرح اعانت کریں گے۔

ازاں بعد چند قراردادیں پیش ہوئیں اور اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔ ان میں

۱ فلسطین کے عربوں کی حمایت میں اہم تجویز

۲ تحریک پاکستان کی حمایت

۳ جلاہ کے مسلمانوں کی تحریک آزادی کی حمایت

قراردادیں قابل ذکر ہیں

مولانا عبدالحامد قادری بدایونی نے دہلی کی سیٹ کے لئے مسلمان امیدوار محمد عثمان کو ووٹ دینے کے بارے میں تاکید کی۔ نیز فرمایا کہ کانگریسی امیدوار کو ہرگز ووٹ نہ دیں۔

جلسہ کے اختتام پر صلوة سلام کا نذرانہ پیش کیا گیا (۲)

(۱) آل انڈیا سنی کانفرنس سندس کے اجلاس میں ائمہ علماء و مشائخ نے تحریک پاکستان کی حمایت میں واضح اور

دو ٹوک فیصلہ بنایا نیز اسلامی حکومت کے لئے لائحہ عمل بھی پیش کیا۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو

خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری

۲ ہفت روزہ دبہ سکتوری دسمبر، مجریہ ۲۶ نومبر ۱۹۴۵ء ص ۷۶۔

سنی کانفرنس مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ

۱۹ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ / ۲۰ نومبر ۱۹۴۵ء کو دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور ضلع اعظم گڑھ میں ضلع بھر کے علماء، روساء اور عمائدین کا ایک اجلاس مولانا حافظ عبدالعزیز مراو آبادی صدر المدرسین دارالعلوم اشرفیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کی تجویز کے مطابق ضلع اعظم گڑھ کی سنی کانفرنس کی تشکیل کے لئے درج ذیل انتخاب اتفاق رائے سے عمل میں آیا۔

| | | |
|---|----------------------------------|-----------|
| ۱ | مولانا حافظ عبدالعزیز مراو آبادی | صدر |
| ۲ | مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری رضوی | نائب صدر |
| ۳ | مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی | ناظم |
| ۴ | مولانا شمس الحق مبارک پوری | نائب ناظم |
| ۵ | مولانا حافظ عبدالرؤف بلیاوی | نائب ناظم |
| ۶ | مولانا فقیر اللہ مبارک پوری | خازن |
| ۷ | مولانا سلامت اللہ مبارک پوری | خازن |

جلسہ عالمہ کے لئے درج ذیل حضرات نامزد ہوئے ۱

| | | | |
|---|---------------------------------|----|-------------------------------|
| ۱ | مولانا محمد خلیل قادری، جین پور | ۲ | مولانا عبدالستار، گھوسی |
| ۳ | مولانا حکیم عبدالسلام، آدوی | ۴ | مولانا محمد ثناء اللہ، منو |
| ۵ | مولانا محمد عمر، خیر آباد | ۶ | مولانا محمد سعید، فتح پور تال |
| ۷ | مولانا شمس الحق، اعظم گڑھ | ۸ | مولانا عبدالحق، بولید پور |
| ۹ | مولانا علی احمد، مبارک پور | ۱۰ | مولانا حکیم نذیر احمد، بمیرہ |

طے پایا کہ ضلع سنی کانفرنس کا دفتر دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور میں رہے گا۔ (۱)

(۱) (ا) اخبار دبہ ستدری، رام پور، مجریہ ۵ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۳

(ب) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر، مجریہ ۲۸۴۲۱ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۱۰

جمعیت عالیہ رضویہ حامدیہ

پنجاب، فیروز پور کی اہم قراردادیں

اراکین جمعیت عالیہ رضویہ حامدیہ پنجاب کے زیر اہتمام مسلمان فیروز پور، پنجاب کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا ابو الشحات صوفی عنایت محمد خان خوری حامدی صدر جمعیت و صدر سیرت کمیٹی فیروز پور چھاؤنی ۲ نومبر ۱۹۴۵ء ۲۶ ذی قعدہ ۱۳۶۳ھ منعقد ہوا۔

جلسہ مذکورہ میں حالات دائرہ، فلسطین اور جاوا کے مسلمانوں کی تحریک آزادی کے بارے میں تقریریں ہوئیں۔ آخر میں درج ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔
۱ یہ جلسہ فلسطین کے موجودہ حالات کو سخت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے یہودیوں کے غیر آئینی اور خلاف قانون داخلہ پر دلی نفرت اور حقارت کا اظہار کرتا ہوا حکومت طانیہ سے پر روز مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے مواعید کے پیش نظر غیر آئینی داخلہ کا سدباب کرے۔

۲ یہ جلسہ جاوا کے قوم پرستوں کے خلاف ہندوستانی فوج کے استعمال اور دفاعی قوت کے مظاہرہ کو افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہوا حکومت طانیہ و حکومت ہند سے پر زور درخواست کرتا ہے کہ چونکہ یہ اقدام اتحادیوں کے آئینی نقطہ نگاہ کے خلاف ہے جو انہوں نے دوران جنگ کمزور اقوام کے متعلق صادر کیا تھا، وہ قوت کے مظاہرہ اور ہندوستانی فوج کے استعمال سے اجتناب کرے۔

۳ یہ جلسہ اسلامیان ہند سے پر زور درخواست کرتا ہے کہ وہ مرکزی اسمبلی اور صوبائی انتخابات میں کانگریسی امیدوار یا کسی کانگریسی اجیر مثل احراری، خاکساری، دیوبندی، جمعیت العلماء دہلیہ امیدوار کو ہر گز روٹ نہ دیں۔ یہ جلسہ قائد اعظم محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے استدعا کرتا ہے کہ وہ آرمیل لیفٹیننٹ کرنل نواب ملک خضر حیات خاں صاحب وزیر اعظم حکومت پنجاب کے پاکستان کی اعانت و تائید کے بیانات کے پیش

نظر افہام و تقسیم کر کے مسلمان پنجاب کے موجودہ انتشار و خلفشار کو دور کریں۔
۴ یہ جلسہ مولانا آزاد اور مولوی حسین احمد نانڈوی دیوبندی اور بھوجو قسم کانگریسی اجروں کے خلاف اپنی دلی نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ اپنی خلاف اسلام حرکات سے اسلامی مفاد و اتحاد کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں ان کے ساتھ ہر قسم کا عدم تعاون لازمی اور ضروری ہے۔

۵ یہ جلسہ آل انڈیاسنی کانفرنس مراد آباد اور حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی مفتی حکیم حافظ سید شاہ محمد نعیم الدین صاحب دامت برکاتہم کی ذات گرامی پر اعتماد کلی کا اظہار کرتا ہوں اور ان اسلام سے پر زور درخواست کرتا ہے کہ وہ اجلاس سارس کو گئے،
خنے اور مالی امداد سے کامیاب کریں۔

۶ یہ جلسہ ”مرکز تنظیم سنت“ اور ”سنی بورڈ“ لکھنؤ سے قطعی بیگانگی کا اعلان کرتا ہوا اہل سنت کو خبردار کرتا ہے کہ ہر دو جماعتیں دیوبندی و بہائیوں کی تبلیغی جماعتوں کے دو نام ہیں۔
۷ قرار پایا کہ ان قراردادوں کی نقول پریس بالخصوص اخبارات دہلیہ سکندری رامپور و لکھنؤ امرتسر و انجام دودھت دہلی کو بھیجی جائیں۔ (۱)

سنی کانفرنس سسر ام،

اودے پور۔ کوٹہ کی تشکیل

انہی ایام میں سسر ام، اودے پور اور مفسلات کوٹہ میں سنی کانفرنس کا قیام عمل میں

لایا گیا (۲)

(۱) (۱) اخبار دہلیہ سکندری، رامپور، مجریہ ۵ دسمبر ۱۹۳۵ء ص ۶

(ب) ہفت روزہ لکھنؤ، امرتسر، مجریہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء ص ۹

(۲) ہفت روزہ لکھنؤ، امرتسر، مجریہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء

سنی کانفرنس، مدراس (مقامی)

۱۱۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو مقام پٹی کوٹھی مدراس سنی کانفرنس کا یہ جلسہ عام زیر صدارت حضرت مولانا شاہ ابوالخامد سید محمد صاحب قادری اشرفی محدث کچھو چھا شریف منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ ہزار ہا حاضرین سے کچھا کچھ بھری ہوئی تھی، علمائے شہر مدراس و نجات کثیر تعداد میں تھے۔ جلسہ کا افتتاح قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔ پھر قادری مولوی محبوب خدا صاحب صاحب افریقی نے نعت شریف پڑھی۔ اس کے بعد زبدۃ العلماء مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب مراد آبادی صدر المدرسین مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبدک پور نے سنی کانفرنس کی ضرورت، اہل سنت میں اتحاد و راجلا کے متعلق اہمیت افروز تقریر فرمائی۔ مولانا کے بیان سے مجمع بہت متاثر ہوا۔ حسین و مرحبائی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ ان کے بعد حضرت صدرالاقاضی ظل اللہ علی رؤس السلسلین دامت برکاتہم (۲) ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس نے کانفرنس کی اہمیت اور اس کے مقاصد و اغراض بیان فرمائے۔ آخر میں صدر جلسہ حضرت سرلہہ کت مالک عرصہ تحریر و تقریر شہسوار میدان تحقیق دلپذیر فرزند رسول جگر گوشہ بقول مولانا مولوی سید شاہ ابوالخامد سید محمد صاحب اشرفی جیلانی محدث کچھو چھا شریف نے صدارتی تقریر فرمائی۔ مجمع جھوم جھوم گیا حسین کے نعروں سے گنبد نیلگوں کو بجے لگا۔ ہر دل جذبہ اتحاد ملی میں سرشار تھا۔ مسنیت کی محبت کے دریا سینوں میں موجیں مار رہے تھے۔ تمام مجمع نے حضرت کی تحریک پر حمد کیا کہ ہر سنی مرد و عورت کو سنی کانفرنس کا رکن بنادیا جائے گا کوئی سنی ایسا نہ رہے گا جو سنی کانفرنس کا رکن نہ ہو۔

(۱) مولانا عبدالعزیز محدث مراد آبادی ان ناظم علمائے رباعین میں سے ہیں جن کے دم سے عظمت دین قائم ہے مراد آبادی کے قصبہ بھوج پور میں ۱۳۱۴ھ میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد کا نام حافظ عبدالحمید تھا۔ آپ کے دو اہل علم و اہم علیہ الرحمہ نے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ کے نام پر نام رکھا اور دہلوی کہ یہ بھی حضرت محدث دہلوی کی طرح مرجع علماء اور فیض رسالت ہے چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی۔ مولانا عبدالعزیز خان اشرفی، مولانا غلام جیلانی سرخسوی اور حضرت صدرالشریعہ مولانا محمد علی اعظمی سے درسیات کی تحصیل کی۔ قلب الشیخ سید شاہ علی حسین اشرفی میں قدس سرہ سے خلافت پائی مدرسہ مظہر اسلام دہلی میں حدیث کا سبق لیا۔ دارالعلوم اشرفیہ مبدک پور خلیفہ اعظم رحمہ میں مدرس قرآنی سیکڑوں نامور علماء آپ کے شاگرد ہیں شامل ہیں۔

سنی کانفرنس کی تحریک میں ہر پور حد لیا اس سلسلہ میں متحدہ سر بھی گئے۔ حاضر علماء و مشائخ سے علماء تعلقات رکھتے تھے، آل انڈیا یا سنی کانفرنس میں کوشاں علماء کے شانہ و کرامت۔

(۲) ان کا سایہ مسلمانوں کے سروں پر مولا کریم قائم رکھے۔

آخر میں ذیل کی تجویز پیش پیش ہو کر باتفاق رائے منظور ہوئیں۔

۱ سنی کانفرنس کا یہ جلسہ عام مسلمانوں سے پر زور اپیل کرتا ہے کہ وہ الیکشن کے معاملہ میں اپنے آپ کو کانگریس کا شکار ہونے سے چائیں اور ہرگز کسی کانگریسی امیدوار کو رائے نہ دیں اور پوری کوشش کریں کہ جو لوگ کانگریس کی حمایت میں کھڑے ہوں انہیں مسلمانوں کے ووٹ نہ ملیں۔

محرم: مولوی ثناء اللہ صاحب

۲ جو بے دین و بد مذہب مولوی یا غدار لیڈر آج کانگریس کا ساتھ دیکر اسلامی مفاد کو مہلک کر رہے ہیں یہ جلسہ ان پر اظہار نفرت و حقارت کرتا ہے اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ان ملت فروشوں سے کلی طور پر متارکت کریں اور جو ادارے مسلمانوں میں اس طرح کی تحریکیں کر رہے ہیں ان کو دشمن اسلام سمجھیں۔ کسی طرح ان کے ساتھ تعاون نہ کریں انہیں مدد نہ دیو نہ چنائیں۔

محرم: مولوی عبدالعزیز صاحب مبارک پوری

۳ یہ جلسہ اعلان کرتا ہے کہ الیکشن میں ہندوؤں کی حمایت کے لئے سنی بورڈ کے نام سے جو لکھنؤ میں جماعت بنائی گئی ہے سنی کانفرنس سے اس کا کوئی دور کا علاقہ بھی نہیں ہے اور سنی کانفرنس اس جماعت اور اس کے اس طریقہ عمل کو، کہ وہ مسلمانوں کے خلاف کانگریس کی تائید میں سرگرم ہے، نہایت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے اور سنی بورڈ نام رکھنے کو مجرمانہ مغالطہ قرار دیتی ہے۔

محرم: خواجہ عبدالحمید صاحب سداسی

۴

یہ جلسہ با اتفاق رائے طے کرتا ہے کہ ہر سنی مرد و عورت کو سنی کانفرنس کا رکن ہونا لازمی ہے اور تمام اراکین پر ضروری ہے کہ وہ اس مقصد کے لئے سعی بلیغ کریں۔ ہر محلہ کے سنی مسلمان اپنے اپنے محلہ کے لوگوں کو سنی کانفرنس کا رکن بنائیں۔

حرک : مولوی اخلاق احمد صاحب

۵

سنی کانفرنس مدارس کی جمعیت انتظامیہ ہر مینے کی ایک تاریخ معین کرے جس میں سنی کانفرنس کا جلسہ عام کیا جائے۔ اس جلسہ کے لئے تاریخ و وقت و مقام کا اعلان ناظم صاحب سنی کانفرنس مدارس کے ذمہ ہوگا۔ یہ جلسہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے انتظامات اور دالہ کور کی بھرتی اور ان کے نظم و تربیت کی تدبیر پر غور کرے۔

حرک : مولوی رحیم اللہ صاحب، مولانا غلام معین الدین صاحب نعیمی (۱)

(۱) (۱) ہفت روزہ بدھ، منکھری، برامپور، بکریہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء (مواصلات)

(ب) ہفت روزہ سحلات، لاٹکی پور، بکریہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء ص ۲

آخری وصیت :

مولانا عبدالحلیم صدیقی میرٹھی جب حج مبارک اور زیارت مدینہ منورہ کے سفر کے لئے ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ حجاز مقدس کو روانہ ہوئے تو آپ نے آخری وصیت کے طور پر اعلان شائع کر دیا۔
 ” جس طرح ممکن ہو انتحیات جدیدہ (۱۹۳۶ء) میں تمام اختلافات باہمی متاکر تمام برادران ملت آل انڈیا سنی مسلم لیگ کی حمایت میں ہمہ تن سرگرم ہو جائیں اور ہمارے وطن کے دام ترویج میں آکر اپنے شیرازے کو ہرگز منتشر نہ ہونے دیں۔ (۱)

ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت :

اخبار دبہ سکندری رامپور کا اعلان

ہمیں انتہائی مسرت ہے کہ ہندوستان کے طول و عرض سے خبریں آرہی ہیں کہ حضرات کرام پیشوایان طریقت و امت کا جنم نے مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کرتے ہوئے اپنے اپنے سلاسل کے لاکھوں مریدین و تلمیذین کو بیٹھات دیئے ہیں کہ وہ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کے امیدوار کو ووٹ دے کہ ہندوستان میں ملت اسلامیہ کی ترقی اور سر بلندی کے لئے عملی حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (۲)

سنی کانفرنس امرتسر :

۲ نومبر ۱۹۳۵ء کو سنی کانفرنس امرتسر کا عظیم المنظیر اجلاس مسجد میاں جان محمد مرحوم میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں صدر الاقاضی مولانا سید محمد نعیم الدین، امیر ملت سید جماعت علی محدث علی پوری، مولانا صاحبزادہ سید انور حسین شاہ اور مولانا صاحبزادہ سید محمود گجراتی نے سنی کانفرنس اور مسلم لیگ اور پاکستان کے بارے میں تائیدی بیانات ارشاد فرمائے۔ (۱)

(۱) اخبار دبہ سکندری رامپور۔ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ

حوالہ: ہفت روزہ الفیہ، امرتسر، مجریہ ۳۵ اور ستمبر ۱۹۳۵ء ص ۷

(۲) اخبار دبہ سکندری رامپور۔ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ

حوالہ: ہفت روزہ الفیہ، امرتسر ۷۳ اور ۱۹۳۵ء ص ۸

(۱) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر ۱۵۳۱ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ اور ۳۵ نومبر ۱۹۳۵ء

سنی کانفرنس کالپی ضلع جالون

۲۱ نومبر ۱۹۳۵ء میں سنی کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت مجاہد اسلام مولانا عبدالسلام باندوی، شفاء الہند ڈاکٹر سید امراؤ علی کے مکان پر منعقد ہوا، حسب ذیل علماء نے سنی کانفرنس کے مقاصد بیان کئے۔

- ۱ مولانا قاری سید عبدالعبود قادری جبل پوری
- ۲ مولانا حافظ سید محمد مسعود مظفر جبل پوری
- ۳ مولانا سید حشمت علی عمیر پوری
- ۴ مولانا حکیم سید محمد مقصود غازی جبل پوری
- ۵ جناب شیخ ریاست علی لکھنوی

مسلمان کالپی نے آل انڈیا سنی کانفرنس کا پرزور خیر مقدم کیا۔ درج ذیل معرفت پر مجلس منتظمہ قائم ہوئی۔

- | | | | | | |
|----|---------------------------|------|----|----------------|----------|
| ۱ | ڈاکٹر سید امراؤ علی ہاشمی | صدر | ۲ | حافظ عبدالجید | نائب صدر |
| ۳ | منشی نیاز علی | ناظم | ۴ | ولی محمد | خازن |
| ۵ | حکیم عبداللہ | رکن | ۶ | حافظ منیر احمد | رکن |
| ۷ | ڈاکٹر محمد صلیب چشتی | رکن | ۸ | حافظ عبدالباسط | رکن |
| ۹ | مصطفیٰ خاں | رکن | ۱۰ | محمد حنیف | رکن |
| ۱۱ | اللہ رکھا | | | رکن (۱) | |

قرارداد:

اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ اغیار مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے محو کر دینے کے لئے کوشش ہیں ہر طرف سے دین محمدی کے قلعہ کو بیخ و بنیلو سے اکھاڑ دینے کی کوششیں کی جا رہی ہیں ایسی صورت میں مسلمانوں کا خالص ہندو جماعت کی علمبردار کانگریس کو اپنا ڈوٹ دینا اپنے ہاتھ سے اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کرنا ہے، لہذا مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ الیکشن کے موقع پر ہر گز کانگریس کا ساتھ نہ دیں۔ (۱)

(۱) (۱) حضرت ذوالفقار علی بھٹو، ۲۷ نومبر ۱۹۳۵ء ص ۱۰ امر اسٹوڈنٹس سوسائٹی علی
(ب) انڈیا ریپبلک سکریٹری، برامپور (شہید اعظم قبر) جلد ۸۴ نمبر ۷۰ نومبر ۱۹۳۵ء ص ۱۹
(۲) انڈیا ریپبلک سکریٹری، برامپور، ۷ نومبر ۱۹۳۵ء ص ۱۹

سنی کانفرنس ضلع مین پوری، سنیوں کی بیداری، عظمت اور علماء و مشائخ کا عظیم الشان جلوس

۲۵ تا ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء احاطہ خانقاہ رشیدیہ مین پوری میں سنی کانفرنس کا ضلعی سطح کا اجلاس منعقد ہوا۔ ملک بھر کے جلیل القدر علماء و مشائخ نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ جن میں سے درج ذیل حضرات کے اسماء گرامی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

- ۱ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۲ اشرف المشائخ مولانا سید محمد محدث کچھ چھوی مدوریت استقبالیہ آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۳ صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی رضوی اعظمی رکن جمعیت انتظامیہ آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۴ شیخ طریقت مولانا محمد ابراہیم رضا قادری مدلی (۱) رکن مجلس استقبالیہ
- ۵ معصوم فطرت مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی
- ۶ فاضل اجل مولانا مصباح الحسن پھونڈوی
- ۷ شیخ التفسیر مولانا مفتی احمد یار خان گجرات
- ۸ فاضل جلیل مولانا قاری احمد نورانی میرٹھی (۲)
- ۹ مولانا مفتی عبدالحفیظ آگرہ
- ۱۰ مولانا ابوالاسرار محمد عبد اللہ انڈوی
- ۱۱ مولانا محمد اسماعیل محمود آبادی

(۱) مضر اعظم مولانا محمد ابراہیم رضان جتہ الاسلام مولانا حامد رضا قادری بن امام احمد رضا مدلی ۱۳۲۵ھ ۱۹۰۷ء کو مدلی میں پیدا ہوئے، جیلانی میاں عرف تھا۔ ہوا محمد نے تیسہ خونی کی رسم لوار فرمائی، دوریات منظر اسلام کے اساتذہ سے مکمل کیں، مہر اسلام کے منہم لو شیخ الحدیث رہے، اصلاح عقائد پر زور دیتے تھے، کثیر خلق آپ سے فیض یاب ہوئی، ۱۳۸۵ھ ۱۹۶۵ء میں وصال فرمایا۔

(۲) مجاہد ملت مولانا شاہ احمد نورانی، صدر جمعیت علماء پاکستان نے لندنی لیام میں سنی کانفرنس اور تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا آج کل پاکستان کی سیاست میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

۱۲ مولانا سید نذیر حسین لکھنوی

۱۳ مولانا محبوب علی کانپوری

۱۴ مولانا قاری عبدالمجود جیل پوری

۱۵ مولانا غلام معین الدین نعیمی

۱۶ مولانا محمد نذیر الاکرم نعیمی (۱)

اس پانچ روزہ سنی کانفرنس میں جلسہ گاہ کی زیب و زینت، اسٹیج کی آرائش رضا کاروں کا اہتمام، سامعین کی مودبانہ نشست کا منظر قابل دید تھا۔

مولانا حکیم محمد احمد علوی نے خطبہ استقبالیہ پڑھا، حضرت محدث اعظم کچھوچھوی نے خطبہ صدارت ارشاد فرمایا :

خطبہ صدارت میں آپ نے سنی کانفرنس کے انعقاد، حالات حاضرہ میں مسلمانوں کو کانگریس سے علیحدہ رہنے اور قیام پاکستان کی اسکیم پر ایسی روشنی ڈالی کہ حاضرین ہر ہر جملہ پر فلک شکاف نعرے بلند کرتے تھے، کثیر التعداد علماء نے ان اجلاسوں میں مسلمانانِ خلع کے سامنے وہ شاندار مواعظ بیان فرمائے کہ جو تاریخ میں پوری دنیا کو یاد رہیں گے۔ ۲۳ نومبر ۱۹۴۵ء کو یہ نماز جمعہ جامع مسجد سے حضرات علماء کرام کا پر شکوہ جلوس نکالا گیا۔ راستوں میں جاجاہار، پھول اور پان پش کئے گئے۔ رشیدیہ کور کے رضا کار دل کش نظمیں اور ترانے پڑھ رہے تھے، جلوس کے گزرنے کے لئے نہایت شاندار پانچ دروازے

۱ عارف گیٹ

۲ رضوی گیٹ

۳ اشرفی گیٹ

۴ قادری گیٹ

(۱) اخبار دبہ سکھری رامپور بھریہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۲۰

(ب) ہفت روزہ الفیہ امر تر مطبوعہ ۲۸۴۲۱ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۸

۵ چشتی گیت (۱)

بنائے گئے تھے، مسلمانان مین پوری نے اپنے جس ایمانی خلوص اور جوش و محبت کا مظاہرہ کیا وہ ناقابل فراموش ہے (۲)

۲۵ نومبر ۱۹۴۵ء کے آخری اجلاس میں جنرل بیکر ٹری انجمن اہل سنت و جماعت مین پوری و صدر شمس لیگ مین پوری سید لوصاف نبی کی طرف سے مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا گیا۔

(۱) عارف گیت کی نسبت مسعود فطرت مولانا شاہ عارف اللہ میرٹھی قائد سنی کانفرنس کی طرف ہے، قیام پاکستان کے بعد آپ راولپنڈی اور لوہاکینٹ میں خلافت فرماتے رہے، مولو کمرشل بک گیت سیلوانٹ ہاؤس ڈی بلاک راولپنڈی میں ہے رضوی گیت کی نسبت امام احمد رضا محدث دہلوی قدس سرہ کی طرف ہے اشرفی گیت کی نسبت اشرف الشیخ سید علی حسین شاہ اشرفی کچھو چھو اور ان کے تیرہ حضرات سید محمد محدث کچھو چھو کی طرف ہے

قادری گیت حضور غوث قادری سید عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی کی طرف منسوب ہے اور چشتی گیت خواجہ غریب نواز سلطان الہند سید مصین الدین چشتی اجیری کے نام منسوب ہے، یہ یقیناً ان حضرات کی عظمتوں کے اعتراف کے طور پر ہیں۔ (فقیر قادری مخفی حد)

(۲) جلسہ اور جلوس کی رودلو جناب سید لوصاف نبی جنرل بیکر ٹری انجمن اہل سنت و جماعت صدر شمس لیگ مین پوری کے قلم سے لکھی ہوئی اخبار دبہ سکندری راجپور بحریہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء میں شائع ہوئی۔

یاد رہے تقسیم ہندوستان سے پہلے سنی کانفرنس کے بعض اراکین آل انڈیا مسلم لیگ کے باقاعدہ مددے دار ہوتے تھے جناب سید لوصاف نبی انہی حضرات میں سے ہیں جو یک وقت دونوں جماعتوں کے رکن اور مددے دار تھے، اس قسم کی کثیر مثالیں موجود ہیں۔ (فقیر قادری مخفی حد)

تجاویز سنی کانفرنس ضلع مین پوری

۱ سنی کانفرنس ضلع مین پوری کا یہ عظیم الشان اجلاس طے کرتا ہے کہ کانگریس ایک مسلم کش جماعت ہے اور مسلم کشی کے سوا اس کا نہ کوئی مقصد تھا اور نہ ہے اور وہ مسلم کش ہندوؤں کی نمائندگی کرتی ہے اور ان ہی کی نمائندہ ہے اس کا چند مسلمان نما اشخاص کو خرید کر یہ دعویٰ کرنا کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے، غلط ہے، مسلمان ان میں سے کسی کے ساتھ تعاون نہ کریں اور کانگریسی چالوں سے ہوشیار رہیں اور کانگریسی امیدوار کو ووٹ دیکر کانگریس کی مراد کو پورا نہ کریں۔

محرک: مولانا مصباح الحسن پیمپوندوی

موسید: مولانا شاہ محمد عارف اللہ میرٹھی

۲ سنی کانفرنس ضلع مین پوری کا یہ اجلاس قوی اور صنعتی حیثیت سے جماعت ہندیوں کو اسلامی اتحاد کے لئے مضراور خود ان اقوام کے لئے غیر مفید سمجھتا ہے اور تمام اس حرفت اور جملہ اقوام کے سنی حضرات سے استدعا کرتا ہے کہ وہ دینی اتحاد کو اپنا نصب العین بنائیں اور اس قسم کے تفرقوں سے اپنی طاقتوں کو کمزور نہ بنائیں، سنی ایک برادری ہے، ہم میں سے ہر ایک دوسرے کا بھائی ہے، اس دینی محبت کو ترقی دیں اور فرقہ بندی اور انتشار پیدا کرنے والی جماعت ہندیوں سے اپنے آپ کو علیحدہ رکھ کر اپنے وجود کو پختہ قلم کا شکار نہ بنائیں، انصاری صاحبان خاص طور پر اس پر توجہ دیں۔ (۱)

محرک: سید لوصاف نبی

موسید: مولانا محمد الرحیم رضا جیلانی میاں بریلوی

(۱) اس قرارداد کی روشنی میں آج ہمیں اپنے احوال کا جائزہ کرنا چاہیے۔ صنعت و حرفت، پیشہ یا خانہ دانی، اقتدار سے ملنے والی عظیم اسلامی اتحاد اور وحدت دینی کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں غیر شعوری طور پر شریک ہیں، اس کی بجائے صرف دینی مذہبی اور اعتقادی عظیم وحدت اور قوت کا باعث ہوتی ہے (غیر قادری معنی دہ)

۳ سنی کانفرنس ضلع مین پوری کا یہ عظیم الشان اجلاس طے کرتا ہے کہ فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ اور ان کی حمایت اس جلسہ کی نظر میں ناحق اور عربوں کے ساتھ بے انصافی ہے، مسلمان ہند یہودیوں کے داخلہ فلسطین سے اس قدر رنج اور تکلیف محسوس کر رہے ہیں جس سے فلسطین عرب دوچار ہو رہے ہیں۔ حکومت مدطانیہ کو عربوں کی پوری حمایت کرنا چاہئے اور ان کے حقوق کی نگہداشت اور یہودیوں کے دخل بچا کو روکنے کے لئے موثر اور کار آمد تدبیر عمل میں لانے لازم ہیں، امریکہ نے جو پالیسی اختیار کی ہے نہایت مذموم ہے، ہم ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں اور حکومت مدطانیہ سے اس کے ناکام ہانے کی مساعی عمل میں لانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

حرک: مولانا حکیم محمد اسماعیل امام جامع مسجد

مونید: مولانا مفتی احمد خان گبرانی

۴ ضلع سنی کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجلاس، جس میں مرکزی سنی کانفرنس کے اراکین و عہدیداران کی اکثریت موجود ہے، آستانہ عالیہ مبارکہ اجیر مقدس کی کمیٹی کے اس نظریہ کو بنظر استحسان دیکھتا ہے کہ آستانہ مبارکہ کی آمدنی کا ایک حصہ شعبہ تبلیغ میں صرف کیا جائے اور اس بارے میں سب سے پہلے صوبہ بنگال کا انتخاب بھی پسندیدہ قرار دیتا ہے۔ لیکن اس سرمایہ کو اس سلسلہ میں نام نہاد جمعیت علماء اسلام کلکتہ کے وسیلہ سے خرچ کرانے کو اسلام و تصوف اور خاص طور پر مفاد آستانہ مقدسہ کے لئے معرور مقاصد آستانہ کے منافی قرار دیتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ اس خدمت کو ایسے نظام کے ماتحت انجام دیا جائے جو آستانہ کے احترام کو اس کے علمی و عملی تمام دستور کو دینی طور پر مستحسن مانا ہو۔ اور اسلام کی تبلیغ سے خواجہ مشن کی تبلیغ مراد لیتا ہو اور حاضری آستانہ و شرکت عرس خواجہ کو دینی سعادت مانا ہو اس کانفرنس کے علم میں بنگال میں (یہ) کام انجمن اصلاح عقائد ۲۴ ذکریا اسٹریٹ کلکتہ یا سنی کانفرنس کلکتہ کے سوا کوئی انجام نہیں دے سکتا۔

حرک: مولانا مصباح الحسن

مونید: مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی۔ مولانا مفتی احمد خان گبرانی

۵ سنی کانفرنس ضلع مین پوری کے اس عظیم الشان میں یہ بھی قرار پایا کہ اس مذکورہ تجویز کی ایک نقل کمیٹی درگاہ اور ایک نقل خواجہ سید بدر الدین صاحب رکن کمیٹی سجادہ نشین تونسہ شریف اور ایک نقل سید غلام بھیک صاحب ایم۔ ایل۔ اے رکن کمیٹی اور ایک نقل حضرت دیوان صاحب مدظلہ کی خدمت میں بھیجی جائے اور اخبار دبہ سکندری رامپور، الفقیہ امرتسر اور دوسرے اخبارات میں نقل بھیج کر شائع کیا جائے۔

حرک: سید لوصاف نبی

موسید: مولانا مفتی احمد یار خاں، گجرات پنجاب

۶ یہ بھی تجویز ہوا کہ اس کی کل کارروائی کی ایک نقل مرکز بھیجی جاوے اور ایک نقل اخبارات ذیل میں بغرض اشاعت روانہ کی جائے۔

۱ دبہ سکندری رامپور

۲ الفقیہ امرتسر

۳ سعادت لائل پور پنجاب

۴ منشور دہلی

۵ روزنامہ انجام دہلی

۶ روزنامہ وحدت دہلی

حرک: مولانا حکیم محمد اسماعیل امام جامع مسجد

موسید: مولانا عارف اللہ میرٹھی (۱)

کانفرنس کے انعقاد کا فائدہ یہ ہوا کہ ضلع مین پوری میں کانگریس دو فیصدی ووٹ بھی حاصل نہ کر سکی۔ بلکہ اس ضلع میں بڑے بڑے سرمایہ دار کانگریسی موجود تھے (۲)

(۱) اخبار دبہ سکندری، رامپور (شہید اعظم نمبر) جلد ۸۴ نمبر ۱۷ دسمبر ۱۹۳۵ء ص ۱۹

(۲) اخبار دبہ سکندری، رامپور (شہید اعظم نمبر) جلد ۸۴ نمبر ۱۷ دسمبر ۱۹۳۵ء ص ۱۹

سنی کانفرنس ضلع بھاگل پور

۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء بعد نماز جمعہ فتح پور کی مسجد میں زیر صدارت حضرت مولانا ابوالسعود سید اشرف اشرافی زیب آستانہ پکوچھا شریف سنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا۔ لہ ایم پور، فتح پور، آگر پور، سیور لور دیگر دیہات و قریات کے کافی اہل درو لور صاحب ذوق موجود تھے۔ صدر موصوف نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد کو واضح کیا لوگوں نے اس کی اہمیت کو خوب سمجھا اور اپنے آپ کو سنی کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے پیش کیا۔ نیز وعدہ کیا کہ حتی المقدور بہت سے ممبر بنائیں گے۔

بعد ازاں سنی کانفرنس بھاگل پور کی تشکیل عمل میں آئی

| | | |
|---|---|-----------|
| ۱ | جناب حاجی ناظر عبدالجید | صدر |
| ۲ | جناب شہاب الدین | نائب صدر |
| ۳ | جناب محمد عزیز الدین | ناظم |
| ۴ | جناب مولانا ساجد اللہ | نائب ناظم |
| ۵ | جناب مولانا نصیر الدین | نائب ناظم |
| ۶ | جناب محمد عبدالغفار | نائب ناظم |
| ۷ | جناب شیخ محمد شفیع رئیس موضع لہ ایم پور | خازن |
| ۸ | جناب مولانا یحییٰ الدین | محاسب |
| ۹ | جناب محمد منصور | محصل |

ان حضرات کے علاوہ دیگر آٹھ حضرات مجلس منتظمہ کے ممبر مقرر ہوئے۔^(۱)

(۱) انڈیا دیپ سکندری برائیسور نمبر ۱۷ دسمبر ۱۹۳۵ء ص ۱۹

(ب) ہفت روزہ الفتیہ نامہ آگر ۲۸-۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء ص ۹

سنی کانفرنس سلطان پور ضلع بھاگل پور

۲۰ نومبر ۱۹۴۵ء کو بعد نماز عشاء سلطان پور ضلع بھاگل پور میں سنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا۔ قرب وجوار سے کثیر حاضرین جلسہ گاہ میں موجود تھے۔ حضرت مولانا ابو المسعود سید محمد محمد اشرف اشرفی زینت آستانہ کچھو چھا شریف نے کانفرنس کے مقاصد و اغراض بیان کئے۔ مولانا نصیر الدین نے سنی کانفرنس کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ حاضرین نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ ہر امکانی امداد اور تعاون کا یقین دلایا۔ باتفاق رائے حسب ذیل اشخاص کا انتخاب ہوا :

| | | |
|---|----------------------|-----------------|
| ۱ | جناب محمد جمیل خان | صدر |
| ۲ | جناب محمد نعمت اللہ | نائب صدر |
| ۳ | جناب تقو خان | ناظم |
| ۴ | جناب علی احمد | نائب ناظم |
| ۵ | جناب محمد سراج الدین | خازن |
| ۶ | جناب محمد عبدالرحیم | ممبر مجلس عاملہ |

علاوہ ازیں آٹھ افراد کو مجلس عاملہ کے ممبر منتخب ہوئے۔

حضرت مولانا سید محمد محمد اشرف اشرفی نے تجویز کیا کہ ضلع بھاگل پور کی تمام سنی کانفرنسیں لہ ایم فتح پوری سنی کانفرنس کے ماتحت ہوا کریں گی اور وہی نشر و اشاعت کا مرکزی دفتر ہوگا (۱)

(۱) اخبار دہلیہ سکھری دایہدر (شہید اعظم ٹبر) جلد ۸۴ نمبر ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۱۹

(ب) ہفت روزہ الفتیہ، امرتسر نمبر ۲۸۴۲۱ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۹

سنی کانفرنس جہانی

۲ دسمبر ۱۹۳۵ء کو جہانی میں جناب بلہ خاں اور چھارواڑہ میں سنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا سید محمد عبدالسلام باندوی نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور درج ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں

- ۱ مسلمانان جہانی کا یہ جلسہ عام آل انڈیا سنی کانفرنس، مدرس کے انعقاد کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور سر و چشم اس کا خیر مقدم کرتا ہے اور اس کی ہر آواز پر لبیک کہتا ہے۔
- ۲ مسلمانان جہانی کا یہ جلسہ عام الجمعیت دہلی و جمع علمائے کانگریس دیوبندی و خاکساری وغیرہم، جو مذہب و سیاستاً مسلمانان ہند میں تفریق کباغث ہیں، ان کو نفرت و خدات سے دیکھتا ہے۔
- ۳ مسلمانان جہانی کا یہ جلسہ عام حضرت مولانا پیر سید جماعت شاہ صاحب محدث علی پوری مدظلہ کو امیر ملت تسلیم کرتے ہوئے آپ کے اس اعلان کی جو مسلم لیگ کی حمایت میں ہے، دلی تائید کرتا ہے اور خود بھی مسلمانان ہند سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ سنی کانفرنس کے صدر محترم کے اعلان کے مطابق، جبکہ مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال ہے، مسلم لیگ کی حمایت اور کانگریس سے اجتناب کریں۔

سنی کانفرنس کی مجلس منظمہ کے حسب ذیل اراکین منتخب ہوئے !

| | | |
|---|--------------------------|------|
| ۱ | مولانا محمود الحسن قاضی | صدر |
| ۲ | مشی رفیق الحسن خوشی پورہ | ناظم |
| ۳ | محمد صلہ خوشی پورہ | خازن |

ممبران مجلس عالمہ :

| | | | |
|----|--------------------------|----------------------|-------------------------|
| ۳ | حافظ محمود ۵ | محمد وزیر ۶ | محمد رفیق |
| ۷ | رحیم خاں بوٹہ مارکیٹ | ۸ | قاسم خاں بوٹہ مارکیٹ |
| ۹ | محمد میر سہان دورواڑہ ۱۰ | بلہ خاں اور چھارواڑہ | ۱۱ |
| ۱۲ | حافظ نسیم ۱۳ | سیدہ کت علی ۱۴ | سید مشتاق احمد تلیا (۱) |

(۱) اخبار دبہ سکھری رام پور، ۱۷ دسمبر ۱۹۳۵ء ص ۲۴
(ب) ہندو روزنامہ، امرتسر، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء ص ۱۰

جین پور سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ

یکم محرم الحرام ۱۳۶۵ھ ۷ دسمبر ۱۹۴۵ء قصبہ جین پور ضلع اعظم گڑھ میں سنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا، بعد نماز جمعہ مولانا محمد خلیل نے دل آویز تقریر کے ذریعے سنی کانفرنس کی اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اسی مجلس میں قصبہ جین پور کی سنی کانفرنس کی تشکیل عمل میں آئی۔ حسب ذیل عددے دار منتخب ہوئے۔

- | | | | |
|---|----------------------------------|---|--------------------------------|
| ۱ | مولانا محمد خلیل صدر | ۲ | مولانا ظہور الحسن خان نائب صدر |
| ۳ | مولانا محمد تقی ناظم | ۴ | مفتی محمد یعقوب نائب ناظم |
| ۵ | جناب محمد عزیز اللہ خان خازن (۱) | | |

سنی کانفرنس بھاگل پور شہر

۱۲ دسمبر ۱۹۴۵ء کو سنی کانفرنس کا ایک اجلاس مولانا غلام محمد اشرفی کے مکان پر زیر صدارت مولانا عزیز الدین ناظم سنی کانفرنس فتح پور ضلع بھاگل پور منعقد ہوا بھاگل پور کے تمام محلوں کے معزز حضرات شریک ہوئے، ان میں دس حضرات مجلس منتظمہ کے ممبر اور درج ذیل حضرات عددیدار منتخب ہوئے۔

- | | | | |
|---|---------------------------------------|-----------|--------------------------------|
| ۱ | جناب شمس العلی | صدر | |
| ۲ | جناب سید شاہ علی اختر حیدر صاحب مشائخ | نائب صدر | |
| ۳ | مولانا غلام محمد اشرفی ناظم | ۴ | مولانا عبدالغفور نائب ناظم |
| ۵ | جناب حکیم عبدالمنان نائب ناظم | ۶ | جناب قاضی امام الدین نائب ناظم |
| ۷ | جناب حافظ عبدالجید | خازن | |
| ۸ | جناب محمد شفیع نور الحسن | محاسب (۲) | |

(۱) اخبار دیہہ سکھری براہمپور، مجریہ ۷ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۲۵

(۲) اخبار دیہہ سکھری براہمپور، مجریہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۶

سنی کانفرنس گھوسی ، ضلع اعظم گڑھ

قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ میں سنی کانفرنس کا ایک جلسہ مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری کی صدارت میں منعقد ہوا مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی اور جناب صدر نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر مبسوط تقاریر کیں اہل سنت کو منظم کرنے اور آل انڈیاسنی کانفرنس کے مدارس میں ہونے والے اجلاس کو کامیاب کرنے کے لئے سنی کانفرنس کی ایک شاخ قصبہ گھوسی میں قائم کی گئی۔

حسب ذیل عہدیداران مقرر ہوئے

| | | |
|---|-----------------------------|-----------|
| ۱ | مولانا عبدالستار | صدر |
| ۲ | مولانا محمد رمضان | نائب صدر |
| ۳ | مولانا مقبول احمد | نائب صدر |
| ۴ | مولانا سید منظور احمد | نائب صدر |
| ۵ | مولانا محمد فاروق | ناظم |
| ۶ | حافظ محمد یوسف | نائب ناظم |
| ۷ | جناب سیٹھ بشیر الدین انصاری | خازن (۱) |

سنی کانفرنس صوبہ بمبئی کی تشکیل

۵ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ / ۱۱ دسمبر ۱۹۴۵ء کو پانڈیکالڈنگ بمبئی میں عمائدین سنی کانفرنس کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا درج ذیل اکابر اہل سنت خاص طور پر شامل ہوئے۔

۱ فخرالحق مین مولانا سید احمد اشرف، کچھوچھوی

۲ حضرت مولانا عبدالحامد ایوانی پرنسپل انڈیا سنی کانفرنس

۳ حضرت مولانا مفتی محمد اہیم لور دیگر مشاہیر کرام

حضرات علماء کرام نے سنی کانفرنس کی اہمیت اور ضرورت بیان کی۔ اہل سنت کو منظم اور مربوط کرنے کے لئے سنی کانفرنس صوبہ بمبئی کی تشکیل کی گئی۔ درج ذیل حضرات کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

| | | |
|---|-------------------------|---------------|
| ۱ | مولانا حکیم فضل رحیم | صدر |
| ۲ | مولانا محمد حسن فقیہ | نائب صدر |
| ۳ | مولانا اسد الحق | نائب صدر |
| ۴ | مولانا محمد احمد قادری | نائب صدر |
| ۵ | مولانا حکیم شمس الاسلام | ناظم |
| ۶ | مولانا محمد حامد فقیہ | نائب ناظم |
| ۷ | مولانا محمد صدیق | نائب ناظم |
| ۸ | حافظ عبدالواحد | نائب ناظم (۱) |

جمعۃ العلماء بسبب قدیم کا ستائیسواں عظیم الشان اجتماع ۱۸ دسمبر ۱۹۴۵ء زیر
صدارت مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی منعقد ہوا مولانا محمد ابراہیم بدایونی صدر استقبالیہ کمیٹی
نے اپنا خطبہ پڑھ کر سنایا۔ آپ نے فرمایا۔

ایک ایسے دور ابتلا و آزمائش میں جبکہ کفر اور شرک و ارتداد کی طاغوتی طاقتیں
مسلمانوں کے مقابلہ میں صف آراء ہیں اور بے دینی اور بد اعتقادی کی تیز و تند آندھیاں
اپنے جھونکوں سے محاذ اللہ شہر رسالت کو جھٹاتا اور دین مقدس کی عمارت و اساس کو
منہدم کرنا چاہتی ہیں اور منافقین و مرتدین کی مکر وہ کوششیں ملت اسلامیہ کو صراط
مستقیم سے ہٹا کر مشرکین میں مدغم کرنے کے لئے متحدہ قومیت (جسے میں ارتداد
سے تعبیر کرتا ہوں) کے پر فریب جال میں پھانس کر شرک و کفر کی آغوش میں لے
جانا چاہتی ہے۔ اس لئے مسلمانان ہند کا فرض ہے کہ وہ اس سے خبردار رہیں۔

کانگریس جیسی ہندووانہ جماعت جس کا طریقہ زندگی اور اصول کاری ملت
یہیضائے محمدیہ کی تباہی و بربادی ہو اور جس نے گذشتہ ایک صدی سے مسلمانوں کو نیچا
دکھانے کی کوشش کی ہو اور جو درپردہ مسلم قوم کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنا چاہتی ہو، ایسی
جماعت میں مسلمانوں کو لے جانے کے لئے جو کھیل کھیلے جا رہے ہیں، وہ ایسا خطرناک ہے
کہ اگر مسلمانان ہند حالت موجودہ اس کا شکار ہو گئے تو ہندوستان کی تاریخ سے ان کا
نام و نشان مٹ جائے گا۔ (۱)

خطبہ صدارت :

صدارتی خطبہ میں مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے دشمنان اسلام کی لپٹائی ہوئی نظروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ یکے بعد دیگرے تمام ممالک اسلامیہ کو اپنے قبضہ میں لانا چاہتی ہیں ابھی ایران کا حادثہ دل و دماغ سے فراموش نہ ہوا تھا کہ جلاوا کے مسلمانوں پر مظالم شروع ہوئے۔ اور اب درہ وانیال کی طرف روس کا ہاتھ بڑھتا ہوا دکھائی دیتا ہے لیکن دشمنان اسلام کو یاد رکھنا چاہیے کہ عروج کے بعد زوال لازمی ہے۔ آج اگر اتحادی آگے بڑھ رہے ہیں تو کل ان کو پیچھے ہٹنا پڑے گا۔ اور یہ یاد رکھو یہ قدرت کا انتقام ہوگا۔

کانگریس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وہ کھلم کھلا ہندوؤں کی ایک جماعت ہے۔ جو ہندوستان ”میں رام راج“ کے خواب دیکھ رہی ہے۔ وہ ہندوستان سے انگریزوں کو نکالنا نہیں چاہتی بلکہ انہیں کے حیر و تنگ کے سایہ میں مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں پر حکومت کرنا چاہتی ہے۔

جمعیت علماء احرار اور خاکسار تحریکوں پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ آزادی کی خواہش رکھتے ہیں بلکہ دشمنان اسلام کی کٹہ پٹی بن کر مسلمانوں کے گلے میں غلامی کا طوق ڈال رہی ہیں۔ سیاست حاضرہ پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ تمدن جدید کا ملک ترین ہتھیار آئٹم بم دینا کو سکون اور آشتی نہیں دے سکتا ہے بلکہ دلی اور دماغی سکون عہد فاروقی کی یاد تازہ کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ سنی کانفرنس انہی مقاصد کے پیش نظر تین سال سے مسلسل جدوجہد کر رہی ہے اور حمد للہ اب وہ بڑے فخر کے ساتھ کہہ سکتی ہے کہ ہندوستان کے چپہ چپہ پر اس کے اضلاعی دفتر قائم ہو چکے ہیں اور اس کی صوبائی شاخ بمبئی میں مفید کام انجام دے رہی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کو ”سنی بورڈ“ اور ”سنی کانفرنس“ میں ہمیشہ امتیاز کرنا چاہیے۔ سنی کانفرنس اہل سنت کی ایک جماعت ہے اور حمد للہ سو فیصدی مسلم لیگ کے پروگرام اور مقاصد کی حامی و علمبردار ہے اور اس کے اراکین نے یوپی میں جو گرہاں قدر خدمات انجام دی ہیں، وہ اس بات کی پوری شاہد ہیں۔ (۱)

قراردادیں :

سنی کانفرنس بمبئی کے اس شاندار اجلاس میں گیارہ قراردادیں علماء کرام نے پیش کیں، جو اتفاق رائے منظور ہوئیں۔

۱ مولانا عبدالحامد قادری بدایونی نے تجویز پیش کی کہ جب تک مسلمانوں کے خون میں حرکت ہے وہ یہودیوں کے مطالبہ بیت المقدس کو بھی پورا نہ ہونے دیں گے اور اگر اتحادی اس پر بعد ہوئے تو ہر ممکن قربانی بیت المقدس کے لئے پیش کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ جب جرمنی ختم ہو گیا ہے تو اتحادی یہودیوں کو جرمنی میں کیوں نہیں مارتے؟

مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی نے تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیائے اسلام میں اس وقت تک بے چینی رہے گی جب تک کہ یہودیوں کا یہ انتہائی غیر منصفانہ مطالبہ رہے گا دیگر قراردادیں :

- | | | | | | |
|----|---|---|--------------|---|------|
| ۲ | درہ دانیال | ۳ | ایران | ۴ | جاوا |
| ۵ | مرکزی انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی | | | | |
| ۶ | جمعیت علماء دہلی، احرار خاکسار کی نازیبا حرکات | | | | |
| ۷ | سنی کانفرنس کا صوبائی قیام | ۸ | تعلیم بالغان | | |
| ۹ | اعلیٰ حضرت نظام کو سکندر آباد کی واپسی | | | | |
| ۱۰ | بمبئی میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کا قیام | | | | |
| ۱۱ | حج کے لئے بمبئی سے اجازت سے متعلق پیش ہو کر پاس ہوئیں (۱) | | | | |

سنی کانفرنس چہ اگاؤں، ضلع جھانسی

- ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء قصبہ چہ اگاؤں ضلع جھانسی میں سنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی نے سنی کانفرنس کی اہمیت کو واضح طور پر بیان کیا۔ حسب ذیل قراردادیں حافظ محمد علی امام مسجد نے پیش کیں جو اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔
- ۱ مسلمان چہ اگاؤں کا یہ جلسہ آل انڈیا سنی کانفرنس مدارس کے انعقاد پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے علماء اہل سنت کے وجود کو رحمت الہی سمجھتا ہے اور علماء دیوبند، خاکسار و غیر ہم کو حزب الشیطان سمجھ کر اس سے ہیز ماری کا اعلان (کرتا ہے۔)
- ۲ مسلمان چہ اگاؤں کا یہ جلسہ مولانا پیر جماعت علی صاحب کو امیر ملت تسلیم کرتے ہوئے ان کے مسلم لیگی اعلان حمایت کی تائید کرتے ہوئے مسلمان ہند کے لئے واجب العمل سمجھتا ہے۔ (۱)

سنی کانفرنس چٹوڑ گڑھ میواڑ

۲۳ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ / ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء بعد نماز جمعۃ المبارک مولانا ابوالاسرار محمد عبداللہ قادری مراد آبادی کی زیر صدارت چٹوڑ گڑھ کے مسلمانوں کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں صدر موصوف نے سنی کانفرنس کی ضرورت و اہمیت کو بیان کیا، مولانا حافظ _____ امام و خطیب مسجد زیری قدیمی محلہ چھپیاں نے ایک قرارداد پیش کی جس کی تائید جناب غلام رسول و جناب ابو جمال الدین نے کی۔

قرارداد میں مولانا شمس علی خاں سے درخواست کی گئی کہ چونکہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی شائیں تمام ہندوستان کے طول و عرض، شرق و غرب میں قائم ہو چکی ہیں اور ہورہی ہیں، حجج علماء و مشائخ۔ رؤسا اور عوام اہل سنت اس میں شریک ہو رہے ہیں، اس لئے اس نازک وقت میں آپ کا سنی کانفرنس سے علیحدہ رہنا دین و ملت کے لئے مفید نہیں۔ آپ آل انڈیا سنی کانفرنس میں شریک ہو کر اس کی آواز کو موثر بنائیں۔ قرارداد کی نقل مولانا موصوف تک پہنچائی گئی۔ اور دیگر نقول اخبارات میں اشاعت کے لئے روانہ ہوئیں۔ (۲)

(۱) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر بمطبع ۲۸۴۲۱ دسمبر ۱۹۳۵ء ص ۱۰ مراسلہ نور محمد سوداگر چہ اگاؤں

(۲) اخبار دیوبند سکندری رامپور، مجریہ ۹ جنوری ۱۹۳۶ء ص ۵

سنی کانفرنس بمبئی کی تشکیل

محرم الحرام ۱۳۶۵ھ میں امبلاڑی کالاچوکی، بمبئی میں سنی کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی نے پر جوش تقریر میں سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ نیز سنی بورڈ لکھنؤ، جمعیت علماء ہند، دہلی، احرار، خاکسار وغیرہ کانگریسی جماعتوں کی حقیقت کو واضح کر کے سنیوں کو اس سے علیحدہ رہنے کا مشورہ دیا۔

درج ذیل حضرات پر مشتمل ایک جمعیت منظمہ قائم کی گئی !

| | | | | | |
|---|-------------------------|-----------|----|---------------------------|-----------|
| ۱ | سیٹھ محمد یعقوب اشرفی | صدر | ۲ | جناب رسول بخش | نائب صدر |
| ۳ | جناب محمد جمیل | نائب صدر | ۴ | جناب رسول بخش اشرفی | نائب صدر |
| ۵ | جناب دازم پٹیل | نائب صدر | ۶ | جناب تعلق | نائب صدر |
| ۷ | جناب محمد رمضان | ناظم | ۸ | جناب دین محمد قادری سلائی | نائب ناظم |
| ۹ | جناب عبداللہ نیاز بستوی | نائب ناظم | ۱۰ | تصدق حسین | خازن |

علاوہ ازیں درج ذیل حضرات مجلس منظمہ کے ممبران مقرر ہوئے !

| | | | |
|---|----------------------|----|---------------------------|
| ۱ | سیٹھ نجف | ۲ | مولوی نور اللہ امام مسجد |
| ۳ | سیٹھ عبدالکریم مکادم | ۴ | سیٹھ رجب علی |
| ۵ | سیٹھ محمد یعقوب دولت | ۶ | سیٹھ محمد یوسف فیجر ہونٹل |
| ۷ | جناب مرزا محمد اشرفی | ۸ | محمد عمر اشرفی |
| ۹ | سید قابل شاہ ہاشمی | ۱۰ | محمد فرید شاہ (۱) |

۱۔ مسلمان چاندور بازار خلع امراؤتی کا یہ جلسہ عام آل ایشیائی کانفرنس کے صدر امیر ملت محدث علی پوری نیز ناظم صدر الافاضل صاحب مراد آبادی و دیگر کارکنان پر اعتماد کلی کا اہم کردار ہے اور ان کے فرائض پر سر تسلیم خم۔

۲ مسلمان چاندور کا یہ جلسہ نو کروڑ مسلمانوں کے امیر ملت کے مسلم لیگ کے تائیدی اعلان کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور مسلمان ہند سے حامل ہونے کی اپیل کرتا ہے۔
ورج ذیل اراکین پر مشتمل سنی کانفرنس کی مجلس منتظمہ منتخب ہوئی:

| | | | | | |
|----|-----------------|------|----|----------------|-----------------|
| ۱ | سیٹھ محمد عباس | صدر | ۲ | عبد الغنی | نائب صدر و خازن |
| ۳ | قاضی علی اکبر | ناظم | ۴ | شیخ منیر | نائب ناظم |
| ۵ | شیخ محمود قادری | ممبر | ۶ | منور خان قادری | ممبر |
| ۷ | حسن خان قادری | ممبر | ۸ | شیخ گل باب | ممبر |
| ۹ | رحیم بخش | ممبر | ۱۰ | عبد القدیر | ممبر |
| ۱۱ | شیخ اسماعیل | ممبر | ۱۲ | امیر علی | ممبر |
| ۱۳ | خیرات علی | ممبر | ۱۴ | منیر اللہ شاہ | ممبر (۱) |

(ب) ہفت روزہ الفجر، مارنر، مجریہ ۱۴۲۷: جنوری ۱۹۴۶ء ص ۱۱

سنی کانفرنس انگس ضلع ہنگلی، بنگال کا شاندار اجلاس

زیر اہتمام فقیہ حکیم محمد عطاء الرحمن ناظم سنی کانفرنس انگس

۵۔۶ جنوری ۱۹۳۶ء کو سنی کانفرنس انگس کے اجلاس بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوئے، کلکتہ اور اس کے گرد و نواح کے کثیر علماء کرام کے علاوہ درج ذیل حضرات علماء کرام نے خطاب فرمایا۔

- ۱ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۲ صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رکن جمعیت منظمہ آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۳ مصور فطرت مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری ناظم سنی کانفرنس میرٹھ
- ۴ مولانا غلام معین الدین نعیمی اشرفی منصرم مرکزی دفتر سنی کانفرنس

اہل اسلام نہایت شوق سے جلسہ میں حاضر ہوئے۔ پنڈال نہایت وسیع اور آراستہ تھا جہلی اور گیس کی روشنیوں سے بھج نور مایا ہوا تھا۔ سامعین آٹھ ہزار کے قریب تھے۔ سیر و نجات سے تشریف لانے والے حضرات کے لئے وافر مقدار میں کھانے کا اہتمام تھا۔ بے شمار لوگوں نے جماعتوں کی شکل میں کھانا کھایا۔

اختتام جلسہ کے بعد معزز مہمان علمائے کرام مولانا عزیز اللہ علیہ کی دعوت پر کلکتہ روانہ ہو گئے۔ (۱)

سنی کانفرنس ضلع بدایون

۲ صفر المظفر ۱۳۶۵ھ۔ جنوری ۱۹۴۶ء کو مولانا الحاج شاہ محمد عبدالحامد قادری کے مکان پر شہر بدایون اور مضافات کے سنیوں کا ایک نمائندہ اجلاس ہوا۔ مولانا موصوف اور مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے تبلیغی اور اصلاحی مقاصد پیش کئے۔ حاضرین نے گرم جوشی سے ضلع سنی کانفرنس کے قیام کی تجویز کو قبول کیا۔ حسب ذیل انتخاب بغیر کسی اختلاف کے عمل میں آیا۔

| | | |
|---|---|------------------|
| ۱ | مولانا محمد عبدالحامد قادری | صدر |
| ۲ | مولانا حکیم عبدالناصر | نائب صدر |
| ۳ | مولانا مفتی محمد لہ ایم سستی پوری صدر المدر سین شمس العلوم بدایون ناظم عمومی۔ | |
| ۴ | مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری | ناظم نشر و اشاعت |
| ۵ | مولانا محمد طاہر مدرس شمس العلوم بدایون | نائب ناظم |
| ۶ | مولانا نمل الدین فی اے، ایل۔ ایل۔ فی | خازن |

مجلس منتظمہ کے ممبران :

| | | | |
|---|---|---|------------------------|
| ۱ | مولانا خواجہ نظام الدین قادری | ۲ | حاجی سعید الدین انصاری |
| ۳ | ممتاز حسین قادری جمعیت القریش | ۴ | مولوی عبدالواحد قادری |
| ۵ | مولوی محمد عابد القادری | | |
| ۶ | مولانا محمد خلیل صدر المدر سین مدرسہ قادریہ | | |
| ۷ | مولانا خطیب حمید الدین عباسی | ۸ | مولانا حاجی عبدالرحیم |

| | | | |
|----|--|----|----------------------------------|
| ۹ | حکیم فضل الرحمن قادری | ۱۰ | مولانا عبدالستار قادری عثمانی |
| ۱۱ | مولانا مفتی کرم احمد | ۱۲ | مولانا حاجی عبدالجبار مع جانی |
| ۱۳ | مولوی قاضی غلام سجاد مختار | ۱۴ | مولوی سید محمد مختار |
| ۱۵ | مولوی حکیم ذریعہ الدین | ۱۶ | مولوی حافظہ احمد ایم بخش |
| ۱۷ | مولوی سجاد حسین قادری | ۱۸ | مرزائی جان بیگ |
| ۱۹ | مولوی نوشہ عباسی | ۲۰ | مولانا ایثار علی شاہ سجادہ نشین |
| ۲۱ | مولانا حاجی شاہ اسرار احمد | ۲۲ | حکیم رئیس احمد سہسوائی |
| ۲۳ | جناب اجیری میاں شیخ پوری | ۲۴ | قاضی عبدالعظیم ستوری |
| ۲۵ | قاضی ایوب حسن بسولی | ۲۶ | سید رئیس احمد قادر آباد |
| ۲۷ | صوفی یعقوب علی خان ابوحیاتی | ۲۸ | پیرزادہ ارشد علی آستانہ سلطان جی |
| ۲۹ | پیر جی محمد سعید خان آستانہ حضرت شاہ ولایت | | |
| ۳۰ | پیرزادہ سید فضل حسین آستانہ سید احمد | | |
| ۳۱ | مولوی ایوب شاہ قادری | ۳۲ | ملا عبدالعزیز سکھانو |
| ۳۳ | شیخ عبدالوحید سکھانو | ۳۴ | قاضی یوسف حسن (۱) |

(۱) ہفت روزہ بچہ سکھری، رامپور، ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء - ص ۶

(ب) ہفت روزہ انجیل، امرتسر، ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء - ص ۱۱

سنی کانفرنس ضلع بدایوں کی اہم تجاویز

اسلامی حکومت کے قیام اور انتخابات میں مسلم لیگ کی حمایت

۱ یہ اجلاس اس امر پر اپنی دلی مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ حضرات مشائخ و علمائے اہل سنت اسلامی حکومت کے قیام یعنی پاکستان اور مسئلہ انتخاب میں مسلم لیگ کی پر جوش حمایت فرما رہے ہیں اور مشرکین و نصاریٰ کے بالقابل اسلامی احکام کا بشروہ لبلاغ فرمانے میں اپنا فریضہ دعوت و حق انجام دے رہے ہیں۔ یہ اجلاس یقین کرتا ہے کہ آنے والے انتخاب میں بھی سلبہ انتخابات کی طرح پورے اشہاک کے ساتھ کانگریس کا مقابلہ کریں گے۔

۲ یہ جلسہ صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مراؤ لہادی ناظم عمومی آل انڈیا سنی کانفرنس و حضرت مولانا علامہ سید محمد صاحب اشرفی محدث کچھوچھوی مدظلہ کی گراں قدر خدمات پر جوہ سنی کانفرنس کی تکمیل و توسیع کے سلسلہ میں انجام دے رہے ہیں عمیق جذبات کے ساتھ مبارک بلا پیش کرتا ہے اور اس امر سے اتفاق کرتا ہے کہ طبقہ اہل سنت کو ایک لڑی میں منسلک کیا جائے اور علماء و مشائخ کرام اور مدارس و خانقاہوں کی تنظیم کرنے ہوئے تبلیغ و اشاعت دین کا عملی کام شروع کیا جائے مدارس اہل سنت کے لئے ایک ایسا مفید و مشترک نصاب جاری کیا جائے جس کے بعد ہمارے طلباء بہترین مدرس کو مفتی، واعظ عالم بن کر مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبہ میں خدمات انجام دے سکیں۔

۳ چونکہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی صوجاتی شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور ضلع واری شاخوں کا قیام عمل میں آرہا ہے بدایوں جیسے مرکز اہل سنت میں ضلع سنی کانفرنس کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے اور مجلس منظمہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ حسب ضرورت اپنے حلقہ کو اگر اور زیادہ وسیع کرنا چاہے تو کر سکتی ہے مجلس انتظامیہ کا کورم گیارہ ہوگا۔

۴ طے پایا کہ ہر دو مہمان شر و ضلع میں حضرت صدر صاحب کی ہدایت کے مطابق تبلیغ و اشاعت دین کا کام شروع کر دیں۔ اور چندہ رکنت و عطایا کی رقوم کا حساب مرتب فرما کر جناب مولوی نمال الدین صاحب فی اے، ایل ایل بی وکیل خزانچی کی وساطت سے مسلم یونیونین ہک میں جمع کر کے سنی کانفرنس کا حساب کھول دیں جس کا تمام نظم خزانچی صاحب فرمائیں گے اور حسب ضرورت صدر و ناظم کے دستخط و منظوری سے رقوم برآمد کریں گے۔

سنی کانفرنس پوکھرا ضلع مظفرپور (بہار)

حضرت مولانا سید الزمان نے زیر صدارت مولانا نعیم الدین نعمت فاضل ششی سنی کانفرنس کا ایک جلسہ منعقد کیا، جس میں موصوف نے سنی کانفرنس کے دستور اساسی اور اغراض و مقاصد پر بھرت افروز روشنی ڈالی، سنیوں کو اپنے فرائض سے مطلع کیا۔ حاضرین نے اپنی دلچسپی کا اظہار کیا اور ہر خدمت جالانے کے ذمہ دہ بنے۔ حسب ذیل افراد پر مشتمل مجلس منتظمہ منتخب ہوئی۔

| | | |
|---|-----------------------------|-----------|
| ۱ | مولانا وصی الرحمن | صدر |
| ۲ | مولانا نعیم الدین نعمت | نائب صدر |
| ۳ | مولانا عبدالعزیز فیض پوری | ناظم |
| ۴ | مولانا محمد ایوب حامدی رضوی | نائب ناظم |
| ۵ | حکیم محمد رفیق | خازن |

علاوہ ازیں گیارہ اصحاب جمعیت منتظمہ کے ممبر منتخب ہوئے۔ (۱)

سنی کانفرنس ضلع جبل پور (سی پی)

۱۲ جنوری ۱۹۳۶ء کو مولانا سید محمد عبدالرب قادری جبل پوری مفتی اعظم سی پی کے دولت کدہ دلیائی روڈ جبل پور پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا، جلسہ کا اعلان بذریعہ اشتہار پہلے سے کر دیا گیا تھا، جلسہ گاہ میں مجلس کی روشنی اور لاؤڈ سپیکر کا معقول انتظام تھا۔ جبل پور کے ہزار ہا اہل سنت نے شرکت کی۔ حسب ذیل علماء کرام خاص طور پر موجود تھے۔

- ۱ مولانا مفتی عبدالرشید خان فتح پوری بانی جامعہ عربیہ ناگ پور
- ۲ مولانا شاہ آل حسن سنبلہ، شیخ الحدیث جامعہ عربیہ ناگ پور
- ۳ مولانا عبدالسلام باندوی ۴ مولانا ابو المسعود سید عبدالمعجود قادری جبل پوری
- ۵ مولانا سید عبدالودود جبل پوری ۶ مولانا ابو الحامد عبدالسعود وجود قادری جبل پوری
- ۷ مولانا سید محمد مسعود مظہر جبل پوری رکن شعبہ تبلیغ جامعہ عربیہ ناگ پور
- ۸ مولانا حکیم سید حشمت علی حمیر پوری
- ۹ مولانا قاری سید احسن المودود احسن جبل پوری
- ۱۰ مولانا حکیم سید محمد مقصود غازی جبل پوری
- ۱۱ مولانا سید نور الاسلام باندوی

حاضرین کے جذبات عمل اور اتحاد اور علماء نے فاروقی دور کا نقشہ پیش کر دیا۔ سنی کانفرنس ضلع جبل پور کی مجلس منتظرہ کے حسب ذیل حضرات منتخب ہوئے:

- ۱ مولانا زاہد میاں صدر ۲ مولانا ابو المسعود سید عبدالمعجود قادری نائب صدر
 - ۳ حاجی حیدر ماسٹر نائب صدر ۴ بابو نظیر احمد ناظم
 - ۵ صوفی محمد حسین نائب ناظم ۶ مولانا عبدالودود خازن
- علاوہ ازیں ممبران ذیل منتخب ہوئے

- ۱ مولانا عبدالسعود وجود قادری ۲ حاجی محمد ابراہیم
- ۳ ملا عبداللطیف ۴ صوفی کریم بخش ۵ حاجی عبدالجبار (۱)

(۱) ہفت روزہ دیدہ سکندری رامپور مجریہ ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفتیہ امرتسر مجریہ ۱۳ تا ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء ص ۱۱

سنی کانفرنس زکریا ہندریو، بمبئی

مولانا عبدالسود سید عبدالجود قادری جیل پوری، رکن آل انڈیا سنی کانفرنس نے سیوڑی میں عاشورہ محرم میں اپنے مواعظ حسہ میں مسلمانوں کو مسئلہ پاکستان اور انتخاب میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے موقف سے خوب واقف کیا، مسلم لیگ کی تائید کے لئے تقاریر کیں۔ آپ کی تحریک سے محرم ۱۳۲۵ھ دسمبر ۱۹۴۵ء میں سیوڑی زکریا ہندریو بمبئی میں سنی کانفرنس کی شاخ قائم ہوئی، حسب ذیل ائمہ دار منتخب ہوئے۔

| | |
|----------|-----------------------|
| صدر | ۱ جناب ٹیل عبدالقادر |
| نائب صدر | ۲ جناب ماسٹر محمد علی |
| ناظم | ۳ جناب بلو فقیر محمد |
| خازن | ۴ جناب سیٹھ فیاض علی |
| ممبر | ۵ جناب محمد یونس |
| ممبر | ۶ جناب لال محمد |
| ممبر | ۷ جناب محمد حسین |
| ممبر | ۸ جناب محمد اسماعیل |
| ممبر | ۹ جناب معین الدین |
| ممبر | ۱۰ جناب حسین مقدم |
| ممبر | ۱۱ جناب شیخ قمر الدین |
| ممبر | ۱۲ جناب حسن رضا |
| ممبر (۱) | ۱۳ جناب شاہ محمد |

سنی کانفرنس ضلع گجرات، پنجاب

۸ جنوری ۱۹۳۶ء کو سنی کانفرنس ضلع گجرات کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت سید ولایت شاہ جماعتی منعقد ہوا، مختلف تقاریر میں علماء نے مسلم لیگ کی حمایت کے بارے میں سنی کانفرنس کے موقف کو بیان کیا اور بعض غلط فہمیوں کی وضاحت کی۔ اس سلسلہ میں چند قراردادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے۔

۱ یہ جلسہ اخبار الفتیہ امرتسر کے رویہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ مسلم لیگ اور سنی کانفرنس کے خلاف مخالفانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ گذشتہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں اخبار نے حضرت مولانا مصطفیٰ رضا قادری بریلوی اور حضرت مولانا محمد علی اعظمی کے دو فتوے شائع کئے ہیں، جن میں مسلم لیگ کی مخالفت کا ذکر ہے، اسی طرح اخبار شہباز نے مسلم لیگ کی مخالفت میں حضرت امیر ملت سید جماعت علی کا فتویٰ شائع کیا ہے۔

اخبار الفتیہ اور شہباز کی کارروائی فرضی ہے، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، ان فتویٰ کا کوئی وجود نہیں۔

۲ مسلمان اب خواب غفلت سے بیدار ہو چکے ہیں، سنی کانفرنس انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوگی اور پاکستان لے کر رہے گی۔ (۱)

(۱) ہفت روزہ ہدیہ سکندری راولپنڈی، ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء۔ ص ۲

نوٹ۔ جناب حکیم سید ہمدان شاہ علم سنی کانفرنس ضلع گجرات، پنجاب نے جلسہ کی کارروائی اخبارات کو روانہ کی

سنی کانفرنس منوہر ضلع کوٹہ (ریاست راجپوتانہ)

جنوری ۱۹۳۶ء میں قصبہ منوہر ضلع کوٹہ میں نہایت آب و تاب سے سنی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ جلسہ عام میں حسب ذیل عہدیدار بالاتفاق رائے منتخب ہوئے!

| | | | |
|---|------------------------|---|---|
| ۱ | قاضی محبوب اللہ صدر | ۲ | مولانا بغیر احمد نائب صدر |
| ۳ | جناب محمد اسماعیل ناظم | ۴ | مفتی صفدر علی نائب ناظم |
| ۵ | سیٹھ محراب علی خازن | | جامع مسجد قصبہ منوہر سنی کانفرنس کا دفتر قائم کیا گیا (۱) |

سنی کانفرنس کوٹہ (ریاست راجپوتانہ)

کوٹہ اسٹیٹ کے مسلمان اہل سنت نے حسب ذیل عہدیداران سنی کانفرنس منتخب کئے اور عہد کیا کہ ہم کسی طرح الیکشن کے معاملہ میں تمام مسلمانوں سے بغاوت کر کے کانگریس کی حمایت نہ کریں گے، جو حکم مرکزی سنی کانفرنس سے ملے گا، جلالائیں گے اور دین حق کی نصرت و حمایت کریں گے۔

| | |
|---|---|
| ۱ | مولانا محمد لودیس خطیب جامع مسجد قاضی شہر |
| ۲ | حکیم پروفیسر کریم بخش |

صدر
ناظم (۲)

سنی کانفرنس ریاست ہونڈی

ضلع ریاست ہونڈی میں سنی کانفرنس کی تشکیل جلسہ عام میں کی گئی، مندرجہ ذیل اصحاب عہدیدار منتخب ہوئے۔

| | |
|---|--|
| ۱ | مولانا عبدالحفیظ چلی بھینی مدرس اعلیٰ انگریزی کالج ہونڈہ |
| ۲ | مولانا حکیم حبیب الرحمان |

صدر
ناظم (۳)

کثیر اصحاب ممبر بنے

(۱) ہفت روزہ دبہ سکھری داسپور، بکریہ ۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء ص ۶ (ب) ہفت روزہ ہفتیہ امرتسر بکریہ ۷ جنوری ۱۹۳۶ء ص ۱
(۲) ہفت روزہ دبہ سکھری داسپور بکریہ ۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء ص ۶ (ب) ہفت روزہ ہفتیہ امرتسر بکریہ ۷ جنوری ۱۹۳۶ء ص ۱
(۳) ہفت روزہ دبہ سکھری داسپور، بکریہ ۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء ص ۶ (ب) ہفت روزہ ہفتیہ امرتسر، بکریہ ۷ جنوری ۱۹۳۶ء ص ۱۱
نوٹ: الفقیہ میں ناظم کا نام حکیم مفتی الدین درج ہے

سنی کانفرنس ضلع وردہا کی تشکیل اور مسلم لیگ کی تائید

۵۔ جنوری ۱۹۳۶ء کو حکیم امیر میاں کے مکان پر سنی کانفرنس کا ایک جلسہ منعقد ہوا، مولانا محمد حسن خاں ندوی خطیب جامع مسجد وردہا اور مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے، نیز کانگریس کی تردید اور مسلم لیگ کی تائید پر مدلل تقریریں کیں۔ حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

مسلمانان وردہا کا یہ جلسہ عام ہزاروں علماء اور مشائخ کی جمیعت عالیہ سنی کانفرنس کو ضروری خیال کرتے ہوئے مسلمانان ہند سے اپیل کرتا ہے کہ سنی کانفرنس نیز اس کے صدر حضرت محدث علی پوری صاحب کے مسلم لیگ کے حمایت کے اعلان کی تائید کرتے ہوئے ان دونوں کو کامیاب بنائیں۔

عہدیداران منتخب کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں :

| | | |
|---|-------------------------------------|-----------|
| ۱ | مولانا حسن خاں خطیب جامع مسجد وردہا | صدر |
| ۲ | جناب حکیم امیر میاں | نائب صدر |
| ۳ | جناب حاجی سیٹھ محمد اسحاق | نائب صدر |
| ۴ | مولوی عبدالحمید امام مسجد گنجیہ | ناظم |
| ۵ | جناب سراج الدین پان والے | نائب ناظم |
| ۶ | جناب مرزا غفور بیگ فروٹ مرچنٹ | نائب ناظم |
| ۷ | حاجی سیٹھ احمد حاجی صالح محمد | حازن |

علاوہ ازیں اراکین مجلس منتظمہ کے اسمائے گرامی یہ ہیں :

| | | | |
|---|---|---|-----------------------------------|
| ۱ | جناب بابو حبیب محمد | ۲ | جناب بابو محمد قاسم |
| ۳ | جناب سیٹھ عبداللہ مالک دزیریہ ہوٹل وردہا | ۴ | جناب غشی شیخ دزیریہ میاں |
| ۵ | جناب ٹیل احمد علی | ۶ | جناب عبدالکیم ہشتہ چشتی غازی پوری |
| ۷ | جناب شیخ امام | | |
| ۸ | جناب سیٹھ عبدالغنی پہلوان مالک چین ہوٹل وردہا (۱) | | |

(۱) (۱) ہفت روزہ بدیع سکندری برائے پیر ۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء ص ۶ (ب) ہفت روزہ الفت

امرتسر، مجریہ ۲۸۴۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء ص ۱۱

نوٹ: وردہا، آل انڈیا کانگریس کے کردار کا مسٹر کاندھی کا مسکن ہے۔ گویا کانگریس کے گھر میں بھی سنی کانفرنس کی تشکیل ہوئی۔ اس سے آل انڈیا سنی کانفرنس کی حیثیت عامہ کا اندازہ ہو سکتا ہے (فقیر قادری غنی ص)

سنی کانفرنس صوبہ سی پی ویدار

۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء جامعہ عربیہ ناگ پور صوبہ سی پی ویدار میں ایک جلسہ زیر صدارت مولانا مفتی عبدالرشید شیخ الجامعہ جامعہ عربیہ منعقد ہوا، سنی کانفرنس کی اہمیت اور افادیت بیان کی گئی، دستور کے مطابق صوبہ سی پی ویدار کے لئے سنی کانفرنس کی جمعیت منظمہ منتخب ہوئی۔

| | | |
|---|---|------------------|
| ۱ | مولانا مفتی عبدالرشید | صدر |
| ۲ | مولانا شاہ آل حسن جامعہ عربیہ | نائب صدر |
| ۳ | مولانا قاری مصلح الدین خطیب جامع مسجد صدر بازار | نائب صدر |
| ۴ | مولانا قاری عبدالسجود وجود قادری جبل پوری | ناظم |
| ۵ | مولانا غلام کریم شائق | نائب ناظم |
| ۶ | مولانا حافظ سید محمد مسعود مظہر جبل پوری | ناظم نشر و اشاعت |
| ۷ | جناب میر حسن رضی اشرفی ناگ پوری | خازن |

مندرجہ ذیل حضرات رکن منظمہ منتخب ہوئے :

| | |
|---|---|
| ۱ | مولانا حکیم شاہ علیم الدین احمد جھندواڑہ |
| ۲ | مولانا حکیم اعجاز احمد فریدی خطیب جامع مسجد اجٹانڈ گاؤں |
| ۳ | مولانا محمد اسلام صدر مدرس مدرسہ عربیہ امر اؤٹی ویدار |
| ۴ | مولانا محمد الیاس صدر مدرس و خطیب دھمتری رائپور |
| ۵ | مولانا محمد عبداللہ خاں صدر مدرس مدرسہ عربیہ جھندواڑہ |
| ۶ | مولانا محمد بین الدین صدر مدرس مدرسہ فرقانیہ چاندہ (۱) |

(۱) ہفت روزہ دبہ سکندری۔ رائپور۔ بحریہ ۱۵ فروری ۱۹۳۶ء میں موصولات

سنی کانفرنس سہرام

۱۷ جنوری ۱۹۴۶ء کو مولانا شاہ مصلح الدین احمد کی زیر صدارت سنی کانفرنس

سہرام کا شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ (۱)

سنی کانفرنس ساگور ضلع کوئٹہ اسٹیٹ کی تشکیل

مولانا ایم. ٹی. احمد مالاباری سفیر آل انڈیا سنی کانفرنس نے مسلمان ساگور کو جمع کر کے سنی کانفرنس کی اہمیت و ضرورت اور اس کے مقاصد بیان کئے اور کانگریس کی مسلم کش پالیسی کا اظہار کیا اور تنظیم اہل سنت کی خوبیاں بیان فرمائیں، مسلمان ساگور نے سنی کانفرنس کا خیر مقدم کیا اور حسب ذیل افراد عہدیدار مقرر ہوئے۔

صدر

ناظم (۲)

صدر مدرس مدرسہ ساگور

۱ قاصی محمد یسین

۲ مولانا محمد بیچھی

(۱) ہفت روزہ جدید سکندریہ نمبر ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء ص ۸

(۲) ہفت روزہ فقیہ امرتسر ۱۳۵۷ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۱۱

سنی کانفرنس قصبہ منو ناتھ بھجن

۲۲ دسمبر ۱۹۳۵ء کو قصبہ منو ناتھ بھجن میں مولانا مفتی محمد ثناء اللہ اعظمی کے مکان پر سنی کانفرنس کا ایک جلسہ منعقد ہوا، جس میں سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے۔ سنی کانفرنس کی جمعیت منظمہ کا انتخاب عمل میں لایا گیا!

| | | |
|---|--|------------|
| ۱ | مولانا پیر محمد یعقوب قادری سرپرست مدرسہ بحر العلوم | صدر |
| ۲ | مولانا محمد عمر قادری نائب ناظم مدرسہ بحر العلوم | نائب صدر |
| ۳ | قاری نظام الدین احمد قادری مجددی صدر مدرس مدرسہ بحر العلوم | ناظم اعلیٰ |
| ۴ | جناب منشی محمد مصطفیٰ رضوی | نائب ناظم |
| ۵ | جناب عبدالرشید | خازن |

درج ذیل ممبران مقرر ہوئے !

| | | | | |
|---|---------------------|-----------------------|---|----------------|
| ۱ | حافظ محمد عصمت اللہ | ناظم مدرسہ بحر العلوم | ۲ | حاجی اشرف اللہ |
| ۳ | سیٹھ محمد ظہور | عبدالرؤف | ۵ | قاضی رحمت اللہ |
| ۶ | محمد ثناء اللہ (۱) | | | |

سنی کانفرنس اور سنی

عظیم الشان جلسہ عید میلاد النبی ﷺ اور سنی کانفرنس کی تشکیل

۱۵، ۱۶، ۱۷ فروری ۱۹۳۶ء کو شہر لورئی میں شاندار اجلاس منعقد ہوئے۔ اجلاس کی صدارت جناب عبداللطیف وکیل صدر مسلم لیگ لورئی نے کی۔ اس اجلاس میں ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس مولانا قادری سید محمد عبدالعزیز قادری جیل پوری رکن خاص آل انڈیا سنی کانفرنس اور مولانا الطاف حسین نے خطاب کیا، مقررین نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد اور اہمیت کو بیان کیا۔

حسب ذیل حضرات پر مجلس منتظمہ منتخب ہوئی:

- | | | |
|---|-------------------------|------------------------------|
| ۱ | جناب عبداللطیف ایڈووکیٹ | صدر |
| ۲ | جناب مولانا خٹ | نائب صدر |
| ۳ | جناب اللہ رکھاراف | ناظم |
| ۴ | جناب عزیز احمد عرف بابو | نائب ناظم |
| ۵ | جناب حفیظ الرحمن سوداگر | مہتمم جلسہ عید میلاد النبی ﷺ |
| | | خازن |

ممبران :

- | | | | |
|---|------------------------|---|---------------------------|
| ۱ | جناب علاؤ الدین | ۲ | جناب حکیم شہید دار |
| ۳ | جناب نور محمد سوداگر | ۴ | جناب نور محمد درس |
| ۵ | جناب عبدالرحمن سوداگر | ۶ | جناب منظور احمد سوداگر |
| ۷ | جناب خلیفہ علی حسین | | |
| ۸ | جناب مولانا الطاف حسین | | مبلغ خلیع سنی کانفرنس (۱) |

شعبہ تبلیغ سنی کانفرنس الہ آباد کا قیام

۷ فروری ۱۹۳۶ء کو دائرہ شاہ محمد، الہ آباد میں مسلسل قیام تبلیغ سنی کانفرنس زیر صدارت مولانا سید محمد مسعود مظہر جبل پوری ناظم نشر و اشاعت سنی کانفرنس صوبہ سی پی و د اراک ایک جلسہ عام منعقد ہوا، اجلاس میں مولانا موصوف نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد اور شعبہ تبلیغ کی ضرورت اور اہمیت بیان کی مولانا سید حشمت علی نے اس تجویز کی تائید کی۔ اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

| | | |
|---|--|------------------|
| ۱ | مولانا مشتاق احمد مدرس مدرسہ معراج العلوم الہ آباد | صدر |
| ۲ | مولانا عبدالباقی نبیرہ حضرت مولانا عبدالکافی | نائب صدر |
| ۳ | مولانا حکیم سید حشمت علی خلیف جامع مسجد رسول پور | ناظم |
| ۴ | مولانا حافظ نعمت اللہ خلیف جامع مسجد نغاس کہنہ | نائب ناظم |
| ۵ | مولانا سیف اللہ چشتی | ناظم نشر و اشاعت |
| ۶ | مولانا حافظ محمد قاسم | خازن |

بعد ازاں مولانا سید حشمت علی کی ایک قرارداد با اتفاق رائے منظور کی گئی،

شعبہ تبلیغ الہ آباد کا یہ عام جلسہ گورنمنٹ طانیہ کے اس فیصلہ کو، جو فدائے حریت کپتان عبدالرشید کے حق میں غیر معفانہ سات سال قید با مشقت کے سلسلہ میں صادر ہوا ہے، بنظر نفرت دیکھتا ہے اور برٹش (گورنمنٹ) کو کھلے طور پر آگاہ کرتا ہے کہ اگر اس نے موجودہ طرز عمل کو نہ بدلاتو آئندہ مسلمانوں کے ہنگامہ خیز اقدام کی تمام تر ذمہ داری حکومت کے سر ہوگی (۱)

(۱) ہفت روزہ حبیب سکندری راسپور مجریہ ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء ص ۸

سنی کانفرنس ایڈاپلی (ٹراکٹور)

۸ فروری ۱۹۳۶ء کو ایڈاپلی میں مولانا ایم۔ ٹی۔ ای احمد نعیمی مالابادی کی مساعی

جیلہ اور یہاں کے علماء کرام کے تعاون سے سنی کانفرنس کی شاخ منتخب ہوئی۔ (۱)

سنی کانفرنس چنچو تحصیل ٹنڈوالہ یار کی تشکیل

۱۱ فروری ۱۹۳۶ء کو مولانا فدا حسین شاہ کی صدارت میں چنچو میں ایک عظیم الشان

جلسہ منعقد ہوا، جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ شاہ صاحب موصوف کے علاوہ دیگر علماء کرام نے خطابات کئے۔ جلسہ میں سنی کانفرنس کی تشکیل کی گئی۔

| | | | | | |
|---|----------------------|------|---|-----------------------|----------|
| ۱ | مولانا احمد ہاشمی | صدر | ۲ | مولانا علی محمد بیانی | نائب صدر |
| ۳ | جناب محمد یوسف ہاشمی | ناظم | ۴ | حاجی غلام حیدر شیرانی | خازن (۲) |

سنی کانفرنس پھپھوند ضلع اٹاوہ کا قیام

۷ صفر ۱۳۶۵ھ / ۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء کو قصبہ پھپھوند ضلع اٹاوہ میں سنی کانفرنس کا انعقاد

عمل میں آیا۔ حسب ذیل عہدیداران تجویز کئے گئے۔

| | | | | | |
|---|-----------------------|------|---|-----------------------------|-----------|
| ۱ | مولانا سید اعجاز حسین | صدر | ۲ | جناب عثمان احمد خاں نمبردار | نائب صدر |
| ۳ | جناب حکیم عبدالعباد | ناظم | ۴ | سیٹھ عبداللطیف | نائب ناظم |
| ۵ | مولوی امیر حسین | خازن | | | |

اراکین جمعیت منتظمہ :

| | | | |
|---|------------------|---|-----------------------------|
| ۱ | جناب مقبول الہی | ۲ | جناب ڈاکٹر اشفاق حسین قیسری |
| ۳ | جناب سفیر خاں | ۴ | جناب لیاقت حسین |
| ۵ | جناب حسن خاں (۳) | | |

(۱) ہفت روزہ جدیدہ سکندری رامپور مجریہ ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء ص ۹

(۲) ہفت روزہ النبی امرتسر مجریہ ۱۳۴۷ھ ۱۹۳۶ء ص ۱۱

(۲) ہفت روزہ جدیدہ سکندری رامپور مجریہ ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء ص ۹

سنی کانفرنس الہ آباد کا شاندار اجتماع

اور عید میلاد النبی ﷺ کا جلسہ و جلوس

حسب اطلاع مولانا عبدالحی رکن سنی کانفرنس الہ آباد، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء عید میلاد النبی ﷺ کا عظیم الشان چار روزہ اجتماع دائرہ ماحمدی شاہ محلہ کوہن ٹولہ الہ آباد میں منعقد ہوا، علماء و مشائخ نے مواظظ حسنہ سے مستفید کیا۔ جلسہ گاہ کا انتظام قابل دید تھا، میلاد النبی ﷺ کے جلسہ میں علمائے کرام نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ نیز آل انڈیاسنی کانفرنس مدارس کے منعقد ہونے والے فقید الشال اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ حاضرین نے بصد احترام لبیک کہا، حسب ذیل علماء کرام نے اس اجلاس میں خطاب کیا۔

- ۱ خطیب الہند مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی صدر مجلس استقبالیہ آل انڈیاسنی کانفرنس
- ۲ ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیاسنی کانفرنس
- ۳ مولانا قاضی احسان الحق مفتی ہواج
- ۴ مولانا عبدالحمید مدرس مدرسہ حمیدیہ رضویہ مدرس
- ۵ مولانا محمد سلیمان اشرفی مدرس مدرسہ احسن المدارس کانپور
- ۶ مولانا محمد محبوب اشرفی مدرس مدرسہ احسن المدارس کانپور
- ۷ مولانا فضل الصمد پٹلی بھیتی
- ۸ مولانا محمد اسلم سنہلی
- ۹ مولانا محمد مظفر حسین اشرفی کچھوچھوی
- ۱۰ مولانا مظفر قادری جبل پوری (۱)

شعبہ تبلیغ سنی کانفرنس صوبہ سی پی ویرار کی تبلیغی مساعی

سنی کانفرنس صوبہ سی پی ویرار کے ناظم حضرت مولانا عبدالمسود وجود قادری جبل پوری امیر شعبہ تبلیغ ۲۵ فروری ۱۹۴۶ء سے درج ذیل قسبات کے دورہ پر روانہ ہوئے۔

ڈونگر گڑھ

راج نامہ گاؤں

ورگ

☆ رائے پور

☆ دھمتری

☆ بھانا پرا

☆ بلا سپر

☆ اکترا

☆ جانا

☆ سکتی

☆ کمریاں

☆ رائے گڑھ

☆ جمار سوگوڑا

مولانا قادری سید محمد حسن نے قصبہ جات و دیہات ضلع بالا کھٹا و چند واڑہ کا دورہ کیا۔

مولانا شاہ عبدالصمد نے ضلع راجپتی کے قسبات کا تبلیغی دورہ کیا۔

اہل اسلام نے اصلاحی تقریروں سے بھرپور فوائد حاصل کئے۔

(۱) ہفت روزہ جدیدہ سکندری رامپور بحریہ المذبح ۱۹۴۶ء ص ۵

سنی کانفرنس قصبہ ایرلیاں ضلع فتحپور مسوہہ کا قیام

۲۱ ربیع الثور ۱۳۶۵ھ / ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء کو قصبہ ایرلیاں ضلع فتحپور مسوہہ میں سنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا سید عبدالمجید قادری جنیل پوری نے آل انڈیا سنی کانفرنس کی اہمیت اور ضرورت پر بصیرت افروز تقریر کی۔ جناب محمد عبدالواسع خاں قادری کی درج ذیل تجویز اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

مسلمان قصبہ ایرلیاں ضلع فتحپور مسوہہ کا یہ جلسہ آل انڈیا سنی کانفرنس، مدراس کے انعقاد کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور بطیب خاطر اس کا خیر مقدم کرتا ہے اور اس کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہے اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر حضرت مولانا پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری دامت برکاتہم اور ناظم اعلیٰ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء جناب مولانا حافظ مولوی مفتی حامی حکیم سید محمد نعیم الدین صاحب دامت برکاتہم مراد آبادی و دیگر حضرات علمائے اہل سنت و جماعت کے وجود کو رحمت الہی سمجھتا ہے اور جمیع مسلمان ہند سے آل انڈیا سنی کانفرنس کی افادت اور تائید کی پر زور اپیل کرتا ہے۔

قصبہ ایرلیاں کی سنی کانفرنس کے درج ذیل اراکین پر مشتمل جمعیت منظمہ کا انتخاب

عمل میں آیا۔

| | | |
|---|-----------------------------------|-----------|
| ۱ | حکیم سید محمد اسحاق عرف نواب میاں | صدر |
| ۲ | سید شاہ مظہر الحسن | نائب صدر |
| ۳ | صادق حسین | نائب صدر |
| ۴ | امین سید اسرار علی (پیشتر) | ناظم |
| ۵ | حکیم سید بدر علی | نائب ناظم |
| ۶ | سید زوار حسین | نائب ناظم |
| ۷ | ماسٹر سید محمد طیب علی | خازن |

علاوہ ازیں دس مزید ممبران مقرر ہوئے (۱)

ملحوظہ ہفت روزہ جدید سکندری رامپور مجریہ المذبح ۱۹۴۶ء ص ۵

سنی کانفرنس دھمتری ضلع ناگ پور (سی۔ پی)

۲۶ فروری ۱۹۴۶ء کو جامع مسجد حنفیہ دھمتری میں زیر صدارت مولانا حکیم پیر محمد

الیاس علی مسعودی خطیب جامع مسجد، سنی کانفرنس کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔

مولانا موصوف نے نئی نئی بے دینیوں اور گمراہیوں کا ذکر کرتے ہوئے سنی کانفرنس کی

ضرورت بیان فرمائی، آپ کی تقریر سے اہل سنت نے گرجوشی سے سنی کانفرنس کی مجلس منتظمہ کی تشکیل میں حصہ لیا۔ حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

| | | |
|---|--|-----------|
| ۱ | مولانا قاری سعید الدین احمد خطیبہ امام | صدر |
| ۲ | جناب فشی محمد ہاشم فیض جمال نور محمد | نائب صدر |
| ۳ | جناب سید غلام جیلانی ٹھیکیدار | ناظم |
| ۴ | جناب حافظ سید سعادت علی | نائب ناظم |
| ۵ | جناب عثمان عبداللہ جزل مرچنٹ | خازن |

ممبران خصوصی :

| | | | |
|----|--------------------------------|----|------------------------------------|
| ۱ | جناب سید محبوب علی | ۲ | جناب ابو حسین خاں |
| ۳ | جناب عبداللہ خاں | ۴ | جناب فشی عجائب خاں |
| ۵ | جناب ظلیل احمد فروٹ مرچنٹ | ۶ | جناب سیٹھ حبیب احمد ساگر لوالے |
| ۷ | جناب محمد غوث سائیکل مرچنٹ | ۸ | جناب حسین بھائی آکل مرچنٹ |
| ۹ | جناب رحیم فحش آکل مرچنٹ | ۱۰ | جناب سیٹھ عبدالحبیب آکل مرچنٹ |
| ۱۱ | جناب سیٹھ رسول محمد چوڑی مرچنٹ | ۱۲ | جناب سیٹھ عبدالرحیم چوڑی مرچنٹ (۱) |

شعبہ تبلیغ سنی کانفرنس آلہ آباد کا جلسہ عام

۲۶ فروری ۱۹۳۶ء سنی کانفرنس کے شعبہ تبلیغ کی طرف سے مولانا سید سیف اللہ ناظم

نشر و اشاعت سنی کانفرنس موضع لال کرتی ضلع آلہ آباد نے ایک جلسہ عام سے خطاب کیا محفل کو خوب سجایا گیا۔ چونکہ یہاں فوجی چھاؤنی ہے اس لئے فوجی بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے، مولانا موصوف نے اصلاح عقائد و اعمال، سیرت نبوی اور مذہب اسلام کی خوبیاں بیان فرمائیں۔ صلوٰۃ و سلام پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ حاضرین پر تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ (۱)

سنی کانفرنس ضلع جالوں کی تشکیل

آل انڈیا سنی کانفرنس رحمت باری ہے

آل انڈیا مسلم لیگ کا اعتراف

۱۹ فروری ۱۹۳۶ء کو جالوں میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں

۱ مولانا سید عبدالمجید قادری جنیل پوری رکن آل انڈیا سنی کانفرنس

۲ مولانا سید محمد عبدالسلام باندوی قادری ناظم شعبہ تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس

۳ مولانا عبداللطیف نے خطاب کیا۔

مقررین نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور کانگریسی سازشوں کا پردہ

چاک کیا۔ کانگریسی مفادات کی حامی سنی بورڈ لکھنئو کی چالوں سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ نیز بتایا گیا کہ

سنی کانفرنس کی بدکتوں سے مسلم لیگ مرکزی اسمبلی کے موقع پر کامیاب ہوئی اور آئندہ بھی کامیاب

ہوگی۔ درج ذیل قرارداد کو اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔

(۱) ہفت روزہ جب سکندری رامپور مجریہ الہیہ ۱۹۳۶ء ص ۵
مراسلہ: حکیم سید حسرت علی ناظم شعبہ تبلیغ سنی کانفرنس آلہ آباد

جالوں کا یہ جلسہ عام آل انڈیا سنی کانفرنس کو آل انڈیا مسلم لیگ کے لئے رحمتِ باری سمجھتا ہے اور مسلمان ہند سے پر زور الفاظ میں اپیل کرتا ہے کہ سنی کانفرنس اور مسلم لیگ کو کامیاب بنائیں۔

حسب ذیل مجلس منظمہ منتخب ہوئی :

| | | |
|-----------|---|-------------------------------|
| صدر | ۱ | جناب دکت اللہ متولی جامع مسجد |
| نائب صدر | ۲ | جناب حافظ سلیمان خاں سوداگر |
| نائب صدر | ۳ | جناب محمد اسلمیل |
| ناظم | ۴ | جناب فشی رسول خاں مدرس مدرسہ |
| نائب ناظم | ۵ | جناب حافظ محمد موسیٰ سوداگر |
| خازن | ۶ | جناب محمد عینیٰ سوداگر |

ممبران :

| | | | |
|---|-----------------------|---|----------------|
| ۱ | جناب محمد عابد سوداگر | ۲ | جناب عبدالحلیم |
| ۳ | جناب محمد زاہد سوداگر | ۴ | جناب رضا محمد |
| ۵ | جناب بلو خاں | ۶ | جناب محمد شفیع |
| ۷ | جناب شیخ عیدو | | |
| ۸ | جناب نتھو | | |
| ۹ | جناب عبد السلام (۱) | | |

سنی کانفرنس پالی

مولانا غلام محی الدین ہنر نائب صدر سنی کانفرنس پالی اور مولانا محمد اشفاق حسین اجملی نعیمی ناظم سنی کانفرنس پالی کی اطلاع کے مطابق فروری ۱۹۴۶ء میں مسلمانان پالی کی دعوت پر پالی میں سنی کانفرنس کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مفتی محمد اجمل نعیمی نے عید میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر تقریر کی۔ نیز سنی کانفرنس کی اہمیت و ضرورت کو بیان فرمایا۔ مجلس منتظہ کے حسب ذیل اراکین منتخب ہوئے۔

| | | |
|---|---|-----------|
| ۱ | جناب عثمان غنی | صدر |
| ۲ | مولانا غلام محی الدین ہنر | نائب صدر |
| ۳ | جناب عبدالغنی | نائب صدر |
| ۴ | جناب مولوی عبدالمہ | نائب صدر |
| ۵ | جناب مظفر علی | نائب صدر |
| ۶ | جناب مولانا محمد اشفاق حسین نعیمی | ناظم |
| ۷ | جناب نور محمد عرف عاصی | نائب ناظم |
| ۸ | جناب محمد اسماعیل ولد عبدالکریم قاتی ماما جی والے | خازن |

ممبران خصوصی و شعری

| | | | |
|---|---------------------------|---|----------------------|
| ۱ | جناب عثمان غنی فروٹ مرچنٹ | ۲ | جناب الہی بخش |
| ۳ | جناب کریم جی | ۴ | جناب احمد جی |
| ۵ | جناب اصغر علی | ۶ | جناب لیاقت حسین |
| ۷ | جناب تراب علی | ۸ | جناب عبدالغفور خرووی |
| ۹ | جناب رحیم بخش | | |

پالی میں مدرسہ اہل سنت المعروف بہ محافظہ العلوم زیر سرپرستی صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی قائم کیا گیا۔ مدرسہ کے اراکین کا انتخاب بھی ہوا۔ (۱)

سنی کانفرنس قصبہ کلپاڑہ ضلع ہمیر پور

۲۶ فروری ۱۹۳۶ء کو ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدالسلام باندوی قادری ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس نے کلپاڑہ میں سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد ایک جلسہ عام میں بیان فرمائے۔ کانگریس اور کانگریسی مولویوں کا رد بلیغ فرمایا۔ مجلس منتظمہ کی تشکیل کی گئی۔ (۱)

سنی کانفرنس پنواڑی ضلع ہمیر پور

فروری ۱۹۳۶ء میں قصبہ پنواڑی میں ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدالسلام باندوی نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ احرار۔ خاکسار جمعیت علماء ہند اور علمائے دیوبند، سنی بورڈ لکھنؤ وغیرہ کا کامل رد فرمایا۔ درج ذیل قراردادیں جو ش سے منظور کی گئی۔
مسلمانان پنواڑی کا یہ جلسہ عام آل انڈیا سنی کانفرنس کے علمائے ربانی کا وجود مسلم لیگ کے لئے رحمت باری سمجھتا ہے اور مسلمانان ہند سے سنی کانفرنس و مسلم لیگ کے کامیاب ہونے کی اور کانگریس سے اجتناب کی پر زور اپیل کرتا ہے۔
مجلس منتظمہ کے لئے اشراف پنواڑی کا انتخاب عمل میں لایا گیا (۲)

(۱) ہندو روزنامہ سکنڈری راپور بحریہ المجلد ۱۹۳۶ء ص ۶

(۲) ایضاً ص ۶

نوٹ: مجلس منتظمہ کے اہم گرامی مضمون ہونگے۔ (فقیر قادری علی حق)

سنی کانفرنس مہنگا واں ضلع بھاگل پور

مولانا محمد شعیب ناظم سنی کانفرنس مہنگا واں ضلع بھاگل پور کی اطلاع کے مطابق ۲۰ فروری ۱۹۳۶ء کو سنی کانفرنس کا ایک اجلاس مہنگا واں میں ہوا۔ صدارت کے فرائض مولانا محمد عبدالغفور صدیقی صدر سنی کانفرنس علاقہ تھانہ عمر پور نے ادا کئے۔

مولانا قاری محمد منیر الدین انصاری نائب ناظم سنی کانفرنس تھانہ عمر پور اور مولانا فدا حسین صدیقی چشتی نے خصوصی طور پر شرکت کی، علمائے کرام نے تنظیم کی ضرورت اور جمعیت عالیہ اسلامیہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ چند قراردادیں بھی منظور ہوئیں۔ مجلس منتظمہ کے اراکین کا انتخاب ہوا۔ (۱)

(۱) ہفت روزہ دبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۶ء ص ۳

نوٹ: مجلس منتظمہ کے اسماء گرامی دستیاب نہ ہو سکے (فقیر قادری عفی عنہ)

سنی کانفرنس ضلع باندہ

حسب اطلاع محمد بعیر الزمان خاں بھائی ناظم سنی کانفرنس باندہ سنی کانفرنس کا ایک جلسہ ۶ مارچ ۱۹۳۶ء رجم خٹ سوداگر چوڑی کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدالسلام باندوی قادری نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے، حاضرین نے سنی کانفرنس کی تائید کی، حسب ذیل مجلس منتظمہ کا انعقاد ہوا۔

| | | |
|---|--|------------------|
| ۱ | مولانا سید محمد عبدالسلام قادری | صدر |
| ۲ | مولانا حافظ سعید الدین چشتی صمدی | نائب صدر |
| ۳ | مولانا حکیم جلیل احمد رحمانی | نائب صدر |
| ۴ | مولانا محمد بعیر الزمان خاں چشتی بھائی | ناظم |
| ۵ | جناب رجم خٹ سوداگر چوڑی | نائب ناظم |
| ۶ | جناب حافظ حبیب خٹ وایچ میکر | ناظم نشر و اشاعت |
| ۷ | جناب ولی محمد سوداگر پارچہ | خازن |

ممبران مجلس حسب ذیل مقرر ہوئے!

| | | | |
|----|----------------------------------|----|---------------------------------|
| ۱ | جناب ظہور محمد شاہ سوداگر تمباکو | ۲ | جناب میر خٹ |
| ۳ | جناب خٹ ظہور احمد خاں | ۴ | جناب غلام قادر |
| ۵ | جناب قطب الدین چشتی صمدی | ۶ | جناب محمد علی عطر فروش |
| ۷ | جناب خٹ فیض خٹ صفوی احسانی | ۸ | جناب عبدالعزیز ٹیلر ماسٹر |
| ۹ | جناب مقبول احمد قادری | ۱۰ | جناب محمد موسیٰ شیکہ دار لاہوری |
| ۱۱ | جناب محمد ایوب لاہوری | ۱۲ | جناب منگل خاں سوداگر |
| ۱۳ | جناب خٹ کرم الہی چشتی | ۱۴ | جناب عزیز اللہ سوداگر |
| ۱۵ | جناب چودھری رسول خٹ سوداگر (۱) | | |

سنی کانفرنس پھپھوند کا اہم اجلاس

جناب مولانا اعجاز حسین ناظم سنی کانفرنس پھپھوند نے ۱۱ فروری ۱۹۴۶ء کو پھپھوند

میں سنی کانفرنس کے ایک اہم اجلاس کی کارروائی اخبارات میں اشاعت کے لئے ارسال کی، اس اطلاع کے مطابق اس اجلاس میں جو ائمہ علمائے اہل سنت شامل ہوئے وہ یہ ہیں۔

۱ حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس

۲ صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی رضوی اعظمی

۳ مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس

۴ مولانا شاہ مصباح الحسن سجادہ نشین

خطبہ استقبالیہ مولانا مصباح الحسن نے پڑھا جو بے حد پسند کیا گیا

محدث کچھوچھوی اور صدر الافاضل نے اپنی فاضلانہ تقریروں میں مسلمانوں کو بتایا وہ

احکام اسلام کی پابندی کرتے ہوئے پاکستان کے حصول کی کوشش کریں۔ اور اپنے اندر اسلام کی

اطاعت کا جذبہ پیدا کریں، اگر مسلمان دین متین کا جذبہ پیدا کر کے متحرک ہو گئے تو مستقبل قریب

میں پاکستان کامل جانا دشوار نہیں (۱)

حضرت صدر الشریعہ نے اہل سنت کی تنظیم اور اتحاد و اتفاق پر تقریر فرمائی۔

مولانا عبدالحامد قادری بدایونی نے کپتان عبدالرشید کی رہائی کا ریزولوشن پیش

کرتے ہوئے فرمایا :-

حکومت نے کپتان عبدالرشید کی سزایابی کے معاملہ میں جو نا عاقبت اندیشانہ طریقہ

اختیار کیا ہے وہ مسلمانان ہند میں ہجوان عظیم پیدا کر رہا ہے اور عام و خاص طور پر ہر مسلمان

اپنے ایک خادم بھائی کی اعانت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہے، میں مسلمانوں کو

مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اس معاملہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے قائد کے احکام کا انتظام

کریں، کیونکہ انتخابات کی صم کا کام ہنوز سر پر ہے۔ اسے کامیاب بنانا سب سے مقدم ہے۔ (۲)

محدث کچھو چھوی نے اپنے صدارتی خطبہ میں پاکستان کے بارے میں قوی دلائل دیئے کانگریس اور ان کے کارندوں پر کڑی تنقید کی، آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ حلقہ جات میں کانگریس کو ہزیمت دینے کی ہر ممکن سعی کریں۔ آل انڈیا سنی کانفرنس اور اس کے تمام کارکنان اپنی تمام تر کوششیں حلقہ جات انتخابات میں کانگریس کی مخالفت میں صرف کر رہے ہیں (۳)

(۱) ہفت روزہ دیہیہ سکندری رامپور بھریہ ۱۸ جولائی ۱۹۳۶ء ص ۶
(۲) ایضاً ص ۶
(۳) ایضاً ص ۴

سنی کانفرنس قصبہ مودھا کی تشکیل

۲۰ فروری ۱۹۴۶ء قصبہ مودھا میں سنی کانفرنس کا ایک اجلاس زیر صدارت ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوا، مولانا موصوف نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد کو احسن طریقہ سے بیان فرمایا۔ آپ کے بیان کے نتیجے میں یہاں مجلس منتظمہ قائم ہوئی۔ اراکین حسب ذیل ہیں۔

| | | |
|---|--|-----------|
| ۱ | مولانا عبداللہ | صدر |
| ۲ | جناب منظور احمد سہاں چیرمین ایجوکیشن درئیس مودھا | نائب صدر |
| ۳ | جناب محمد سلیم آنریری مجسٹریٹ | ناظم |
| ۴ | جناب جمیل احمد چیرمین ٹاؤن ایریا | نائب ناظم |
| ۵ | جناب محمد یونس رئیس | خازن |

ممبران :

| | | | |
|---|----------------------------|----|-----------------------------|
| ۱ | جناب الطاف حسین قادری رئیس | ۲ | جناب عبداللہ رئیس |
| ۳ | جناب پیر محمد رئیس | ۴ | جناب عبدالرزاق رئیس |
| ۵ | جناب سراج الدین پورا قادری | ۶ | جناب عبدالحمید |
| ۷ | جناب عبدالواحد گدائی | ۸ | جناب نذیر احمد صوبہ دار |
| ۹ | جناب جان عالم موثر والے | ۱۰ | جناب مولوی حکیم الدین قادری |

حسب ذیل قرارداد اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

مسلمانان مودھا کا یہ جلسہ عام آل انڈیا سنی کانفرنس کے علمائے ربانی کے اقدام کو بنظر استحسان دیکھتا ہے جو سیاسی تنظیم مسلم لیگ، نیز مذہبی کے حامی ہو کر میدان عمل میں آئے ہیں اور احرار و خاکسار و الجمعیت دہلی، سنی بورڈ لکھنؤ کو نفرت و حقارت سے دیکھتا ہے جو مذہب و سیاست مسلمانان ہند میں تفریق کھلاعت ہوئے ہیں۔ (۱)

سنی کانفرنس انادوہ کا تبلیغی اجلاس گیارہویں شریف اور مسئلہ پاکستان

۱۱۔ ربیع الآخر ۱۳۶۵ھ / ۱۵ مارچ ۱۹۴۶ء کو مسلمانان انادوہ نے گیارہویں شریف کے سلسلہ میں شاندار جلسہ کا اہتمام کیا۔ مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری میرٹھی نے فضائل مصطفویٰ اور حامد غوثیہ بیان کئے۔ اپنے حقائق سے لبریز وعظ میں پاکستان کی اہمیت اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے مقاصد عظمیٰ پر روشنی ڈالی۔ (۱)

سنی کانفرنس خانقاہ سرہیلہ کا انعقاد

۱۱۔ ربیع الآخر ۱۳۶۵ھ / ۱۵ مارچ ۱۹۴۶ء کو خانقاہ سرہیلہ میں سنی کانفرنس کا ایک اجلاس منعقد ہوا اس میں

- ۱۔ مولانا مفتی سید محمد امجد علی فریدی سستی پوری صدر مدرس مدرسہ شمس العلوم ہدایوں
 - ۲۔ مولانا مفتی محمد دانش علی فریدی صدر مدرس مدرسہ فیض عام شاہجہاں پور نے شرکت کی۔
- جلسہ کی صدارت صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ گھوڑ دوڑنے کی۔ مولانا مفتی محمد دانش علی فریدی نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ مجلس منتظمہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ سنی کانفرنس کا ایک جلوس خانقاہ سے اٹھا۔ اللہ اکبر میاں رسول اللہ، مفتی اعظم زندہ باد کے نعرے لگاتا ہوا کئی میل طے کر کے خانقاہ پر ختم ہوا۔
- مجلس منتظمہ کے صدر حکیم عبدالرزاق منتخب ہوئے۔ (۲)

(۱) بحث روزہ و ہجرت سکندری راسپور۔ مجریہ ۲۹۔ مارچ ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

(۲) بحث روزہ و ہجرت سکندری راسپور۔ مجریہ ۲۹۔ مارچ ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

نوٹ: مجلس منتظمہ کے دیگر اراکین کے اسمائے گرامی دستیاب نہ ہو سکے۔ (فقیر قادری مٹھی)

سنی کانفرنس فتح پور ہسوا (ضلع بدایوں) کے تبلیغی اجلاس

مارچ ۱۹۴۶ء میں فتح پور ہسوا سنی کانفرنس کے شعبہ تبلیغ کے زیر اہتمام ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی نے بیس یوم تک مختلف اجلاس سے خطاب کیا۔ مولانا کی تقاریر سے سنیوں میں احساس تنظیم اور آل انڈیا سنی کانفرنس سے وابستگی کا جذبہ پیدا ہوا۔ (۱)

سنی کانفرنس قصبہ شیش گڑھ، ضلع بریلی

۲۱، ۲۲۔ مارچ ۱۹۴۶ء کو خانقاہ سجادہ شیش گڑھ ضلع بریلی میں سید سجاد حسین اشرفی کا عرس منعقد ہوا۔ عرس کا اہتمام مولانا سید ارشاد حسین اشرفی نے کیا۔ عرس مبارک کے موقع پر شیش گڑھ میں سنی کانفرنس کی تبلیغ کی گئی۔ نیز مجلس منتظمہ کی تشکیل کی گئی۔ (۲)

۱۔ مہضہ روزہ دہلیہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۶

۲۔ ایضاً مجریہ ۱۹۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

سنی کانفرنس الہ آباد

۲۵ مارچ ۱۹۳۶ء کو یو۔ پی کے مرکزی مقام الہ آباد شہر میں مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی نے سنی کانفرنس کے ایک جلسہ سے خطاب کیا۔ آپ نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ جلسہ کی صدارت مولانا قاضی خوب اللہ شاہ نے کی۔ مجلس منظمہ کی تشکیل کی گئی۔

| | | |
|----|---|------------------|
| ۱ | مولانا نظام الدین بلیاوی ناظم تعلیمات صدر مدرس مدرسہ سنجانیہ الہ آباد | صدر |
| ۲ | مولانا محمد نعیم الدین مدرس۔ مدرسہ سنجانیہ | نائب صدر |
| ۳ | مولانا عبدالقدوس مدرس مدرسہ سنجانیہ | نائب صدر |
| ۴ | مولانا الحاج۔۔۔۔۔ ناظم دربیاد | ناظم |
| ۵ | مولانا قاری محمد عبدالرب مدرس مدرسہ مدینۃ العلم دربیاد | نائب ناظم |
| ۶ | مولانا حکیم احسن مدرس مدرسہ مصباح العلوم الہ آباد | نائب ناظم |
| ۷ | مولانا حکیم محمد یونس نظامی صدر جلوس عید میلاد النبی | ناظم نشر و اشاعت |
| ۸ | جناب قاری رجب علی مدرس مدرسہ مصباح العلوم | خازن |
| ۹ | مولانا مفتی نعیم اللہ | سرپرست |
| ۱۰ | مولانا حکیم محمد احسن ممبر مدرسہ سنجانیہ کمیٹی الہ آباد | سرپرست |
| ۱۱ | مولانا خوب اللہ | سرپرست |

علاوہ ازیں ممبران خصوصی کا تقرر ہوا (۱)

(۱) ہفت روزہ جدید، سکندری، راسپور، ۱۲۔ اپریل ۱۹۳۶ء۔ ص ۶

سنی کانفرنس سہرام صوبہ بہار کا خصوصی اجلاس

”ہم پاکستان سے کم کوئی چیز قبول نہیں کر سکتے“

سنی کانفرنس سہرام نے ۱۱۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو زیر صدارت مولانا صلیح الدین احمد جنرل سیکرٹری سنی کانفرنس ایک جلسہ میں ایک قرارداد منظور کی۔

سنی کانفرنس کا یہ جلسہ مولانا نجم الدین صدر مدرس مدرسہ خاتواہ عالیہ سہرام کے مکان

پر ہوا۔

مولانا سید خیر الدین احمد نے بیان کیا کہ یہ قرارداد بذریعہ تاریخی وزارت قی و فند دہلی کو رو نہ

کی گئی۔ قرارداد یہ ہے۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کی شاخ واقع سہرام نہایت پر زور الفاظ میں ظاہر کرتی ہے

کہ ہم لوگوں کو کانگریس پر اعتماد نہیں ہے اور ہم لوگ پاکستان سے کم کوئی چیز قبول نہیں

کریں گے۔ (۱)

(۱) ہفت روزہ جدید سکتوری راپور بحریہ ۱۹ اپریل۔ ۱۹۴۶ء۔ ص ۳ (اداریہ)

سنی کانفرنس گوئی گاؤں (سی۔ پی) کا انعقاد

مولانا تاج الدین ناظم سنی کانفرنس گوئی گاؤں کی اطلاع کے مطابق ۶۔ اپریل ۱۹۴۶ء جامع مسجد گوئی گاؤں میں مسلمانوں کا ایک جلسہ عام زیر صدارت مولانا سید محمد عبدالودود قادری جبل پوری منعقد ہوا۔

اس اجلاس میں مولانا سید محمد مسعود وجود قادری ناظم اعلیٰ سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی ویدلہ نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے ذریعے کم و بیش بیس ہزار اہل سنت حضرات علمائے کرام و مشائخ عظام کے باہمی اتحاد عمل سے ہندوستان کے نو کروڑہ اور ان اہل سنت کی تنظیم و شیرازہ بندی کی اہمیت اور شدید ضرورت کو واضح فرمایا اور اس مبارک تنظیم و اتحاد عمل سے مسلمانوں کو نہ ہی ملی، اقتصادی، معاشرتی جو تر قیات و فلاح و بہبود حاصل ہوگی اس کو نہ ہی اور سیاسی روشنی میں تفصیل سے بیان فرمایا۔ اس پر امن نہ ہی تحریک اتحاد کو پیش فرماتے ہوئے مولانا موصوف نے مقامی تنظیم کے لئے گوئی گاؤں میں سنی کانفرنس کی شاخ قائم کرنے کی اپیل کی۔ جس پر تمام مجمع نے اظہار خوشی کرتے ہوئے تشکیل انتخاب کی درخواست کی۔ چنانچہ حسب ذیل عمدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

- | | | |
|---|--|-----------|
| ۱ | مولانا محمد یاسین خطیب جامع مسجد گوئی گاؤں | صدر |
| ۲ | جناب واجد علی خاں سوداگر | نائب صدر |
| ۳ | جناب ولی محمد سوداگر | نائب صدر |
| ۴ | مولانا تاج الدین صدر مسلم لیگ گوئی گاؤں | ناظم |
| ۵ | جناب سیٹھ سید ظہور علی | نائب ناظم |
| ۶ | جناب خورشید علی | نائب ناظم |
| ۷ | جناب سید بخارت علی | خازن |

علاوہ ازیں پندرہ ممبران منتخب ہوئے اور درج ذیل قرارداد اتفاق رائے سے منظور ہوئی
مسلمانان کوئی گاؤں کا یہ جلسہ عام جمہوریت اسلامیہ آل انڈیا سنی کانفرنس کو
ہندوستان کے نوکروڑ صحیح العقیدہ مسلمانوں کی مذہبی و ملی واحد نمائندہ جماعت یقین کرتا
ہے اور اس کے قیام کو مسلمانوں کی مذہبی و قومی ترقی کا ذریعہ رحمت و برکت خداوندی کا
باعث سمجھتا ہے۔ نیز اس کے صدر محترم حضرت قبلہ عالم امیر ملت محدث علی پوری
مدظلہ العالی اور ناظم اعلیٰ استاذ العلماء حضرت سید صدر الافاضل، وامتداد کاہم العالیہ پر
کامل اعتماد رکھتا ہے اور ان کے ہر حکم وارشاد پر ہر وقت عمل کرنے، بلکہ ضرورت پر ہر
قسم کے ایثار و قربانی کے لئے تیار ہے۔

علاوہ ازیں ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو مدراس میں ہونے والے آل انڈیا
سنی کانفرنس کے اجلاس کو مسلمانان ہند کے حق میں نہایت نیک فال اور مذہبی و ملی فلاح
و ترقی کا موجب اور اس میں شرکت کو باعث سعادت تصور کرتا ہے۔ بلکہ مدراس کے
مد اور ان اہل سنت کو اس نعمت و رحمت کے حصول پر خلوص دل سے مبارکباد پیش کرتا
ہے۔ (۱)

سنی کانفرنس ریاست رامپور کا قیام

ریاست رامپور میں مرکز اہل سنت انجمن حزب اللہ رامپور ۱۳۵۶ھ (۱۹۳۷ء) میں قائم ہوا تھا۔ جو بفضلہ تعالیٰ مذہب اہل سنت کی ہر ممکن خدمات نہایت سکون کے ساتھ اب تک انجام دیتا رہا اور تمام سنیاں رامپور کا اعتماد اس انجمن کو اب تک حاصل ہے۔ اب انجمن ہذا کے اراکین مجلس عاملہ (اصحاب حل و عقد) نے یہ طے کیا ہے کہ اس انجمن کا الحاق آل انڈیا سنی کانفرنس سے کر دیا جائے تاکہ سنیاں ہندوستان سے تعاون ہو جائے اور سب اجتماعی قوت کے ساتھ منظم طور پر خدمت دین متین انجام دے سکیں۔ لہذا تاریخ اشاعت سے اس انجمن کا نام ”سنی کانفرنس“ رکھ دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ انجمن آل انڈیا سنی کانفرنس کا شبیہ ہو گئی ہے اور اس انجمن کے اب اغراض و مقاصد وہی ہیں جو آل انڈیا سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد ہیں اور اس کے اراکین فی الحال وہی ہیں جو حزب اللہ کے تھے اور عہدیداران بھی بدستور قائم ہیں۔ حضرت تاج الشریعت غفرلہ سنیت مولانا مولوی محمد عابد شاہ مجددی محدث رامپوری صدر ہیں۔ اسمائے اراکین و عہدیداران جدید و قدیم آئندہ اشاعت میں پیش کئے جائیں گے۔ (۱)

(۱) ہفت روزہ دبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء۔ ص ۳
نوٹ:- خبر ہذا اور اس نوعیت کی دیگر خبروں سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ ”آل انڈیا سنی کانفرنس“ بڑے عظیم کے تمام اہل سنت و جماعت کی مستند اور نمائندہ جماعت بن گئی۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

سنی کانفرنس البر ضلع سیالکوٹ کا انعقاد

۴۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو البر ضلع سیالکوٹ میں مولانا صاحب زادہ افتخار الحسن رازی نعیمی کی کوششوں سے سنی کانفرنس کا ایک جلسہ زیر صدارت مولانا صاحب زادہ محمود الحسن قلندر منعقد ہوا۔ مولانا افتخار الحسن رازی نعیمی نے اپنی بصیرت افروز تقریر میں سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس بنارس کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ بنارس میں جماعتیں بھیجے گی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

مولانا محمود الحسن قلندر نے اپنی صدارتی تقریر میں آگاہ کیا کہ اسلام کے موجودہ دشمنوں خصوصاً دیوبندیوں کی بد اعتقادی کی وجہ سے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچ رہا ہے سنی کانفرنس ہی اس کے لئے سدباب ہے اس لئے ہر سنی مسلمان کو چاہئے کہ ان کے ایمان سوز حلوں سے بچنے کے لئے ہر جگہ سنی کانفرنس منعقد کرائیں اور جمیعت عالیہ کو منظم کرنے کی کوشش کریں۔ (۱)

(۱) ہفت روزہ جدید سکتوری ۱۴ جون ۱۹۴۶ء۔ ص ۴

سنی کانفرنس اوری ضلع اعظم گڑھ کا اجلاس

مولانا مجیب الاسلام اعظمی ناظم سنی کانفرنس قصبہ اوری ضلع اعظم گڑھ کی اطلاع کے مطابق قصبہ اوری میں عرصہ سے سنی کانفرنس قائم ہے مگر اس کی اطلاع مرکز کو نہ دی جاسکی۔ اب بدریہ ڈاک قصبہ اوری ضلع اعظم گڑھ کی مجلس منتظمہ کی اطلاع مرکز کو دی گئی۔

| | | |
|---|---------------------------|-----------|
| ۱ | مولانا حافظ رحمت اللہ خان | صدر |
| ۲ | مولانا محمد انور خان | نائب صدر |
| ۳ | مولانا مجیب الاسلام اعظمی | ناظم |
| ۴ | حافظ عبدالشکور | نائب ناظم |
| ۵ | مولانا اختر حسین | خازن |

قصبہ اوری میں سنی کانفرنس کی تشکیل کا فخر مولانا عبدالصطفی ازہری کو حاصل ہے، موصوف کی کوششوں سے ممبر سازی کا کام جاری ہے۔

۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ / ۱۶ اپریل ۱۹۴۶ء کو قصبہ مذکور میں سنی کانفرنس کا شاندار اجلاس منعقد ہوا، جس میں مولانا عبدالصطفی اعظمی مدرس مدرسہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ نے بسیط فاضلانہ خطبہ دیا اور سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد واضح کئے۔ حمد و تعالیٰ اجلاس کامیاب رہا، کثیر اہل سنت حضرات نے شرکت کی۔ (۱)

سنی کانفرنس قصبہ السر ضلع بلیا کی تشکیل

مولانا ارشد قادری بلیوی متعلم دارالعلوم اہل سنت مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڑھ کی اطلاع کے مطابق قصبہ السر ضلع بلیا میں سنی کانفرنس کی تشکیل ہو چکی ہے۔ مجلس منتظمہ حسب ذیل ہے۔

| | | |
|---|---------------------|-----------|
| ۱ | جناب عبدالقدیر | صدر |
| ۲ | جناب حافظ محمد مبین | نائب صدر |
| ۳ | جناب عبدالرزاق | ناظم |
| ۴ | جناب سراج الحق | نائب ناظم |
| ۵ | جناب عبدالقدوس | خازن |

علاوہ ازیں گیارہ اراکین بھی تجویز ہوئے۔ (۱)

سنی کانفرنس کے جلسوں کی خبروں کی بہتات

اور مد یر دبہ سکندری کی معذرت

ملک بھر میں دیہات، قصبات، شہروں، صوبوں میں سنی کانفرنسوں کی تشکیل اور ان کے اجلاس منعقد ہونے لگے۔ ان اجلاسوں کی کارروائی اخبارات کو اشاعت کے لئے روانہ کی جاتی، مگر ان خبروں کی تعداد اتنی کثیر ہوتی کہ تمام کی اشاعت بروقت ممکن نہ رہی۔

انہی دنوں ۳۶-۱۹۳۵ء میں کاغذ کی قلت کا بڑا اہم مسئلہ موجود تھا۔ اخباری کاغذ کوٹہ کے مطابق ملتا تھا اور وہ بھی اتنا گراں کہ اسے بادل خواستہ ہی خریدنا پڑتا اور نہ کوئی اخبار اپنے مجوزہ مقاصد کے مطابق آزاد نہ تھا، دبہ سکندری رامپور اہل سنت کا ہفت روزہ اخبار تھا۔ اپنی تاریخ ابتداء ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء سے اہل سنت کی ترجمانی کرتا رہا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کے احیاء کے موقع پر اس اخبار نے اپنے آپ کو ترجمان آل انڈیا سنی کانفرنس کے طور پر متعارف کرایا۔ سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد کی اشاعت اس کا اولین مقصد قرار پایا۔ خبروں، مضمون اور اداریوں میں سنی کانفرنس کے مفادات کی تشریح۔ ہر ممکن طریقہ سے کوشش کرتا رہا کہ سنی کانفرنس کی زیادہ سے زیادہ خبروں کو اپنے موقر جریدہ میں جگہ دے۔ مگر ان خبروں کی تعداد اب ۱۹۳۶ء میں اتنی بڑھ گئی کہ ان تمام خبروں کو اخبار میں جگہ دینا مد یر جناب محمد فضل حسن صمدی کے لئے ممکن نہ رہا۔ اسی لئے جناب مد یر نے سنی کانفرنسوں کے سلسلے میں اپیل کی کہ !

- ۱۔ اجلاس کی خبریں حتی الامکان کم سے کم الفاظ میں تحریر کی جائیں۔
 - ۲۔ اگر کوئی خبر شائع نہ ہو سکے تو اسے اخبار میں عدم گنجائش کی مجبوری تصور کیا جائے۔
 - ۳۔ دوسرے بھائیوں کی اہل سنت کے کردہ خبروں کے پیش نظر اپنی خبروں کو محدود رکھیں۔
 - ۴۔ ہر خبر اہل سنت کے لئے وقتی مقتضیات کو مد نظر رکھا جائے۔
 - ۵۔ ایسی خبروں کی ترسیل نہ کی جائے جو قانونی باز پرس کے زمرے میں آئیں۔ (۱)
- مد یر ہفت روزہ دبہ سکندری کی اس التماس سے معلوم ہوتا ہے کہ مد یر عظیم کے چپے چپے پر سنی کانفرنس کے اجلاس منعقد ہوئے اگرچہ ان کی خبر اخبار میں شائع نہ ہو سکی۔ جگہ کی قلت کے پیش نظر مختصر نوٹ اور خلاصہ خبریں کے عنوان سے چند اہم خبریں شائع ہوئیں۔ (۲)

سنی کانفرنس برہان پور سی۔ پی اور عرس شبیہ غوث الثقلین اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ جون ۱۹۴۶ء کو مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس، اجیر شریف میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے خصوصی اجلاس کے بعد چٹوڑ گڑھ سنی کانفرنس کے اجلاس میں شرکت فرماتے ہوئے برہان پور (سی۔ پی) میں عرس اعلیٰ حضرت شبیہ غوث الثقلین اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ عرس مقدس کے چار روزہ اجلاس میں صوبہ بمبئی و پنجاب کے بڑے اور اہل طریقت کے علاوہ کثیر علماء و مشائخ نے شرکت فرمائی۔

اس اجلاس میں مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی نے آل انڈیا سنی کانفرنس کی اہمیت و ضرورت کو بیان فرمایا۔ اس میں شرکت کی دعوت دی۔ سب حاضرین نے اتفاق اور اطاعت کا عہد کیا۔ ۱۵ جون ۱۹۴۶ء کو سنی کانفرنس مالی مجوزوں میں شرکت کی۔ (۱)

(۱) ہفت روزہ دیدہ سکندری راہپور مجریہ ۳ جولائی ۱۹۴۶ء ص ۸

بدایوں میں رجبی شریف کے شاندار اجتماع اصلاح عقائد اور اصلاح اعمال کی کوششیں

جناب قاضی یوسف حسن نائب ناظم سنی کانفرنس ضلع بدایوں کی اطلاع کے مطابق بدایوں میں رجبی شریف کے شاندار اجلاس ۲۰، ۲۱، ۲۲ رجب المرجب ۱۳۶۵ھ / ۲۱، ۲۲، ۲۳ جون ۱۹۴۶ء منعقد ہوئے۔ ان اجلاسوں میں حسب ذیل علماء نے شرکت فرما کر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا

- ۱ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم عمومی آل انڈیاسنی کانفرنس
 - ۲ مولانا عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیاسنی کانفرنس
 - ۳ مولانا صبغت اللہ فرنگی خلی
 - ۴ مولانا سردار احمد
 - ۵ مولانا مفتی قدیر بخش
 - ۶ مولانا ظہور الاسلام
 - ۷ مولانا ہاشم میاں فرنگی خلی
 - ۸ مولانا عبدالعزیز محدث
 - ۹ مولانا مفتی عبدالحمید قادری
 - ۱۰ مولانا سید آل مصطفیٰ مہروری
 - ۱۱ مولانا صوفی آفاق احمد
 - ۱۲ مولانا محمد لہ اہیم مفتی اعظم بمبئی
 - ۱۳ مولانا محمد لہ اہیم سستی پوری
 - ۱۴ مولانا محمد جلیل بدایونی
 - ۱۵ مولانا سید آصف علی بدایونی
 - ۱۶ مولانا ملا عبدالصمد بدایونی
 - ۱۷ جناب ماہر القادری بدایونی
 - ۱۸ جناب شکیل احمد قادری بدایونی
- علماء نے معراج مصطفیٰ ﷺ اور درجات نبویہ پر ایمان افروز تقریریں کیں۔ تنظیم مساجد، تحریک صلوٰۃ، تبلیغ دین اور آل انڈیاسنی کانفرنس کے مقاصد کی تکمیل پر زور دیا۔ (۱)

چر گاؤں میں سنی کانفرنس کا عملی اقدام

الہالیان چر گاؤں نے حسب فرمان حضرت ناصر الاسلام مولانا عبدالسلام قادری باندوی اپنی انجمن کو سنی کانفرنس میں تبدیل کر کے چٹکی فنڈ میں مدرسہ شبینہ کا اجراء کر دیا ہے۔ نیز اسی کے تحت نظام مسجد و مدرسہ کر دیا ہے۔ (۱)

سنی کانفرنس (شعبہ تبلیغ) بدایوں کی اصلاحی مساعی

مولانا عبدالحمید بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس نے اجلاس مدارس کی تجاویز کے ماتحت جامع مسجد شمس بدایوں میں تحریک فرمائی کہ شہر کے مختلف محلوں کی مساجد میں ضلع سنی کانفرنس کی طرف سے تبلیغی پروگرام شروع کیا جائے۔ حاضرین نے اسے بے حد پسند کیا۔

مدوح موصوف نے سفر اجیر شریف سے قبل بمعیت مولانا مفتی محمد اہیم سستی پوری ناظم عمومی سنی کانفرنس ضلع بدایوں اور مولانا یعقوب حسین خیاں قادری ناظم نشر و اشاعت سنی کانفرنس بدایوں شہر کے چند محلوں میں اس تحریک کا آغاز فرمایا ہے۔

تنظیم مساجد، تحریک نماز اور تبلیغ کا آسان پروگرام پیش کیا گیا ہے۔

اس وقت تک حسب ذیل محلوں میں جلسے ہو چکے ہیں۔

قصاب محلہ، محلہ کمان گراں، چاہ میر،۔۔۔۔۔ سید بڑہ

انشاء اللہ العزیز شعبان ۱۳۶۵ھ میں قصبات و دیہات کا دورہ بھی ہوگا۔ (۲)

(۱) - ہفت روزہ دبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۳ جولائی ۱۹۳۶ء - ص ۱۲

(۲) - ہفت روزہ دبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۳ جولائی ۱۹۳۶ء - ص ۱۲

انجمن نعمانیہ ہند کا ساٹھواں سالانہ اجلاس میں آل انڈیاسنی کانفرنس کے دو ٹوک فیصلہ کا اعلان ”پاکستان یا موت“

۳ مئی ۱۹۴۶ء کو بادشاہی مسجد لاہور مرکزی انجمن نعمانیہ ہند، لاہور کا ساٹھواں سالانہ اجلاس شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سجادہ نشین سیال شریف نے انجام دیئے۔ مولانا عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیاسنی کانفرنس نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

”ہندوستان کے مسلمانوں کی تمام خرابیوں کا واحد حل قیام پاکستان میں مضمر ہے۔ پاکستان دس کروڑ مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال بن چکا ہے۔ ہم آزلو لہ نہ زندگی بسر کرنے کے لئے یا تو پاکستان حاصل کر کے رہیں گے یا مٹ جائیں گے۔ دو ٹوک فیصلہ کی گھڑی آ پہنچی ہے۔ ہم پاکستان کی راہ کے ہر روڑے کو ہٹا دینے کا عزم بالجزم کر چکے ہیں۔

وزارتی مشن کو منہ پھہ کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا :

اگر دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کے نتائج نہایت المیہ ناک ہوں گے۔

۴ مئی کو انجمن نعمانیہ کے سالانہ اجلاس کی نشست اسلامیہ کالج (لاہور) کے میدان میں منعقد ہوئی۔ اس کی صدارت حضرت پیر صاحب مانگی شریف نے کی۔ اس اجلاس میں مولانا عارف اللہ قادری میرٹھی اور مولانا عبدالحامد بدایونی نے تقریریں کیں۔ (۱)

سنی کانفرنس آگرہ کا قیام

۱۶۔ اپریل ۱۹۳۶ء کو کنگلی نصیر خان نئی بستی آگرہ میں مسلمان آگرہ کا ایک بہت بڑا جلسہ زیر صدارت مولانا مفتی عبدالحفیظ قادری رضوی مفتی اعظم آگرہ منعقد ہوا، جس میں سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے اور سنیوں کے لئے ایک مرکز کے قائم ہونے کی ضرورت کو ظاہر کیا گیا۔ اس کے بعد حسب ذیل اراکین منتخب ہوئے۔

| | | |
|---|---|----------------------|
| ۱ | مولانا مفتی قمر الدین احمد اشرفی مفتی دارالافتا اشرفیہ آگرہ | صدر |
| ۲ | مولانا عبد اللطیف یلوی خطیب مسجد کنگلی آگرہ | نائب صدر |
| ۳ | مولانا سید عبدالقادر قادری اشرفی الجیلانی | نائب صدر |
| ۴ | جناب حکیم معظم علی لوہا منڈی | ناظم |
| ۵ | جناب حافظ عبدالرشید خطیب مسجد پانچوسی | نائب ناظم |
| ۶ | جناب ممدی حسن | خازن |
| ۷ | جناب محمد فیاض الدین قادری اشرفی | ناظم نشر و اشاعت (۱) |

(۱) ہفت روزہ ادب و سائنس، لاہور، ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء۔ ص ۷

سنی کانفرنس اور مسلم لیگ کچھو چھا شریف ضلع فیض آباد کا مشترکہ جلوس اور جلسہ ”یوم پاکستان“

۱۹۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو درگاہ معلیٰ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک جلوس نکلا، جس نے سارے قصبہ کا گشت کیا۔ جلوس میں چھ ہزار کے قریب امراء، رؤساء، فقراء شریک تھے۔ جلوس میں شرکت کے لئے مسٹر شوکت علی بمبئی سے اور مسٹر عبدالرزاق لکھنؤ سے آئے، رات کو جلسہ زیر صدارت مولانا سید ریاض احمد بمبھاروی منعقد ہوا۔ تلاوت حافظ محمد صدیق ممبر مسلم لیگ نے کی۔ جناب سید زہیر احمد رئیس اعظم و صدر مسلم لیگ کچھو چھانے قومی نظم پیش کی۔ حسب ذیل علماء کرام و زعماء نے پاکستان اور سنی کانفرنس کی حمایت میں پرجوش تقریریں کیں۔

۱۔ سید عزیز احمد

۲۔ جناب شوکت علی بمبئی

۳۔ جناب مسٹر عبدالرزاق لکھنؤ پروپیگنڈہ سیکرٹری مسلم لیگ اور سنی کانفرنس

۴۔ مولانا سید زہیر احمد فاضل جامعہ اشرفیہ کچھو چھا صدر یوتھ مسلم لیگ

۵۔ مولانا سید شاہ اکمل حسین فاضل جامعہ اشرفیہ

۶۔ مولانا سید معین الدین اشرف صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ ہندس کینٹ

۷۔ سید ریاض حسین بمبھاروی

مقررین نے اپنی تقاریر میں سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد اور پاکستان کی ضرورت بیان کی اور عہد کیا کہ اسلامی پرچم تلے آزادی اور پاکستان کی خاطر مالی جانی ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں قرب و جوار اور اہل کچھو چھا کے سنی حضرات کا شکریہ ادا کیا گیا جنہوں نے بڑی دھوم دھام سے سنی کانفرنس اور یوم پاکستان کا انعقاد کیا۔ (۱)

سنی کانفرنس کچھو چھا شریف ضلع فیض آباد کا دوسرا جلسہ

۲۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو زیر صدارت مولانا سید محمد محمد اشرف سجادہ نشین آستانہ عالیہ

کچھو چھائی کانفرنس کا دوسرا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں :

۱ مولانا سید قدیر احمد قاضی جامعہ اشرفیہ کچھو چھا

۲ مولانا سید محسن الدین اشرف صدر الدین سین مدرسہ اشرفیہ

اور صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ آل انڈیائی سنی کانفرنس کی تحریک، اہمیت کو واضح طور پر بیان

کیا گیا، نعرہ بکیر، نعرہ رسالت، سنی کانفرنس زندہ باد، پاکستان زندہ باد اور استاذ العلماء زندہ باد کے نعروں سے عجیب کیفیت طاری رہی۔ مجمع نے سنی کانفرنس کی پرزور تائید کی۔ (۱)

سنی کانفرنس مہراج گنج بازار ضلع بیراج کی تشکیل

۲۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو ایک خصوصی جلسہ بغرض انعقاد سنی کانفرنس مہراج گنج بازار ضلع

بیراج بھدرت مولانا عبدالاحد خان اشرفی صدر الدین سین مدرسہ اشرفیہ مسعود العلوم بیراج منعقد ہوا۔ جس میں سنی کانفرنس کی تشکیل کی گئی۔ حسب ذیل اراکین منتخب ہوئے۔

| | | |
|---|--|-----------|
| ۱ | جناب غلام حسین | صدر |
| ۲ | جناب محمد بشیر | نائب صدر |
| ۳ | جناب عبداللہ | نائب صدر |
| ۴ | مولانا محمد ظلیل اشرفی صدر مدرس مدرسہ اشرفیہ احمد العلوم مہراج گنج بازار | ناظم |
| ۵ | حافظ ابو محمد حنیف مدرسہ مذکورہ | نائب ناظم |
| ۶ | جناب محمد یاسین | خازن (۲) |

(۱) منہجہ تہذیب سکھ دیوانہ پورہ نمبر ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء۔ ص ۶

(۲) منہجہ تہذیب سکھ دیوانہ پورہ نمبر ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء۔ ص ۶

عرس شریف چنار میں آل انڈیائی کانفرنس کی تائید میں اہم جلسہ

مولانا قاضی احسان الحق نیسی انچارج مرکزی دفتر آل انڈیائی کانفرنس بھارت کی اطلاع کے مطابق چنار میں عرس حضرت بلال قاسم سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر ۲۲ اپریل ۱۹۴۶ء کو درگاہ میں ایک اہم جلسہ منعقد ہوا، جس میں حسب ذیل تجاویز اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

۱ مسلمان چنار و اترین عرس شریف کا یہ عظیم الشان اجتماع جمہوریت اسلامیہ آل انڈیائی کانفرنس کو ہندوستان کے نو کروڑ صحیح العقیدہ مسلمانوں کی مذہبی و ملی واحد نمائندہ جماعت یقین کرتا ہے اور اس کے قیام کو مسلمانوں کی مذہبی و قومی ترقی کا ذریعہ اور رحمت و برکت خداوندی کی باعث سمجھتا ہے۔ نیز اس کے صدر محترم قبلہ عالم امیر ملت محدث علی پوری مدظلہ العالی و ناظم اعلیٰ استاذ العلماء حضرت سیدنا صدر الافاضل دامتہ کاظم العالیہ پر کامل اعتماد رکھتا ہے اور ان کے ہر حکم و ارشاد پر ہر وقت عمل کرنے کا بھی ضرورت پر ہر قسم کے ایثار و ترقی کے لئے تیار ہے۔

۳ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو بھارت میں ہونے والے آل انڈیائی کانفرنس کے اجلاس کو مسلمان ہند کے حق میں نہایت نیک فال اور مذہبی و ملی فلاح و ترقی کا موجب اور اس کی شرکت باعث سعادت تصور کرتا ہے۔ بلکہ بھارت کے بھارتیوں اور ان کی سنت کو اس نعمت و رحمت کے حصول پر خلوص دل سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔

محرک: صوفی شاہ زاہد حسن سجادہ نشین درگاہ شریف چنار (۱)

سنی کانفرنس کلکتہ کی تشکیل

۱۰۔ اپریل ۱۹۳۶ء کو مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی کی تحریک پر مسلمان کلکتہ بٹھک خانہ روڈ پارسی گھاٹ میں جمع ہوئے۔ سنی کانفرنس کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے یہاں سنی کانفرنس کی تشکیل کی گئی۔ نیز دفتر اور اخبار کا انتظام ہوا۔

| | | |
|------------|---|--|
| صدر | ۱ | جناب ڈاکٹر نجی وحش وکیل ہائی کورٹ |
| نائب صدر | ۲ | جناب حافظ محمد ایوب |
| ناظم اعلیٰ | ۳ | جناب ڈاکٹر عبدالجلیل |
| ناظم | ۴ | جناب نواب عبدالرزاق |
| نائب ناظم | ۵ | جناب نظام الدین احمد |
| نائب ناظم | ۶ | جناب چوہدری حبیب الرحمن |
| خازن | ۷ | جناب سردار امام وحش |
| مبلغ | ۸ | جناب مولانا حافظ بشیر الدین اشرفی خطیب مسجد گنو خانہ |

ممبران مجلس شورائی:

| | | | |
|---|-------------------------|---|----------------|
| ۱ | جناب محمد وحش | ۲ | جناب محمد حامد |
| ۳ | جناب قاضی علاؤ الدین | ۴ | جناب سراج الحق |
| ۵ | جناب ابو الخیر عبداللہ | ۶ | جناب عبدالکیم |
| ۷ | جناب ڈاکٹر محسن علی (۱) | | |

سنی کانفرنس راجہ بازار کلکتہ کی تشکیل

۱۶۔ اپریل ۱۹۳۶ء کو راجہ بازار کلکتہ میں سنی کانفرنس کی حسب ذیل تشکیل عمل میں آئی

| | | |
|---|---|------------------|
| ۱ | سیٹھ مولوی عبدالستار قادری سلاوی صدر انجمن انتظامیہ | صدر |
| ۲ | سیٹھ حاجی حاتم خان | نائب صدر |
| ۳ | مولانا فخر الدین قادری رضوی | ناظم |
| ۴ | ڈاکٹر محمد رحیم شمس معبودی | نائب ناظم |
| ۵ | مولانا حافظ بشیر الدین اشرفی | ناظم نشر و اشاعت |
| ۶ | سیٹھ شہزادہ پرویز اسٹریٹ کالج بکس کمیٹی | خازن |
| ۷ | سیٹھ محمد ایوب صدر مسلم لیگ | سرپرست |
| ۸ | جناب محمد یعقوب | سرپرست |
| ۹ | سیٹھ علی حسین | سرپرست |

ممبران شوری

| | | | |
|---|----------------------------------|---|----------------------|
| ۱ | جناب نور محمد | ۲ | جناب غشی عبدالرحمان |
| ۳ | جناب سعید الدین | ۴ | جناب شیخ کلو |
| ۵ | جناب عظیم گور قادری | ۶ | سیٹھ بابو خان قادری |
| ۷ | سیٹھ عبدالقادر قادری سلاوی | ۸ | جناب بدر الدین قادری |
| ۹ | جناب مطیع الرحمن قادری سلاوی (۱) | | |

(۱) - حضرت مولانا سید سید محمد علی قادری راجہ بازار کلکتہ ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء - ص ۷

سنی کانفرنس بلو تالاب ہوڑہ کی تشکیل

۷ اپریل ۱۹۳۶ء کو سیٹھ عبدالوہاب عرف بلو ماسٹر اشرفی صدر مسلم لیگ کے مکان پر مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باغدی ناظم تبلیغ آل انڈیاسنی کانفرنس کی تحریک اور موجودگی میں سنی کانفرنس کی تشکیل عمل میں آئی۔

- ۱ جناب سیٹھ عبدالوہاب عرف بلو ماسٹر اشرفی صدر مسلم لیگ سرپرست
- ۲ جناب حکیم محمد سلیم اشرفی صدر
- ۳ جناب عبدالحکیم نائب صدر
- ۴ جناب رئیس الرحمان ناظم
- ۵ جناب محبوب خان نائب ناظم
- ۶ جناب عبدالجبار خان خازن

ممبران مجلس شوریٰ

- ۱ جناب عبدالرزاق خان
- ۲ جناب شیخ عبداللہ
- ۳ جناب عبدالستار
- ۴ جناب شیخ پیر محمد
- ۵ جناب حفیظ اللہ
- ۶ جناب نبی حسین
- ۷ جناب محمد اسلام خان

(۱)

سنی کانفرنس پاریس بکال کلکتہ کا شاندار اجلاس

۲۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو زیر صدارت سیٹھ عبدالستار قادری سلائی صدر سنی کانفرنس پاریس بکال سنی کانفرنس کا ایک جلسہ نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوا۔ مولانا سید محمد عبدالسلام نے سنی کانفرنس کے مقاصد اور اہمیت کو واضح کیا۔ نیز سنی بورڈ لکھنؤ کی گندم نما جو فروشی کو آشکار کیا تمام سنی مسلمانوں نے سنی بورڈ لکھنؤ سے بیزاری ظاہر کر دی اور سنی کانفرنس کی حمایت کا اعلان کیا (۲)

(۱) ہفت روزہ دبہ سکندری براہمپور بمبئی ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء ص ۷
نوٹ: جس وقت مولانا عبدالسلام قادری سیٹھ عبدالوہاب خان کے مکان پر کانفرنس کی تشکیل کر رہے تھے۔ سیٹھ صاحب کی اہلیہ جان بلب تھی مگر نگران سنت سیٹھ صاحب عبت رسول علی اللہ علیہ وسلم میں سرشد بلا فخر مصروف تشکیل تھے۔ دوسرے روز ان کی شریک حیات نے تشکیل کیا۔ پنجویں روز ان کا بھروسہ سہل بھجیا، جس کو مجلس تشرفہ کا ممبر بنایا۔ قادیان بھی رخصت ہوا۔
حوالہ ہفت روزہ دبہ سکندری براہمپور ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء ص ۳

(۲) ہفت روزہ دبہ سکندری براہمپور ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء ص ۷

سنی کانفرنس انجس جوٹ مل ضلع ہنگلی کی تشکیل

مولانا محمد اسماعیل ناظم سنی کانفرنس انجس کی اطلاع کے مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۶۳ء کو انجس جوٹ مل ضلع ہنگلی میں سنی کانفرنس کی تشکیل ہوئی۔ تاریخ مذکور کو مفتی ابو الولی محمد عبدالرحمان بے رحمۃ اللہ علیہ پوکھروی ضلع مظفرپور لوہ جتہ الاسلام مولانا حامد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ بدیلوی کے عرس مقدس کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس میں اکابر رؤسا اہل سنت کے علاوہ تانقی، چند نگر، حاجی نگر، خضرپور وغیرہ کے معززین شریک تھے۔

مولانا حافظ حکیم محمد عطاء الرحمن لام مسجد انجس نے سنی کانفرنس کی اہمیت کو بیان کیا۔ حاضرین نے سنی کانفرنس سے اپنی وابستگی ظاہر کی۔ سنی کانفرنس انجس کی تشکیل عمل میں آئی۔

| | | |
|---|--|------------|
| ۱ | مولانا حافظ حکیم محمد عطاء الرحمن لام مسجد | صدر |
| ۲ | مولانا سردار احمد | نائب صدر |
| ۳ | مولانا محمد اسماعیل | ناظم |
| ۴ | مولانا حاجی میاں | خازن |
| ۵ | رئیس جمال الدین بڑا سردار | سرپرست |
| ۶ | رئیس سلطان شاہ بڑا سردار | سرپرست |
| ۷ | سردار عبدالرزاق بادی والا | سرپرست |
| ۸ | کیش محمد قربان سردار | سرپرست (۱) |

سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ کا اجلاس

منعقدہ مبارک پور

مولانا عبدالمصلیٰ اعظمی، عالم سنی کانفرنس مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کی اطلاع کے مطابق ضلع اعظم گڑھ کی سنی کانفرنس کا اجلاس مبارک پور میں ۱۷، ۱۸، ۱۹ جولائی ۱۳۶۵ھ / ۲۰، ۲۱، ۲۲ اپریل ۱۹۴۶ء کو ہوا ضلع بھر کی سنی کانفرنسوں کے نمائندے خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ اجلاس اول کی صدارت صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی نے اور اجلاس دوم کی صدارت مولانا سید محمد، محدث پتھو چھوی نے فرمائی۔

مولانا عبدالمصلیٰ ازہری نائب صدر ضلع سنی کانفرنس اعظم گڑھ نے سنی کانفرنس کے مقاصد بیان کئے۔ ہر دو اجلاس میں صدارتی خطبوں میں مسئلہ پاکستان اور عظیم مسلمان کوئٹہ ہیو سی سی حیثیت سے پیش کیا گیا۔ حاضرین نے نہ صرف تائید و تحسین فرمائی بلکہ اسے اپنے عملی جدوجہد کا مرکز و محور قرار دے کر اتفاق رائے سے اکل انڈیا سنی کانفرنس کے ارباب حل و عقد پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور اتفاق رائے سے طے پایا کہ ایک ہزار روپے نقد ضلع سنی کانفرنس کی جانب سے اجلاس اکل انڈیا سنی کانفرنس میں پیش کئے جائیں اور ہر قیمت پر اس ہارنجی اجلاس کو کامیاب بنایا جائے۔ (۱)

(۱) ہفت روزہ جدید، سکندریہ امپریہ، بحریہ ۳۰ مئی ۱۹۴۶ء ص (مراسلات) ۷
نوٹ: سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ کی طرف سے ایک ہزار روپے کی خیر رقم اکل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس کے صدارت میں استعمال کے لئے پیش کی گئی۔ اجلاس میں قیام پاکستان کی ضرورت پر اتفاق رائے سے تجویز دی گئی۔ گویا یہ رقم قیام پاکستان کی تحریک میں صرف ہوئی۔ (خیر قادری علی شاہ)

سنی کانفرنس ریاست دلوں ضلع علی گڑھ کی تشکیل

جناب محمد یعقوب، خان ناظم سنی کانفرنس دلوں ضلع علی گڑھ کی اطلاع کے مطابق ۳ مئی ۱۹۳۶ء کو نماز جمعہ کے بعد مولانا سید غلام جیلانی صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ نے مسلمان دلوں کو مذہب کی حفاظت و حمایت کی طرف متوجہ کیا اور دین پر استقامت کے واقعات بیان فرمائے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کے مقاصد بیان کرتے ہوئے اس کے مدارس میں منعقدہ اجلاسوں کی رودادیں کی اور اس کی شاخ قائم کرنے پر متوجہ کیا۔ حاضرین نے حمایت مسرت سے اسے قبول کیا۔ چنانچہ حسب ذیل مجلس منتظمہ منتخب ہوئی۔

| | | |
|---|--------------------------|-----------|
| ۱ | مولانا ابو ظفر خان | صدر |
| ۲ | مولانا نور محمد | نائب صدر |
| ۳ | جناب محمد یعقوب خان | ناظم |
| ۴ | جناب محمد ایوب خان | نائب ناظم |
| ۵ | جناب محمد عبد الماجد خان | خازن (۱) |

سنی کانفرنس ریاست لودے پور، میواڑ، راجپوتانہ، چٹوڑ

کے شاعر اجلاس

قیام پاکستان کا مطالبہ

مولانا ابوالاسرار محمد عبداللہ نعیمی خلیفہ حضرت صدر الافاضل و صدر سنی کانفرنس چٹوڑ

گڑھ کی دعوت پر ۷ رجب ۱۳۶۵ھ / ۷ جون ۱۹۴۶ء علمائے اہل سنت چٹوڑ تشریف لائے۔ سنی

کانفرنس چٹوڑ میں تشریف لائے والے علماء حسب ذیل ہیں

- ۱۔ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم آل انڈیاسنی کانفرنس
- ۲۔ محدث اعظم مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیاسنی کانفرنس
- ۳۔ مولانا غلام معین الدین نعیمی، خضرم مرکزی دفتر آل انڈیاسنی کانفرنس
- ۴۔ مولانا حافظ نذیر الاکرم نعیمی مراد آبادی

علماء کا شاعر استقبال کیا گیا۔ جلسہ میں متفقہ طور پر اعلان کیا گیا کہ :

”ہم پاکستان کے مطالبہ سے کسی طرح دست بردار نہیں ہو سکتے۔ خواہ مسلم لیگ کا ہائی

کمانڈر اس سے دست بردار ہو جائے“

۸ رجب المرجب ۱۳۶۵ھ / ۸ جون ۱۹۴۶ء سنی کانفرنس چٹوڑ گڑھ کے دوسرے

اجلاس میں مولانا سید محمد نعیم الدین اور مولانا حافظ نذیر الاکرم نعیمی نے تقریریں کیں اور پاکستان

اور روزمرتی مشن کی تجویز پر روشنی ڈالی۔

مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی اور مولانا غلام معین الدین نعیمی برہان پور دیالی گاؤں وغیرہ

سنی کانفرنس کے اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے اور مولانا سید محمد نعیم الدین مراد

آبادی سنی کانفرنس لودے پور میں تشریف فرما ہوئے۔ (۱)

آل انڈیائی کانفرنس کے اجلاس مدارس کی تجویز کی تائید مدرس معین الاسلام گھوڑ دوڑ ضلع موگیر کی قرارداد

مولانا محمد عبدالرؤف بانی مدرسہ معین الاسلام گھوڑ دوڑ ضلع موگیر کی اطلاع کے مطابق مدرسہ مذکورہ کے مدرسین، علمائے اہل سنت نے آل انڈیائی کانفرنس کے اجلاس مدارس میں منظور شدہ تجویز کی تائید میں قراردادوں منظور کی۔ قراردادوں کا متن یہ ہے

”مدرسین و علمائے مدرسہ اہل سنت معین الاسلام گھوڑ دوڑ مدارس کے جملہ منظور شدہ تجویز کی بابت طے کرتے ہیں کہ ان تجویز کی نشر و اشاعت اس اطراف میں سرعت کی جائے اور علاوہ بھر میں سنی کانفرنس کی شاخیں قائم کرنے کی کوشش کی جائے جس سے جملہ اہل سنت کی تنظیم درست ہو جائے“ (۱)

اس کے علاوہ اس اجلاس میں دیگر قراردادیں بھی منظور ہوئیں۔

سنی کانفرنس موضوعات ضلع لائل پور کا قیام

مولانا محمد عالم چشتی نظامی کی اطلاع کے مطابق مولانا ابو الحقائق میر سید لانت علی چشتی نظامی ناظم سنی کانفرنس صوبہ پنجاب کی تبلیغ اور سنی سے جون ۱۹۳۶ء میں

- ۱ موضوع بھگتی چک نمبر ۳۰۹، ضلع لائل پور (فیصل آباد)
- ۲ موضوع مستیاں چک ۳۷۵، ضلع لائل پور
- ۳ موضوع امیر میٹھ چک ۳۸۷، ضلع لائل پور

میں سنی کانفرنسیں تشکیل عمل میں آئی ہے۔ (۲)

(۱) ہفت روزہ دیپ سکھری برامپور، مجریہ ۲۳ لائی ۱۹۳۶ء ص ۱۱

(۲) ہفت روزہ دیپ سکھری برامپور، مجریہ ۲۰ جون ۱۹۳۶ء ص ۳

سنی کانفرنس کانپور اور

مدرسہ احسن المدارس کے شاندار اجلاس

۳۰۔ جون ۱۹۴۶ء کو مولانا سید مصباح الحسن سجادہ نشین پھپھوندی صدارت میں کانپور میں سنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا۔ بھرت علماء و مشائخ لیل سنت شریک ہوئے۔ مولانا قاتب کانپوری صدر مجلس استقبالیہ نے خطبہ پڑھا۔ اس کانفرنس میں حسب ذیل علماء شریک ہوئے۔

- ۱ مولانا سید مصباح الحسن پھپھوندی
 - ۲ مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیاسنی کانفرنس
 - ۳ مولانا عبدالحامد قادری ناظم نشر و اشاعت آل انڈیاسنی کانفرنس
 - ۴ مولانا غلام معین الدین نعیمی عرف مخدوم میاں صاحب
- مولانا سید مصباح الحسن نے اپنے خطبہ میں پاکستان کی پرزور تائید فرمائی اور سنی کانفرنس کی تبلیغی، تعلیمی، تنظیمی تجویز پر عمل کا مشورہ دیا۔
- مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی نے پاکستان کی مذہبی ایشیت سے سنی کانفرنس کی تنظیم پر فاضلانہ تقریر فرمائی۔ پاکستان پر حضرت محدث کی تقریر کے دلائل اپنی نوعیت کے لحاظ سے منفرد تھے۔

مولانا عبدالحامد قادری بدایونی نے فرمایا کہ :

”سنی کانفرنس سے تعلق رکھنے والے ہزاروں علماء و مشائخ پاکستان کو اپنی زندگی کا جزو بنا چکے ہیں اور اس سے کم کسی چیز کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔“

آپ نے ذمہ داری مشن کے رویہ پر سخت تنقید فرمائی۔ اس نے اپنے مواعید اور مطبوعہ میانات میں جو تبدیلی کی ہے اس پر عوام مسلمان غم و غصہ سے بھرے ہوئے ہیں اور اب سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں کہ مشن کی سفارشات اور عارضی گورنمنٹ کا بائیکاٹ کیا جائے۔ کانپور سنی کانفرنس کے اجلاس میں حسب ذیل تجویز منظور ہوئی :-

”یہ اجلاس آل انڈیا سنی کانفرنس پر اپنے کامل اعتماد کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے کہ حضرات علماء مشیخ اہل سنت نے انتخاب اور حصول پاکستان کے لئے جو گراں قدر مذہبی و قومی خدمات انجام دی ہیں، یقیناً قابل تحسین و مبارکباد ہیں۔ یہ اجلاس آل انڈیا سنی کانفرنس کو یقین دلاتا ہے کہ مسلمان کانپور اس کی دعوت پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور سنی کانفرنس کو اپنا واحد مذہبی نمائندہ ادارہ سمجھتے ہیں۔“

یکم جولائی کو مدرسہ احسن المدارس کا جلسہ تقسیم اسناد ہوا (۱)

سنی کانفرنس ریاست ریوا

بزم امانت کے شاندار اجلاس

ریاست ریوا میں ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲ جون ۱۹۳۶ء کو عظیم الشان اجلاس ہوئے۔

پنڈال آل انڈیا سنی کانفرنس، مدرس کے نمونے پر تیار کیا گیا تھا۔ جس سے اراکین بزم امانت منشی غلام محمد قادری، جان محمد، محمد خاں، عظیم اللہ، گلغام، گلزار قادری سلای کے جذبات سمیت کا اظہار ہوتا تھا۔ اس موقع پر حسب ذیل جلیل القدر علمائے کرام تشریف لائے۔

- ۱ مولانا سید محمد عبدالرب قادری جبل پوری مبلغ اعظم صوبہ سیالکوٹ و سرحد و کشمیر
- ۲ مولانا سید عبدالسلام قادری بانڈوی
- ۳ مولانا سید عبدالسجود وجود قادری
- ۴ مولانا عیاض علی
- ۵ مولانا مظہر جبل پوری
- ۶ مولانا احسن جبل پوری
- ۷ مولانا نور بانڈوی

ان اجلاسوں میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی تجویز کے مطابق عملی اقدام ہوا۔

علاوہ ازیں ایک کامیاب مشاعرہ بھی ہوا (۲)

(۱) ہفت روزہ دیدہ سکندری برآمدور، بکریہ ۱۷ - جولائی ۱۹۳۶ء ص ۷

(۲) ہفت روزہ دیدہ سکندری برآمدور، بکریہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۶ء ص ۷

سنی کانفرنس مراد آباد

اور

جامعہ نعیمیہ مراد آباد کے شاندار اجلاس

۲، ۳، ۴ جولائی ۱۹۴۶ء کو جامعہ نعیمیہ مراد آباد کے سالانہ اجلاس اور سنی کانفرنس کے خصوصی اجلاس زیر اہتمام صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس ہوئے۔ ان عظیم الشان جلسوں میں ایک سو سے زائد علماء کرام و مشائخ عظام نے شرکت فرمائی۔ چند ایک اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

- ۱ خطیب المند مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس
 - ۲ مولانا سید ابو الحسنات محمد احمد قادری امیر مرکزی حزب الاحناف ہندو صدر سنی کانفرنس یو۔ پی
 - ۳ صدر الشریعہ مولانا امجد علی قادری اعظمی خلیفہ امام احمد رضا بریلوی
 - ۴ مولانا سید مختار شرف عرف محمد میاں اشرفی زینب آستانہ کچھوچھا
 - ۵ ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدالسلام قادری ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس
 - ۶ مولانا سید عبدالمجید وجود قادری ناظم اعلیٰ سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی ودار
- ان حضرات کی تقائیم نے مسلمانوں میں نئی روح پھونک دی اور سنی کانفرنس کے ضروری مسائل طے کئے۔ یہ اجلاس توقع سے زیادہ کامیاب ہوئے (۱)

(۱) ہفت روزہ دیہ سکتوری برامپور مجریہ ۲۲ جولائی ۱۹۴۶ء ص ۷

(ب) حیات صدر الافاضل، مرتبہ مولانا مفتی غلام مصطفیٰ الدین ضعی مطبوعہ لاہور ص ۱۸۸

سنی کانفرنس سنبھل اور مدرسہ اجمل العلوم سنبھل کے شاندار اجلاس

۵، ۶، ۷ جولائی ۱۹۳۶ء کو مدرسہ اجمل العلوم سنبھل خلع مراد آباد کے سالانہ اجلاس میں سنی کانفرنس سنبھل کے شاندار اجلاس ہوئے۔ کثیر تعداد میں علماء نے شرکت کی۔ چند ایک کے اسمائے گرامی یہ ہیں :

- ۱ مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۲ مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۳ مولانا عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۴ مولانا نذیر حسین لکھنوی

علماء نے اپنی تقاریر میں تنظیم، اتحاد اہل سنت پر زور دیا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کی منظور کردہ تجاویز کی روشنی میں اہل سنت کو عملی پروگرام دیا۔ یہ اجلاس مولانا مفتی محمد اجمل نعیمی مہتمم مدرسہ مذکورہ کے زیر اہتمام نہایت کامیاب ہوئے۔ (۱)

سنی کانفرنس چندی ضلع مراد آباد کی تشکیل

۱۰، ۹، ۸۔ جولائی ۱۹۳۶ء کو جامع مسجد چندی ضلع مراد آباد میں شاندار اجلاس ہوئے۔

درج ذیل علماء نے ان اجلاسوں میں خطاب کیا۔

- ۱ مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۲ مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۳ مولانا سید نذیر حسین لکھنوی

علماء نے آل انڈیا سنی کانفرنس کی اہمیت، ضرورت اور اس کی تجویز کو بیان کیا۔ سنی کانفرنس کے مدد ہی، علمی، سیاسی پروگرام پر مفصل گفتگو کی۔ حاضرین نے سنی کانفرنس کی تشکیل پر ایک کمیٹی اور حسب ذیل مجلس منتظمہ منتخب ہوئی :

| | | |
|---|-----------------------|------------------|
| ۱ | مولانا شبیر حسین | صدر |
| ۲ | مولانا عبداللہ | جانب صدر |
| ۳ | مولانا حکیم محمد امین | ناظم |
| ۴ | قاضی ممتاز الہی | جانب ناظم |
| ۵ | حافظ طلحہ رضا | ناظم نشر و اشاعت |
| ۶ | حافظ عبدالرحیم | خازن |

ممبران مجلس شوریٰ :

| | | | | | |
|---|-----------------------|----|--------------------------|---|----------------|
| ۱ | ملا ظلیل احمد | ۲ | فتح محمد | ۳ | حافظ عطاء اللہ |
| ۲ | سر اج احمد | ۵ | قدرت اللہ ٹیلہ پٹر | ۶ | منشی عزیز اللہ |
| ۷ | عبدالرزاق | ۸ | صوفی عبدالنور | | |
| ۹ | محبوب حسن محمد سرپرست | ۱۰ | صمد حسین وکیل سرپرست (۱) | | |

(۱) متعدد دفعہ سید سکندر علی راہیلہ تحریر ۱۲-۱۳ جولائی ۱۹۳۶ء ص ۷۔

سنی کانفرنس بلندہ شر کی تشکیل

محترم سید ضیاء الحسن قادری ناظم سنی کانفرنس لوہڑ کوٹ بلندہ شر کی تحریر سے معلوم ہوا کہ مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس کی مساعی جیلہ سے یہاں سنی کانفرنس کی مجلس منتظرہ کی تشکیل جولائی ۱۹۴۶ء میں ہوئی۔ اراکین و عہدیداران حسب ذیل ہیں:

| | | |
|---|---------------------------------|------------------|
| ۱ | مولانا سید ظہور الحسن منصرم پور | صدر |
| ۲ | جناب کفیل احمد وکیل ایڈووکیٹ | نائب صدر |
| ۳ | سید ظہور الحسن قادری | ناظم |
| ۴ | سید تنویر علی | نائب ناظم |
| ۵ | منشی کرامت خاں | ناظم نشر و اشاعت |
| ۶ | منشی کرامت خاں قادری | خازن |

ممبران مجلس شورائی:

| | |
|---|--------------------|
| ۱ | سید محمد یاسین |
| ۲ | سید محمد حکیمین |
| ۳ | سید محمد اسلام |
| ۴ | سید ذوالفقار علی |
| ۵ | منشی عبدالرحمن |
| ۶ | عنایت اللہ اشرفی |
| ۷ | منشی عبدالرحمن (۱) |

سنی کانفرنس مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کا شاندار اجلاس حصولِ پاکستان کا عزمِ بالجزم

مولانا عبدالصغیٰ اعظمی ناظم ضلع سنی کانفرنس مبارک پور اعظم گڑھ کی اطلاع کے مطابق
لوائس مئی ۱۹۴۷ء کو مبارک پور میں ایک شاندار بدعتی اجلاس زیرِ صدارت علبردار پاکستان سید
الجاہدین حضرات خواجہ مولانا شاہ عبدالرحمن صاحب قبلہ سجادہ نشین مہر پٹھڑی شریف (سندھ)
منفقہ ہوں جس میں تقریباً ڈیڑھ سو حضرات علماء و مشائخ اہل سنت و مجاہدین پاکستان صوبہ جات یو۔
پی، پنجاب، سندھ، کاشمیر و اتر، بمبئی شریک ہوئے۔ ۴۲ دن کے عالی جناب شیخ امین الدین
صاحب انصاری رئیس و صدر مدرسہ اشرفیہ مبارک پور کی معیت میں طلباء و مدرسین و اراکین مدرسہ
نے بارودی رضا کاروں کی بحیثیت و تقریباً ایک ہزار مجمع عام کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر، رسالت، سنی
کانفرنس زندہ باد پاکستان زندہ باد سے علماء و مشائخ کا استقبال کیا اور عقیدت و جذبہ و قادری کا پر جوش
مظاہرہ کیا۔ طلباء مدرسہ اشرفیہ کی مسامی کی بدولت جلسہ گاہ کی آرائش دیدہ زیب تھی۔

۹ شب کے جلسہ شروع ہوا اور جناب قاری محمد یحییٰ صاحب مدرس مدرسہ اشرفیہ
نے تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز فرمایا اور جناب ماسٹر نور العین صاحب نے نعت شریف و قومی
تکلم پڑھی۔ اس کے بعد جناب ابو الہاشم صاحب پروفیسر اسلامیہ انٹر کالج نے حقانیت اسلام پر ایک
پُر مغز تقریر فرمائی اور مولانا بسطنین میاں صاحب مدلیوی نے تنظیمِ مسلمین پر کافی روشنی ڈالی۔

بعد ازاں سید العلماء علامہ سید احمد سعید صاحب کاظمی ملتان نے فلسفہ تنظیم و مقاصد آلِ انڈیا
سنی کانفرنس و مسئلہ پاکستان کو اپنے مخصوص انداز میں اس طرح پیش فرمایا کہ سامعین نے نہ صرف
تائید فرمائی بلکہ پر جوش نعرہ ہائے تکبیر سے تحصیل پاکستان کے عزمِ بالجزم کا اعلان فرمایا۔ پھر حضرت
علامہ شاہ محمد لہ اہم رضا خاں صاحب قادری مدلیوی سجادہ نشین آستانہ حامدیہ نے فضائل درود
شریف، حمایت پاکستان درود و کنگرئس میں ایک دلولہ انگیز تقریر فرمائی۔ جس سے حاضرین محظوظ
ہوئے۔ حضرت علامہ الحاج مفتی اعظم (مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری) مدلیوی مدظلہ الاقدس و دیگر

علمائے کرام و مشائخ عظام آخر تک شریک اجلاس رہے اور مقررین کی تحسین فرماتے رہے۔

بعد حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی ناظم ضلع سنی کانفرنس اعظم گڑھ نے جمع علمائے کرام و مشائخ عظام و حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مقاصد کانفرنس کو وضاحت سے بیان فرمایا۔ اور علماء مشائخ کا تعارف کر لیا۔ آخر میں فقیہ اعظم حضرت صدر الشریعہ (مولانا امجد علی اعظمی رضوی) مدظلہ العالی نے مقاصد کانفرنس کی کامیابی کے لئے ایک رقت انگیز دعا فرمائی۔ پھر آل انڈیا سنی کانفرنس، بنارس کی تجویز پر مکمل اعتماد کی قرارداد پاس ہو کر اڑھائی بجے شب کو جلسہ برخواست ہوا۔
(۱)

سنی کانفرنس موضع ہڈہا ضلع باند اور سنی کانفرنس موضع کبونی، ضلع باند کی تشکیل

ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس نے ضلع باند (یو۔ پی) کے مواضعات ہڈہا اور کبونی میں تشریف لا کر ولولہ انگیز تقریروں میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد پیش کئے۔ جس پر دو مواضعات میں مسلمانوں نے لبیک کہا اور حضرات علمائے اہل سنت پر مکمل اعتماد کی قراردادیں پاس کیں۔ مولانا مدوح نے دونوں مواضعات میں (سربراہ آورده) حضرات پر سنی کانفرنس کی کمیٹیاں تشکیل فرمادیں۔ (۲)

(۱) ہفت روزہ دیدہ سکتوری رامپور۔ مجریہ ۲۷ مئی ۱۹۳۶ء۔ ص ۷

(۲) ہفت روزہ دیدہ سکتوری رامپور۔ مجریہ ۲۷ مئی ۱۹۳۶ء۔ ص ۷

نوٹ: دونوں مواضعات نے گورنر جیلا کے اہل اسباب کے ہم مطوم نہ ہو سکے جو سنی کانفرنس کی مجلس مشعلہ میں منتخب ہوئے۔

سنی کانفرنس ضلع بدایوں مسلم لیگ کو نسل کی حمایت

جناب قاضی یوسف حسن رحمانی نائب ناظم سنی کانفرنس ضلع بدایوں کی اطلاع کے مطابق ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس بدایوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کو نسل بستی کے فیصلہ کی تائید میں جامع مسجد شمس بدایوں میں دو شاندار جلسے منعقد کئے۔ جن میں اعلان کیا گیا کہ :

ہر سنی عالم، دور ویش اجلاس مدرس کے فیصلہ کے مطابق حصہ لے پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کے لئے آمادہ ہو۔

حضرت مولانا شاہ عبدالحامد صاحب قادری ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس اور مولانا یعقوب حسین صاحب ضیاء کی تقاریر اور نظموں نے مسلمانوں کے جذبات میں خاص کیفیت پیدا کر دی۔ حضرت مولانا مفتی محمد امجد ایمن سستی پوری ناظم سنی کانفرنس ضلع بدایوں نے شر کے سات محلوں کی مساجد میں مرکزی دارالبلغین کے بنائے ہوئے پروگرام کے مطابق تبلیغی جلسے منعقد فرمائے اور تبلیغی تقاریر فرمائیں۔ ان محلہ داری جلسوں میں بھی حضرت مفتی صاحب نے مسلم لیگ کو نسل ہمیشی کے فیصلہ کی حمایت میں پُر زور تقریریں فرمائیں۔

۱۶۔ اگست ۱۹۳۶ء کو جامع مسجد شمس بدایوں میں ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس کا تیسرا اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالحامد قادری نے قبل خطبہ و نماز نہایت زبردست اور انقلاب انگیز تقریر فرمائی۔ (۱)

بدایوں میں بیس ہزار مسلمانوں کا اعلان عام
”پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کریں گے“

اکابر سنی کانفرنس کی تقاریر

۲۳ اگست ۱۹۴۶ء جمعۃ الوداع کے موقع پر بدایوں کی جامع مسجد منشی میں بیس ہزار سے زائد مجمع قتلہ شہر کے اہل سنت کے علاوہ دیہات اور قصبات کے نمازی جمع تھے۔ نماز جمعہ سے پہلے اور بعد نماز جمعۃ المبارک علماء نے دارالمبلغین کی ضرورت، تنظیم اہل سنت اور حصول پاکستان کی اہمیت کو واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بیان فرمایا:

مولانا عبدالحامد قادری بدایونی نے ارشاد فرمایا کہ:

اہل سنت کا ہر عالم اور شیخ طریقت اسلامی حکومت کے قیام کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کا عہد کر چکا ہے۔ آپ نے دارالمبلغین کی اہمیت، اغراض و مقاصد اور طریقہ کار بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پورے ہندوستان میں ہمارے مبلغ، مقرر اور مناظر کی حیثیت سے کامل ہو کر تبلیغ کریں گے۔ عربی، فارسی اور انگریزی خواں طلبہ کو دارالمبلغین میں تربیت دی جائے گی۔

حاضرین کو بتایا گیا کہ اس مقصد عظیم کے حصول کے لئے مولانا عبدالحامد قادری، مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری، مولانا مفتی محمد لہ ایم سمسی پوری اور دوسرے علماء تقاریر اور نصاب مرتب کر رہے ہیں۔ فی الحال مقامی طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا۔ جوں جوں وسائل میا ہوتے جائیں گے بیرونی طلبہ کو داخلہ دے کر اعلیٰ و خائف دیئے جائیں گے۔ (۱)

سنی کانفرنس قصبہ رائٹھ کی تشکیل

۲۶ اگست ۱۹۳۶ء ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ کو ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبد السلام قادری باندوی قصبہ رائٹھ میں تشریف لائے اور آل انڈیا سنی کانفرنس کی اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ آپ کی مساعی جیلہ سے یہاں کے سنی حضرات نے سنی کانفرنس کی تشکیل پر آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ حسب ذیل حضرات پر سنی کانفرنس کی مجلس منتظمہ منتخب ہوئی:

| | | |
|---|-----------------------|-----------|
| ۱ | جناب عبداللہ خاں رئیس | صدر |
| ۲ | جناب شیخ سکندر رخت | نائب صدر |
| ۳ | جناب چودھری نصیر بیگ | ناظم |
| ۴ | جناب محمد الیاس خاں | نائب ناظم |
| ۵ | جناب امیر محمد سوداگر | خازن |

ممبران مجلس مشاورت:

| | | | | | |
|----|---------------|----|---------------------|----|---------------|
| ۱ | حکیم مرزا خاں | ۲ | منور خاں | ۳ | ملا قادریک |
| ۴ | مولوی عبداللہ | ۵ | مولوی رشید احمد خاں | ۶ | احمد خاں |
| ۷ | سید عزیز علی | ۸ | نور محمد انصاری | ۹ | امیر محمد |
| ۱۰ | محمد دل شاہ | ۱۱ | چودھری منظور بیگ | ۱۲ | محمد یوسف شاہ |

حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

”مسلمانان رائٹھ کا یہ جلسہ عام آل انڈیا سنی کانفرنس پر اعتماد کا اظہار کرتا ہے، اور اس کی مذہبی خدمات کو، جو اشد ضروری ہیں، نظر استحسان سے دیکھتا، نیز نزاکت و قناعت کی بنا پر سیاسی اسلامی جدوجہد کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے“ (۱)

(۱) منصورہ، سیکریٹری راجستھان، مجریہ ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء، ص ۵

آل انڈیاسنی کانفرنس کی تنظیم مساجد اور تحریک صلوٰۃ

جناب قاضی یوسف حسن رحمانی نائب ناظم ضلع سنی کانفرنس بدایوں کی اطلاع کے مطابق

اگست ۱۹۳۶ء تک بدایوں میں تنظیم مساجد اور تحریک صلوٰۃ مقبولیت سے جاری ہے۔

مولانا محمد عبدالخالق قادری ناظم نشر و اشاعت آل انڈیاسنی کانفرنس،

مولانا مفتی محمد لدایم فریدی سستی پوری اور مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری کی کوششوں سے اس وقت تک ۳۵ اجلاس ہو چکے ہیں۔ ہر محلہ میں نماز کیٹیاں قائم ہو رہی ہیں۔ مساجد میں فریضہ عبادت کے عنوان کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے قومی اور سیاسی مسائل اور ضروریات پر بھی تقاریر ہو رہی ہیں اور مسلمانوں کے سب سے بڑے دینی مرکز مسجد کو اس کے حقیقی رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (۱)

سنی کانفرنس مین پوری کا ماہانہ اجلاس محفل گیارہویں شریف

جناب اقبال احمد قادری متعلم درجہ دہم و جمیل احمد خاں قادری متعلم درجہ دہم مشن ہائی سکول مین پوری و دیگر ممبران انجمن خدام ملت مین پوری کی اطلاع کے مطابق آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد کی ہدایت و تجویز کے مطابق ۱۱ شوال المکرم ۱۳۶۵ھ ۸ ستمبر ۱۹۴۶ء یوم یکشنبہ محفل گیارہویں شریف میں سنی کانفرنس کا جلسہ مولانا حکیم حافظ محمد احمد علوی کی زیر صدارت ان ہی کے مکان پر منعقد ہوا جس میں خصوصیت سے !

| | | |
|---|------------------------|---------------------------|
| ۱ | جناب سید اوصاف نبی | ناظم سنی کانفرنس مین پوری |
| ۲ | جناب حکیم محمد اسماعیل | صدر شی مسلم لیگ مین پوری |
| ۳ | جناب حاجی مہدی حسن | صدر جمع کیشی مین پوری |

لور دیگر ممبران سنی کانفرنس نے شرکت فرمائی۔

اتفاق رائے سے درج ذیل تجویز منظور ہوئی۔

”سنی کانفرنس کا یہ مخصوص اجلاس وزارت مشن کی تجویزوں پر مرتب ہونے والی حکومت میں، جس کو مسٹر جناح نے منظور کر لیا تھا، شبیر احمد وغیرہ دہلیہ دیوبند کا دخل کسی طرح گوارہ نہیں کرتا، لور پاکستانی نظام میں ان لوگوں کا شہر بھی دخل مسلمانوں کے لئے خطرناک سمجھتا ہے۔ نجدی وہابیوں کے مظالم، اس کی سفایاں لور دل آزار

مستقبلہ جو دستم کے قہر و قہر سے سامنے ہیں۔ وہیہ ہند (دیوبندیہ وغیرہ) ان سے بھی زیادہ متعصب و عناد رکھتے ہیں۔ اس لئے پاکستانی امور میں رہنمائی کا حق صرف سنی کانفرنس کو ہے۔ جو نو کروڑ مسلمانوں کی تمام جماعت ہے اور جو پاکستان کی ہمیشہ حامی و علمبردار رہی ہے۔ الیکشن میں سنیوں کی بدولت مسلم لیگ کو کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ سنی اس پاکستان کو ہرگز قبول نہیں کر سکتے جس کی تشکیل میں ہندوؤں کا دخل ہو۔ یہ بھی پاس ہوا کہ اس تجویز کی ایک ایک کاپی بذریعہ تار و اسرے و مسٹر جناح کو روانہ کی جائے اور اخبارات میں بھی اس کی اشاعت کی جائے۔ (۱)

مسلم لیگ جے پور شہر میں
مولانا عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت
آل انڈیاسنی کانفرنس کی تقریر پڑھیں

قاضی حنیف الرحمن قادری شاہ پوری کی اطلاع کے مطابق مولانا عبدالحامد قادری بدایونی اپنے مریدین کی دعوت پر جے پور شریف لائے۔ ایک ہفتہ قیام کے دوران آپ سے ہزار ہا مریدین نے فیض روحانی حاصل کیا۔

۲۹ ستمبر ۱۹۴۶ء کو دہلی سے قلم خاص جے پور شہر میں مسلم لیگ کے عظیم الشان جلسہ میں پاکستان کے عنوان پر زبردست تقریر کی۔

یاد رہے کہ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں مولانا عازم حج ہوں گے۔ (۲)

(۱) ہندوستان میں سکھوں کی آمد۔ تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۶ء ص ۷

ب ہندوستان میں سکھوں کی آمد۔ تاریخ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۶ء ص ۱۱

(۲) ہندوستان میں سکھوں کی آمد۔ تاریخ ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۶ء ص ۸

سنی کانفرنس اجیر شریف کا ایک اہم خصوصی جلسہ

اہم تجویز

مولانا قاضی یوسف حسن رحمانی نائب ناظم ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس بدایوں کی اطلاع کے مطابق ۶۰۵۔ رجب المرجب ۱۳۶۵ھ / ۸، ۷ جون ۱۹۴۶ء عرس مقدس حضور خواجہ سید معین الدین غریب نواز اجیری قدس سرہ کے موقع پر حضرت دیوان سید آل رسول علی خاں سجادہ نشین آستانہ عالیہ اجیر کی صدارت میں سنی کانفرنس کا ایک اہم عظیم الشان اجتماع اجیر مقدس میں ہوا۔ ہزاروں علماء و مشائخ نے شرکت کی۔ ایک لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کا اجتماع رہا۔ حسب ذیل علماء نے اجتماع سے خطاب کیا۔

- | | | | |
|---|--|----|---------------------------------------|
| ۱ | مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی | ۵ | صدر آل انڈیا سنی کانفرنس |
| ۲ | مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی | ۶ | ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس |
| ۳ | مولانا شاہ عبدالحامد قادری بدایونی | ۷ | ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس |
| ۴ | مولانا شاہ عبدالحلیم صدیقی میرٹھی | ۸ | حاجی محمد عارفین۔ دہلی |
| ۵ | مولانا محمد لہ ایم رضا، جیلانی میلہ دیوبند | ۹ | مولانا محمد دم |
| ۶ | مولانا نذیر حسین دہلوی | ۱۰ | مولانا سید عبدالحجید |
| ۷ | مولانا محمد عبد القادری | | |

تجویز حسب ذیل منظور ہوئیں۔

۱ دربار خواجہ سید ناغریب نواز رضی اللہ عنہ کا یہ عظیم الشان اجتماع آل انڈیا سنی کانفرنس مدارس کی منظور کردہ تجویز کی پرزور تائید کرتا ہے اور آل انڈیا سنی کانفرنس پر اپنے کامل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور یقین دلاتا ہے کہ مسلمان ہند آل انڈیا سنی کانفرنس کی مدد ہی رہنمائی پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

۲

یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ حضرات علماء و مشائخ اہل سنت ہندوستان کے اندر اسلامی حکومت کے قیام کو اپنا ایک ضروری فرض سمجھتے ہیں۔ جسے کسی حالت میں ترک نہیں کر سکتے۔ وہ ایک ایسی آزاد اسلامی حکومت کا قیام چاہتے ہیں جو قرآن کریم، احادیث نبویہ، فقہی اصولوں کے مطابق ہو۔ یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ وزرائی مشن کی تجویز مسلمانوں کے لئے ہرگز تسلی بخش نہیں ہیں۔

۳

یہ عظیم الشان اجلاس راشٹریا سبک سنگھ (۱) کی اس تحریک کو، جو ملک کے ہر گوشہ میں اندرونی طور پر انقلابی شکل و صورت میں چلائی جا رہی ہے، جس کی بدولت مسلمانوں پر جبر نہ اور سفاکانہ مظالم ہو رہے ہیں، انتہائی نفرت کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ اس تحریک کے جراثیم کو فوراً روکے اور اسے خلاف قانون قرار دے۔ نیز مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے تحفظ سے غافل نہ رہیں۔

(۱) انسانی تاریخ نے ہمیشہ ہی دہشت گرد جماعتوں کو ہم سے حریف کر لیا ہے۔ لیکن ان جماعتوں میں سب سے زیادہ خطرناک، خبیث، قاتل اور وحشی جماعت ہندو متی تھی۔ جس کا نام "راشٹریا سوامی سبک سنگھ" ہے۔ اس خوفناک ترین جماعت کی سرگرمیوں کا تذکرہ پروردگار میں درج ہیں۔ ۱۹۲۶ء میں اس جماعت نے مشرقی پنجاب، دہلی اور دوسرے حصوں میں پانچ لاکھ سے لے کر دس لاکھ تک مسلمانوں کو قتل کر ڈالا۔ "جن سنگھ" اس جماعت کی فوجی تنظیم کا نام ہے۔ ۱۹۲۹ء میں کیشور لورپالی جھوڑا گپور کے ایک مشنری راشٹریا سوامی سبک سنگھ (آر۔ ایس۔ ایس) کی بھارتی جماعت کی بھارتی نظریہ پر رکھی گئی کہ یہ عظیم ہندو مذہب کی سر زمین ہے۔ مسلمان غیر ملکی ہیں جو ہند میں آئے ہیں۔ ۱۹۳۰ء میں کیشور لورپالی کی جگہ گولڈ واٹر نے لی۔ گولڈ واٹر نے اسے ترقی دی۔ اس جماعت کا مجموعہ پچاس افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس کا ایک لیڈر ہوتا ہے۔ اس یونٹ کو شائع کئے ہیں۔ پھر شاخوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہ صوبائی گروہ بنائے جاتے ہیں۔ لیڈر سے بدایات لیتے ہیں۔ شائع کا جلسہ ایک یاد کو روں میں ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک کلام میدان ہوتا ہے۔ میدان کے وسط میں گولڈ واٹر۔ ایس۔ ایس۔ کاغذی جھنڈا نصب ہوتا ہے۔ اسے سلام دی جاتی ہے۔ میدان میں درخش ہوتی ہے اس کے بعد مسکرت میں دعا پڑھی جاتی ہے۔ یونٹ کا سفید قبضہ، خاک، چٹون، جس کے ساتھ چٹی کریم، کیڑوں کے جوتے، سیاہ ٹوپی پر مشتمل ہے۔ سیاہ ٹوپی نام کا نشان ہے۔ یہ اس وقت تک رہے گی جب تک ہندو ہندو حکومت قائم نہ ہو جائے۔ اس میں عام طور پر پچھلے طبقے کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ دہلی میں اس کے اجتماع میں پچاس ہزار شرکاء تھے۔ اس کے علاوہ تیس ہزار شرکاء۔ اس اجتماع کے اعلیٰ کاغذ کے لئے کھانقا اگر میں اس جماعت کی تمام شاخوں کا دورہ کروں تو تیس پچیس سال لگ سکتے ہیں اگرچہ ممبران پر کوئی چندہ مقرر نہیں لیکن تاجر، زمیندار، جاگیردار اور امر لوہا کی آمد کرتے ہیں۔ لیکن اس کا حساب نہیں رکھا جاتا۔ ہندو اختلافات نے ہی اعتراف کیا ہے کہ یہ جماعت دہشت گرد ہے۔ اور عظیم میں مسلمانوں کے قتل کی ذمہ دار ہے۔ ہندو قوم اور اکٹھے مہارت کی طبردار جماعت کے ایک سچھے لکھنے والے کو بھی قتل کر دیتا۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: ہندوستان۔ پریس منسٹر۔ مولد سید عمر نقی۔ مطبوعہ انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی (۱۹۶۸ء)

۳۔ اعراس کے لئے اصلاحی پروگرام :

یہ عظیم الشان اجلاس آل انڈیاسنی کانفرنس کی اس تجویز کے مطابق کہ حضرات اولیائے کرام کے اعراس مبارکہ کے مواقع پر تبلیغ و اشاعت احکام دین کی جائے، حسب ذیل اصلاحی نظام نامہ اعراس تجویز کرتا ہے۔

- (۱) خانقاہوں اور درس گاہوں میں امور غیر مشروع و رسماً منع قرار دیئے جائیں۔
- (۲) طوائفوں کو بے پردہ اور ناخبر موں کے ساتھ داخل ہونے اور گانے جانے سے روکا جائے۔
- (۳) مستورات کے لئے خاص اوقات مقرر کئے جائیں۔ جن میں وہ زیارت کریں۔ ان اوقات میں مردوں کو داخلہ کی اجازت نہ ہو۔ عرسوں میں مستورات مردوں کے ساتھ مختلط نہ ہوں۔
- (۴) قوالی وغیرہ اذان کی پہلی تکبیر کے وقت بند کر دی جائے اور جب تک نماز جماعت سے پوری طرح فراغت نہ ہو جائے، یہ مجالس موقوف رہیں۔
- (۵) کوشش کی جائے کہ عرس میں آنے والے نمازوں کی پابندی کریں۔
- (۶) خانقاہوں کی طرف سے زائرین کے لئے مصلوں اور وضو کے پانی کا معقول انتظام کیا جائے۔
- (۷) ہر عرس میں مجالس کے علاوہ ذکر کا اہتمام کیا جائے۔
- (۸) عرسوں میں اولیائے کرام کی سوانح حیات اور ان کی مجاہدانہ زندگی، شوق عبادت، خدا پرستی جیسے اہم عنوانات پر تقاریر کا انتظام و اہتمام کیا جائے۔
- (۹) ہر آستانہ پر تبلیغ و اشاعت کا نظم کیا جائے تاکہ خانقاہیں تبلیغ کا مرکز بن سکیں۔ خلفاء، مریدین میں اسلام کی تبلیغ کا جذبہ پیدا کیا جائے۔
- (۱۰) یہ اجلاس مشائخ و سجادگان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مذکورہ بالا امور کی تکمیل و انجام دہی کے لئے اپنے مشورہ اور نگرانی میں ایک موثر کمیٹی قائم کریں۔

- (۱۱) ہر آستانہ پر عقائد حقہ اہل سنت کا زائین کو سبق دیا جائے اور صرف ایسے مقررین کو اجازت
تقریری دی جائے جو بورگان دین کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں۔ اور جو مقررین عرس
فاتحہ میلاد اقدس کو ناجائز سمجھتے ہوں انہیں تقریر کی اجازت نہ دی جائے۔
- (۱۲) عربوں کے کسی انتظام یا غیر انتظامی معاملہ میں اور خانقاہ کے امور میں کسی ایسے عنصر کو
داخل نہ کیا جائے جو مشائخ کرام اور صوفیائے عظام کا عملی یا اعتقادی مخالف ہو۔
- (۱۳) حضرات سجادہ نشین اپنی وضع اور اطوار کو حقدین کے مہدک طریقوں کے مطابق کریں
- (۱۴) ختم کلام پاک اور میلاد نبویہ کا رولج زیادہ سے زیادہ کیا جائے تاکہ ہر آنے والا خدائے قدوس
اور ختم رسالت ﷺ کی عظمت و توقیر کا عشق اپنے دل میں کرے۔
- ایک لاکھ سے زائد مجمع نے ان تجاویز پر پابندی کا اعلان کیا۔
- مولانا عبدالحمید بدایونی نے پاکستان پر جو مذہبی خیالات پیش کئے اور حضور سیدنا خواجہ غریب
نواز رضی اللہ عنہ کے حضور میں استیفاء پیش کرتے ہوئے قل و فاتحہ کے موقعہ پر جو تقریر کی اس نے
مجمع میں گریہ و زاری پیدا کر دی۔ اجلاس کی تینوں نشستیں بہت زیادہ کامیاب رہیں۔ (۱)

سنی کانفرنس کراچی کے عظیم الشان اجلاس

مولانا صاحبزادہ علمی قادری نائب ناظم جمعیت سنیہ کراچی جامعہ قادریہ کی اطلاع کے مطابق سنی کانفرنس کراچی کے عظیم الشان اجلاس ۱۲، ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو عید گاہ مندر روڈ کراچی کے وسیع میدان میں زیر صدارت مولانا قاری غلام رسول قادری پریذیڈنٹ جمعیت ہند کراچی (سندھ) منعقد ہوئے۔ یہ دونوں اجلاس بھٹلہ تحائی نہایت کامیاب ہوئے۔ کراچی کے سنی مسلمانوں اور ائمہ مساجد و علمائے اہل سنت کا یہ اجتماع اپنی نوعیت کا عظیم التنظيم ”سیاسی مذہبی“ اجتماع تھا۔ جلیل القدر علمائے کرام و مشائخ اہل سنت نے اس کانفرنس میں شرکت کی، ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

- ۱ مولانا حافظ قاری غلام رسول قادری، کراچی
- ۲ مولانا محمد عبد العظیم صدیقی میرٹھی (سیلخ اعظم سیاح امریکہ و یورپ وغیرہ)
- ۳ مولانا عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۴ مولانا غلام محمد قادری کراچی ثم کاٹھیاواڑی
- ۵ مولانا ظہور الحسن درس ناظم جمعیت سنیہ
- ۶ مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس (۱)

(۱) نصف روزہ دبہ سکندری برائپور مجریہ ۱۱۔ نومبر ۱۹۳۶ء ص ۳، ۴، ۵

نوٹ: مقررین کے خطبات کی تفصیل نصف روزہ دبہ سکندری کے حوالہ سے خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس مولفہ محمد جلال الدین اوری میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحتاف، ہند، لاہور کے سالانہ اجلاس میں

سنی کانفرنس صوبہ پنجاب کے اجلاس

- ۱۰، ۹، ۸۔ ذی قعدہ ۱۳۶۵ھ / ۶، ۵، ۴۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء / جمعہ، ہفتہ، اتوار کو مسجد وزیر خاں میں دارالعلوم حزب الاحتاف، ہند، لاہور کے سالانہ اجلاس منعقد ہوئے۔ ائمہ علمائے اہل سنت و مشائخ کرام نے شرکت کی۔ چند علمائے کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔
- ۱ مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیاسنی کانفرنس
 - ۲ مولانا سید محمد فہیم الدین مراد آبادی ناظم آل انڈیاسنی کانفرنس
 - ۳ مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی خطیب وزیر آباد
 - ۴ مولانا غلام علی اشرفی اوکاڑوی
 - ۵ مولانا غلام ربانی فاضل حزب الاحتاف
 - ۶ مولانا مظہر الدین رمداسی فاضل حزب الاحتاف
 - ۷ مولانا غلام دین فاضل حزب الاحتاف
 - ۸ مولانا احمد علی شمیم فاضل حزب الاحتاف
 - ۹ مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد امیر انجمن حزب الاحتاف
 - ۱۰ مولانا امین الدین امرتسری
 - ۱۱ مولانا عبدالعزیز فاضل حزب الاحتاف
 - ۱۲ مولانا صابر حسین فاضل حزب الاحتاف
 - ۱۳ مولانا محمد علی
 - ۱۴ مولانا ابو البرکات سید احمد ناظم حزب الاحتاف
 - ۱۵ مولانا عبدالستار نیاززی ایم، ایل، اے
 - ۱۶ مولانا سید محمود احمد رضوی نائب ناظم حزب الاحتاف

علماء کرام نے فضائل علم۔ فضائل الحماہ مصطفیٰ کریم ﷺ اصلاح احوال۔ اصلاح عقائد۔ اسلامی نظریہ قومیت۔ حصول پاکستان۔ سنی کانفرنس کی اہمیت وغیرہ موضوعات پر مدلل تقریریں کیں اور متحد قرار دے منظور ہوئیں۔ مولانا سید محمود احمد رضوی کی اطلاع کے مطابق علماء کے

نقدیر کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

مولانا ابو الحقائق محمد عبدالغفور ہزاروی نے ایک تقریر میں فرمایا :

”نیشلسٹ مسلمان منافق ہیں۔“

خطیب اعظم مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی نے اپنی دونوں تقریروں میں پاکستان کیا ہے؟ کے موضوع پر مدلل تقریریں مسلمانوں کے لئے تنظیم۔ اتحاد۔ اتفاق کی اہمیت اور شرعی دلائل سے قیام پاکستان کی ضرورت بیان فرمائی آپ نے فرمایا :

مسلمانوں کی ترقی کا راز یہ ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کے پکے غلام بن جائیں اور خدا سے ڈریں جب مسلمان خدا سے ڈرے گا تو ساری کائنات اس سے ڈرے گی۔

پاکستان عہد فاروقی کا دوسرا نام ہے ہم پاکستان میں خالص فقہی قوانین کا اجراء کریں گے۔ سنی کانفرنس کے مقاصد اور اس کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا :

ہر فرقہ اپنی تنظیم کر رہا ہے میرزائی۔ وہابی۔ دیوبندی غرضیکہ تمام فرقہ ہائے باطلہ منظم ہو رہے ہیں بلکہ منظم ہو گئے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ سنی حضرات منظم نہ ہوں؟ سنیوں کو اپنی تنظیم کرنی چاہئے اور جمہوریت عالیہ اسلامیہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جانا چاہئے۔

مولانا امین الدین امرتسری نے کانگریسی چالوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا آپ نے فرمایا : کانگریسی مسلمان خدا سے غداری کر رہے ہیں۔ وہ ہر روز رات کو وتروں میں یہ اقرار کرتے ہیں کہ اے خدا ہم تیرے دشمنوں سے قطع تعلق کرتے ہیں اور صبح ہوتے ہی وہ عہد موافقت جو رب تعالیٰ سے باندھے تھے، انہیں توڑ دیتا ہے۔

طلبہ دارالعلوم حزب الاحناف کی دستار بندی اور تقسیم استاد کے بعد درج ذیل قراردادوں پر پیش ہوئیں جو اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

یہ اجلاس جمہوریت عالیہ اسلامیہ (سنی کانفرنس) صوبہ پنجاب سے استدعا کرتا ہے کہ وہ جلد سنی علماء کا ایک وفد مقرر کرے جو سارے صوبہ پنجاب کا دورہ کر کے سنیوں کی تنظیم کو مضبوط کرے۔

یہ قرارداد مولانا عبدالستار نیازی ایم اے نے پیش کرتے ہوئے اپنی مختصر سی تقریر میں کہا :
 وہابی دہلیوی خدالور اس کے رسول کے دشمن ہیں یہ لوگ حضور کو اپنا جیسا انسان
 کہتے ہیں حالانکہ مقام نبوت کے سمجھنے سے عقل انسانی قاصر ہے اور فہم حضور علیہ السلام
 کے لور اک سے دور و مجور ہے ۔
 آپ نے مزید کہا :

پاکستان شرعی فقہی اصولوں پر بنایا جائے گا۔ پاکستانی حکومت میں فقہی قوانین کا اجرا ہو
 گا۔ ہم اس پاکستان کے خلاف ہیں جس میں روس کے قانون کا نفاذ ہو۔ ہمارا قائد اور رہنما
 حضور علیہ السلام کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا ہم حضور کے سوا کسی کی قیادت کو تسلیم
 نہیں کرتے ۔

۲ یہ اجلاس سنی کانفرنس کے ہائی کمانڈ پر اپنے ملل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور سنی کانفرنس کے
 نصب العین کی تائید کرتا ہے ۔

حرک : سید محمود احمد رضوی

مکید : تاریخ سنی مدبر ہفت روزہ سعادت لائل پور

۳ یہ اجلاس حکومت جاز کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ حکومت امریکہ یا اور کسی غیر اسلامی طاقت سے
 قرضہ لے کر جاز مقدس کو زیر پا نہ کرے ۔ تمام عالم اسلامی اس کے خلاف ہے۔ جاز کی
 اقتصادی و ملکی ضرورت کے لئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو جلدی حکومت اس کا
 جٹ پیش کرے تو آل انڈیا سنی کانفرنس اس رقم کو بیمہ بچانے کی کوشش کرے گی
 بشرطیکہ جلدی حکومت سنی کانفرنس کو اپنے انتظام سے خرچ کرنے کی اجازت دے ۔
 یہ قرارداد محدث کچھو چھوی نے پیش کرتے ہوئے فرمایا :

اسلامیان ہند یہ کبھی گولرا نہیں کر سکتے کہ جاز مقدس کو رہن رکھ کر امریکہ سے
 قرض لیا جائے اور روپیہ جلدی حکومت کے عمال اپنے صرف میں لاکر ہمیشہ کے لئے جاز
 مقدس کو غیر اسلامی حکومت کے زیر نگیں کر دے ۔ (۱)

(۱) طاعن لیل سنت نے سون پیلے جس خطرہ کا اندیشہ ظاہر کیا تھا سعودی حکومت کے جلدی صاحبان اقتدار نے کر کے دکھایا ان
 حضرات نے امریکہ سمیت مغربی استبداد کو اپنے ہر کام میں دخل ماکر اسلامی حکمت اور خود راوی و خود بخدی کو مٹایا ہے اللہ تعالیٰ ہم
 سب مسلمانوں کو ہدایت نصیب کرے ۔
 (نقد قادی مٹی ص ۷)

ہم حکومت جاز کے وزیر اعظم کو متنبہ کرتے ہیں کہ اگر امریکہ سے قرضہ لیا گیا تو اس کی ادائیگی جاز کے خزانہ سے نہ ہوگی، بلکہ اس کی وصولی ان لوگوں سے ہوگی جن کی اغراض کے لئے یہ روپیہ حاصل کیا جا رہا ہے، اگر حکومت جاز واقعی کوئی اصلاحی اور مفید کام کرنا چاہتی ہے تو وہ اس اسکیم کا جھٹ ہمارے سامنے پیش کرے تو وہ روپیہ سنی کانفرنس مہیا کرنے کے لئے تیار ہے مگر جاز میں اپنے انتظام سے خرچ کرے گی۔

اس قرارداد کی تائید مولانا ابو البرکات سید احمد باظم انجمن حزب الاحناف ہند لاہور نے کی۔

۴۔ زکوٰۃ بیل :

یہ جلسہ یو۔ پی کونسل میں پیش ہونے والے زکوٰۃ بیل کو نہایت ہی نفرت و حدت کی نظر سے دیکھتا ہے اور مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت مصیبت تصور کرتا ہے اور مسلم ممبران کونسل سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس مصیبت عظمیٰ سے چائیں اور اس قانون کی مخالفت کرنے میں مسلم پبلک کا حق نیلت ادا کریں، وزیر اعظم اس مسلم کش قانون کو بحث میں لانے کی اجازت نہ دیں اور گورنر و انسرایس بے جا مداخلت فی الدین کو اپنی طاقت سے روک دیں۔

۵۔ زمیندارہ بیل :

یہ جلسہ یو۔ پی کونسل میں پیش ہونے والے زمیندارہ بیل کو ظلم قرار دیتا اور اس پر اپنی کامل نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

یہ تمام بل صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین باظم آل انڈیا سنی کانفرنس کی طرف سے پیش ہوئے اور اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ (۱)

(۱) ہندوستان کے امیر ترمہ ۲۱-۲۲ نومبر ۱۹۴۶ء ص ۸-۹

جلسہ مذکورہ کی مصلح کارروائی مولانا سید محمود احمد رضوی نائب باظم دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور نے اخذات میں اشاعت کے لئے روانہ فرمائی۔ مندرجہ بالا اقتباسات اسی مصلح کارروائی سے اخذ کئے ہیں۔ (فقیر قادری مخفی صاحب)

عرس سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ امر تر
”قیام پاکستان پر موہم خدشات تار تار“

انجمن تبلیغ الاحناف امر تر کے زیر اہتمام سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا سیٹھیسواں سالانہ عرس مبارک ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء جامع مسجد میاں محمد جان مرحوم زیر صدارت امیر ملت سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوا۔ اس عرس میں حسب ذیل علماء نے خطاب فرمایا :

- ۱ امیر ملت سید جماعت علی محدث علی پوری
- ۲ خطیب الاسلام مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیاسنی کانفرنس
- ۳ مولانا ابو الحقائق عبدالغفور ہزاروی وزیر آباد۔
- ۴ مولانا سید ولایت حسین شاہ سرحدی ۵ مولانا قطب الدین چھوچھوی
- ۶ مولانا سید محمود شاہ گجراتی ۷ مولانا غلام ربانی مداسی
- ۸ مولانا محمد علی کاروی

ہزاروں عاشقان مصطفیٰ کریم ﷺ علماء و مشائخ کی تقاریر سے محفوظ ہوئے۔ اصلاح عقائد۔ اصلاح اعمال کی ترغیب اور حالات حاضرہ کے پیش نظر حصول پاکستان کی ضرورت اور کانگریسیوں کے لغو اعتراضات کے مدلل جوابات دیئے گئے۔

مولانا ابو الحقائق محمد عبدالغفور ہزاروی نے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا :

ہم نے غیر خفیہ اور دیوبندی حضرات کی قیادت قبول کی ہے؟ ہم پر یہ اعتراض بالکل لغو ہے ہم علمائے اہل سنت و ہدایت بائگ و مل اعلان کرتے ہیں کہ ہم آل انڈیاسنی کانفرنس کے دستور اساسی کی روشنی میں پاکستان کی حمایت کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا :

قائد اعظم ہمارے سیاسی رہنما ہیں جو اپنی عقل و فراست سے ہمارے پاکستان کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں جب پاکستان قائم ہو جائے گا تو اس میں آئین رائج کرنے کے لئے انہیں علماء کی طرف رجوع ہونا پڑے گا۔

آپ نے دائر کٹ امیکشن کے متعلق فرمایا :

جب ہمیں قائد اعظم کا حکم ملے گا ہم سب حجروں کو خیر باد کہہ کر معرکہ پاکستان میں کود پڑیں گے مسلمان پاکستان حاصل کرنے کے لئے ایسی قربانیاں پیش کرے گا کہ کانگریس کی قربانی اس کے مقابلے میں پتھر ہے گی۔

درسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان

کا عظیم الشان جلسہ (۱۹۴۶ء)

پاکستان فلسطین اور سنی کانفرنس سے متعلق چند اہم قراردادیں

قرارداد نمبر :

۴ مسلمان ملتان کا یہ اہم اور بوقادر جلسہ قرار دیتا ہے کہ قبلہ اول بیت المقدس اور ارض مقدس فلسطین کا مسئلہ خالص اسلامی مسئلہ ہے۔ اگر اتحادی طاقتوں میں سے کسی طاقت نے اس کو یہودی سلطنت یا وطن الیہود بنانے اور عرب اکثریت و حاکمیت کے حق کو پامال کرنے کی جرأت کی اور برطانی و امریکی حکومتیں اپنی سامراجی چالوں اور یہود نواز پالیسی سے باز نہ آئیں اور تمام عالم اسلام نے ارض مقدس کے دفاع و تحفظ کے لئے متفقہ اعلان جہاد کر دیا اور مشرق وسطیٰ کا سوال تیسری ہولناک ترین جنگ عالمگیر کا پیش خیمہ ثابت ہوا تو اس کی تمام تر ذمہ داری برطانیہ و امریکہ پر عائد ہوگی۔ لہذا یہ عظیم الشان اجتماع ہر دو حکومتوں کو انتباہ کرنا اپنا ملی و اسلامی فرض تصور کرتا ہے۔

۵ مسلمان ملتان کا یہ لاجواب اجتماع ہندوستان میں مسلمانوں کو ایک مستقل اور جداگانہ قوم و ملت سمجھتا ہے اور قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی اساس جمہوریت پر ان کی تنظیم کو اولین فرض ملی تصور کرتے ہوئے ملت و شریعت اسلامیہ کی بقا و تحفظ کے لئے صحیح معنوں میں حقیقی پاکستان کے مطالبہ و قیام کو ضروری سمجھتا ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں تمام مسلمانوں سے مخلصانہ اور پر زور اپیل کرتا ہے کہ باہمی تصادم اور منافقتات سے اپنا دامن چاتے ہوئے آنے والے الیکشن میں مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دیکر اپنا قومی و ملی فرض ادا کریں۔ (۱)

بزم پاکستان ریاست رامپور میں جلسہ میلاد النبی ﷺ پاکستان کی حمایت میں اجلاس

۱۶ فروری ۱۹۴۷ء بزم پاکستان رامپور کے زیر اہتمام مولانا حافظ وجیہ الدین احمد خان قادری جامع مسجد رامپور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا، جس میں مولانا عبدالحامد قادری بدایونی، جناب فضل حسن صمدی مدیر دبہ سکندری رامپور اور سید محمود شاہ نظامی وغیرہ علماء نے شرکت کی۔ مولانا عبدالحامد بدایونی نے نظریہ پاکستان، اس کی ضرورت اور اہمیت پر نہایت پر جوش تقریر کی۔ مولانا کی روح پرور تقریر کے بعد مطالبہ کیا گیا کہ ایسی تقریریں اگر ہر ہفتہ ممکن نہ ہوں تو کم از کم ہر ماہ ایک بار ضرور ہوں۔ آخر میں سلام پڑھا گیا۔ (۱)

جلسہ عید میلاد النبی ﷺ جالون میں سنی کانفرنس

۱۰ فروری ۱۹۴۷ء کو جالون میں عید میلاد النبی ﷺ کا شاندار جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا عبد السلام قادری باندوی نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد کا درس دیا گیا۔ صلوة و سلام پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ ۱۷

۱۔ ہفت روزہ دبہ سکندری رامپور نمبر ۲۶ فروری ۱۹۴۷ء۔ ص ۷

۲۔ ہفت روزہ دبہ سکندری رامپور نمبر ۲۶ فروری ۱۹۴۷ء۔ ص ۷

سنی کانفرنس کھریاں گنج، ریاست رائے گڑھ کا قیام اور اس کی چند تجاویز

یکم ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ ۲۳۱ فروری ۱۹۴۷ء کو حضرت مولانا عبدالسجود وجود قادری جبل پوری ناظم سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی اور اری کی کوشش سے کھریاں گنج ریاست رائے گڑھ (سی پی) میں عید میلاد النبی کا جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں حضرت مجاہد ملت نے نو کروڑ مسلمانوں کی واحد مذہبی تنظیم آل انڈیا سنی کانفرنس کے حالات بیان کئے۔ اس کے اغراض و مقاصد اور وقت کی دینی ضرورت کے پیش نظر اس کی مقامی تنظیم و تشکیل کی طرف رغبت دلائی۔ چنانچہ نوروں کی گونج میں سنی کانفرنس کا استقبال کیا گیا۔ حسب ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا

| | | |
|---|---|-----------|
| ۱ | جناب محمد صدیق الہ آبادی ٹیلر ماسٹر | صدر |
| ۲ | جناب سیٹھ علی محمد صالح محمد متولی مسجد | نائب صدر |
| ۳ | جناب علاؤ الدین | نائب صدر |
| ۴ | جناب علی محمد جبل پوری | نائب صدر |
| ۵ | جناب سیٹھ محمد ارمان خان قادری | ناظم |
| ۶ | جناب مولوی مدار بخش بہاری پیش امام مسجد | نائب ناظم |
| ۷ | جناب رحمت ٹیلر ماسٹر | نائب ناظم |
| ۸ | جناب محمد ارمان خان | خازن |
| ۹ | جناب انور علی | نگرن کار |

علاوہ انہیں سات ممبران مجلس عاملہ بھی منتخب ہوئے۔ (۱)

اجلاس میں چند تجاویز بھی متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔ جن میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی واحد نمائندہ حیثیت کو تسلیم کیا گیا۔ اس کی قیادت اعلیٰ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اس کے حکم پر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کا عہد کیا گیا۔

خان بہادر مسعود الزمان کے پیش کردہ دعوہ ہیل کو مسلمانوں کے دین میں مداخلت تصور کیا

کیا اور اس کے خلاف نفرت اور غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ آخر میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے ترجمان اور
 اہل سنت کے محبوب اخبار دبہ سکندری رانپوری کی مساعی جیلہ کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ نیز اس
 کی اشاعت میں معاونت کا وعدہ کیا گیا۔ (۲)

سنی کانفرنس (شعبہ تبلیغ) الہ آباد کی تشکیل نو

۱۵ فروری ۱۹۴۷ء کو مقام نخاس کہنہ الہ آباد میں ایک جلسہ منجانب شعبہ تبلیغ سنی
 کانفرنس منعقد کیا گیا۔ جس میں جماعت کو از سر نو منظم کرنے کی تحریک کی گئی۔ تبلیغ کے کام کو
 جیڑی سے شروع کیا گیا۔ نیز سالانہ اجتماعات بھی عمل میں آئے۔ (۳)

| | | |
|---|--------------------------------|------------------|
| ۱ | مولانا حافظ محمد قاسم | صدر |
| ۲ | مولانا محمد اظہار الحق | نائب صدر |
| ۳ | مولانا سید نور الاسلام انور | ناظم |
| ۴ | مولانا ثانی باللہ | نائب ناظم |
| ۵ | مولانا حکیم سید حشمت علی قادری | ناظم نشر و اشاعت |

(۱) ہفت روزہ دبہ سکندری رانپوری بکریہ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۷ء - ص ۷

(۲) ایضاً ص ۷

(۳) ہفت روزہ دبہ سکندری رانپوری بکریہ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۷ء - ص ۷

الہ آباد میں عظیم الشان جلسہ گیارہویں شریف سنی کانفرنس کے مقاصد کی تبلیغ

۱۱ ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ ۵۱ مارچ ۱۹۴۷ء کو سیٹھ عبدالرحمان، سیٹھ عبدالرحیم مالکان
شیل ٹرک فیکٹری لٹالہ آباد کے اہتمام سے گیارہویں شریف کا ایک جلسہ نہایت زیب و زینت
سے منعقد ہوا۔ مقامی علماء اور اراکین سنی کانفرنس کے علاوہ مولانا عبدالسجود وجود قادری جبل پوری
ناظم سنی کانفرنس صوبہ سی پانڈہ نے سیرت سیدنا غوث اوردی رضی اللہ عنہ اور سنی کانفرنس کے
اغراض و مقاصد بیان کئے۔ صدر الاقافل مولانا سید محمد نعیم الدین کی صحت کے لئے دعائیں کی
گئیں۔ (۱)

سنی کانفرنس (شعبہ تبلیغ) الہ آباد کا جلسہ

۱۸ مارچ ۱۹۴۷ء کو احمد مخمٹ محل زندہ ہسپتال ایک جلسہ سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد
میان کرنے کیلئے منعقد کیا گیا۔ مولانا سید نور الاسلام باندوی ناظم اعلیٰ اور ناظم نشر و اشاعت نے تبلیغ
و اشاعت کی ضرورت و اہمیت واضح کی۔ اس وقت تک صدر محترم مولانا قاسم کی طرف سے اسی سے
زیادہ جگہوں میں تبلیغی اجلاس ہو چکے ہیں۔ (۲)

حسب دستور سنی کانفرنس کے شعبہ تبلیغ کا ایک اور جلسہ فاخر منزل دائرہ شاہ اجمل الہ
آباد منعقد ہوا، اس میں مولانا محمد قاسم، مولانا سید نور الاسلام، مولانا ظہور الاسلام، مولانا حشمت
علی قادری، مولانا عبداللہ، مولانا محمد خالد وغیرہ شریک ہوئے (۳)

۱۔ ہفت روزہ دیدہ سکھری دسمبر ۱۹۴۷ء۔ ص ۶

۲۔ ہفت روزہ دیدہ سکھری دسمبر ۱۹۴۷ء۔ ص ۶

۳۔ ایسا ص ۶۰

سنی کانفرنس ریاست رائے گڑھ (سی پی) کی تشکیل

۲۰ مارچ ۱۹۴۷ء کو ریاست رائے گڑھ میں جامع مسجد صدر روڈ میں زیر صدارت مولانا محمد عبدالمجید وجود قادری ناظم سنی کانفرنس صوبہ سی پی و دار مسلمانان رائے گڑھ کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ صدر محترم نے سیرت حضور غوث الودای رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شاندار تقریر کی۔ دوران تقریر آپ نے اہل سنت کی تنظیم اور آل انڈیا سنی کانفرنس کی اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ حاضرین نے مقامی سنی کانفرنس کی تشکیل کے لئے آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ سنی کانفرنس کی مجلس منتظمہ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ نیز چند اہم تجاویز بھی منظور ہوئیں۔ (۱)

جامعہ عربیہ ناگ پور کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت و تقسیم اسناد سنی کانفرنس ناگ پور کا خصوصی اجلاس

۱۸ تا ۱۹ اپریل ۱۹۴۷ء کو جامعہ عربیہ ناگپور کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت و تقسیم اسناد زیر صدارت مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوا۔ جس میں ملک بھر کے نامور علماء کرام اور صوبہ سی پی و دار کے صاحبان فضل و کمال نے شرکت کی۔ آخری روز فضلاء جامعہ کو دستار فضیلت پہنائی گئی۔ جلسہ میں حالات حاضرہ کے تقاضوں کے تحت تنظیم و اتحاد اور آل انڈیا سنی کانفرنس سے اپنی وابستگی کو استوار رکھنے کا مشورہ دیا گیا۔ (۲)

- (۱) ہفت روزہ دبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۴۔ اپریل ۱۹۴۷ء - ص ۶
نوٹ:- مجلس منتظمہ کے منتخب حضرات معلوم نہ ہو سکے۔ (فقیر قادری عقدہ ص ۵)
(۲) ہفت روزہ دبہ سکندری رامپور مجریہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۴۷ء - ص ۵
(ب) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر مجریہ ۱۴ تا ۱۵ مئی ۱۹۴۷ء - ص ۹

سنی کانفرنس دین نگر پور ضلع مراد آباد کا عظیم الشان جلسہ

اہم تجاویز

۲۰، ۲۱، ۲۲ اپریل ۱۹۴۷ء کو دین نگر پور ضلع مراد آباد میں سنی کانفرنس کا ضلعی جلسہ منعقد ہوا

اجلاس اول کی صدارت مولانا عارف اللہ قادری میرٹھی نے کی۔ جبکہ اجلاس ثانی کی صدارت مولانا مفتی محمد اجمل سنبھلی نے کی۔ ان اجلاسوں میں جلیل القدر علمائے کرام اور زعمائے ملت شریک ہوئے۔ چند اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں :

- ۱ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۲ مولانا وصی احمد سسرانی
- ۳ مولانا شاہ صلح الدین سسرانی
- ۴ مولانا اختصاص الدین مراد آبادی
- ۵ مولانا غلام محی الدین
- ۶ مولانا محمد اطہر نعیمی
- ۷ مولانا محمد اسلام
- ۸ مولانا محمد حسین سنبھلی

سنی کانفرنس کے اس ضلعی اجلاس میں علمائے کرام نے حالات حاضرہ میں مسلمانوں کے لئے مفید لائحہ عمل، اتحاد و تنظیم و تعلیم کے بارے میں تقاریر کیں۔ قیام پاکستان کی راہ میں رکاوٹ کاٹنے کی چالوں سے آگاہ کیا۔ چند اہم قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

عربی درس نظامی میں کانگریس کی دخل اندازی

۱ دین نگر پور ضلع مراد آباد کا یہ عظیم الشان اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا مولوی مفتی محمد اجمل شاہ صاحب بانی اجمل العلوم و مفتی سنبھل تجویز کرتا ہے کہ یوپی اسمبلی کے بعض اراکین سرعی مدارس کے نصاب کے متعلق رائے زنی کرنا چاہتے ہیں یہ جلسہ درس نظامی کی حفاظت ضروری سمجھتا ہے اور اس میں دخل اندازی کو مسلمانوں کے دینی نظام میں بدترین رخنہ اندازی تصور کرتا ہے البتہ اگر اس نصاب میں دخل دیئے بغیر کوئی اختیاری و غیر لازمی اضافہ ملک کے معتدلوں مسلم افاضل حضرات کو رہ ذیل کے منظور کریں تو گوارا کیا جاسکتا ہے۔

- ۱ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مفتی محمد فہیم الدین صاحب مراد آبادی، اہم آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۲ حضرت محدث اعظم ہند مولانا مفتی سید شاہ سید محمد صاحب اشرفی بکھو چوی، صدر آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۳ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا الحاج شاہ معطلی روضا خان قادری رضوی، سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ دہلی
- ۴ حضرت فخر العلماء جناب الحاج مولانا مولوی مفتی شاہ محمد مظہر اللہ صاحب طلبہ نامہ مفتی سہج پوری، مفتی محمد علی
- ۵ حضرت صدر الشریعت مولانا الحاج مفتی امجد علی صاحب قادری رضوی اعظمی
- ۶ حضرت ملک العلماء جناب مولانا مولوی مفتی شاہ ظفر الدین صاحب قادری رضوی بہاری، پٹنہ
- ۷ حضرت مولانا الحاج مفتی محمد عبدالقدیر صاحب قادری بدایونی مفتی اعظم مملکت آصفیہ حیدر آباد دکن
- ۸ حضرت مولانا محمد اسلم صاحب فرنگی محلی لکھنؤی
- ۹ حضرت مولانا مفتی سید وصی احمد صاحب محدث سسرانی
- ۱۰ حضرت مولانا مولوی اجمل شاہ صاحب سنبھلی
- ۱۱ حضرت مولانا مولوی مفتی محمد عبدالحفیظ صاحب مفتی آگرہ
- ۱۲ حضرت مولانا الحاج مفتی شاہ سردار احمد صاحب مدنی چشتی قادری رضوی مدرسہ مظہر اسلام دہلی

- ۱۳ حضرت مولانا مولوی مفتی محمد عبدالرشید صاحب شیخ الجامعہ ناکپور
- ۱۴ حضرت مولانا مفتی غلام محی الدین صاحب قادری جیلانی صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ
- ۱۵ حضرت مولانا مفتی محمد عمر صاحب نعیمی مہتمم جامعہ نعیمیہ مراد آباد
- ۱۶ حضرت مولانا الحاج مفتی ابوالبرکات سید احمد صاحب امیر انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور
- ۱۷ حضرت مولانا الحاج مفتی احمد یار خان صاحب قادری نعیمی سبکدات وغیرہم
- علاوہ ازیں زکوۃ کی مخالفت اور راشن میں مسلمانوں کے دھوٹی کے شامل کرنے کے خلاف بھی احتجاجی تحریکیں منظور ہوئیں (۱)

سنی کانفرنس صوبہ بہار کے شاندار اجلاس

صوبہ بہار کے سنی کانفرنس کے شاندار اجلاس سر بیہ تھانہ سری حیدر پور خلع موکیر میں ۱۵ تا ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۶ھ / ۸ تا ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء منعقد ہوئے۔ جس میں زعمائے ملت علمائے کرام کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ چند اسمائے گرامی یہ ہیں:

- ۱ مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۲ مولانا عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۳ مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی
- ۴ مولانا مفتی عبدالحفیظ آگرہ
- ۵ مولانا قاضی احسان الحق بیڑاٹچ
- ۶ مولانا مفتی محمد لہر اہیم فریدی بدایونی
- ۷ مولانا رضی احمد درہمچی
- ۸ جناب نذیر الحسن ایم ایل اے

ان اجلاسوں کو کامیاب بنانے میں اراکین سنی کانفرنس، متوسلین خانقاہ فریدیہ، عمائدین علاقہ بلو قیام الدین، حکیم سید اشرف عجیب، مہاراجہ عبدالرشید فیروز، مولانا احمد اللہ، حافظ سلامت حسین، مہاراجہ محمد الدین پوسٹ ماسٹر، عبدالقادر اور حضرت شاہ فدا احمد سجادہ نشین خانقاہ وغیرہ نے بہت محنت کی۔ علمائے کرام نے حالات حاضرہ کی روشنی میں مسلمانوں کے لائحہ عمل کو واضح کیا۔ مولانا عبدالحامد بدایونی نے اپنی تقاریر میں فرمایا:

ہم لوگ بلو جو دیکھ لیگ کو واحد نمائندہ جماعت مانتے ہیں پھر بھی ہمیں سنی کانفرنس کی ضرورت ہے۔ مولانا موصوف نے سنی کانفرنس کی اہمیت اور ضرورت پر تبصرہ کرتے ہوئے قیام پاکستان کی شرعی، مذہبی اور سیاسی ضرورت کو بیان کیا۔

مولانا عبدالحفیظ مفتی آگرہ نے عقائد اہل سنت اور سنی کانفرنس کی اہمیت اور ضرورت کو بیان کیا مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی نے مسئلہ پاکستان کی پوری وضاحت کی۔ مولانا مفتی محمد لہر اہیم فریدی بدایونی کے خطبہ میں حالات حاضرہ کا تجزیہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو اتحاد، تنظیم، تعلیم اور شریعت مصطفویہ پر سختی سے کاربند رہنے کی تلقین۔ آخر میں چند اہم قراردادیں منظور ہوئیں (۱)

سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ کے شاندار اجلاس

مولانا محمد مجتبیٰ حسین منقر قادری الہوی کی اطلاع کے مطابق ۷- مئی ۱۹۴۷ء کو سنی کانفرنس ضلع مبارکپور کا شاندار جلسہ مبارکپور میں زیر صدارت حضرت مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوا۔ جس میں مختلف علاقوں کے عمائدین، مقتدر حضرات اور عوام اہل سنت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

صدر محترم اور علماء نے حالات حاضرہ پر بہیرت افروز خطبہ دیا اور مسلمانوں کو نظم و ضبط اور اپنے محبوب نصب العین پاکستان پر صداقت اور مضبوطی سے قائم رہنے کی تلقین کی۔
حاضرین کی تعداد چھ سات ہزار کے قریب تھی۔ حسب ذیل قراردادیں نہایت جوش و خروش سے اتفاق رائے سے منظور ہوئیں:

۱ ضلع سنی کانفرنس کا یہ اجلاس عام جمہوریت اسلامیہ کے ہائی کمانڈر صدر اعظم و ناظم اعلیٰ و اراکین پر اپنے دینی و روحانی مکمل اعتماد کا اعتراف کرتا ہے اور اپنی کامل اطاعت و وقاداری کا خارج عقیدت ان کی خدمت میں پیش کرتا ہے

ترک: مولانا عبدالصلاطی اعظمی ناظم جمہوریت اسلامیہ ضلع اعظم گڑھ

مونید: مولانا شمس الحق نور مجتبیٰ عام

۲ ضلع سنی کانفرنس اعظم گڑھ کا یہ اجلاس عام حضرت سید زین الحسنات پیر صاحب مانگی شریف کی بے وجہ گرفتاری کو ظلم قرار دیتا ہے اور ان کی خدمت میں نیز دیگر علمائے اہل سنت و جماعت و عمائدین اہل سنت کی کانگریس ضمنی خدمات کی بناء پر ان کی گرفتاریوں پر ہدیہ مبارک پیش کرتا ہے اور سرحد کی کانگریسی حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ اسیران اسلام کو جلد ان کے مطالبات تسلیم کر کے آزاد کر دے ورنہ اس کے بھیاک فتاح کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ یہ اجلاس وائسرائے ہند سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ بے گناہ اسیران اسلام کو آزاد کرانے میں حکومت

سرحد میں مداخلت کر کے مسلمان اہل سنت و جماعت کو مطمئن کر دیں۔

حرک: مولانا مونسید: مذکورہ حضرات

۳ یہ اجلاس صوبہ بہار کے اس مطالبہ کی پرزور حمایت کرتا ہے کہ کشمیری بھاگل پور کے چار ضلع اور ضلع در بھوہ کو حسب دستور سابق صوبہ بنگال میں ملحق کر دیا جائے۔

حرک: مولانا مظفر حق

مولانا مجتبیٰ حسین منظر قادری

۴ ضلع سنی کانفرنس کا یہ اجلاس آل انڈیا ریڈیو کی اس غیر منصفانہ پالیسی پر سخت نفرت کا اظہار کرتا ہے جس کے ذریعے ہندوستان خصوصاً یوپی کی ہمہ گیر اردو زبان کے ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

حرک: مولانا قادری محمد عثمان اعظمی

مولانا محمد حاتم اعظمی..... و حاضرین

۵ ضلع سنی کانفرنس کا یہ اجلاس عام محکمہ راشن کی اس تعصبانہ و غیر ذمہ دارانہ طرز عمل کی مذمت کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کانفرنس کے لئے غلہ کا بالکل ناکافی راشن ملا اور شکر اور تیل قطعی نہیں مل سکا، حالانکہ اس سے قبل ضلع میں متعدد کانفرنسیں ہوئیں جس میں کافی سے زیادہ راشن دیا گیا۔ لہذا یہ جلسہ حکومت سے بہت پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ حکام متعلقہ سے اس نامنصفانہ حرکت کی باز پرس کی جائے۔

حرک: شیخ محمد امین انصاری اعظمی

مولانا محمد یوسف اعظمی و حاضرین

۶ ضلع سنی کانفرنس کا یہ اجلاس عام حکومت برطانیہ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ برادری کو اس کے جائز حق دار والی حیدر آباد کے حوالہ کر کے انصاف پسندی کا ثبوت دے اور جون ۱۹۴۸ء سے پیشتر سلطنت مغلیہ کی یادگار سلطنت آصفیہ کے فرمانروا کو بحیثیت ہر میجسٹری کے تسلیم کر کے اعلان کر دے۔

حرک: جناب شفیق جونپوری

مولانا مجتبیٰ حسین منظر قادری

۷ ضلع سنی کانفرنس کا یہ اجلاس سوت کی کمیابی کے باعث مومن برادری کی مصیبتوں پر اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پارچہ بانوں کے لئے حسب ضرورت سوت فراہم کرے اور چند کانگریسی آوروں کے خود ساختہ غیر ذمہ دار ادارہ ہینڈ لوم ویورس بورڈ کے ذریعے سوت کی تقسیم فوراً کر دے اور اس کی رشوت ستانی خویش نوازی اور دیگر بد عنوانی کی آزادانہ تحقیقات عمل میں لائی جائے۔

حرک: مولانا رشید حسن انصاری ناظم انجمن نلل سنت و اشرفی دارالطالعہ مبارک پور
 موبد: جناب عزیز الحسن سیکرٹری مسلم لیگ قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ (۱)

تجاویز منظور کردہ سنی کانفرنس صوبہ بہار

منعقدہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۶ھ / ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء

مقام خانقاہ فریدیہ سرہیلہ ضلع موگھر

(۱) سنی کانفرنس صوبہ بہار کا یہ اجلاس اس صوبے کے ان علماء و مشائخ کے حالات و حالت پر جو اس قریب زمانہ میں واقع ہوئے ہیں، اہمیت کی نظر سے رکھ کر عالم کا اظہار کرتا ہے اور جملہ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے پسماندگان کے لئے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور توقع کرتا ہے کہ ان کے خلاف اپنے بدگوئیوں کے نقش قدم پر چلیں گے۔

(۲) صوبہ بہار سنی کانفرنس کا یہ اجلاس صوبہ بہار کے مشائخ و علماء اہل سنت اور عوام مسلمانوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ حالات کی نزاکت و اہمیت کا اندازہ کرتے ہوئے ایک شیرازہ میں شلک ہو جائیں۔ خانقاہوں اور مدارس کے نظام کو مضبوط کریں اور اپنی اپنی خانقاہوں سے روحانی تعلیم و تربیت کے ساتھ ایسے مبلغ تیار کئے جائیں جو جاہل اور غافل مسلمانوں اور دوسرے مذہب والوں کو دعوت اسلام دے سکیں۔ بزرگان دین اور ولیاء کرام کے عرسوں کے موقع پر خصوصیت کے ساتھ حضرات علماء اہل سنت کے مواعظ حسنہ کا اہتمام کیا جائے جن میں اطاعت نبویہ، صلحاء، علماء، ولیاء اللہ کے کارنامے پیش کئے جائیں اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے خصوصی اجلاس اجیر شریف میں جو نظام نامہ تجویز کیا تھا اس کے مطابق اعراس میں نظم کیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس ضلع موگھر، پورہ اور ان مقامات کے اطراف کی حالت کا اندازہ کرتے ہوئے ضروری سمجھتا ہے کہ مسلمانوں کے جمل کو دور کرنے اور ان کی موجودہ نسل کو زیور علم سے آراستہ کرنے کے لئے ایک مرکزی دوائر العلوم جاری کیا جائے تاکہ مسلمانوں کے بچوں کو درس نظامیہ اور دین مذہب کی تعلیم سے باخبر کیا جائے۔ یہ جلسہ مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایسے مدرسہ کی ترقی و بقا کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(۴) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مسلمان ہر جگہ تنظیم مساجد اور تحریک نماز باجماعت آغاز کریں اور کوشش کی جائے کہ مسجدیں لبریز ہوں اور ان مسجدوں میں امام علماء ہر روز ضروریات دین اور حالات حاضرہ سے آگاہ کر کے حق و صداقت کی دعوت دے سکیں۔ نیز یہ اجلاس مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ شادی بیاہ کے اخراجات کم سے کم کر دیں اور شادیوں کی رسوم مہلکہ کو قطعاً بند کر دیں اور ہر جماعت اپنے اپنے ہاں شادی کے اخراجات کا ایک ایسا معیار قائم کریں کہ غریب و امیر ہر شخص ان کو با آسانی انجام دے سکیں۔ ناچ گانا اور اس قسم کے دوسرے محرکات سے قطعاً احتراز کریں۔

(۵) یہ اجلاس صوبہ بہار کے ان غریب اور نئے مسلمانوں سے جنہیں انتہائی بے دردی و ظلم کے ساتھ قتل کیا گیا اور ان مظلومین کی قیامت خیز جاہلیاں ہوئیں، ان مظلومین اور شہداء کے در ثاء سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور کانگریسی حکومت کے اس طرز عمل پر جو اس نے مسلمانان بہار کے ساتھ اختیار کیا انتہائی نفرت و بے زاری کا اعلان کرتا ہے۔ کہ مسلمانان صوبہ بہار کو کانگریسی حکومت پر مطلق اعتماد نہیں اور یہ امر یقینی ہے کہ کانگریسی حکومت کی طرف سے فتنہ انگیزوں کو ڈھیل دی گئی اور ہجر موموں کو نہ تو قرارداد قبی مزائیں دی گئیں اور نہ ایسا موثر انتظام کیا گیا جس سے اس صوبہ کے بننے والے مسلمانوں کو اطمینان و سکون حاصل ہو تا بلکہ اس وقت تک اکثر و بیشتر مقامات میں مسلمانوں کے خلاف سازشیں جاری ہیں حتیٰ کہ بعض بعض ریلوے اسٹیشنوں پر مسلمان عورتوں کو جبر پکڑ کر مرتد بنانے کی نپاک کوشش کی جا رہی ہے۔ چنانچہ ۱۸ اپریل ۱۹۴۷ء کو ایک مسلمان عورت جو اپنے شوہر کے ساتھ مقام گھاٹ سے آرہی تھی۔ بیرونی اسٹیشن پر اس کے شوہر سے جھین لیا۔ یہ اجلاس سپرنٹنڈنٹ پولیس سستی پور اور ضلع مونگیر سے اپیل کرتا ہے کہ فوراً اس حادثہ کی دیانتداری کے ساتھ تحقیقات کریں۔

(ب) اور مسلمان عورت کو اس کے شوہر کے حوالہ کریں۔ نیز اجلاس ہذا حکومت بہار سے مطالبہ کرتا ہے کہ جن مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا اور بے شمار نقصان ہوئے، اس کا معقول معاوضہ دے۔ یہ روش کہ مسلمانوں کے علاوہ دوسرے افراد کو ہتھیار رکھنے کی اجازت ہے اور مسلمانوں کو اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ رکھنے کی اجازت نہیں قابل نفرت ہے۔ یا تو مسلمانوں کو بھی اسلحہ رکھنے کی اجازت دی

جائے ورنہ ہر قوم کے لئے اسلحہ رکھنے اور اسے استعمال کرنے کی قانونی ممانعت کر دی جائے۔
(ج) یہ اجلاس مسلمان صوبہ بھار سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو حاصل کریں جہاں ہوں متحدہ طور پر وہ کرنا موس دین اور عزت نفس جان وال و مساجد کی حفاظت کے لئے ہر ممکن جدوجہد کریں اور دامن اتحاد و اتفاق کو اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیں اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی آئندہ کو اپنی آئندہ جانیں۔

(۶) یہ اجلاس صوبہ بھار کی کانگریسی حکومت کے اس طرز عمل پر کہ عام طور پر اکثر و بیشتر اضلاع کے مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے ظلم و ستم کا شکار کیا جا رہا ہے، انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے خصوصیت کے ساتھ مسلمان عسکریوں کی آزادی سلب کرنے کے لئے حکومت نے یوم نجات کے جلوس میں شریک ہونے والوں کے جو وارنٹ گرفتاری جاری کئے گئے۔ نیز وہ مسلمان مہاجرین جو اس طرف کے مسلم قصبات میں نقل سکونت کر رہے ہیں ان کے خلاف حکومت کے خیال طرح طرح کی رخنہ اندازیاں کر رہے ہیں حتیٰ کہ ان مہاجرین کو کپڑے کا راشن دینے سے انکار کیا جا رہا ہے نیز کنٹرول کی اشیاء ۸۰ فیصد ہندوؤں کو دی جا رہی ہیں اور مسلمانوں کو اہم ترین ضروریات دیئے جانے پر بے توجہی برتی جا رہی ہے اور ہندو سکولوں کے لئے مسلمانوں سے جبر و پید وصول کئے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ دھان ٹیکس کو مسلمانوں سے جبر وصول کر کے جو نقصان عظیم پہنچایا جا رہا ہے اور اس سلسلے میں ایک ۸۰ برس کے بوڑھے مسلمان کو گرفتار کر کے دن بھر بھوکا پیاسا رکھا گیا۔ کانگریسی حکومت اور اس کے عمال اس جہلہ اندہ اور ہندو ذہنیت کے اس مکروہ طرز عمل پر کانفرنس سختی کے ساتھ احتجاج کرتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت اس قسم کے حتمیہ طرز عمل ترک کرے ورنہ مسلمان اپنی حفاظت کا آئندہ انتظام کرے۔ نیز یہ کانفرنس اس قسم کے جہلہ اندہ ٹیکسوں کے متعلق مسلمانوں کو ہدایت کرتی ہے کہ اپنے حلقہ کی مجلس عمل کی رائے پر عمل کریں۔

(۷) یہ اجلاس عام مجاہد ملت فخر اہل سنت حضرت پیر صاحب مانگی شریف رکن آل انڈیا سنی کانفرنس کی ان تمام مساعی جیلہ کو قدر و منزلت پر دیکھتے ہوئے ان کی بے گناہ گرفتاری پر جو کانگریس

کی سرحدی حکومت نے کی ہے، انتہائی غم کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سرحد کو متنبہ کرتا ہے کہ حضرت پیر صاحب ماگی شریف کی بے وجہ گرفتاری نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے علماء و مشائخ میں اضطراب عظیم پیدا کر دیا ہے اور تمام علماء اہل سنت سنی کانفرنس اجلاس مدارس کی تجویز کے مطابق پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانیاں ادا کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ یہ اجلاس سرحد کے غیور بھادر مسلمانوں کو ان کی حالیہ کانگریس شکن تحریک پر مہمکباد دیتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ وہ اپنی مہم میں کامیاب ہوئے۔ یہ اجلاس حکومت سرحد سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ حضرت پیر صاحب ماگی شریف اور دوسرے زعماء کو فوراً رہا کرے اور مسلمانوں کے مطالبات پورا کرے۔

(۸) یہ اجلاس صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سکھوں اور دوسرے مقررین کی ان اشتعال انگیز تقریروں کو ہرگز جاری رہنے نہ دیں، کیونکہ ملک کے اکثر و بیشتر حصے میں جس قدر حالیہ فسادات رونما ہوئے ہیں وہ تدارک جیسے غیر ذمہ دار مقرر کی اشتعال انگیزوں کا نتیجہ ہیں، کاش ایسی تقریروں پر پہلے سے پابندی لگائی جاتی تو فسادات، ہنگامے نہ ہوتے، اگر فی الواقع حکومتیں امن و امان چاہتی ہیں تو ایسے بد لگام مقررین کی تقریروں پر پابندی عائد کریں۔

(۹) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ جلد ترین صوبائی کانفرنس کے عہدیدار منتخب کئے جائیں۔

(۱۰) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ اس صوبہ کے مسلم سکولوں اور ابتدائی مدارس کے طلباء میں قرآن کریم، سیرت نبویہ ﷺ اور حیات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نیز اسلامی عنوانات پر تعلیم دینے کا خصوصی انتظام کیا جائے اور طلباء کے لئے مذہبی تعلیمات کے حصول کو لازم قرار دے دیا جائے اور ایک ایسا نصاب مروج کیا جائے جو اسلامی نظریات اور اصول دین کے مطابق ہو اور طلباء میں جذبہ دینی پیدا کرنے کا محرک ہو۔ (۱)

آل انڈیائی کانفرنس کا ایک غیر معمولی اجلاس

جامعہ نعیمیہ مراد آباد کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت

جامعہ نعیمیہ مراد آباد کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت کے موقع پر ۱۹۳۷ء جون

۱۹۳۷ء مراد آباد میں آل انڈیائی کانفرنس کا ایک خصوصی اجلاس ہوا۔

اس میں حسب ذیل علمائے کرام کے علاوہ دیگر علماء کرام بھی شریک ہوئے :

- ۱ مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیائی کانفرنس
- ۲ مولانا محمد عبدالحفیظ مفتی آگرہ
- ۳ مولانا محمد عبدالرشید شیخ الجامعہ ناگ پور۔ سی۔ پی
- ۴ مولانا مفتی سید غلام جیلانی صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
- ۵ مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی
- ۶ مولانا شاہ عبدالسجود جوہر قادری جبل پوری
- ۷ مولانا مفتی محمد اجمل بانی مدرسہ اجمل العلوم سنبھل
- ۸ مولانا مفتی آل حسن صدر مدرس مدرسہ ناگپور
- ۹ مولانا عزیز الدین بھاکل پور
- ۱۰ مولانا عبداللطیف سیکری ضلع مظفر نگر
- ۱۱ مولانا مسعود احمد
- ۱۲ مولانا محمد اسلام
- ۱۳ مولانا سیف الحق نعیمی
- ۱۴ مولانا محمد اشفاق صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ پٹیالہ

دیگر قراردادوں کے علاوہ درج ذیل قرارداد منظور ہوئی :

آل انڈیائی کانفرنس کا یہ سیمینل اجلاس مولانا عبد شاہ صاحب کی گرفتاری پر گہرے رنج کا اظہار کرتا ہے اور حکومت راجپور سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ انہیں غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے اور ریاست راجپور کو خیر خواہانہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ انڈین کانسیٹی ٹیوٹ اسیلی میں شریک ہو کر مسلمانوں کو رنجیدہ و ذلیل نہ کرے (۱)

سالانہ جلسہ عید میلاد سید الامجاد، پھانگ جشن خان، دہلی

سنی کانفرنس کا خیر مقدم

جناب شیخ محمد عارفین ناظم مجلس تبلیغ الاسلام دہلی کی زیر قیادت عید میلاد النبی ﷺ کا گیارہواں سالانہ جلسہ ۲۹، ۳۱، ۱ مارچ ۱۹۳۶ء منعقد ہوا۔ حسب ذیل علمائے کرام نے فضائل مصطفوی بیان فرمائے۔

- ۱ مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیاسنی کانفرنس
- ۲ مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر مجلس استقبالیہ آل انڈیاسنی کانفرنس
- ۳ مولانا محمد یعقوب ضیاء القادری بدایونی
- ۴ مولانا عبدالرؤف چشتی خطیب کلاں مسجد دہلی
- ۵ مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی
- ۶ مولانا صبغت اللہ فرنگی محلی لکھنؤ
- ۷ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم آل انڈیاسنی کانفرنس
- ۸ مولانا مفتی ابوالنصر محمد عابد شاہ مجددی بانی و محدث مدرسہ فوج العلوم رامپور
- ۹ جناب محمد فضل حسن صابری مدیر ہفت روزہ دبکہ سکندری رامپور (۱)
- ۱۰ مولانا مفتی محمد عبدالحفیظ قادری رضوی مفتی اعظم آگرہ

علمائے اہل سنت کے دل آویز بیانات کے علاوہ درج ذیل قرارداد و اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔
انجمن تبلیغ الاسلام دہلی کا یہ نمائندہ اجلاس آل انڈیاسنی کانفرنس کا دلی غلو ص کے ساتھ خیر مقدم کرتا ہے اور سنی مسلمانوں کی اس تنظیم کو ملک و ملت کے لئے انتہائی حد تک مفید ترغیبین کرتا ہے (۲)

- (۱) دبکہ سکندری رامپور دو قومی نظریہ کا ترجمان ہفت روزہ تھا۔ مدیر محترم مسلم لیگ اور آل انڈیاسنی کانفرنس کی حمایت میں مضامین اور نواریے لکھتے تھے۔ اس میں بانی اخبار ذمہ دار جناب ظفر علی خان نے دبکہ سکندری کے بدے میں یوں کہا کہ جس نے سکائی ہے ہمیں رسم و رکن سکندری سے وہ حقیقتہً ہمیں دبکہ سکندری
- (۲) ہفت روزہ دبکہ سکندری رامپور بحریہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء - ص ۳۵

خطبہ صدارت

مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری رکن آل انڈیا سنی کانفرنس
و صدر مجلس استقبالیہ شہری مسلم لیگ پولٹیکل کانفرنس میرٹھ

۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء تا ۲۵ جنوری ۱۹۳۶ء کو شہری مسلم لیگ میرٹھ کی طرف سے پولٹیکل کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے مجلس استقبالیہ کے صدر مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی نے اجلاس اول ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء میں خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ خطبہ کی نقل سیکرٹری میرٹھ کے ذریعے اخبارات میں اشاعت پذیر ہوئی۔

سنی کانفرنس کے تبلیغی مدارس

آل انڈیا سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد اور عزائم میں یہ امر شامل ہے کہ ملک میں تبلیغی مدارس قائم کئے جائیں جن میں ہر عمر کے افراد کی تعلیم کا انتظام ہو۔ اسی سلسلہ میں مختلف مقامات پر مدارس کے قائم کئے گئے۔ مولانا اشفاق حسین نعیمی نے لاڈواڑ میں تعلیم بالغان کے کام کے لئے مدرسہ قائم کیا۔ جس میں ۱۶ سال سے لے کر ۶۰ سال تک کی عمر کے افراد زیر تعلیم ہیں۔ درس میں داخل ہونے والوں کی تعداد ۶۵ ہے۔ ابتدائی تعلیم کے ساتھ ساتھ ترجمہ قرآن مجید کا درس بھی دیا جاتا ہے۔ (۱)

(۱) اخبار دبہ سکندریہ لاہور، بحریہ ۱۵- فروری ۱۹۳۶ء- ص ۱۱

یوم فلسطین

۲۶- اکتوبر ۱۹۴۵ء جامع مسجد مبارک پور ضلع اعظم گڑھ میں یوم فلسطین کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی الازہری (۱) نے فلسطین کی موجودہ صورت حال پر نہایت موثر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مناسب وضاحت کے ساتھ درج ذیل قرارداد پیش کی۔ حاضرین نے اتفاق رائے سے منظور کیا۔

- ۱ ہم تمام مسلمانان مبارک پور فلسطین کو وطن یو دہانے کے سخت ترین مخالف ہیں اور پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت برطانیہ جدید یہودیوں کا داخلہ فوراً بند کر دے۔
- ۲ ہم فلسطین کے عربوں کی سرگرمیوں کی دل سے حمایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے مقدس وطن کو یہودیوں کے ہلپاک قدم سے بچیں ہونے کے خلاف جہاد کر رہے۔
- ۳ ہم تمام مسلمانان مبارک پور رش گورنمنٹ کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے سابق وعدوں پر قائم رہے۔ ورنہ نتائج کی ذمہ دار وہ ہوگی۔

(۱) صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ مصنف ہمد شریعت وغیرہ کے فرزند ارجمند مولانا علامہ عبدالمصطفیٰ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ ر اکتوبر ۱۹۴۵ء کو پیدا ہوئے۔ مولانا صاحب علی مظفر پوری 'مولانا مفتی امین احمد امین شوشی' مولانا حکیم سید عبدالحی اور اپنے والد ماجد سے درسیات کی تعلیم مکمل کی۔ بنامہ ازہر سے ۱۹۳۷ء میں تکمیل کی۔ دس حدیث اپنے والد ماجد اور محدث جلیل مولانا محمد سرور احمد سے لیا۔ محضر اسلام علی دہلی دہلی العلوم مانتہ سعید یہ دہلیوں ضلع علی گڑھ 'دہلی العلوم اشرقیہ مبارک پور کے مدرس اور شیخ الحدیث رہے۔ قیام پاکستان کے بعد جامعہ محمدیہ جنگ کے شیخ الحدیث بنے۔ دس ہندس دہلی العلوم امجدیہ کراچی کے شیخ الحدیث رہے۔ تصانیف میں تفسیر قرآن مجید (پانچ پڑے) مطبوع ہے۔

امام احمد رضا قدس سرہ سے شرف بیعت حاصل ہے۔ اپنے والد ماجد مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا نوری دہلیوی 'جنت الاسلام مولانا حامد رضا دہلیوی اور قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد دہلی قریں سرحد سے خلاف اجازت تھی۔ ۱۹۷۰ء میں جمیعت علماء پاکستان کی طرف سے قومی اسمبلی کا کامیاب الیکشن ٹرو تحریک رد تقابلیت ۱۹۷۳ء میں بھرپور کردار ادا کیا۔ قومی اسمبلی میں مسلمان کی حقہ قریب پیش کی۔ جس پر تمام ائمہ کے علماء نے تصدیق کی۔

(نذر کہ علامہ لکھنؤ مفت مولانا محمد محمود احمد کانپوری۔ م ۱۶۰/۱۶۱)

نیز ہم ان مسلمانوں کی ہوی قدر کرتے ہیں جو جزائر شرق الهند کو آزاد کرانے کے درپے ہیں۔ جو ہالینڈ کی حکومت کے جوئے کو اپنے کندھے سے اتار رہے ہیں۔ ہم گورنمنٹ برطانیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ہندوستانی فوجوں کو فوراً وہاں سے واپس بلا لے اور خود بھی ڈچ لوگوں کی کوئی مدد نہ کرے۔ اور مسلمانوں کی اس عظیم الشان مشرقی آبادی کو آزادی دلانے کی پوری کوشش کرے۔ (۱)

گیارہویں شریف کی برکتیں آل انڈیا سنی کانفرنس پر اعتماد

۱۵ دسمبر ۱۳۶۵ھ - ۱۹ دسمبر ۱۹۴۶ء کو مدرسہ اسلامیہ گھوڑدوڑ ضلع موٹگیر میں گیارہویں شریف کے موضوع پر مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی مدرسہ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور ضلع اعظم گڑھ نے تقریر فرمائی۔ مدرسہ کی عمارت اور طلبہ کا معائنہ کیا۔ اسی اثناء میں آپ نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ حاضرین نے صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی پر اعتماد اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے پروگرام سے دلچسپی ظاہر کی۔ (۲)

(۱) اخبار دبہہ سکندری رامپور، نمبر ۱۳ - نومبر ۱۹۳۵ء ص ۶ - کالم ۳

(۲) ہفت روزہ دبہہ سکندری رامپور، نمبر ۱۲، اپریل ۱۹۳۶ء - ص ۶

سنی کانفرنس الہ آباد (شعبہ تبلیغ) کا گورنمنٹ برطانیہ کو انتہاء

مولانا قطب الدین شاہ انچارج دفتر شعبہ تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس الہ آباد کی اطلاع کے مطابق مولانا سید نور الاسلام باندوی رکن خاص شعبہ تبلیغ (خلف اکبر ناصر الاسلام مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس) نے اپنے حالیہ بیان میں فرمایا ہے۔

باطل سے دینے والے اے آسمان نہیں ہم
سوداگر چکا ہے تو امتحان ہمارا

ایسے پر آشوب زمانہ میں جب کہ اغیار ہم کو صفحہ ہستی سے محو کر دینے میں کوشاں ہیں ہر طرف سے دین محمدی کے قلعہ کو فتح و بیاد سے اکھاڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے ہمارے مقابلہ میں فوج ہندی کی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں اگر ہمارے مطالبہ پاکستان کو نظر انداز کیا گیا، نیز مسئلہ فلسطین کو جلد از جلد طے نہ کیا گیا۔ اینگلو امریکی میشن کی شرانگیز رپورٹ عربوں کے ساتھ سراسر بے ایمانی، بے انصافی پر دال ہے۔ مسلمانان ہند نے اب عہد کر لیا ہے کہ اپنے فطری جذبات اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ (۱)

(۱) ہفت روزہ بدیعہ سکندری 'راہپور' بحریہ ۲۷-۲۸ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ، محدث علی پوری کی خدمات و وجہ کا اعتراف

انجمن خدامان مصطفیٰ خانقاہ محبوب آباد، حویلیاں ضلع ہزارہ کے صدر جناب سید عبدالقاسمی شاہ مشہدی ہزاروی نے ایک پاس نامہ حضرت امیر ملت کے حضور پیش کیا۔ ملک عبدالعزیز خان جزل مرچنٹ شریالکوٹ کی وساطت سے اخراجات میں شائع ہوا۔ اس پاس نامہ میں ممدوح موصوف کی بعض خدمات و وجہ و سیاسہ کا اعتراف کیا گیا ہے۔ چونکہ وہ خدمات تاریخ کا ضروری حصہ ہیں۔ اس تاریخی دستویز کو ہم آپ تک پہنچا کر ایک خوشگوار فریضہ سے سبکدوش ہو رہے۔ پاس نامہ کی عبادت یہ ہے۔

بشرط ملاحظہ اعلیٰ حضرت، محمد و نعلی علی صیہ سرپا یمن و سعادت، فخریادت، آفتاب شریعت، مہتاب طریقت، عارف حقیقت، رازدار معرفت، پشت و پناہ اہل اسلام، قطب زمان، غوث دوراں، قیوم آواں، سرکار عالی منزلت، قبلہ عالم، امیر ملت، سجادہ نشین علی پور شریف مدظلہ العالی۔ ہم جملہ اسلامیان سرحدی نہیں بلکہ سارے پاکستان کے باشندے اور ہماری نسلیں بھی اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فضل و کرم کا شکر یہ ادا نہیں کر سکتے جو ہم کو آپ کی مقدس ترین شخصیت سے شرف یاب فرمایا۔ جس نے اس نازک ترین حالت میں اسلامیان پاکستان کو انگریز اور ہندو کی غلامی کی لعنت سے چانے میں اس پیرانہ سالی میں خاندان سمیت اور اپنے دس لاکھ سے زیادہ عقیدت مندوں کے ساتھ مالی جانی قربانیاں حضرت سرپا بکت مقبول بارگاہ رسالت فاتح پاکستان حضور قائد اعظم اوام اللہ قیادتمار کی آواز مہدک پر سب سے پہلے نہ صرف علی الاعلان لبیک فرمائی بلکہ اور ہندوستان بھر کے مشائخ کرام اور علمائے عظام کو بھی میدان سعی و عمل میں لاکھڑا کیا اور نفس و دنیا کے پرستاروں کی لڑتوں کا اس طرح مقابلہ کیا کہ فتح و غفر نے قدم چوم لئے۔ مخالف اور مخالفوں کے حیلے اور تمام مکرو فریب نیست و نبود ہو کر رہ گئے۔ سبحان اللہ و حمدہ۔

اے قیوم زمانہ! آپ نے اپنے اس جہاد میں بھی اسلامیان ہندوستان پر بے شمار احسانات

فرمائے تھے، جو قندہ اردو کے زمانہ میں فرمایا اور ہندو کی برادریت آموز انسانیت سوز بے پناہ مظالم سے مسلمانوں کے جان و ایمان کو چھانے میں نہ صرف ذاتی خاندان بھر کی جانی مالی قربانیوں پر اکتفا فرمایا بلکہ اپنے اردت مندوں سمیت یہ مالی خدمات انجام دی۔ یونہی زمانہ قحط میں باشندگان عرب شریف کی عموماً اور خوش نصیب ساکنان مکہ معظمہ، مدینہ منورہ کی خصوصاً لکھو کھما روپے سے امداد فرمائی۔ حتیٰ کہ مساکین و غربائے عرب شریف کما کرتے تھے ﴿ابونافی الہند﴾ (ہمارے مرثیہ ہند میں ہیں)

اگرچہ حضرت والا کی عمر شریف ہی ایسے قومی اور ملی قابل قدر کارناموں میں بسر ہوئی جسے زمانہ خوب جانتا ہے۔ لیکن موجودہ اسلامی سیاسی نازک ترین دور میں جبکہ انگریز اور ہندو کے ہاتھوں میں مسلمان ہند کی سیاسی زندگی آخری سکیاں لے رہی تھی اور بھترے نام نہاد علماء و خوائین سیاست اسلامیہ کے جلوہ کرنے میں ہندو نصلائی کے آلہ کار بنے ہوئے تھے، آپ نے نہ صرف خود، بلکہ علماء و مشائخ کرام پنجاب و سرحد کو ہر لوہے کر مسلمانوں کی سیاسی حیات کو چھانے کی خاطر عین اس وقت پر جو روشن ضمیرانہ عاقبت اندیش قدم اٹھایا اور مسلمانوں کی سیاسی حیات کو موت سے چلایا، یہ آپ کا وہ مقدس کارنامہ ہے جس کا بار احسان نہ صرف دس کروڑ اسلامیان ہند پر ہے بلکہ دنیا بھر کے ہجرت کر دڑ سے زیادہ مسلمان ممنون ہیں۔ چونکہ آپ نے اس حقیقت کو دنیا پر طشت از باہم فرمایا کہ صوفیائے کرام نے ہی ہر زمانہ میں اسلامی سیاست و تمدن کی کشتی کو ہم ناک منجہ مدار سے کندھا دے کر پار لگایا۔ آخر ہم خدا تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ کا شکر ادا کرتے ہوئے فتح پاکستان کی مبارک باوجود دلا و مشائخ کرام و حضرت قائد اعظم محمد علی جناح صاحب قاضی پاکستان کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ دنیائے اسلام عموماً اور سرزمین پاکستان خصوصاً آپ کے ممنون احسان ہیں کہ آپ نے اسلامی تاریخ کو زمانہ کے سامنے دہرا کر رکھ دیا ہے۔

﴿ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم﴾ (۱)

(۱) مختصر روزہ دیبہ سکندری زاہد، نمبر ۲۳، ۱۹۶۷ء، ص ۴
 کاش حضرت امیر ملت اور دیگر مشائخ عظام و علمائے کرام کی قومی و ملی سیاسی و دینی خدمات جلیلہ کو سمجھنے کے لئے اس سے غیر جائزہ نہ نیت سے فی نسل کے سامنے پیش کرتے۔ اسلامی سلطنت کے قیام اور عوام میں ان حضرات کی خدمات آپ سے لگنے کے لائق ہیں۔ (فقیر قادری رضی اللہ عنہ)

جمعیت علماء اسلام کی پکار-----علماء اہل سنت کے نام

جمعیت علماء اسلام کی تاسیس ۱۹۴۵ء کلکتہ میں ہوئی۔ اس کے قیام کا مقصد جمعیت علماء ہند کی کانگریس نوازیوں کے خلاف مسلمانوں کو متحد کرنا اور تحریک پاکستان کی کوششوں کو تیز کرنا تھا۔ اگرچہ اس میں علامہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی وغیرہ شامل تھے۔ مگر اہل سنت و جماعت کی شمولیت نے قیام پاکستان کے خواب کو ایک حقیقت بنادیا۔ مولانا منظور حسین قادری رکن جمعیت علماء اسلام شہر ہزاری باغ (بہار) انڈیا نے علماء بریلی، بدایوں، مراد آباد، فرنگی علی سے التماس کی وہ متحد ہو کر

﴿جنگ پاکستان میں اپنے دشمنوں کو شکست دیں﴾

جن علماء کو مخاطب کیا گیا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

- ۱- حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد، مستم دارالعلوم منظر اسلام بریلی
- ۲- صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی
- ۳- صدر الشریعہ مولانا ابوالعلاء امجد علی اعظمی (مصنف بہار شریعت)
- ۴- ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین رضوی بہاری
- ۵- حضرت مولانا ابو البرکات سید احمد قادری، حزب الاحناف ہند لاہور
- ۶- حضرت مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری لاہور
- ۷- جناب حکیم معراج الدین مدیر الفقہ امرتسر
- ۸- مولانا عبدالحجید رضوی ٹانڈوی
- ۹- مولانا مفتی جمال میاں فرنگی علی
- ۱۰- مولانا عبدالحامد بدایونی لاہور دیگر مقتدر علماء (۱)

جمعیت علماء اسلام، کلکتہ

نام

جمعیت علماء ہند، دہلی

----- علماء کا طبقہ جسم ملت میں بمنزلہ دماغ ہے اور یہی طبقہ امت کی دینی رہنمائی کر سکتا ہے، مگر افسوس ہے کہ دہلی کی نام نہاد جمعیت العلماء کچھ عرصہ سے امت سے منقطع ہو گئی ہے اور نہ صرف جمہور امت بلکہ علمائے حق کے اصول مسلمہ کے خلاف حقیقی اسلامی نصب العین سے منحرف ہو کر ہندو کانگریس کی قومیت متحدہ واشتراکیت کی جاہلیت جدید کی حمایت کر رہی ہے۔

جمعیت علماء کانگریس کے اجلاس عالیہ منعقدہ سارنپور کا خطبہ استقبالیہ اور خطبہ صدارت پڑھ کر علمائے حق ماتم کرنے پر مجبور ہوں گے۔ آخر امت مسلمہ کا کیا حشر ہوگا؟ کیا محمد رسول اللہ ﷺ کی امت مارکس، لینن و گاندھی کی امت میں جذب ہو کر فنا ہو جائے گی؟

جمعیت علماء کانگریس علانیہ روسی دہریت و زندقہ اور کانگریسی اتحاد و مصلحت کی تبلیغ کر رہی ہے ایک کافر و مشرک ہندو کو اپنا لیڈر مان چکی ہے۔ جمعیت (علمائے ہند) دین و ملت کو قربان کر کے ہندو کی سیاست کی پیروی کر رہی ہے۔ (۱)

تاریخی فتوے

آل انڈیائی کانفرنس کے مشاہیر و مساجدین کا مفصلہ

مہم لیک کو ووٹ دے کر
کانگریس کو شکست دی جائے

ال انڈیا حتی کانفرنس مسلم لیگ کے ہر اس طریقہ عمل کی تائید کر سکتی ہے جو شریعت مطہرہ کے خلاف نہ ہو۔
 بیسے کہ الیکشن کے معاملہ میں کانگریس کو ناکام کرنے کی کوشش۔ اس میں مسلم لیگ جس مسلمان کو بھی اٹھاتا
 تھی کانفرنس کے اراکین و ممبران اس کی تائید کر سکتے ہیں۔ ووٹ دے سکتے ہیں۔ دوسروں کو اس کے دودھ
 پینے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔ مثلاً پاکستان، ہندوستان کے کسی حصہ میں آئین شریعت کے مطابق فقہی اصول
 حکومت قائم کرنا سنی کانفرنس کے نزدیک محمود و مستحسن ہے۔

[illegible]

نشد

محرم یعقوب حسین ضیاء القادری ریپبلکن میگزین ڈسٹرکٹ کالفرنس میں

(مطابق عدل و انصاف کے اصول پر)

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

آل انڈیا سنی کانفرنس

کا عظیم النظر اجلاس

بنارس

جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ اپریل ۱۹۴۶ء

تئاریاں

آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس ہمارس (انڈیا) میں منعقد کرنے کی تجویز کے مطابق ملک بھر میں کانفرنس کے مقاصد کی تبلیغ کے لئے درج ذیل علماء کرام کا ایک وفد ابتدائی طور پر مقرر ہوا۔

- ۱ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین، مراد آبادی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آبادی
- ۲ خطیب العلماء مولانا سید محمد، محدث کچھو چھوی۔
- ۳ مولانا اختصاص الدین مراد آبادی
- ۴ مولانا شائق حسین
- ۵ فشی شوکت حسین

علماء کا یہ وفد حضرت مولانا سید محمد محدث کچھو چھوی کی سرکردگی میں ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء / ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۳ھ علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ پہنچا، تاکہ امیر ملت مولانا سید جماعت علی محدث علی پوری، صدر آل انڈیا سنی کانفرنس سے ہمارس میں کانفرنس منعقد کرنے کی اجازت لی جائے۔ ان دنوں علی پور سیداں میں خدام الصوفیہ کے سالانہ اجلاس ہو رہے تھے۔ صدام علماء و مشائخ، عمائدین ملت، زعماء قوم اور ہزاروں کی تعداد میں اسلامیان ہند جمع تھے۔

حضرت امیر ملت نے ہمارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی اجازت دی۔ نیز خدام الصوفیہ کے اجلاس میں علماء و مشائخ اور حاضرین پر اس کے مقاصد واضح کر کے مجوزہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ دین و ملت کے تحفظ، مذہب کے بقا و ترقی، سنیوں کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو مجتمع کرنا اور علماء و مشائخ سے اپنا رابطہ قائم رکھنا ضروری ہے۔ (۱)

(۱) ہفت روزہ الحق، ماہر تر ۲۸ ۲۹ مئی ۱۹۳۵ء۔ ص ۱۱

مضمون "آل انڈیا سنی کانفرنس" از مولانا سید محمود احمد رضوی نائب ناظم سنی کانفرنس لاہور۔

خدام الصوفیہ کے سالانہ اجلاس علی پور سیدال میں آئے ہوئے صدہا علماء اور امرتسر،
گجرات، جموں، سیالکوٹ وغیرہ کے زعماء بنارس کانفرنس کے مجوزہ انعقاد کے گرجوشی سے
متوید ہوئے (۱)

بعد ازاں علماء کا مذکورہ وفد لاہور پہنچا اور علامہ مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد، خطیب دزیر
خاں مسجد کے دولت خانہ لور انہی کی صدارت میں اجلاس میں شریک ہوا۔

لاہور کے اس اجلاس میں علماء، مشائخ اور روساء شہر موجود تھے۔ اس اجلاس میں یہ قرارداد
منظور ہوئی کہ قریب ترین اوقات میں پنجاب کی سنی کانفرنس لاہور میں منعقد کی جائے۔ اس کے لئے
مولانا سید ابو الحسنات محمد احمد قادری ناظم اعلیٰ مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف کو ناظم مقرر کیا گیا
(۲)

بعد ازاں یہ وفد صوبائی کانفرنس بنگال کی تجویز لے کر بنگال روانہ ہوا۔

ہفت روزہ الفیہ امرتسر ۲۸۵۲۱ مئی ۱۹۳۵ء ص ۱۱

(۱) ایضاً ص ۱۱

(۲) (۱) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر ۱۵، ۸ جولائی ۱۳۶۳ھ / ۲۸۵۲۱ مئی ۱۹۳۵ء۔ ص ۱۱، ۱۲

(ب) ہفت روزہ سہلات، لاکھ پور۔ مجریہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۲

صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم آل انڈیاسنی کانفرنس کا ایک ضروری مراسلہ

”حضرات محترم دام محمد ہم السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

حضرات کرام مشائخ و علماء اہل سنت کے ارتداد و تنظیم کی شدید ترین ضرورت جناب سے مخفی نہ ہوگی۔ زمانہ کی موجودہ حالتوں میں یہ ضرورت جس قدر اہم ہو گئی ہے اس پر بھی آپ کی نظر ہوگی۔

یو۔ پی۔ سنی کانفرنس کا اجلاس جو مراد آباد میں بتواریخ ۱۲، ۱۵، ۱۶، ۱۷ جولائی ۱۹۳۵ء کو منعقد ہوا تھا اس میں قرار پایا کہ حضرات مشائخ و علماء اہل سنت سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنے علاقہ کے مشائخ و علماء کے اسماء تحریر فرما کر ارسال کریں تاکہ ان حضرات کی خدمت میں دستخط کے لئے قریطاس رکیت بھیجے جائیں۔ اس لئے جناب والا سے درخواست ہے کہ اپنے علاقہ کے خالص سنی علماء و مشائخ کے اسماء کی فہرست بغور کامل تحریر فرما کر جس قدر جلد ممکن ہو، ارسال فرمائیں۔ یہ لحاظ ضروری ہے کہ جن حضرات کے نام تحریر فرمائے جائیں وہ قابل اعتماد سنی ہوں۔

سنی کی تعریف جو یو۔ پی۔ سنی کانفرنس کے مذکور بالا اجلاس میں لکھی گئی ہے وہ نقل کرتا ہوں :

(۱) ممبری کے لئے سنی صبح العقیدہ ہو نا شرط ہے۔ کسی قسم کا بد مذہب اس جمیعت کا رکن نہیں ہو سکتا۔

(۲) سنی وہ ہے جو مانا علیہ و اصحابی کا مصداق ہو سکتا ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ائمہ دین، خلفاء اسلام اور مسلم مشائخ طریقت اور متاخرین علماء دین سے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت ملک العلماء بحر العلوم صاحب فرنگی علی، حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی، حضرت مولانا شاہ فضل رسول صاحب بدایونی، حضرت مولانا مفتی ارشاد حسین صاحب رامپوری، اعلیٰ حضرت مولانا مفتی احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمہم المولوی مبیحہ و تعالیٰ کے مسلک پر ہو۔ والسلام“

جواب کا مختصر: محمد نعیم الدین عفی عنہ ناظم آل انڈیاسنی کانفرنس از مراد آباد (۱)

ملی سرگرمیاں آل انڈیا سنی کانفرنس کی رابطہ مہم

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے عظیم النظیر اجلاس کے انعقاد کے لئے برصغیر کے طول و عرض میں مشعل کرام اور علماء عظام نے اہل سنت کو بیدار کرنے اور منظم کرنے کے لئے ان تھک محنت کی، دور دراز علاقوں کا دورہ کیا اور مسلمانوں کو احساس بیداری سے بہرہ ور فرمایا۔ ایسے رابطہ عوام سفروں کی تفصیل گاہے گاہے اخبارات کی زینت بنتی۔ ایک رپورٹ ملاحظہ ہو :

”سنی کانفرنس کا چوتھا وفد“

سنی کانفرنس کا چوتھا وفد حضرت مولانا مولوی قاضی احسان الحق صاحب نعیمی کی سرکردگی میں دہوراجی واقعہ کاٹھیاواڑ گیا تھا، بحرہ تعالیٰ کامیاب واپس آیا۔ اگرچہ بادش کی کثرت کے باعث کاٹھیاواڑ سے دوسرے مقامات کا دورہ نہ کر سکا۔ لیکن دہوراجی کے حامیان سنت کی بدولت، جن میں حضرت مولانا مفتی عبدالعزیز صاحب صدر مدرس مدرسہ مسیحیہ اور جناب سیٹھ حاجی نور محمد صاحب (گمانی والے) اور جناب سیٹھ حاجی محمد یعقوب صاحب اور جناب مولوی حکیم علی محمد صاحب اشرفی نعیمی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ وفد کو بفضلہ تعالیٰ معقول کامیابی ہوئی۔ اور ان حضرات کی دیندارانہ و اخلاص مندانہ سعی و توجہ سے کانفرنس کے لئے تین ہزار ایک سو ایک روپے (۳۱۰۱) کی گراں قدر رقم موصول ہوئی۔

سنی کانفرنس کے اراکین ان حضرات کے ممنون و مشکور ہیں اور جتنے حضرات ان کے ساتھ اس سعی میں شریک تھے، ان سب کے شکر گزار ہیں اور ان سب کے جملہ مقاصد دینی و دنیوی کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ صوبہ کاٹھیاواڑ کی سنی کانفرنس کا صدر مقام دہوراجی اور وہاں کی جمعیت اپنے صوبے میں مستعدی کے ساتھ کام کرے گی۔

وقت آگیا ہے۔ سنی بیدار ہو رہے ہیں۔ اگر آل انڈیاسنی کانفرنس (ہمارے) کامیاب ہو گئی تو ہندوستان کی سر زمین میں اسلام کی بیماریاں نظر آئیں گی۔ اور پھر دنیا میں دینداری کا چرچا ہو گا اور مسلمان اپنے اسلاف کے نمونہ پر دیکھے جائیں گے۔

خدا کرے کہ یہ امید بر آئے اور وہ دن جلد نصیب ہو۔ (۱)

(مولانا مولوی) محمد عمر (صاحب) نائب ناظم آل انڈیاسنی کانفرنس جامعہ نعیمیہ مراد آباد (مرسلہ) فقیر قادری ابو البرکات سید احمد ناظم مرکزی انجمن حزب لائٹنٹ ہند، لاہور

اکابر آل انڈیاسنی کانفرنس کا صوبہ بنگال کا دورہ

۲۶ فروری سے وسط مارچ ۱۹۳۶ء تک آل انڈیاسنی کانفرنس کے اکابر رہنماؤں نے صوبہ بنگال کا دورہ کیا۔ سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد کو بیان کیا۔ نیز پاکستان اور اس کے آئینی تمدنی فوائد بیان فرمائے۔

اس وفد میں درج ذیل علمائے کرام شامل ہیں۔

- | | | |
|---|---------------------------------------|-------------------------------|
| ۱ | مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی | ناظم آل انڈیاسنی کانفرنس |
| ۲ | مولانا محمد عمر نعیمی | نائب ناظم آل انڈیاسنی کانفرنس |
| ۳ | مولانا غلام معین الدین | نائب ناظم آل انڈیاسنی کانفرنس |
| ۴ | مولانا نذیر الاکرم نعیمی مراد آبادی | |

علاوہ ازیں چھ علمائے کرام اور وفد میں شامل ہیں (۲)

(۱) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر۔ مجریہ ۲۸/۲۱ اگست ۱۹۳۵ء۔ ص ۸، ۹

(ب) ہفت روزہ سعادت، لائل پور۔ مجریہ۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء ص ۲

(۲) ہفت روزہ دبہ، سکندری، برامپور مجریہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء۔ ص ۴

آل انڈیائی سنی کانفرنس کے اجلاس کا دعوت نامہ

مکرم و محترم..... السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ ،

مزاج مبارک خیر باد !

بسم اللہ تعالیٰ و کرمہ۔ جمہوریت اسلامیہ (آل انڈیائی سنی کانفرنس) کے عظیم الشان مبارک اجتماع کے لئے ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰۔ اپریل ۱۹۳۶ء مطابق ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ روز شنبہ، یکشنبہ، دو شنبہ، سه شنبہ مقرر ہوئے۔ ان بارگاہِ اہم میں ملت اور اہل ملت کی حمایت و نصرت کے لئے اکابر اہل اسلام علماء کرام، مشائخ عظام اور تمام صوبوں کی سنی کانفرنسوں کے نمائندے دیگر معززین تشریف لائیں گے۔

جناب والا سے التجا ہے کہ اس اہم دینی اجتماع میں شرکت فرما کر کانفرنس کو کامیاب بنائیں اور اگر آپ کے یہاں سنی کانفرنس قائم ہو چکی ہے تو جناب بعینیت نمائندے کے تشریف لائیں اور جتنے نمائندے آپ کی سنی کانفرنس تجویز کرے انہیں ہمراہ لائیں۔ ہمراہیوں کی تعداد اور تشریف آوری کے وقت سے ۲۲۔ اپریل ۱۹۳۶ء تک مطلع فرمائیں۔

ان مسائل کا خلاصہ بھی ارسال کیا جا رہا ہے جو سنی کانفرنس کے لئے غور طلب ہیں۔ ان امور کے متعلق اگر جناب کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں تو وہ بھی ۲۲۔ اپریل ۱۹۳۶ء تک قلم بند فرما کر ارسال فرمائیں۔

اب صدر دفتر ہارس میں ہے اور ۳۰۔ اپریل تک یہیں رہے گا۔ لہذا خط و کتابت کے لئے صرف میرا نام اور سنی کانفرنس ہارس لکھ دینا کافی ہے۔

تار کا پتہ صرف اتنا ہے : اشرفی۔ ہارس کینٹ

میں آپ کی تشریف آوری سے بہت مسرور اور ممنون ہوں گا۔ والسلام مع الاکرام

دستخط مبارک حضرت قبلہ صدر الافاضل ناظم آل انڈیائی سنی کانفرنس

نوٹ : جو حضرات کسی مجبوری سے تشریف نہ لاسکیں وہ اپنی معذوری اور کانفرنس کے ساتھ اپنے کامل اعتماد و اتفاق کا اظہار بذریعہ ڈاک یا تار فرمائیں۔ (۱)

مراسلہ صدر الافاضل

بنام

محدث اعظم پاکستان

مراسلہ نمبر ۱۳۵۶

۱۲۔ اپریل ۱۹۶۶ء

مولانا المکرم سلمہ

ہمارے میں سنی کانفرنس کے اجلاس ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، اپریل ۱۹۶۶ء کو ہوں گے۔ آپ کی شرکت اس کانفرنس کی روح ہے،
۲۶۔ اپریل کی شام ۷ بجے کے دن میں ہمارے رونق افروز ہو جائیں گے،

حضرت مفتی اعظم دام محمد ہم لوہر علی سنی کانفرنس کے اراکین کی خدمت میں بھی میری طرف سے التجائے شرکت کے لئے عرض کر دیں۔

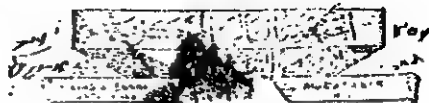
والسلام

محمد نعیم الدین غنی عنہ

انڈیانس کینٹ شیشن ڈیری

(پتہ)

بریلی محلہ بہاری پور، پتہ صاحبہ مرحومہ، مدرسہ منظر اسلام،
ملاحظہ عالم جلیل مولانا الحاج مولوی سردار احمد صاحب صدر المدرسین
مدرسہ مذکورہ، BAREILLY در آمد



POST CARD

ADDRESS ONLY



بہار میں سنی فتنہ کے بعد ۱۲۸۰ھ - ۱۲۸۱ھ - ۱۲۸۲ھ
 کے درمیان میں لکھنؤ میں واقع، لاہور
 کے شہر میں سکونت پذیر بنائے گئے تھے اور یہاں سے
 حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی نے
 ارکان کی خدمت میں ممبر بن کر اپنے رشتہ داروں
 کے عزیزوں اور دیگر عزیزوں کے
 از بنارس کی طرف تشریف لے گئے

Barailly

ایجنڈا

آل انڈیا سنی کانفرنس مدارس میں غور و خوض اور منظوری کے لئے پیش ہونے والے مسائل

- ۱ سنی کانفرنس کی تدابیر توسیع و تنظیم
- ۲ عہدوں کا معیار
- ۳ سنی کانفرنسوں کے لئے ضروری قواعد

تعلیم:

- (۱) ابتدائی تعلیم کو عام کرنے کی تدبیر
- (۲) ہر صوبہ میں وہاں کی رائج زبان میں دینی اخلاقی ابتدائی تعلیم کا انتظام
- (۳) فارسی، عربی کی تعلیم کا بہترین نظام
- (۴) ہر قسم کے نصاب بنانے کے لئے نصاب بنانے والی جماعت کی تشکیل
- (۵) سنی مدارس کے اعداد و حاصل کرنا
- (۶) موجودہ مدارس کی نگرانی اور ان کی اعانت کی تدبیر
- (۷) واعظین کے لئے نصاب
- (۸) نکاح خوانوں کے لئے تعلیم کا انتظام اور ان کے لئے ضروری نصاب
- (۹) انگریزی مدارس کے لئے دینی تعلیم کا انتظام
- (۱۰) انگریزی خواں طلبہ کے لئے دینی معلومات بہم پہنچانے کے وسائل
- (۱۱) تعلیم طب کا انتظام
- (۱۲) مرکزی دارالتصنیف کے قیام کی تدبیر

تبلیغ اسلام :

- (۱) تبلیغ اسلام کی تدبیر اور اس مقصد کے لئے مرکزی نظام کی تربیت
- (۲) تبلیغی مدارس اور اس مقصد کے لئے مفید تصانیف
- (۳) نو مسلموں کی معاش کی تدبیر
- (۴) اشاعت دین و تبلیغ اسلام و مقاصد کافر نس کے لئے اخبار و رسائل
- (۵) پریس

اصلاح اعمال :

- (۱) نماز روزہ اعمال سالہ کی ترغیب اور اس کے موثر طریقہ ، ائمہ مساجد کا بہترین انتظام
- (۲) مسلمانوں کے باہمی نزاعات کے تصفیہ اور ان میں اتفاق پیدا کرنا
- (۳) یتیم خانوں ، شفا خانوں ، محتاج خانوں کی تربیت
- (۴) محافل میلاد مبارک کی توسیع ، ترویج اور ان کے لئے بہترین تصانیف بہم پہنچانا تاکہ وہ تبلیغ اسلام و اصلاح اعمال و اخلاق کے لئے مفید تر ہو جائیں
- (۵) اعراض سے تبلیغی فوائد حاصل کرنے کی تدبیر اور واجب الاصلاح امور کی اصلاح
- (۶) خانقاہوں کی حسب استطاعت دینی خدمت اور علم تصوف و سلوک کے رائج کرنے کی سعی

جسمانی و معاشی امور :

- (۱) مسلمانوں کی تندرستی دم بدم خراب ہو رہی ہے۔ نئی نسلیں کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں۔ نوجوانوں کے طبقے تعلیم یافتہ ہوں یا نا تعلیم یافتہ بالعموم اتنے کمزور ہیں کہ نہ وہ

اپنے معاش کے وظائف پورے کر سکتے ہیں نہ خانہ داری کے، ان کی صحت اور جسمانی قوتوں کے لئے نافع و مفید ریاضتوں کی تجویز۔

(۲) بے کار اور تنگ معاش افراد کے لئے وسائل معاش تلاش کرنا۔

(۳) قرضدار مسلمانوں کے لئے قرض سے خلاص حاصل کرنے کی تدبیر۔

حکومت کے قوانین :

(۱) حکومت کے جو قوانین مسلمانوں کی دینی زندگی پر اثر انداز ہوں اور ان سے

خلاف شرع عمل پر مجبور ہونا پڑے، ان میں ترمیم کرانے کی کوشش۔

(۲) جو مقدمات شریعت کے مطابق فیصلہ ہوتے ہیں ان کی سماعت کے لئے

گورنمنٹ سے اسلامی پجہری (دارالقضاء) کا مطالبہ۔

نکاح :

(۱) نابالغی کے نکاحوں کے متعلق غور اور اس میں مفید ہنمائی۔

(۲) نکاح کے بعد کثیر الوقوع مشکلات کے سدباب کے لئے ایسے کابین ناموں کی

ترتیب و تجویز جو عند الضرورت نافع و کارآمد ہوں۔

(۳) مسائل نکاح، طلاق، مهر، عدت اور اس کے متعلقات پر مشتمل ایک ایسی کتاب

مرتب کرنا جس کو کم علم بھی سمجھ سکیں اور نکاح خوانوں پر اس کا مطالعہ لازم کر

دینا اور نکاح خوانی کے لئے کانفرنس کی طرف سے سند دینا۔ یہ سند اس شخص کو

دی جائے جو کتاب کو اچھی طرح سمجھ کر امتحان میں کامیابی حاصل کرے۔

اوقاف :

(۱) اوقاف کے متعلق بہترین تجاویز

پاکستان :

آئین شریعت اسلامیہ کے مطابق فقہی اصول پر ایک آزاد اختیار حکومت کا مطالبہ

مسلم لیگ :

(۱) تمام ایسے امور میں جس سے اسلام اور مسلمین کو فائدہ پہنچے سنی کانفرنس، مسلم لیگ اور ہر جماعت کی بے دریغ تائید کر سکتی ہے اور دینی امور میں سنی کانفرنس مسلم لیگ اور ہر جماعت کی اصلاح اور صحیح رہنمائی کا حق رکھتی ہے اور کسی کی غلط روی کی موئید نہیں۔ (۱)

آل انڈیاسنی کانفرنس کے اجلاس بنارس کا چشم تصور میں نظارہ اور اظہار اعتماد

ہندوستان کا صوبہ سی۔ پی (سنٹرل پروانس) ملک کا متوسط غالباً واحد صوبہ ہے جس میں ہندوؤں کی تعداد ۹۶ فیصد اور مسلمانوں کی تعداد ۴ فیصد ہے۔ (۱)

لیکن علماء اہل سنت نے اس مسلمان اقلیتی صوبہ میں رہتے ہوئے بھی آل انڈیاسنی کانفرنس پر بھرپور اعتماد کیا۔ انہیں احساس ہے کہ مسلمان اکثریت والے صوبے پاکستان میں اور اقلیت والے صوبے ہندوستان میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ہندوستان پر کانگریس کا راج ہوگا۔ اسی کانگریس نے اپنے عارضی راج میں (۱۹۳۷ء تا ۱۹۴۷ء) میں سی۔ پی کے مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے تاریخ کا وہ الم ناک باب ہیں۔ اس کے باوجود آل انڈیاسنی کانفرنس کے اجلاس بنارس (جس میں قیام پاکستان کے مطالبہ پر متفقہ لائحہ عمل دیا جائے گا) کا شدت سے انتظار کر رہے تھے۔ اس اجلاس کو وہ دکھوں کا علاج اور دینی و دنیوی مشکلات کا حل تصور کرتے تھے۔

مولانا سید محمد مسعود مظہر جبل پوری ناظم شعبہ تبلیغ آل انڈیاسنی کانفرنس ناگپور کے جذبات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو :

آج دنیائے اعتقاد و ایمان پر کفر و ارتداد کے کالے کالے بادل ہر طرف سے آکر منڈلا رہے ہیں۔ الحاد و زندگی کی تیز و تند آندھیاں، ہولناک سنسناہٹ کے ساتھ سمت مخالف سے بڑھ رہی ہیں۔ بدعت و ضلالت کا سمندر باطل کی سرکش موجوں سے کھیل رہا ہے۔ لاندہ ہی و بے دینی کے ساحل آفاق دہریت پر گرج رہے ہیں۔ ہائے افسوس کہ ایسے نازک وقت میں اسلام و سنیت کی کشتی ساحل سے کوسوں دور دور ڈگر مار رہی ہے۔

(۱) خطبہ مدارات از مولانا محمد بن الحق رضوی صدر مجلس استنباطیہ مسلم کانفرنس

ضلع مسلم یک جبل پور (۱۹۳۰ء) ص ۱ اشاعت ثانی (۱۹۸۶ء) مکتبہ رضویہ لاہور

کیا ہے کوئی جو اس عقدہ کا حل بتائے؟ کیا کو پار لگائے؟ سنیت کی جان چائے؟ دشمن کو مار گرائے؟ حق کو حق دکھائے؟ باطل کو آگ لگائے؟ نہیں۔ کوئی نہیں۔

اگر ہے تو وہ تنہا سارے ہندوستان کے علماء و مشائخ کی دعوت عمل و ترغیب اتحاد دینے والی، بد مذہب و بے دین ملاحدہ و مرتدین کے دل ہلانے والی، پیغام اجل سنانے والی آل انڈیا سنی کانفرنس ہے جس کا انعقاد ماہ اپریل ۱۹۳۶ء کو مقام بنارس میں بڑے انتظام و اہتمام سے ہو رہا ہے۔ وہ دن دور نہیں جب کہ ہم بنارس کی ہر گلی کوچہ، ہر مسجد و خانقاہ، ہر مکتب و مدرسہ، بلکہ ہر مسلمان کے گھر کو تجلیات احمدی کے پروانوں و ترقیات سرمدی کے دیوانوں سے بھر اہوا دیکھیں گے۔ پارکوں اور میدانوں میں، اطراف ہند سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کے خیمے اور کیسپ نصب ہوں گے۔

در حقیقت ہندوستان کے علماء و مشائخ کے اتحاد و اتفاق کا یہ تصور اتنا عظیم الشان ہے کہ جس کی پردہ آس پر دھندلی سی صورت کی ایک جھلک کائنات سنیت کے تاریک ذروں کو جگمگا سکتی ہے۔ سنیت کے شیر خردار ہو جائیں کہ پیکر باطل کے ٹکڑے اڑانے کا وقت آگیا ہے۔ مجاہدین ملت سے عرض ہے کہ دشمن کا مقابلہ جماعت سے ہٹ کر نہ کریں بلکہ ایک پلیٹ فارم اور ایک مرکز پر جمع ہو کر پورے زور و قوت سے دشمن کا شیرازہ ضلالت بکھیر دیں..... (۱)

(۱) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر

میریہ ۱۳/۷/۱۹۳۶ء۔ ص ۱۱، کالم ۲، ۳

آل انڈیاسنی کانفرنس کے اجلاس مدارس کی تاریخ و مسرت انگیز اعلان

آل انڈیاسنی کانفرنس کے اجلاس مدارس کی تیاریاں بہت دنوں سے ہو رہی تھیں۔ مگر تاریخ کا اعلان نہیں ہوا تھا۔ بعد ازاں طور پر یکم اپریل ۱۹۴۶ء کی تاریخ مقرر ہوئی مگر ملک بھر میں غیر یقینی حالات کی پریشانی کے پیش نظر اس تاریخ کو ملتوی کر دیا گیا۔ (۱)

چند دنوں بعد نئی تاریخ کا اعلان کیا گیا۔ اس پر ہر طرف سے مسرت انگیز مناظر سامنے آئے۔ اخبارات نے جلی عنوانات سے نئی تاریخ کو نہ صرف شائع کیا بلکہ اس پر مضامین شائع کئے۔ لوہاریے لکھے۔ مختلف اجلاس میں اس پر مسرت و اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ استقبالی تقابلی لکھی گئیں۔ ترانے پڑھے جانے لگے۔ اس منظر کی ایک جھلک آپ بھی ماضی کے جھروکے سے دیکھیں،

مدارس کانفرنس میں پانچ سو مشائخ عظام، سات ہزار علمائے اعلام اور دو لاکھ سے زائد سنی عوام نے شرکت کی۔ (۲)

اس تعداد کا تعین تو کانفرنس کے موقع پر ہوا۔ مگر انعقاد سے پہلے متوقع حاضری کے پیش نظر مختلف اندازے کئے گئے۔ مگر اندازے نہایت محتاط تھے۔ دور جدید کی مبالغہ آرائیاں علماء و مشائخ سے متصور نہیں۔

مولانا سید محمد مسعود مظہر جبل پوری ماظم نشر و اشاعت سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی ویدار کی مسرت کا اندازہ ان کے درج ذیل ایک مضمون سے لگائیے :

(۱) ہفت روزہ دبہ سکندری، برآمدہ۔ بحریہ السہیح ۱۹۴۶ء۔ ص ۴

(۲) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو :

(۱) "سات سترے" مولفہ حکیم محمد حسین بدہ۔ مطبوعہ لاہور ص ۸۳

(ب) خطبات آل انڈیاسنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری۔ مطبوعہ لاہور ص ۱۰۸

”ایک ہزار علماء کی قیادت میں بے شمار حق پرستوں کا روح پرور اجتماع“

جمن جان پہ نسیم سحر انگیز چلی کشت امید پہ لہر طرب آٹھار کیا
بادو عیش سے مینائے تمنا نکلیں شوق ساغر مئے ذوق سے گھڑا کیا

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور صبح فیروز کی کامیابی کا افروز خورد شید خاور
امید سے نکل کر کامرانی کے آسمان پر طلعت مبارک ہو گیا۔ یعنی جلسہ ہائے آل انڈیاسنی کانفرنس کی تاریخیں
مقرر ہو گئیں۔ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو مدراس میں مسلسل چار ایسے اجلاس ہونے
والے ہیں جن پر نہ صرف مدراس یا صوبہ یو۔ پی بلکہ پورے اسلامی ہندوستان کو جاپور پر فخر و مباہات
سے سر بلندی کا حق حاصل ہے آٹھ کروڑ اہل سنت کے ہزار ہا علماء و مشائخ کا رہائی گردہ مدراس کے آئینچ پر
ایک وقت میں جلوہ آرا ہو گا۔ بنگال و مدراس، پنجاب و دیمار، سی۔ پی و یو۔ پی، سندھ و آسام، سرحد
و بلوچستان، غرض بلاد مشرق کے طول و عرض سے شریعت و طریقت کے آفتاب و متاب نکل نکل کر
آفاق مدراس کو ہدایت یافتوں کا مطلع انوار بنائیں گے۔ سنیوں کے اکابر کا یہ سب سے پہلا اجتماع اجتماع ہو
گا۔ جس کی ہیبت و جلالت سے دنیائے کفر کا دل دہل جائے گا۔ چشم فلک پھر ایک مرتبہ تاریخ اسلام کا
فاروقی ورق الٹ کر سر زمین مدراس میں مظاہرہ کرے گی۔ ملک کے اس تاریخی شہر میں سلاطین اسلام
نے حق و باطل کے بہت سے معرکے سر کئے، لاکھوں سرفروشان ملت کا کوہ بیکر اجتماع آٹھار قدیمہ میں
تازہ روح پھونک دے گا۔

آسمان ہند دیکھ لے گا کہ رہنمایان ملک و ملت ہر جانب سے فوج در فوج، موج در موج آکر
ایک مجلس میں سر جوڑ کر قوم کے لئے انقلاب انگیز لائحہ عمل بنائیں گے۔ میں برادران وطن صوبہ
سی۔ پی و مدراس کی ماتحت تمام کانفرنسوں کے صدر و ناظم حضرات کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ
وہ حتی الوسع مقامی تمام اہل سنت کو جلسہ ہائے مذکورہ کی تاریخ سے مطلع فرمائیں اور تجاویز سے متعلق
امور ضروریہ سے صوبہ کے صدر دفتر کو آگاہ فرمائیں تاکہ صوبہ سے جانے والے علماء کا وفد ہماری کامل نما
سندگی کر سکے۔“ (۱)

سنی کانفرنس کیا ہے؟

دبہ سکندری، رامپور کالواریہ !

ہفت روزہ دبہ سکندری، رامپور نے اپنے ادارہ میں ”سنی کانفرنس“ کی اہمیت، مقاصد اور اغراض پر روشنی ڈالی۔ اکابر و نمایاں سنی کانفرنس کی مساعی جیلہ کو جس قدر کی نظر سے دیکھا گیا اس کے طویل ادارہ کا ایک حصہ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

یاد رہے دبہ سکندری، رامپور ۱۸۷۱ء میں جاری ہوا۔ اس کو پورے عظیم میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ امراء و ساء سمیت ہر طبقہ میں پڑھا جاتا تھا۔ اس کی موثر آواز نے متعدد تحریکوں میں اپنا ہر پور کردار ادا کیا۔ اہل سنت کا محبوب ترجمان تھا۔

”اس نازک دور ابتلا و فتن میں جبکہ مسلمانوں کا شیرازہ ملی بھر گیا ہے اور مسلمانوں میں اختلاف کروٹیں لینے لگا، مسلمان آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے تو حضرات علماء کرام کو مبادی ملت کا شدید احساس ہوا اور تمام سنیوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی سعی تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔

ہم سنیوں کے مستحق ہزاروں ہزار احترام و عظمت حضرت جناب استاذ العلماء صدر الافاضل مولانا مولوی مفتی حکیم الحاج سید شاہ نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی اور دیگر حضرات اکابرین کرام بے شمار مبادک بادل کے مستحق ہیں کہ انہوں نے قوم کی دھمکتی ہوئی رنگوں کو پہچان لیا، مسلمانوں کے اترے ہوئے چرے کو بھانپ لیا اور ملت عالیہ کی کس میری، ذلت، جاتی اور مبادی کا راز معلوم کر لیا اور آل انڈیا سنی کانفرنس کی تشکیل فرمائی۔

چونکہ ملت اسلامیہ کے مفاد کو پیش نظر رکھ کر سنی کانفرنس کی بنیاد ڈالی گئی اور تنظیم اہل سنت اس کا مقصد تام ہے۔ اس لئے ہم نہایت مسرت سے دیکھ رہے ہیں کہ تمام ہند میں اس آفتاب عالیشان کی شعاعیں پھیل گئیں اور ہر جگہ اس کا انعقاد ہونے لگا۔ جلسے جلوس میں مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق وغیرہ پر مل جل کر سوچنے کا موقع ملنے لگا۔ اخبارات ہمیں بتاتے ہیں کہ جس سرعت سے اس جمعیت عالیہ نے مسلمانوں کو اپنے دامن میں لے لیا وہ حقانیت کی دلیل تین ہے۔

مراد آباد، دہلی، بمبئی، لاہور، مین پوری، جتولی ہند، کمالپور، مبارک پور، کالپی،
بھاگل پور، سلطان پور، میواڑ، جھانسی، چرگاؤں، جین پور (۱) وغیرہ میں بہت سے مقامات میں
حمد اللہ شاندار جلسے ہو چکے ہیں اور ماشاء اللہ ہو رہے ہیں اور سنی کانفرنس کے مقاصد کو عملی جامہ پہنایا
جا رہا ہے۔

سنی کانفرنس کے مقاصد

سنی کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ اہل سنت میں تنظیم و اتحاد، ربط و ضبط کی روح پھونک دی جائے۔

- ☆ علوم کو عام کیا جائے
- ☆ سنیت کی تبلیغ کی جائے
- ☆ مخالفین کی چالوں سے سنیوں کو آگاہ اور خبردار کیا جائے اور ان میں دینداری کے
جذبہ کو پیدا کرنا (۲)
- ☆ ارتداد کے سیلاب کو روکنا
- ☆ جو قومیں ابھی تک کلمہ بھی صحیح طریقہ سے نہیں پڑھ سکیں انکی رہنمائی کر کے
انہیں سچا مسلمان بنانا۔
- ☆ مسلمانوں کی علمی، عملی، اخلاقی، ملی رہنمائی کرنا،
- یہ ہیں ذریعے مقاصد سنی کانفرنس کے۔ (۳)

- (۱) ۱۹۳۰ء تک ان مقامات میں سنی کانفرنس کے اجلاس منعقد ہوئے۔ بعد میں بے شمار مقامات پر سنی کانفرنس کے جلسے ہوئے اور سنی
کانفرنس کی تشکیل ہوئی۔ تفصیل آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔ (فقیر قادری عفی عنہ)
- (۲) مسلکی اور سیاسی طور پر اہل سنت کے مخالفین میں دیوبندی، احراری، غیر مقلد، قادیانی، شیعہ کانگریسی اور جمیت علماء ہند کے راہنما
شامل ہیں سنی کانفرنس نے مسلکی اور سیاسی اعتبار سے کل قدر خدمات انجام دیں۔ غیر متعصب مورخین ہمیشہ انہیں نمایاں طور پر
بیان کرتے ہیں۔ (فقیر قادری عفی عنہ)
- (۳) (خبر دہ بدھ سکندری برامپور جلد ۸۳۔ نمبر ۲۔ مجریہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۳۔ ۲۵۔ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ)

مدرس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا عظیم الشان اجلاس

(ہفت روزہ دبہ سکندری، رامپور کا ادارہ۔)

”..... موجودہ زمانہ ایسا اتلا و مصائب کا زمانہ ہے جس میں اسلام اور مسلمانوں پر جو مصیبتیں نازل ہو رہی ہیں ان میں ہولناک اور مضرت رساں مصیبت یہ ہے کہ کچھ مسلمان قسم کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بے دینی اور لامذہبی کے بھیاں سمندر میں ڈال دیں، ان کے دلوں سے محبت رسول، حب لولیاہ کو زائل کر دیں اور ہندوؤں کے آسن پر لا کر بٹھادیں۔ انہیں عیار اور شاطر مسلمانوں کی چالبازیوں کو دیکھ کر اسلام کے سچے علماء اور فدایان مذہب اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور جہان سنیت کو لادینی اور گمراہی کے سیلاب سے چانے کے لئے ملک کے ائمہ علماء اسلام نے آل انڈیا سنی کانفرنس کی بنیاد ڈالی۔ تاکہ ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہزار ہا علمائے سنیت اور مسلمانوں میں رابطہ اتحاد پیدا کر کے انہیں منظم کیا جائے اور بے دینی و لامذہبی الحاد، بد اعتقادی کے پھرے ہوئے طوفان کو ہر امکانی کوشش سے روکا جائے اور مسلمانوں کو اسلام کی صراط مستقیم پر چلانے کی کوشش کی جائے۔ اور دشمنان اسلام کے حملوں اور چالبازیوں سے دنیائے اسلام کو آگاہ کیا جائے اور حق تعالیٰ کے دامن باطل کو تار تار کر دیا جائے۔

سنی کانفرنس کے یہ مقاصد ایسے مفید اور ہر دل عزیز تھے کہ سنی مسلمانوں نے اس کانفرنس کا بڑے تپاک سے خیر مقدم کیا اور بڑھتے ہوئے طوفان کی طرح سارے ہندوستان کو تھوڑے ہی عرصہ میں سنی کانفرنس نے اپنے دامن میں لے لیا۔ ہندوستان کا وہ کون سا ایسا بڑا شہر اور اس کے زیر اثر دیہات و قصبات ہیں جہاں سنی کانفرنس قائم نہ ہو گئی ہو۔ یو۔ پی، بی۔ پی، بڑو وغیرہ ہر جگہ کے سنی حضرات بیدار ہو چکے اور انہیں سنی کانفرنس کی رہنمائی پر پورا پورا اعتماد ہے۔ بہت ایسے مقامات ہیں جہاں سنی کانفرنس کے جلسے اور جلوس منعقد ہو چکے ہیں اور اب بھی جگہ جگہ منعقد ہو رہے ہیں اور بفضل مولیٰ انکرم آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس کا اعلان تو ایک عرصہ سے ہو رہا تھا لیکن تاریخ و وقت کا تعین نہ ہو سکا تھا۔ اب ہمیں یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ جمعیت عالیہ کا یہ روح پرور عظیم الشان اجلاس ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو منعقد ہوگا۔ اس محترم بالشان اجتماع میں جہاں سنیت کے قریب قریب تمام علماء کرام اور مشائخ عظام تشریف لاکر مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی تدابیر سوچیں گے اور مسلمانوں کے خلاف امنڈتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے متفقہ طور سے کوشش کریں گے۔

سنی بھائیوں سے گزارش :

تمام سنی بھائیوں سے گزارش ہے کہ وہ خواب غفلت سے خدا را بیدار ہو جائیں اور اپنی تنہا، پستی کا احساس کریں اور جمعیت عالیہ کے دامن سے دلزدہ ہو کر پھر دنیا کو انہم الا علون کا چیلنج دے دیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مذکورۃ الصدر تاریخوں میں منعقد ہونے والے سنی کانفرنس کے اجلاس میں زیادہ سے زیادہ شرکت کی جائے اور اسے کامیاب سے کامیاب ترمانے کی کوشش کی جائے کیونکہ یہی ایک ایسی جماعت ہے جو مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کر سکتی ہے۔.....“ (۱)

طلوع صبح صادق

از مولانا رفیق الحسن، پیمپوند ضلع انڈیا

لے اللہ الحمد ہر گل چیز کہ خاطر میخواست

آخر آمد ز لب پرده تقدیر پدید

کفر و شرک کی طغیانی اور مرتدین و مبتدعین کی بے ایمانی نے اس وقت ملت اسلامیہ کو نہایت خطرناک اور مہیب گرداب میں جلا کر دیا ہے۔ طاغوتی قومیں اور شیطانی طاقتیں ہر گن مٹانے کی فکر میں منہمک ہیں، وہ افراد ملت جو اپنی حیات کا مقصد اسلام پر پھینکا اور ایمان پر مبنی سمجھتے ہیں ایسی رہنمائی کے متلاشی و متجسس تھے جو جامع ظاہر و باطن، حاوی دین و دنیا ہو۔ سوائے آل انڈیا سنی کانفرنس ان کو دوسری جگہ نظر نہیں آتی۔ لیکن اخبارات میں یہ پڑھ کر کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس ملتوی ہو گیا ہے۔ وہ قلب محزون جو یہ سمجھ رہا تھا کہ اب اس کے مدلوے کا وقت آگیا ہے اور حکمائے روحانی منفقہ طور پر نسخہ تجویز کرنے والے ہیں، التوائے اجلاس سے غم حال ہو گیا، امید زیت منقطع ہو گئی۔

مکر جع

یہ ایک ہوئی غیرت حق کو حرکت

اور اسی عالم یاس و حسرت میں یہ خبر فرحت اثر سنائی دی کہ اسی ماہ اپریل میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس بارس میں قطعی طور پر ہوگا۔ خدوہ وقت لائے کہ ہم ایک جگہ مجتمع ہوں اور علمائے ربانین سے ایک پروگرام لے کر واپس ہوں۔ ایسا پروگرام جو کفر و شرک کے قلعوں کو نہ صرف متزلزل، بلکہ پاش پاش کر دے۔ میں تمام ہندوستان کے سنی کانفرنسوں کے اراکین سے گزارش

کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں اور اجلاس کو کامیاب بنائیں۔ نیز ان تمام اہل سنت سے بھی گزارش ہے جو پہلو میں دل، لور دل میں حسیت دینی اور غیرت ملی رکھتے ہیں اپنے یہاں سنی کانفرنس قائم کر کے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس میں شرکت فرمائیں۔

حضرات! یہ اجلاس جن نازک حالات اور پر آشوب ماحول میں ہو رہا ہے وہ اس کی اہمیت اور اس کے فیصلوں کی وقعت کے لئے بہت کافی ہے۔ یہ اس گروہ کا اجلاس ہے اور اس جماعت کی کانفرنس ہے جس نے گزشتہ مہینوں میں تن، من، دھن کی بازی لگا کر ملت اسلامیہ کے علم کو سر بلند رکھا۔ اس قوم کا اجلاس ہے، جس کے علماء و مشائخین و صوفیائے کرام نے نہ صرف قولاً بلکہ عملاً پہ سالاری ملت اسلامیہ کی فرمائی۔ پس مکرر عرض ہے کہ موقع کی نزاکت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر ہر صوبے بلکہ ہر ہر شہر اور قصبے کے مسلمان بے حیثیت نمائندہ شرکت کریں۔

قوے جد و جد کر قند و صل دوست

(۱) قوے دگر حوالہ بتقدیر می کنند

ہارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے انتظامات

مولانا قاضی احسان الحق نعیمی ناظم محکمہ تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس نے جو اطلاع دی ہے اور اخبارات میں کانفرنس کے انتظامات کی صورت حال ارسال کی وہ یہ ہے :

” مرکزی دفتر سنی کانفرنس ہارس میں آگیا ہے۔ چونکہ بازار میں صدر مقام پر قائم ہے جمعیت استقبالیہ عظیم چلے کر رہی ہے۔ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل کو منعقد ہونے والے آل انڈیا اجلاس کے لئے، جو ناؤن ہال کے وسیع اور دل کشا مقام پر منعقد ہوگا۔ انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ملک میں جہاں جہاں سنی کانفرنس قائم ہیں، ان کو اطلاع دی جا رہی ہے۔ کئی علماء بھی تشریف لے آئے ہیں۔ شہر ہارس اور اس کے اطراف میں سلسلہ سنی کانفرنس ان کے چلے ہو رہے ہیں، لہذا ملت فخر ملک شیخ الحدیثین حضرت ابو الحامد جناب مولانا شاہ سید محمد صاحب کچھوچھوی دامت برکاتہم روفی افروز ہیں اور تمام کارکن جماعتوں کی نگرانی فرما رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ملک کے ہر گوشے سے کانفرنس کی شرکت کے لئے آنے والوں اور سنی کانفرنس کے نمائندوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچے گی۔“ (۱)

روح پرور اجتماع عظیم

(ہفت روزہ دبہ سکندری کالواریہ)

کل ۲۷۔ اپریل یوم شنبہ ہے۔ جس میں بنارس کی تاریخی سر زمین پر حضرات علمائے کرام اہل سنت و مشائخ عظام کا وہ روح پرور اجتماع عظیم نظر آئے گا، جس کا مدت سے اس اجڑے اور بے رونق ایوان ملت کو انتظار تھا۔ اور جس کی گلشن اسلام کی خزاں دیدہ زمین کو عرصہ سے تمنا تھی۔ یہ روح پرور اجتماع عظیم آل انڈیا سنی کانفرنس کی صورت میں منعقد ہوگا۔

غلامان سرکار مصطفیٰ، فدایان محبوب کبریا دنیا کی بے ثبات زندگی میں ہر قسم کی غلامی سے آزادی حاصل کرنے اور عالم آخرت کی حقیقی زندگی میں ہر قسم کے عذاب سے آزادی کا مل حاصل کرنے کے لئے اور وہاں کا حقیقی پاکستان لینے کی مبارک غرض سے اپنے بچے اور حقیقی قائدین کرام اسلام کی ایمانی و عرفانی قیادت میں دائمی کامیابی کی تدبیر پر یکجا ہو کر غور کریں گے۔ مجھے امید ہے کہ اس روح پرور اجتماع عظیم کے بے شمار عالمان سیاست اخروی اور رہنمایان طریقت مصطفوی کے دامن قیادت و ہدایت سے وابستہ ہونے والے سنی مسلمانوں کو بلد الابد کی کامل و مکمل آزادی مل سکتی ہے۔

میں کمال ادب و احترام سے آل انڈیا سنی کانفرنس کی ان جلیل القدر ہستیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ جن کو حضور پر نور قائد کائنات فخر موجودات ﷺ کی اس مقدس مسند ہدایت و قیادت پر متمکن ہونے کا مبارک شرف حاصل ہے۔ جس پر بیٹھنے کے بعد ان کا مرتبہ قیادت و ہدایت میں انبیائے بنی اسرائیل کے مماثل و مشابہ ہوتا ہے۔ مولیٰ عزوجل مجھے بھی توفیق دے کہ ان عظیم البرکت ہستیوں کے دیدار فائز الانوار کی سعادت اور آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں جس کے مقاصد خاص مذہبی ہیں، شرکت کی مسرت حاصل کر سکوں۔“ (۱)

(۱) ہفت روزہ دبہ سکندری، رامپور۔ نمبر ۱۔ جلد ۸۴۔ بحریہ ۲۳۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ۔ ۲۶۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس بنارس

اسلامیاء ہند کے لئے مبارکباد

مولانا غازی جبل پوری نے لکھنؤ سے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس بنارس سے متعلق اپنے تاثرات روانہ کئے۔ پڑھئے اور تاریخ کے جھروکے سے اہل سنت کی میداری کی داستان ملاحظہ کیجئے:

میداری احساس ہے ہر سمت نمایاں بیانی ارباب نظر دیکھ رہا ہوں
الحمد للہ! آج ہندوستان میں اسلامی سیاسی میداری کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے اندر خالص مذہبی اور دینی جذبات بھی بڑی سرعت کے ساتھ پیدا ہو رہے ہیں۔
صد شکر کہ ملت اسلامیہ کے وہ ہزاروں سربراہ کوردہ علماء کرام اور مشائخ عظام، جن کی مقدس اور حبرک ہستیاں نہ صرف ملت اسلامیہ کے لئے باعث فخر اور باعث برکت ہیں بلکہ جن کا وجود رشد و ہدایت کا سرچشمہ اور علوم شریعت و طریقت کا خزانہ جہا طور پر کہا جاسکتا ہے۔
آج ملت اسلامیہ کے متزلزل ایوان کی تعمیر و استحکام اور نیم مردہ جسد اسلامی میں از سر نو روح عمل ڈالنے کے لئے سرفروشانہ جذبات کے تحت میدان عمل میں تشریف فرما ہیں۔
مشرکہ آبادائے جوانان ملت، مسعود مبارک ہیں وہ اسلامی ہستیاں جن کو ایسے مقدس اور حبرک قائدین اسلام کی سرپرستی اور قیادت کا شرف حاصل ہے۔

آؤ اے مدت سے ملت اسلامی کی خالص مذہبی اور دینی میداری اور دعوت عمل کا انتظار کرنے والے سنی مسلمانو! آؤ اور بنارس میں منعقد ہونے والی عظیم الشان اور فقیہ المثل آل انڈیا سنی کانفرنس میں شریک ہو کر اپنی خالص اسلامی میداری کا ثبوت دو۔ جس کے سیاسی مقاصد وہی ہیں جو مسلم لیگ کے۔ لیکن جس کا مقصد اعظم سنی مسلمانان ہند میں وہ خالص مذہبی جذبہ عمل پیدا کرنا ہے۔ جو ان کو پوری طرح اسلامی اصول و قوانین کا پابند بنا کر دونوں جہان کی کامل آزادی دلا سکے اور ان کو دنیا کی ایک ایسی منظم قوم کھلانے کا مستحق بنادے جو مذہبی اور سیاسی طور پر ہر لحاظ سے ایک زندہ اور مستقل قوم ہو۔“ (۱)

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں پہنچنے کا راستہ

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے اجلاس میں شرکت کے خواہش مند اسلامیان ہند کے لئے چند کلمات بطور رہنمائی، مولانا الحاج محمد عمر نعیمی نائب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس نے اخبارات میں شائع کئے :

”آل انڈیا سنی کانفرنس کا شہرہ عالم اجلاس جو ۲۷-۲۸ اپریل ۱۹۳۶ء سے ۳۰-۱ اپریل ۱۹۳۶ء تاؤن ہال بنارس میں منعقد ہوگا۔ اس میں شرکت کے لئے جو حضرات تشریف لائیں خواہ وہ بیوی لائن سے آئیں یا چھوٹی لائن سے، بنارس کینٹ کا ٹکٹ لیں۔ یہی اسٹیشن قیام گاہ سے قریب ہے اور یہاں رضاکار موجود رہیں گے جن کے بازوؤں پر بیچ کے نشان لگے ہوں گے اور وہ تشریف لانے والوں کو امکانی سولتیں ہم پہنچائیں گے۔ کوشش کی جائیگی کہ سنی کانفرنس کی طرف سے سواریاں بھی موجود رہیں۔ عام شائقین ۲۵-۲۸ اپریل ۱۹۳۶ء تک اپنے بنارس پہنچنے کی اطلاع دے دیں تو بہت بہتر ہے۔“ (۱)

تمام مجالس ہائے سنی کانفرنس کو معرکہ روح افزا

از مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس

”جس کا انتظار چشم اختر شہر کو تھا، جس کی تمنا جاں آرزو کو تھی، وہی ساعت، وہی وقت آپہنچا۔ یعنی آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے اجلاس ۲۷ سے ۳۰-۱ اپریل تک بیوی دھوم دھام سے اور اہتمام و انتظام سے منعقد ہو رہے ہیں۔“

حضرت صدر الافاضل فخر الاماثل استاذ العلماء جناب مولانا الحاج حکیم حافظ سید شاہ محمد نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی مہینوں قبل سے معروف اہتمام تھے۔ حضرت ناظم اعلیٰ، نیز خطیب الہند حضرت قبلہ ابوالحامد سیدی مولانا مولوی مفتی شاہ سید محمد صاحب قبلہ محدث کچھوچھا شریف دامت مد کا جم العالیہ کی پیرانہ سالی دیکھئے اور اس اہم ترین کام کی انجام دہی اور شب و روز کی مصروفیات، اگر اللہ تعالیٰ ہمارے تمام علمائے اہل سنت کے جذبات حضرت قبلہ محدث صاحب کچھوچھو مدظلہ العالی کے ایسے کردے تو یقیناً باطل صفحہ ہستی سے معدوم و نیست و نابود ہو جائیگا۔ دعا گو تمام سنیوں کو کوازدیتا ہے کہ : دوڑو..... چلو..... بنارس چلو (۲)

(۱) ہفت روزہ دیدہ سکھری برہمپور۔ بحریہ ۲۶-۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء۔ ص ۵

(۲) ہفت روزہ دیدہ سکھری برہمپور۔ بحریہ ۲۶-۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء۔ ص ۵

مسلم لیگ کی طرف سے آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کی تائید

۱۷۔ اپریل ۱۹۳۶ء کو باغ خالص تحصیل سگرائی ضلع اعظم گڑھ میں زیر اہتمام دفتر مسلم

لیگ، سنی کانفرنس کا ایک جلسہ عام زیر صدارت سید سلیمان رکن مسلم لیگ منعقد ہوا۔ ۸۰۷ دیہات کے ایک ہزار کے قریب فرزندان توحید شریک ہوئے۔

مولانا مظہر جبل پوری ناظم نشر و اشاعت سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی نے تقریر کی۔ آپ نے تاریخ ہند پر تاریخی حیثیت سے روشنی ڈالی اور دہلوی مشن کو متنبہ کیا کہ مطالبہ پاکستان کے خلاف اس کا ہر قدم نامناسب سمجھا جائے گا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں سنی کانفرنس کی طرف سے کانگریس کو کھلا چیلنج پیش کرتا ہوں کہ وہ جب اور جس حیثیت سے چاہے مسئلہ پاکستان پر دور استدلال ہم سے نبرد آزما کی کرے۔

آخر میں مرزا احسن اللہ بیگ رکن مسلم لیگ نے درج ذیل قرارداد پیش کی جو اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

”سنی کانفرنس کا یہ جلسہ بنارس میں ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰۔ اپریل کے ہونے والے آل

انڈیا اجلاس کی بدورتائید کرتے ہوئے پاکستان کے لئے جانی و مالی ہر قسم کی قربانی پر مکمل

آبادگی ظاہر کرتا ہے۔“ (۱)

آل انڈیاسنی کانفرنس کے صدر کا انتخاب

آل انڈیاسنی کانفرنس، مدراس کے اجلاس منعقدہ ۲۷-۲۸، ۲۹، ۳۰- اپریل ۱۹۳۶ء کے موقع پر آل انڈیاسنی کانفرنس کے نئے صدر کے طور پر حضرت مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی (سابق صدر مجلس استقبالیہ آل انڈیاسنی کانفرنس) کا انتخاب عمل میں آیا۔ سابق صدر امیر ملت سید جماعت علی محدث علی پوری اپنی پیرائہ سالی اور نقاہت کے باعث صدارت کے فرائض کماحقہ ادا کرنے سے معذور ہیں۔ مگر انہوں نے حسب سابق آل انڈیاسنی کانفرنس کی سرپرستی کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں جناب محمد فضل حسن صامی مدیر دبہ سکندری، رامپور، نے جو مدراس کانفرنس میں حاضر تھے۔ اس خبر کو شائع کیا، خبر یہ ہے:

”ایک غیر معمولی مسرت یہ لے کر آئے کہ آئندہ کے لئے آل انڈیاسنی کانفرنس کا صدر حضرت سیدی محدث اعظم کچھوچھوی مولانا سید محمد صاحب قادری اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کو منتخب کیا گیا۔ جن کی صدارت میں ہمیں پوری توقع ہے کہ آل انڈیاسنی کانفرنس آسمان عز و قار کی مرئیر جماعت ہوگی۔ کیونکہ حضرت سیدی صدر کچھوچھوی کو دنیائے شریعت و طریقت میں مقبولیت و سرفرازی تامہ حاصل ہے اور حضرت اپنی خصوصیات علم و عمل کے لئے ہماری ملت منیف کے ایک جلیل المرتبت اور عظیم المنزلت رہنما ہیں۔ یہ انتخاب ہندوستان بھر کے مشاہیر علماء و فضلاء و مشائخ نے اعلیٰ حضرت امیر ملت قبلہ عالم سیدنا الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری مدظلہ العالی کی پیرائہ سالی کی نقاہت و معذوریوں سامنے رکھتے ہوئے کیا اور ساتھ ہی ساتھ وعدہ لیا کہ اعلیٰ حضرت امیر ملت مدظلہ اسی طرح آل انڈیاسنی کانفرنس کی سرپرستی فرماتے رہیں گے جس طرح حضرت والا اب فرما رہے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ آل انڈیاسنی کانفرنس اعلیٰ حضرت امیر ملت مدظلہ کے ظل عاطفت کو نعت الہی تصور کرتی ہے“ (۱)

(۱) ہفت روزہ دبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۷۔ جولائی ۱۳۶۵ھ / ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء۔ ص ۳

مدارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے شاندار اجلاس

مدیر دبہ سکندری رامپور جناب فضل حسن صمدی کے چشم دید حالات !

”الحمد لله علی احسانہ مدارس میں ۲۷ لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء آل انڈیا سنی کانفرنس کے شاندار اجلاس ہو گئے۔ ناؤن ہال کے وسیع میدان میں پنڈال بنایا گیا تھا اور عورتوں کے لئے بھی جداگانہ محفوظ پردہ دار مقام تھا۔ مسابین کانفرنس فاطمان شای باغ کی وسیع عمارت میں ٹھہرائے گئے تھے۔ جس میں ڈیرے، خیمے، چھولہ اریاں، شامیائے نصب تھے۔ جلسہ گاہ اور شای باغ میں ٹیلی فون بھی لگایا گیا تھا۔ جس کے ذریعے ہر مقام اور اسٹیشن سے بات چیت کی جاسکتی تھی۔ مدارس کینٹ پر ہر ٹرین پر رضا کاروں کی کثیر تعداد مسابینوں کے خیر مقدم کے لئے موجود رہتی تھی۔ برقی روشنی، لاؤڈ اسپیکر کا بھی مقبول انتظام تھا۔ اعلیٰ حضرت امیر ملت قبلہ عالم سیدنا پیر حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری مدظلہ العالی صدر منتخب آل انڈیا سنی کانفرنس اجلاس کے آغاز سے قبل ہی تشریف فرمائے مدارس ہو گئے تھے۔

اعلیٰ حضرت (موصوف) نے بلجود پیرانہ سالی و ضعف و نقاہت کے ہر اجلاس کی کرسی و مسند صدارت کو زینت بخشی۔ تمام جزوی و کلی انتظامات اجلاس کے لئے حضرت قبلہ صدر الافاضل استاد العلماء جناب مولانا الحاج حکیم حافظ سید شاہ محمد نعیم الدین صاحب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس اور مجلس استقبالیہ کے صدر محترم فخر ملت امام المتکلمین حضرت سیدی جناب مولانا مولوی مفتی شاہ سید محمد صاحب محدث اعظم کچھوچھوی مدظلہ کی جس قدر تعریف کی جائے، کم ہے۔ بلکہ ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ ان دونوں ہندوستان کے اسلامی ملت کے مایہ ناز بزرگوں اور آپ کے دست و بازو اراکین کرام کے حاسن انتظام و سہلی و جود و حمد و بی کی تعریف ہماری مقدرت سے باہر ہے۔

جو اہم روزیو شن زیر غور و بحث و تحقیص آئے وہ دنیا کے ملت کو حیات نو سے سرفراز کئے بغیر نہ رہیں گے۔ بغیر طیکہ ان پر عمل کی سعادت نصیب ہو۔ ہم ان روزیو شتوں کو آئندہ پیش کریں گے۔ جن کامرکزی دفتر سے انتظار ہے۔

اجلاس کے آغاز پر خطبہ استقبالیہ حضرت قبلہ جناب صدر مجلس استقبالیہ مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔ اس کی علمائے اعلام میں اور تمام شرکائے کرام میں دھوم مچ گئی۔ میں اس کی بلاغت و ندرت پر

نظر کرتا ہوں، تو اپنے الفاظ کو تبصرہ سے قاصر پاتا ہوں۔ اس کے نکات علیہ پر توجہ کرتا ہوں تو قلم کہہ دیتا ہے کہ میں باوجود دو زبان ہونے کے اس کی توصیف سے عاجز ہوں۔ بہتر راہ یہی ہے کہ آپ اصل خطبہ صدارت کی نقل کا انتظار فرمائیں۔

جن آنکھوں نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس دیکھے اور کانوں نے مقررین کی تقریریں سنیں وہ کہہ سکتے ہیں کہ اجلاس ہر حیثیت سے کامیاب اور بہترین ثابت ہوئے۔ میں صرف ناؤن ہال کے وسیع پنڈال کی ترین میں قلم اٹھاؤں تو اس مختصر صفحات میں گنجائش نہیں پاتا۔ اتنا سن لیجئے کہ جلسہ گاہ میں ایک نئی دنیا نظر آتی تھی۔ سچ و سچ کی تعریف عظیم الشان مجمع کا ذکر، علمائے کرام کی نورانی صورتیں، غرضیکہ ان مناظر سے اتادل خوش ہوا اور اتنی مسرتیں حاصل ہوئیں کہ مدارس کا اجلاس فراموش نہ کیا جاسکے گا۔ حضرات کرام رونق افزائے کانفرنس کی جو عنایتیں بالخصوص حضرت قبلہ صدر الافاضل مدظلہ کی جو مخصوص مہربانی ڈیڑ دہہ سکندری پر ہوئی وہ تادیر یاد ہے گی۔ اور سنی کانفرنس کا یہ آل انڈیا اجلاس جس میں ایک ہزار سے زائد ہندوستان کے ہر گوشہ سے حضرات علمائے کرام امنڈ آئے تھے اور اپنی مقامی سنی کانفرنسوں کی نمائندگی فرما رہے تھے، دلوں سے محو نہ ہوگا۔

اس اجلاس نے تعلیم و تبلیغ اسلام و اصلاح اعمال و جسمانی و معاشی امور اور حکومت کے قوانین، نکاح و اوقاف و پاکستان و مسلم لیگ کے ایسے اہم مسائل پر ایسی خوبی سے تجاویز منظور فرمائی ہیں کہ آپ جب ان کو پڑھیں گے تو آپ کی روح وجد کرنے لگے گی۔ فقیر صابری (مدیر دہہ سکندری) نے تو یہ سمجھ لیا ہے کہ سنیوں کا ہندوستان کے گوشے گوشے میں ڈنکا بجے گا۔ جس کے لئے ہم اس کے بانی حضرت قبلہ صدر الافاضل مدظلہ کو انتہائی مسرت و محکم قلب سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔.....“ (۱)

مجلس استقبالیہ

آل انڈیا سنی کانفرنس مدارس

۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کے عہدیداران و اراکین

- | | | |
|----|---|-------------------------------------|
| ۱ | رئیس المتکلمین و اہل السنۃ مولانا سید محمد اشرفی جیلانی محدث کچھوچھوی | صدر مجلس استقبالیہ |
| ۲ | عالی جناب مرزا جہانگیر خٹ | رئیس اعظم نائب صدر |
| ۳ | عالی جناب حاجی جلال الدین | رئیس اعظم خازن |
| ۴ | عالی جناب ماسٹر عبداللہ کٹر یکٹر ڈیری | اسٹیشن ماسٹر کینٹ ناظم رسل و رسائل |
| ۵ | عالی جناب اشیر الدین، تاجر پارچہ ماری ناظم مالیات | ۶ عالی جناب خواجہ عبدالحمد ناظم پنج |
| ۷ | عالی جناب دروغہ سبحان علی ناظم قیام گاہ | ۸ عالی جناب مشر لاڈلے امیر المعصر |
| ۹ | عالی جناب نذیر الدین سوداگر پارچہ ماری | نائب ناظم مالیات |
| ۱۰ | عالی جناب عبدالقیوم تاجر پارچہ ماری | رکن اعظم |
| ۱۱ | عالی جناب حافظ محمد اسحاق رکن اعظم | ۱۲ عالی جناب عبدالحزیز ناظم مطبخ |
| ۱۳ | عالی جناب مولوی سلیم اللہ رکن | ۱۴ عالی جناب منظور احمد خان رکن |
| ۱۵ | عالی جناب عبدالغفور رکن | ۱۶ عالی جناب مرزا معظم خٹ رکن |

یہ ہیں وہ چند درویش، جنہوں نے مدارس میں وہ کرد کھایا کہ سارا ہندوستان حیرت میں پڑ گیا۔

فجزاھم اللہ تعالیٰ عنا وعن سائر اہل السنۃ و الجماعۃ احسن الجزا

امین اللہم امین بحاہ نبیک سید المرسلین ﷺ واصحابہ اجمعین۔ (۱)

(۱) (۱) خطبہ صدر مجلس آل انڈیا سنی کانفرنس ۱۹۴۶ء

مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی، مطبوعہ مولانا سنی ۲۶ مشورہ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس۔ ص ۲۸۰

(ب) ہفت روزہ بدیع سکندری، برامپور، ۲۳ لائی ۱۹۴۶ء، ص ۵۰۴

مجلس استقبالیہ

آل انڈیاسنی کانفرنس، بنارس (۱۹۳۶ء) کے بعض اراکین کا تعارف

از مولانا سید محمد کچھو چھوی صدر مجلس استقبالیہ !

”ہماری مجلس استقبالیہ کے نائب صدر مرزا جاتگیر خٹ لال قلعہ دہلی کے حقدار وارث

اسی بنارس میں رہتے ہیں۔“ (۱)

”یہ شہر (بنارس) طائفہ اعلان و اصطلاح میں تقریباً ایک لاکھ مدعیان اسلام پر مشتمل ہے جو عموماً تجارتی و صنعتی دنیا کے ماہر ہیں اور جن میں اہل سنت و جماعت کی تعداد بڑی بڑی ہے۔ تعالیٰ نوے فیصدی ہے۔ دینی جذبہ کا اندازہ اس سے کیجئے کہ اس شہر کے مشہور سوداگر پارچہ ہماری مجلس استقبالیہ کے ناظم مالیات جناب اشیر الدین صاحب اور نائب ناظم جناب نذیر الدین صاحب جو آل انڈیا سنی کانفرنس کے روح رواں ہیں، وہ شہر کے دینی لیڈر بھی ہیں۔ اور ہماری مجلس استقبالیہ کے ناظم رسل و رسائل اور ہمارے مدبر اور طریقہ شیخ عبداللہ صاحب کنٹریکٹر ڈیری اسٹیشن بنارس کینٹ بازوئے ہمت پر جس کی مکمل ذمہ داری ہے اس شہر میں عربی علوم کے لئے دو مشہور مدرسے ہیں۔ ابتدائی دینی تعلیم کے لئے ایک درجن سے زیادہ مکاتب ہیں۔ مدرسہ حمیدیہ رضویہ، مدرسہ فاروقیہ انجمن اشاعت الحق، اہل سنت و جماعت کے مستقل ادارے ہیں۔

جن میں سے پہلا مدرسہ ہمارے محترم خازن اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے اصل داعی حاجی جلال الدین صاحب اور ہماری مجلس استقبالیہ کے رکن اعظم جناب عبدالقیوم صاحب صدر مدرسہ کی حوصلہ مند یوں اور دوسرا مدرسہ ہمارے سنی کانفرنس بنارس مدین پورہ وارڈ کے ناظم حاجی عبدالغفور صاحب کی جانکاہوں کا نمونہ حسنہ ہیں۔ اسی خاندان (مولانا شاہ عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان) تاج کے چشم و چراغ ہماری مجلس استقبالیہ کے رکن اعظم حافظ محمد اسلم صاحب ہیں۔“ (۲)

(۱) ہفت روزہ دہلیہ سکندریہ رامپور۔ جلد ۸۳، شمارہ ۲۶، ۲۵۔ مجریہ جولائی ۱۹۳۶ء۔ ص ۵۔ کالم ۱۔

(ب) خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری مطبوعہ مکتبہ رضویہ، گجرات (۱۹۷۸ء)۔ ص ۷۔

(۲) (۱) ہفت روزہ دہلیہ سکندریہ رامپور۔ جلد ۸۳، شمارہ ۲۶، ۲۵۔ مجریہ جولائی ۱۹۳۶ء۔ ص ۵۔

فقیرانہ انتظام

عظیم المرتبت مشائخ عظام، جلیل القدر علمائے کرام اور ہزاروں زعمائے ملت، جو آل انڈیا سنی کانفرنس کی دعوت پر ہمارے میں تشریف لائے تھے، ان کی قیام گاہ، رہائش، خوراک وغیرہ کے انتظام کس سادگی سے کئے گئے وہ درج ذیل اقتباس سے عیاں ہے۔

جنگ عظیم دوم کے باعث ملک بھر میں راشن بندی تھی۔ محکمہ راشن نے درخواست کے بلوجود کانفرنس کے وسیع انتظام اور شرکاء کے لئے راشن دینے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ خود اہل سنت حضرات بھی اتنے متحمل نہ تھے کہ کانفرنس کے شایان شان انتظام کے لئے وافر مقدار میں چندہ فراہم کر کے مصارف برداشت کرتے۔

اندیس حالات مصارف کی کمی اور منتظمین کی مجبوریوں واضح تھیں۔ مولانا سید محمد، اشرفی جیلانی، کچھوچھوی نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں اس کا اعتراف یوں کیا ہے :

”ہمارے دعوت نامے بالکل صحیح طور پر آہ مظلوماں کی شرح تھے۔ ورنہ ہندوستان نے ہمہ ساری دنیا نے کب دیکھا تھا کہ دعوت دی گئی اور اس شرط سے کہ ہم آپ کو سوکھی روٹی بھی نہ دے سکیں گے۔ قیام گاہ درختوں کے سوا ہمارے پاس نہیں۔ جس دن محکمہ راشن نے ہم کو راشن دینے سے انکار کر دیا اور ہم کو اعلان کر دینا پڑا کہ ہم ایک نوالہ بھی کھلا نہیں سکتے۔

آپ اپنا کھانا ساتھ لائے تو ہماری حالت عجیب تھی۔ آپ کی عظمت کا دربار ہمارے سامنے تھا۔ جہاں ہم مجرم کی طرح شرمندہ سر نہچا کئے کھڑے تھے۔ اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ہم آپ کو کیا منہ دکھائیں.....“ (۱)

(۱) (۱) خطبہ صدر ملت آل انڈیا سنی کانفرنس۔ مولانا سید محمد اشرفی، مطبوعہ مولانا ابوبکر (۱۹۲۵ء)۔ ص ۵

(ب) ہفت روزہ بدیع سکھری، رامپور، مجریہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۷ء۔ ص ۴۴

..... اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم نے مرنے سے پہلے آپ حضرات کو ایک مقام پر جمع کر دیا۔ نہ ہم میزبان ہیں اور نہ آپ مہمان۔ بلکہ ہم مریض جان بلب ہیں اور آپ میعاد مہم۔

آپ ہماری کراہ سے نہ گھبرائیں۔ آپ ہماری بے چینی سے چین چین نہ ہوں۔ ہم آپ کی خاطر کیا کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس کھلانے کو روٹی کا ایک سوکھا ٹکڑا بھی نہیں ہے۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو آپ کو ٹھرانے کے لئے ہمارے خانہء دل کی ویرانیاں ہیں اور آپ کی خاطر کے لئے جان حاضر ہے۔ جگر حاضر ہے اور پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ سر حاضر ہے۔ (۱)

(۱) (۱) ہفت روزہ دبہ سکھری، رامپور۔ جلد ۸۳ شمارہ ۲۹۔ مئی ۲۳ جولائی ۱۹۳۶ء۔ ص ۲۔ کالم ۱
(ب) خطبات آل انڈیاسنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری۔ مئی ۱۹۷۸ء۔ ص ۲۶۷۔

برکات آل انڈیاسنی کانفرنس

جناب حافظ محمد سلیم قادری نیاپورہ بھٹ (ریاست گوالیار) کی اطلاع کے مطابق مولانا سید محمد عبدالمجود وجود قادری جبل پوری ناظم اعلیٰ سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی ویدار نے مسلمان صوبہ بھٹ ریاست گوالیار کی مسلسل درخواستوں اور دعوت پر بھٹ ریاست گوالیار میں ایک ماہ بیس یوم تبلیغی جلسوں سے خطاب فرمایا۔ آپ کے اس تبلیغی پروگرام کی برکت سے !

- ۱ ہر روز قرآن خوانی اور ایصال ثواب کی محفل منعقد ہوتی۔
- ۲ اہل عقیدت کی ملاقات، مسلمانوں کے باہمی نزاعی معاملات، خاندانی جھگڑوں، اور نا اتفاقی کے باعث رنجشوں کا تعفیہ کیا گیا۔
- ۳ ہر روز بعد عصر ایک مختصر روحانی محفل منعقد ہوتی جس میں مسائل دینیہ کے احکام شریعت بیان ہوتے۔ دریافت کرنے والوں کو مسائل سے آگاہ کیا جاتا۔
- ۴ بعد نماز مغرب حلقہ ذکر شریف قادریہ پورے آداب کے ساتھ ہوتا۔ جس میں ذوق ایمانی و عرفانی حاصل ہوتا۔
- ۵ بعد نماز عشاء و عہد مبارک ہوتا۔ ہر روز کسی خاص موضوع پر دین کامل کی برکتوں، رحمتوں کا ذکر خیر ہوتا اور قوم کی اصلاح اور شریعت کی پابندی کی ہدایت ہوتی۔
- ۶ ہر تقریر میں آل انڈیاسنی کانفرنس کے پروگرام کے مطابق مسلمانوں کو متحد اور منظم طور پر احکام شریعت مطہرہ، تعلیم دین، حفظان صحت کے لئے ورزش، کسب حلال کی تاکید شدید کی جاتی۔ خلاف شرع حرکات و رسوم، حرام کاموں، شراب خوری، زنا، قمار بازی، سود خوری اور دیگر افعال خبیثہ سے باز رہنے، چھوڑنے اور توبہ کرنے کی اخلاص سے اپیل کی جاتی۔ برے اعمال کے نتائج بد سے بچنے کی تاکید کی جاتی۔

چنانچہ مولانا موصوف کی پر خلوص دعوت، پاکیزہ وعظ اور تبلیغی مہمات سے کثیر تعداد میں لوگوں نے گناہوں سے توبہ کی۔ شریعت منظرہ کے فرائض کی ادائیگی کا اقرار کیا۔ بعض حضرات نے اپنے گناہوں سے خفیہ توبہ کی۔ ان کی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔ جن مسلمانوں نے اعلانیہ گناہوں سے توبہ کی ان کی تعداد کچھ یوں ہے !

- ۱ اکتالیس (۳۱) جو بے بازوں نے جو اکیلے سے توبہ کی۔
 - ۲ پانچ شراب نوشی کے عادی حضرات نے شراب نوشی ترک کر کے سچی توبہ کی۔
 - ۳ تین سود خوروں نے سود خوری کے گناہ سے توبہ کی۔ سود کا جو روپیہ مسلمانوں سے لیا تھا وہ ان کو واپس کر دیا۔ اور سود خوری سے ہمیشہ سے چمنے کا عہد کیا۔
 - ۴ چار (۳) شہرہ آفاق طوائفوں نے خوف الہی اور احرام شریعت کے نیک جذبہ کے تحت زنا، غنا، قس و سرود سے ہمیشہ کے لئے توبہ کی۔ اللہ و رسول سے گریہ و زاری سے مجمع میں معافی مانگی۔
 - ۵ مسلمانوں کے باہمی خاندانی، تجارتی اور نفسانی انیس (۱۹) جھگڑوں کے شرعی احکام کی روشنی میں ایسے منصفانہ فیصلے فرمائے جس سے فریقین بد ضلوع غبت آپس میں بغل گیر ہوئے۔ آپس کے خون خرابہ اور پکڑیوں میں دولت، عزت اور وقت کی بربادی سے بھی بچ گئے۔
 - ۶ نماز باجماعت کی پابندی کی تاکید پر مسجدوں میں نمازیوں سے بھرا پیدا ہوئی اور عام دنوں میں رمضان المبارک کا سا سماں پیدا ہو گیا۔
 - ۷ تربین (۵۳) حضرات سلسلہ قادریہ میں داخل ہوئے۔
 - ۸ اہل خیر نے جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگ پور کے لئے بذریعہ منی آرڈر ایک سو اکیس روپے بطور امداد تعلیم و دین روانہ کئے۔
 - ۹ طے پایا کہ ہر جمعرات کو حلقہ ذکر قادری اور مجلس درود خوانی منعقد ہوگی۔
 - ۱۰ مقامی سنی کانفرنس قائم ہوئی۔
 - ۱۱ زکوٰۃ ہل کے خلاف ایک احتجاجی تجویز پاس ہوئی۔
- جس میں کہا گیا شیخ مسعود الزمان ایم۔ ایل۔ سی کا تجویز کردہ زکوٰۃ ہل بد اخلاقت فی الدین ہے ایہ مسلمانوں کے لئے مصیبت عظمیٰ سے کم نہیں۔ (۱)

تجاویز

منظور کردہ آل انڈیا سنی کانفرنس

اجلاس بنارس

تجاویز منظور کردہ آل انڈیائی کانفرنس

منعقدہ ۲۷-۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء بمقام بنارس
موجودگی ہزارہا علماء و مشائخ و نمائندگان صوجات ہند

مجلس اول: ۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء بوقت ۵ بجے اندرون باغ قاطمان بنارس
خلاوت قرآن مجید، بعد ازاں سید انبیاء علیہ التحیۃ والسلام کے حضور صلوٰۃ و سلام اور
برکات دین و ملت کو ایصال ثواب۔

مجلس دوم: ۲۸ اپریل ۱۹۳۶ء بوقت ۹ بجے صبح ۳۰ تا ۱۲ بجے دوپہر اندرون باغ قاطمان بنارس
بعد خلاوت قرآن پاک و ایصال ثواب، حسب ذیل تجاویز با اتفاق آراء منظور ہوئیں۔

۱۔ تعلیم:

آل انڈیائی کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ تمام صوجاتی سنی کانفرنسیں اپنی ماتحت کانفرنسوں کو
آگاہ کریں کہ ہر مقام کی سنی کانفرنس کے اراکین کی ایک جماعت، اور جہاں سنی کانفرنسیں قائم نہ
ہوئی ہوں وہاں کے منتخب افراد امام مسجد یا کسی بااثر شخص کی رہنمائی میں ابتدائی تعلیم کو لازمی و ضروری
قرار دینے پر مسلمانوں کو مجبور کریں اور ہر گھر کے بچوں کی تعلیم کی نگرانی رکھیں۔

ابتدائی تعلیم سے مراد حرف شناسی سکھانا، عبارت خوانی، تانا، اور ابتدائی عربی سے ایمانیات ضبط
کرنا اور لوازم و نوائی کی ترغیب و ترہیب اور نبی کریم ﷺ اور مشہور انبیاء کے مختصر معجزات اور حالات
سے باخبر کرنا، یہ ابتدائی تعلیم میں داخل ہے۔

۲۔ آل انڈیائی کانفرنس کا یہ اجلاس صوبائی کانفرنسوں کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی زبانوں
میں متذکرہ بالا اصول کے مد نظر ابتدائی تعلیم کا انتظام کریں اور اس کی جس قدر در سگاہیں ممکن ہو
سکیں، جاری کریں۔

۳۔ کوشش کی جائے کہ مسلمانوں کے ہر چہ کو معتد بہ اردو، فارسی ضرور پڑھادی جائے۔ تاکہ وہ اردو اور فارسی کتابوں کو دیکھ کر مطلب حل کر سکے، اور جو علوم کی کتابیں اردو، فارسی زبان میں ہیں ان سے فائدہ حاصل کرے۔

۴۔ عربی تعلیم:

عربی تعلیم کے لئے تین حصے مقرر کئے جائیں۔ ایک ان لوگوں کے لئے جو بہت کم وقت تعلیم کے لئے دے سکتے ہیں۔ ایک ان کے لئے جو علوم و فنون میں تکمیل چاہتے ہیں، اور ایک متوسطین کے لئے۔

۵۔ نصاب اور نصاب ساز کمیٹی:

اس لحاظ سے ہر قسم کے نصاب بنانے کے لئے ایسی جماعتوں کی تشکیل کی جائے جو نصاب تجویز کریں اور ان کو غور و خوض کے لئے کافی وقت دیا جائے۔ اس نصاب ساز جماعت کی حسب ذیل افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے۔

- ۱ حضرت مولانا شاہ سید ابوالخامد سید محمد صاحب محدث اعظم ہند پکچو چھوی
- ۲ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحب
- ۳ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مولوی شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب
- ۴ حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالخامد صاحب قادری بدایونی
- ۵ حضرت ملک العلماء مولانا مولوی شاہ ظفر الدین صاحب رضوی بھاری

ان حضرات کو اختیار دیا جاتا ہے کہ ہر صوبہ سے قابل ترین اشخاص کو منتخب کر کے اپنی کمیٹی میں شامل کر لیں۔

۶۔ مدارس اہل سنت کے اعداؤ:

یہ اجلاس مرکزی دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس کو اختیار دیتا ہے کہ وہ سنی کانفرنس کی شاخوں

کے ذریعہ تمام ہندوستان کے مدارس اہل سنت کے اعداد و شمار اور ضروری معلومات یکم پہنچائے، تاکہ مدارس دیوبند اہل سنت میں باہم ربط پیدا ہو، اور اعانت کی تدبیر عمل میں لائی جائیں۔

۷۔ ائمہ مساجد کی تعلیم:

ائمہ مساجد کی تعلیم کا خاص اہتمام کیا جائے۔

۸۔ تعلیم طب و علوم معاش:

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مدارس عربیہ اہل سنت میں حتیٰ الوسع شعبہ طب بالخصوص اور بالعموم اور دیگر حصول معاش کے اضافہ کی سعی کی جائے۔

۹۔ دارالتصنیف:

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ جلد از جلد ایک ایسا دارالتصنیف کھول دیا جائے جو ہر قسم کی مفید تصانیف مرتب کرے اور یکم پہنچائے۔

مجلس سوم: ۲۹ اپریل ۱۹۴۶ء بوقت ۹ بجے صبح تا ایک بجے دوپہر اندرون بلخ فاطمان، مدرس حسب ذیل تجاویز با اتفاق اراء منظور ہوئیں۔

۱۔ پاکستان:

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبہ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ علماء و مشائخ اہل سنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر امکائی قربانی کے واسطے تیار ہیں، اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور حدیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو۔

۲۔ کمیٹی برائے اصول پاکستان :

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ اسلامی حکومت کے لئے مکمل لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے حسب ذیل حضرات کی ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے ۔

- ۱ حضرت مولانا شاہ ابوالحامد سید محمد صاحب محدث اعظم ہند کچھوچھوی
- ۲ حضرت صدر الافاضل استاد العلماء مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحب
- ۳ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مولوی شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب
- ۴ حضرت صدر الشریعہ مولانا مولوی محمد امجد علی صاحب
- ۵ حضرت مبلغ اعظم مولوی عبدالعظیم صاحب صدیقی میرٹھی
- ۶ حضرت مولانا مولوی عبدالحامد صاحب قادری بدایونی
- ۷ حضرت مولانا مولوی سید شاہ دیوان آل رسول علی خاں سجادہ نشین اجیر شریف
- ۸ حضرت مولانا ابو البرکات سید احمد صاحب لاہور
- ۹ حضرت مولانا شاہ قمر الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف
- ۱۰ حضرت پیر سید شاہ عبدالرحمان صاحب بھرچوٹڑی شریف (سندھ)
- ۱۱ حضرت مولانا شاہ سید زین الحسنات صاحب مانگی شریف
- ۱۲ خان بہادر حاجی بخش مصطفیٰ علی صاحب (مدراں)
- ۱۳ حضرت مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد صاحب، لاہور

۳ یہ اجلاس کمیٹی کو اختیار دیتا ہے کہ مزید نمائندوں کا حسب ضرورت و مصلحت اضافہ کر لے۔ یہ لازم ہوگا کہ اضافہ میں تمام صوجات کے نمائندے لئے جائیں۔

۴۔ فلسطین :

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مجاہدین فلسطین کے اس مطالبہ کی پرزور تائید کرتا ہے کہ

ارض مقدس فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کو بند کر دیا جائے۔ کیونکہ یہودیوں نے فلسطین کی تمام اراضیات پر اپنا قبضہ کر کے عربوں کی زندگی کو تباہ کر دیا ہے۔

۵ یہ اجلاس حکومت برطانیہ اور قوت متحدہ امریکہ سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ فلسطین سے یہودیوں کو خارج کر دیا جائے اور مزید داخلہ کو روک دیا جائے۔

۶ طے پایا کہ تجویز کی نقل فلسطین اور عربی اخبارات کو بھی روانہ کی جائے۔

۷۔ خانقاہیں :

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ حضرات مشائخ کرام کی خانقاہوں کو حضرات صوفیائے عظام کے قدیم طریقہ رشد و ہدایت اور تبلیغ کا مرکز بنایا جائے۔

۸ اعراس مبارک کے مواقع پر ایسا نظام نامہ تیار کیا جائے کہ جو اثرین کے قلوب میں ایک عملی دلولہ و دین و طریقت پیدا کر دے اور اس نظام کے کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ مرکزی دفتر کی جانب سے تمام خواندہائے طریقت سے مراسلت کی جائے اور عہدیداران کا نفرنس اعراس کے مواقع پر خود شرکت کر کے اس نظام نامہ کی دعوت دیں۔

۹۔ مرکزی دارالافتاء :

آل انڈیائی کانفرنس کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مدلی شریف میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے آستانہ پر حضرت مفتی اعظم ہند کے زیر قیادت ایک مرکزی دارالافتاء کا انتظام کیا جائے جس میں کم از کم چار جید عالموں کی خدمات حاصل کی جائیں۔ اور فقیہ اعظم صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی صاحب دامت برکاتہم اس کی سرپرستی و نگرانی فرمائیں۔

۱۰ ملک کے کسی مقام پر جس کسی کو فتویٰ میں تردد یا اختلاف پیش آئے، آخری حکم معلوم کرنے کے لئے اس دارالافتاء میں بھیجا جائے۔ دینی و مذہبی مسائل چھینے سے قبل یہاں بھیج کر تصدیق و تصحیح بھی کرائی جاسکتی ہے۔ اس طرح نظام انتشار و اختلاف سے محفوظ رہے گا۔

۱۱ اس دارالافتاء کے مصارف کے لئے اسلامی ریاستوں سے اور اہل ثروت مسلمانوں سے

ادلوں طلب کی جائیں۔

۱۲۔ اسلامی مدارس اس دہرہ الاقاء کے لئے حسب حیثیت ملانے مقرر کریں۔

۱۳۔ خانقاہوں کے لواقف سے اعانتیں مقرر کرائی جائیں۔

محرمک: حضرت مولانا مولوی محمد عمر صاحب نعیمی محدث، صدر سنی کانفرنس ضلع مراد آباد

۱۴۔ اصلاح اعمال:

یہ اجلاس مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کو اسلامی زندگی بنائیں اور تمام منہیات و محرمات شریعت سے پرہیز کریں، شادی بیاہ کی بے جا رسوم ممنوعہ کو ترک کریں، شراب نوشی، قمار بازی اور دوسرے خرافات سے محترز رہیں۔

۱۵۔ یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ ہر سنی کانفرنس کے ماتحت رضا کاران کی جماعتیں منظم کی جائیں جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی بالعموم اور ترغیب نماز کی خدمت خاص اہتمام کے ساتھ انجام دیں۔

۱۶۔ تعطیل جمعہ برائے نماز:

دیکھا جاتا ہے کہ بعض دفا تر حکومت اور پچھریوں میں مسلمان ملازمین کے لئے جمعہ کی نماز ادا کرنے کا انتظام نہیں کیا جاتا، یہ اجلاس حکومت مدطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمان ملازمین کو نماز جمعہ کی چھٹی دی جائے۔

۱۷۔ طباعت رپورٹ و خطبہ استقبالیہ:

آل انڈیائی کانفرنس کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ عظیم الشان کانفرنس کی رپورٹ کو مرتب کر کے جلد شائع کیا جائے اور ملک کے گوشہ گوشہ میں نشر کیا جائے۔ اسی طرح مجلس جمیعت استقبالیہ کے خطبہ کو طبع کر اگر شائع کیا جائے۔

۱۸۔ سنی کانفرنسوں کا انعقاد :

آل انڈیائی کانفرنس کا یہ اجلاس تمام صوبائی طبقات کو متوجہ کرتا ہے کہ ہر صوبہ اور ضلع میں سنی کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔

۱۹۔ دارالبلغین :

آل انڈیائی کانفرنس کا یہ اجلاس مسلمانوں کی اہم ضرورتوں پر نظر کرتے ہوئے تجویز کرتا ہے کہ ایک دارالبلغین قائم کیا جائے۔ جس میں نیک واعلمین و مبلغین پیدا کئے جائیں جو تبلیغ و اشاعت کا بہترین کام کر سکیں۔ اس دارالبلغین میں فارغ التحصیل یا ادنیٰ درجہ کے عربی و فارسی جاننے والوں کو داخل کیا جائے جو تقریر و مکالمہ کا مذاق رکھتے ہوں۔ نیز ایسے اشخاص کو بھی داخل کیا جاسکتا ہے جو مغربی تعلیم سے واقف ہوں۔ تاکہ نصاب کی تعلیم مکمل کر کے مغربی طبقات میں بآسانی تبلیغ کر سکیں۔ اس دارالبلغین کا نصاب مرتب کرنے کے لئے حسب ذیل حضرات کی ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے۔

- ۱ حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی
- ۲ حضرت علامہ صہبۃ اللہ صاحب شہید انصاری فرنگی محلی
- ۳ حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی

۲۰۔ مولانا عبدالحامد صاحب قادری اس کمیٹی کے ناظم ہوں اور دارالبلغین کا مرکز بدایوں ہو۔

۲۱۔ یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء کے لئے مناسب وظائف کا انتظام کیا جائے۔

مجلس چہارم : ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء بوقت ۹ بجے تا ایک بجہ دوپہر۔ اندرون بلخ قاضی ماندرس حسب ذیل تجاویز با اتفاق آراء منظور ہوئیں :

۱۔ غیر مسلموں کے ہاتھوں سے قرآن کریم کی طباعت و تجارت :

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت ہند سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ غیر مسلموں کے لئے قرآن کریم کی طباعت و اشاعت ممنوع قرار دے دے۔ کیونکہ غیر مسلموں کے ہاتھوں میں جا کر قرآن کریم کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ جسے مسلمان کسی وقت بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

۲۔ سنی کانفرنس ہائے صوجات ہند :

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ علماء و مشائخ کرام جلد از جلد اپنے حلقہ جات میں صوبہ وار اور ضلع وار سنی کانفرنسوں کی تشکیل و قیام کا کام جلد شروع کر دیں اور جو تجویز کانفرنس منظور کر رہی ہے ان پر عمل کرانے کے لئے سنی کانفرنس کی شاخیں عمل پیرا ہوں۔

۳۔ محافل میلاد مبارک :

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ محافل میلاد مبارک کی توسیع و ترویج کی جائے اور ان کے لئے بہترین تصانیف بہم پہنچائی جائیں۔ تاکہ وہ اصلاح اعمال و اخلاق کے لئے مفید تر ہو جائیں۔

۴۔ اصلاح ادارہ جات :

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ یتیم خانوں، شفا خانوں اور مسافروں، جیل خانوں کی نگرانی کے ضروری انتظامات کئے جائیں تاکہ جو معضرات ان اداروں سے ہوتے رہتے ہیں ان سے یتیموں، یماروں، قیدیوں کو محفوظ رکھا جاسکے اور جیل خانوں میں قیدیوں کے اندر اصلاح اعمال کی تبلیغ کی جائے۔

۵۔ حج :

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت ہند سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ سفر حج مبارک

کے لئے جہازوں کی تعداد کا جلد انتظام کرے اور جہازوں کے اندر حاجیوں کی سہولت کے معقول انتظام کرے۔

۶۔ حکومت سعودیہ کا مکروہ طرز عمل :

یہ اجلاس حکومت سعودیہ کے اس مکروہ طرز عمل پر کہ وہ حجاز مقدس کے اندر حاضر ہونے والے ان زائرین اور حجاج کو جو اعتقاد اجداد کے ہم مشرب نہیں ہیں، اعتقادی امور کی لوائیگی سے روکے، نیز اس رویہ پر کہ حکومت نجدیہ کی طرف سے کلمے بدوں تحریر یا تقریر اجدادی عقائد نہ رکھنے والوں کو مکروہ الفاظ میں یاد کیا جاتا ہے، سختی سے احتجاج کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے حرمین طہین سے دنیائے اسلام کا جو تعلق ہے، اس لحاظ سے حکومت نجدیہ کو یہ حق ہرگز نہیں پہنچ سکتا کہ وہ اپنے مخالف عقائد رکھنے والوں کے ساتھ مذکور بالا طرز عمل اختیار کرے۔

۷۔ یہ اجلاس بعض مطلوبین کے طرز عمل اور اس ناجائز و ناوابج ٹیکس کے خلاف پُر زور احتجاج کرتا ہے، جو ادائے فریضہ حج و زیارت پر حکومت نجدیہ کی طرف سے جبر و مصلوب کیا جاتا ہے اور نہ دینے کی شکل میں حج سے روکا جاتا ہے، جس کی مقدار سال گزشتہ تقریباً ایک ہزار روپیہ فی کس تھی

۸۔ اس تجویز کی نفل حکومت نجدیہ کو بھی پہنچ دی جائے۔

عمرک: مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی

۹۔ جسمانی ورزش :

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مسلمان ہند کے لئے ضروری ہے جلد از جلد اپنی جسمانی حالت کو درست کریں اور فنون قدیم کسرت، بنوٹ، ورزش، تیر اندازی، غلہ اندازی وغیرہ جیسے مبارک فنون کو فروغ دیں تاکہ ان کی صحت جسمانی ترقی کر سکے۔

۱۰۔ یہ اجلاس تمام ماتحت شاخوں سے اپیل کرتا ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں ان مبارک فنون کی

ترویج و ترقی کے لئے ہر ممکن سعی شروع کر دیں، نیز یہ اجلاس تمام مدارس عربیہ کے نفعاء سے اپیل کرتا ہے کہ ہر مدرسہ کے اندر طلباء کو فنون شریفہ کے سکھانے کا نظم کیا جائے۔

۱۱۔ دارالقضاء کا مطالبہ :

یہ اجلاس حکومت ہند سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ جو مقدمات قانون شریعت کے مطابق فیصلہ کئے جاتے ہیں جیسے کہ نکاح، طلاق، مهر، نفقہ زوجہ کو حاصل کرنا، ہیہ، وقف، میراث وغیرہ۔۔۔ اس کے لئے اسلامی عدالتیں قائم کی جائیں، تاکہ ہمارے ناموس و عزت اور دین کا پورا تحفظ ہو سکے۔ ان عدالتوں کے لئے مجوز علماء دین ہی مقرر کئے جائیں اور وکالت بھی علماء ہی کریں۔

۱۲۔ نکاح :

آل انڈیاسنی کانفرنس کا یہ اجلاس حسب ذیل افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تجویز کرتا ہے جو نکاح کے بعد کثیر الوقوع مشکلات کے سدباب کے لئے ایک ایسے کابینہ کے تہیب و تجویز کرے، جس کی رو سے عورت عند الضرورت خلاصی حاصل کر سکے !

- ☆ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب
- ☆ حضرت صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی صاحب
- ☆ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحب
- ☆ حضرت مولانا ملک العلماء ظفر الدین صاحب بہادر شریف
- ☆ حضرت شیر بنگال مولانا عزیز الحق صاحب
- ☆ حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر صاحب بدایونی حیدر آباد
- ☆ حضرت مولانا مفتی محمد لہ ایم صاحب بدایونی بسبسی
- ☆ حضرت مولانا مفتی محمد لہ ایم صاحب سستی پوری بدایونی
- ☆ حضرت مولانا ابو البرکات سید احمد صاحب لاہور

- ☆ حضرت مولانا مفتی امتیاز احمد صاحب اجمیر شریف
 - ☆ حضرت مولانا مفتی قدیر بخش صاحب بدایونی جے پور
 - ☆ حضرت مولانا عبدالباقی صاحب ہمایوں ضلع سکھر (سندھ)
 - ☆ حضرت مولانا سر اج احمد صاحب وزیر خاں بہاولپور
 - ☆ حضرت مولانا محمد نعیم صاحب کوٹلی لوہاں
 - ☆ حضرت مولانا مفتی عبدالعزیز خاں صاحب کاٹھیاوار
 - ☆ حضرت مولانا مفتی مظہر اللہ صاحب فتح پوری، دہلی
 - ☆ حضرت مولانا مفتی عبدالحمید صاحب آگرہ
 - ☆ حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اڑیسہ
 - ☆ حضرت مولانا موسیٰ احمد صاحب سہرام
 - ☆ حضرت مولانا مولوی مفتی عبدالرشید خاں صاحب نعیمی ناگپور
 - ☆ حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی، گجرات
- یہ حضرات دیگر متقیان عظام سے بھی مشورہ استعواہ فرمائیں۔

۱۳۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس نکاح خواں حضرات کے لئے ضروری سمجھتا ہے کہ ان کی ضروری تعلیم اور معلومات کا فوری انتظام کیا جائے اور ایک ایسی کتاب تیار کر دی جائے جس سے قلیل عرصہ کی مہلت میں مسائل نکاح سے باخبر ہو کر اس سنت کی انجام دہی کا کام کر سکیں۔ ایسی کتاب کا مطالعہ جدید نکاح خوانوں کے لئے لازم کر دیا جائے اور جس وقت وہ مسائل نکاح محفوظ کر کے امتحان میں کامیابی حاصل کر لیں، سند نکاح خوانی دی جائے۔

۱۴۔ جمعیت آئین ساز

چونکہ سنی کانفرنس ابتدائی دور سے ترقی کر کے کافی وسعت اختیار کر چکی ہے، اس لئے اس

کے آئین میں مزید اضافوں پر کافی غور کرنے کے لئے ایک مجلس ترتیب دی جائے جو کم از کم سات ارکان پر مشتمل ہو۔ اس آئین کی نقلیں جملہ ارکان کے پاس بھیج دی جائیں۔ جب وہ اس پر کافی غور کر لیں، اس وقت تک مجلس منعقد کر کے منظوری لی جائے۔ جب سالانہ جلسہ ہو اس وقت تک اس آئین منظور کردہ جمیعت عالمہ پر عمل ہوگا۔

ارکان :

- ☆ حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھا شریف (سید محمد، محدث)
- ☆ حضرت صدر الافاضل صاحب (مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی)
- ☆ حضرت صدر الشریعہ صاحب (مولانا محمد امجد علی اعظمی)
- ☆ حضرت ملک العلماء صاحب (مولانا ظفر الدین بھاری)
- ☆ حضرت مفتی اعظم ہند صاحب (مولانا محمد مصطفیٰ رضا دیوبند)
- ☆ حضرت مولانا عبدالحامد صاحب
- ☆ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی میرٹھی

۱۵۔ اظہارِ تہنیت :

آل انڈیائی کافر نس کا یہ اجلاس حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحب مدظلہ، ناظم اعلیٰ آل انڈیائی کافر نس، و حضرت فخر ملت و طریقت مولانا سید ابوالحامد سید محمد صاحب محدث اعظم ہند، و حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت کی ان مساعی جلیلہ پر، جو سنی کافر نس کے لئے فرمائی ہیں، انتہائی اخلاص و عقیدت کے ساتھ مبارک باد دیتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ ان حضرات کی مساعی جلیلہ کا نتیجہ ہے کہ سنی کافر نس آج اس بلند معیار پر پہنچ رہی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے اور آئندہ بھی کافر نس کو ان کی رہنمائی و مساعی سے مستفید ہونے کا موقع عطا فرمائے۔

مجلس پنجم: ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء بوقت ۶:۵۵ شام اندرون بلخ قاضی صاحب
حسب ذیل تجویز بافاق آرا منظور ہوئی !

۱۔ آئندہ عہدیداران :

یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ آئندہ آل انڈیائی کانفرنس کے لئے صدر حامی ملت ناصر سنت
رأس المجد مین رئیس انگلین فرزند رسول نورنگاہ بتول حضرت مولانا سید شاہ سید محمد صاحب محدث
اشرفی جیلانی کچھو چھوی مدظلہ قرار دیئے جائیں اور ناظم اعلیٰ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء
مولانا مولوی حافظ حکیم سید محمد نعیم الدین صاحب مدظلہ مراد آبادی بدستور رہیں اور ناظم
نشر و اشاعت مولانا عبدالخالق صاحب قادری بدایونی مقرر ہوں۔
حرک: مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی۔

نوٹ: (۱) مندرجہ بالا قرار دلوں حضرت مولانا محمد سید محمد کچھو چھوی کے ملبوم خطبہ صدارت آل انڈیائی کانفرنس
مدرس (ملبوم اہل سندھ دتی پریس مراد آباد) کے آخر میں درج ہیں۔ وہیں سے اتھ کی کہیں ہیں۔
ملاحظہ ہو: خطبات آل انڈیائی کانفرنس، مرتبہ محمد جلال الدین قادری مکتبہ رضویہ، کمرات (۱۹۷۸ء)۔ ص ۲۸۱-۲۹۰
(ب) کچھو چھوی بدستور۔ عمر یہ ۲۰ مئی ۱۹۳۶ء۔ ص ۳۰۳

آل انڈیاسنی کانفرنس

کی تائید

علماء و مشائخ کی طرف سے

امیر ملت حضرت مولانا پیر سید جماعت علی محدث علی پوری کا ارشاد گرامی !

”اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں نے فقیر کو امیر ملت تسلیم کر لیا۔ اب جملہ مسلمانان ہند کو اپنے امیر ملت کی راہنمائی پر عمل کرنا واجب ہے۔ یہ امیر فقیر اپنی طرف سے پیش نہیں کرتا بلکہ نص قطعی سے ثابت ہے کہ جس نے اپنے امیر کی اطاعت کی اس نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کی اور جس نے امیر سے نافرمانی کی اس نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے نافرمانی کی اور جس نے اپنے رسول کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ پس اس بنا پر فقیر جمع مسلمانان ہند سے اپیل کرتا ہے کہ جس طرح فقیر نے شملہ کانفرنس کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ مسلم لیگ ہی مسلمانان ہند کی واحد سیاسی جماعت ہے۔ اب چونکہ جدید انتخابات ہونے والے ہیں اس موقع پر جیسا کہ قائد اعظم محمد علی جناح صاحب نے مسلمانان ہند سے اپیل کی تھی کہ ہر ایک مسلمان کو مسلم لیگ کے امیدوار کو ووٹ دینا چاہیے اور اپنی حیثیت سے زیادہ چندہ بھی دینا چاہیے۔ فقیر بھی یہ حیثیت امیر ملت قائد اعظم محمد علی جناح کی اس اپیل کی پر زور تائید کرتا ہے۔ اور جمع مسلمانان ہند سے عموماً اور اپنے پیار ان طریقہ سے خصوصاً جو لاکھوں کی تعداد میں ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں ہیں۔ مکرر پر زور اپیل کرتا ہے کہ اس موقع پر ہر طرح سے مسلم لیگ کی امداد کریں اور میرے متوسلین انشاء اللہ تعالیٰ مسلم لیگ کی امداد کرتے رہیں گے۔

الشہر: سید محمد حسن زیدی۔ سالار تبلیغ مسلم اسکالرش، دہلی (۱)

(۱) ہفت روزہ جدید سکندری، رامپور: جلد ۸۳، شمارہ ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔

(ب) ہفت روزہ الفت، ہارنٹر ۱۳۲۷، اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ ص: ۱

مسلمانان ہند کا دینی اور قومی فرض

حضرت دیوان سید آل رسول علی خان چشتی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اجمیر شریف کا اہم پیغام ”مرد اور ان اسلام“ آپ بے خبر نہ ہوں گے کہ اس وقت ہندوستان کی سیاست جس نازک دور سے گزر رہی ہے اس میں نجی طور پر یہ خطرہ ہے کہ اس ملک کی دوسری قومیں سرکارِ طانیہ کو ایک ایسی حکومت قائم کرنے پر مجبور کر دیں جو مسلمانوں کی قومی ہستی کا خاتمہ کر دے اور جس میں اس امر کی مطلق گنجائش نہ ہو کہ وہ از روئے شریعت اپنی سیاست، اپنی معاشرت اور اپنے معاملات، تہذیب یا تمدن دینی - غرضیکہ پورے اجتماعی نظام کو عملی شکل دے سکیں۔ ظاہر ہے کہ اس موقع پر نہایت صریح اور واضح مطالبہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہندوستان کی دوسری قوموں کی طرح ہمیں بھی اپنے ایمان اور اپنے اعتقاد کے مطابق زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہے۔ ہندوستان میں جو بھی دستور نافذ ہو ہمیں اس امر کا پورا اختیار ہونا چاہیے کہ ہم اپنی اکثریت کے صوبوں میں اپنے دینی اصولوں کے مطابق الگ تھلک اور دوسری قوموں کے حقوق میں دست اندازی کئے بغیر از روئے عدل و انصاف جیسا کہ اسلام کا اصول اولین ہمیشہ سے رہا ہے اپنی حکومت قائم کر سکیں۔ یہ مقصد صرف پاکستان ہی کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے اور مقامِ مسرت ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ نے ٹھیک اس وقت جبکہ موجودہ الحلو میدان کے دور نے مشترکہ قومیت اور وطنیت کے پردے میں آزادی اور جمہوریت کا نام دے کر مسلمانوں کی سیاسی اور دینی ہستی کو نیست و بربود کرنے کا تہیہ کر رکھا تھا، ملت کو بتایا کہ اسے خطرہ درپیش ہے اور اس کا رخ صحیح اسلامی سیاست کی طرف موڑ دیا۔

ہمارے نزدیک آل انڈیا مسلم لیگ ہی مسلمانان ہند کی واحد اور حقیقی معنوں میں نمائندہ سیاسی جماعت ہے، وہی موجودہ حالات میں ہمارے سیاسی معاملات کو سمجھتی اور ان کی ٹھیک ٹھیک ترجمانی کر سکتی ہے۔ خدا کے فضل سے مسلم لیگ کو اسلام کے سیاسی اور اجتماعی نصب العین کا خوب

احساس ہے۔ مسلم لیگ نے ہر وقت آواز بلند کیا کہ مسلمان آزادی دین و ایمان کے لئے ایک الگ قوم ہیں۔ ان کی قومیت میں جو صرف کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر مبنی ہے۔ کسی مشترکہ قومیت کا بجز نہیں لگ سکتا ہے نہ آزادی و جمہوریت کا نام لے کر انہیں اپنے حقیقی مقصد سے باز رکھا جاسکتا ہے۔ صحیح آزادی وہی ہے کہ جس میں اسلام آزاد ہو اور یہ بجز ایک جداگانہ اسلامی حکومت یعنی پاکستان کے ناممکن ہے۔ ایسے ہی صحیح جمہوریت صرف اسلام کی جمہوریت ہے۔ جس میں امیر و غریب اور بد و پست کی کوئی تمیز نہیں اور جو صرف شریعت حقہ اسلامیہ ہی کے غلام سے پیدا ہوتی ہے۔ اس وقت دولت برطانیہ کی خواہش ہے کہ ہندوستان کی آئندہ طرز حکومت کا مسئلہ طے کرنے کے لئے صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں کے انتخابات از سر نو کئے جائیں۔ گویا یہ انتخابات ہیں جن کے نتیجہ کو بد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جائے گا کہ مسلمانوں کا مطالبہ پاکستان یعنی ایک آزاد اسلامی حکومت کو قائم کرنے کا حق تسلیم کیا جائے گا۔ چونکہ مسلم لیگ نے اصول پاکستان کو سامنے رکھتے ہوئے انتخابات لڑنے کا اعلان کر دیا ہے اسی لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان دل و جان سے اس کے ساتھ ہو جائے اور اس کی حمایت کو اپنا دینی فرض تصور کرے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ مسلمانوں کا اصل مقصد صرف اعلائے کلمتہ اللہ ہے اور اس کے رسول کو جاننا ہے اس کی راہ میں دنیا کی کوئی ترغیب و تحریص مائل ہو سکتی ہے نہ کسی بیڑی سے بیڑی طاقت اور قوت کا ڈر۔ بفضل تعالیٰ مسلمان ہندو وقت کی نزاکت کا خوبی احساس کرتے ہیں۔ ہماری استدعا ہے کہ وہ اپنی تمام کوششیں آل انڈیا مسلم لیگ کی کامیابی کے لئے صرف کر دیں۔“ (۱)

(۱) ہفت روزہ بدیع سکندری، رامپور۔ مئی ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۳

(ب) ہفت روزہ سہلات، لاکھ پور مئی ۸۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۷

آل اٹلیا سنی کالج لندن کے صفِ اول کے راہنما

شیخ القرآن مولانا ابو الحسن محمد عبدالغفور ہزاروی علیہ الرحمہ پورا پاکستان اسکیم

”۲۹۔ جون (۱۹۴۵ء) شی مسلم لیگ وزیر آباد کے زیرِ اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ بعد

جمعہ جامع مسجد (وزیر آباد) میں منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالغفور صاحب ہزاروی نے دیول اسکیم پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ دیول اسکیم کے متعلق کانگریس کا رویہ ملک کے لئے سخت نقصان دہ ہے اور مسلمانوں کے خلاف معاندانہ ہے۔ مولانا نے اپنی تقریر میں کانگریس مسلمانوں کی موجودہ روش پر سخت تنقید کی۔

مرزا بشیر احمد بی۔ اے سیکریٹری نے اپنی تقریر میں یونیٹس وزارت کی موجودہ پالیسی پر کڑی تنقید چینی کرتے ہوئے بتایا کہ موجودہ وزارت کی تشکیل ہمارے دونوں کے غلط استعمال کا نتیجہ ہے۔ جلسہ میں وزارت پنجاب کے اس اعلان کی سخت مذمت کی گئی جس کے ذریعہ رمضان میں کھاڑ کے کوہِ بدھانے پر ہمش مارنڈ کی گئی ہے۔ (۱)

(۱) بڑے عظیم میں جنگ عظیم دوم کے دوران مٹی کے قتل، کھاڑ، کپڑے اور غلہ کی قلت کے پیش نظر راشن بندی کی گئی۔ یہ اشیاء راشن ڈپو کے ذریعے فروخت ہوتی تھیں۔ ان بیانات اور قراردادوں میں مسلمانوں کے خلاف اسی معاندانہ سلوک کی مذمت کی گئی ہے۔ اسی دور میں جس حراچہ ظہیں لکھیں گئیں۔ ”مکلف زعفران“ کے عنوان کے نام سے ایک قلم ہفت روزہ سادات، فیصل آباد شریعہ ۸ جولائی ۱۹۴۵ء میں شائع ہوئی۔

عشق کی بدھمنیوں کا گویا رہیں
جن کی گزریاں کھاڑ لینے میں پریشان ہو گئیں
بچپن باڈل میں ہر چاہ پناں ہو گئیں
موڑوں کی ہڈیوں کیا توجہ دیاں ہو گئیں
آج گھو اور دہلیاں مٹا دیں ہو گئیں
پوٹھیں خوشامدیوں جو صرف دہلیاں ہو گئیں
خٹکیں، جوتل گیا پراٹ تو آسماں ہو گئیں
میں یہ سبھیوں کا کہ امیدیں درختاں ہو گئیں
کیونکہ شیشے کی دوائیں طاق لیاں ہو گئیں
یہ قبیضیں، چکریاں جب تک نہ اڑا دیں ہو گئیں

دوہاں خربوڑ کی پریش ساری ہو گئیں
ان کا ملوہ، ان کا پی زرد ہے، ان کی فیرنی
نہ کے ہر دے کے بھٹو آگ لگا نہیں گے ہم
بیر کی سوتی ہے کیا پڑول حاصل ہو گیا
ہو گرائی کھرا اب پوچھتا کوئی نہیں
لینے کو مل گیا جس دم میں سی۔ ایس۔ لو کے پاس
کھاڑ کا خور ہو انساں تو مت جاتا ہے گز
پانچ گز مل لے اور آٹھ گز لٹھالے
اب تو لو نے کام آئیں گے دواؤں کی جگہ
اے پچھتر تن کی عربی بدن کا ہو لباس

سولی پلائی ایفٹر ☆

ایک ریزولوشن کے ذریعے وارڈوار تیل مٹی کے ڈپو کھولنے اور ڈپو والوں سے حساب چک کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

جلسہ نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت، مسلم لیگ، پاکستان زندہ باد کے فلک شکاف نعروں کے درمیان ختم ہوا۔“ (۲)

(۲) ہفت روزہ سعات، لائل پور۔ مجریہ ۸ جولائی ۱۹۴۵ء۔ ص ۱

نوٹ: ہفت روزہ سعات کے مدیر نور مالک راج سنگھ ۱۹ مارچ ۱۹۱۸ء کمالیہ ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۳ء سے پہلے لاہور اور دہلی کے مختلف اخبارات سے وابستہ رہے۔ ۱۹۳۳ء میں اپنے شہر سے ہفت روزہ سعات اخبار جاری کیا۔ ان دنوں تحریک پاکستان ہند کی مراحل میں داخل تھی۔ آپ نے اپنی زندگی کو تحریک پاکستان کے لئے وقف کر دیا۔ کمالیہ میں مجلس پاکستان قائم کی۔ بعد میں اسے مسلم لیگ میں مدغم کر دیا۔ زندگی میں بارہا مسلم لیگ کے عہدیدار رہے۔ ان کے ہفت روزہ کا نصب العین اس کے سرورق پر اس طرح درج ہوتا تھا۔

”شمالی ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے احیاء کا علمبردار“

علماء اہل سنت سے قریبی تعلق رہا۔ ظاہر ہے اس کی وجہ بھی دونوں کا حصول پاکستان کی کوششوں میں مشترکہ لائحہ عمل تھا۔ چنانچہ اپنے ہفت روزہ کے ذریعے علماء کرام اور مشائخ عظام کے بیانات اور بیانات کو جلی انداز میں شائع کرتے۔ علماء کی خدمات کا اعتراف اپنے ہفت روزہ کے خصوصی ایڈیٹیشنوں کے ذریعے کیا۔ ہفت روزہ کو پہلے کمالیہ، لائل پور سے شائع کرنا شروع کیا۔ بعد میں اسے روزنامہ میں تبدیل کر لیا اور اس کی اشاعت کو وسیع کرنے کے لئے لائل پور (فیصل آباد) کے علاوہ لاہور سے بھی جاری کیا صحافت کی دنیا میں دیانت اور جرأت سے نام پیدا کیا۔ تحریک پاکستان میں ان کی خدمات ہمیشہ تاریخ کا حصہ ہیں۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کے جلسوں کی کارروائی اور اس کے مقاصد کی اشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا۔

(فقیر قادری عفی عنہ)

امیر ملت پیر سید جماعت علی، محدث علی پوری علیہ رحمۃ الباری کا مسلم لیگ پر
اظہار اعتماد

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب امیر ملت علی پوری نے لارڈ ڈیول (وائسرائے ہند)
کو ایک بار سال کیا ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ:

”مسلم لیگ مسلمان ہند کی واحد نمائندہ اور قائد اعظم محمد علی جناح ان کے واحد لیڈر ہیں
اور ایکٹو یکنو کو نسل کے مسلم ارکان ناصر دکر نام مسلم لیگ اور قائد اعظم کا کام ہے طول و
عرض ہندوستان میں میرے لاکھوں مرید مسلم لیگ کے ساتھ ہیں۔

پنجاب کے دیگر تمام صوفیائے کرام اور سجادہ نشینوں نے اسی قسم کے خطوط اور جملیں
وائسرائے اور قائد اعظم کے نام ارسال کئے ہیں۔“ (۱)

(۱) ہفت روزہ سحابت، لائل پور، بحریہ ۸ جولائی ۱۹۳۵ء ص ۴
نوٹ: پنجاب کے طول و عرض میں مسلم لیگ اور قائد اعظم کی حمایت میں ہندوں اور جٹوں کا انتہائی سلسلہ جاری رہا۔ چند جٹوں
اور بیانات کی رپورٹ کے لئے دیکھئے صوفیہ اور علامہ اقبال کی طرف سے اظہار کیا کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔
تفصیل ہفت روزہ سحابت، لائل پور، بحریہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۵ء ص ۲ میں ملاحظہ کریں۔ (فقیر گاوری مغل ج ۱)

مولانا شاہ معین الدین احمد فریدی

سجادہ نشین حضرت بلیا فریدی رجب پور ضلع مراد آباد کا اعلان

”مسلم لیگ کی تائید میں“

مجھ سے میرے محبین استفسار فرما رہے ہیں کہ میں اپنی رائے کا اظہار کر دوں کہ موجودہ حالات (۱۹۴۶ء میں ہونے والے انتخابات، جن کی بنیاد پر قیام پاکستان کا جواز بنا تھا) کے پیش نظر ہمیں کونسی مسلم جماعت کے زیر قیادت کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میرے نزدیک اس وقت مسلم لیگ ہی مسلمانوں وہ مقتدر جماعت ہے کہ جس میں مسلمانوں کی اکثریت شامل ہے۔

مسلم لیگ کے علاوہ جو جماعتیں بھی اس وقت کام کر رہی ہیں وہ محض کانگریس کی آلہ کار ہیں۔ مخالف نے ایسی ہی نام نہاد جماعتوں کے ذریعہ سے مسلمانوں کی ہستی کو نیست و بربود کرنے کا تہیہ کر لیا ہے ضرورت ہے کہ اس وقت بہت سوچ سمجھ کر کام کیا جائے اگر ہماری ذاتی آپس کی رنجشیں ہوں تو انہیں ہرگز جماعتی نہ بنایا جائے اس وقت ہماری ذرا سی لغزش آئندہ کے لئے ملک ٹلٹ ہوگی۔ ہندوستان کے اکثر و بیشتر پیشوایان طریقت جن میں خصوصیت سے عالی جناب حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ اجیر شریف (۱) کا نام نامی قابل ذکر ہے۔ نہایت واضح طور پر اعلان فرما چکے ہیں کہ مسلمانوں کو قطعی طور پر مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہیے اور ان کی تمام کوششیں آل انڈیا مسلم لیگ کی کامیابی کے لئے صرف ہونی چاہئیں۔

لہذا میں بھی اپنے جملہ محبین و معتقدین سے عموماً اور اپنے فریدی بھائیوں سے خصوصاً یہ عرض کروں گا کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ ہی کو اپنی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کرتے ہوئے جو کچھ کر سکتے ہوں، کریں دوسری مخالف مسلم جماعتوں کے دھوکے سے بچیں اور ان سے اس وقت تک جب تک کہ الیکشن ختم نہ ہو جائے کوئی تعلق نہ رکھیں۔

میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ہمیں اپنے اخلاق کو ہر گز ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیے مرتبہ شناسی ہر حالت میں ملحوظ رکھی جائے۔ دیہات میں مسلم لیگ کے پروپیگنڈے کی بہت ضرورت ہے۔ جہاں تک ہو سکے، ٹھوس کام کرنے کی ضرورت ہے۔

خدا مسلمانوں کی لاج رکھے اور جو ہمارے بھائی مخالف کے دام تزیور میں پھنس گئے ہیں ان سے نجات عطا کرے۔ وما علینا الا البلاغ (۲)

(۱) فخر الشیخ سید گل رسول اجیری جلد ششم امیر مقدس کے بیان کی طرف اشارہ ہے۔ یہ بیان اخبارات اور رسائل میں شائع ہو چکا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(۱) ہفت روزہ سہلات، لائل پور۔ نمبر ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۷

(ب) ہفت روزہ جدید سکھری براہمپور۔ نمبر ۲۳-۲۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۳

(۲) ہفت روزہ جدید سکھری براہمپور۔ نمبر ۵-۶ نومبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۶

حمایت پاکستان، تفسیر قرآن کی روشنی میں

حسب دستور ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء جمعہ المبارک کو بعد نماز مغرب خطیب الاسلام مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری خطیب خیر المساجد خیر مگر میرٹھ نے تفسیر قرآن مجید بیان کرتے ہوئے آیات مقدسہ واحادیث نبویہ کی روشنی میں پاکستان کے قیام اور کانگریس کی مخالفت پر روشنی ڈالی۔

حضرت محمود نے یہ بھی بتایا کہ ۱۹۲۰ء و ۱۹۲۱ء میں مسلمان ہند نے اپنے فطری جذبہ آزادی کے حصول کے لئے مشرکین ہند سے جس اتحاد و اتفاق کا ثبوت دیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ (۱)

لیکن کانگریس کی طرف سے ہمیشہ مسلمانوں کو شرمی (کرنے) اور سبھش کے فتنے ظہور میں آئے۔ مساجد کے سامنے باجہ جانے کا حق ملت (کرنے) اور قربانی کا ذکر جائز حق پہلایا کرنے کے لئے رہے۔ کانگریسی ڈھائی سالہ (۲) وزارتوں نے جو ظلم و ستم کئے وہ آفتاب سے زیادہ روشن ہیں۔ نظریہ آل بھٹو نے حدیث (ترجمہ) ”مومن ایک سولہ سو سال سے دوسرے نہیں ڈسا جاتا۔“

مسلمان ہند کو موجودہ انتخاب میں کانگریس کا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں اور کانگریسی افراد کی گواہی پر ایک کہنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔

ختم تقریر پر مسلمانوں کی فتح و نصرت اور کانگریسیوں کی شکست و کجبت کی دعا کی گئی۔ (۳)

- (۱) تحریک ترک موالات، تحریک خلافت اور تحریک ہجرت کے دور میں بعض مسلمان لیڈروں نے حصول آزادی کی خاطر ہندو مشرکین سے اتحاد کا درس دیا اور اس کے لئے عملی کوششیں کیں۔ یہ غیر اسلامی اور غیر فطری اتحاد ہمیشہ کی طرح ناکام رہا اور اس کے نتایج کی تفصیل مورخین نے بیان کر دی۔ اس کی ایک جگہ کتاب ہذا کے حلقہ جواب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ فقیر جہری علی۔
- (۲) ۱۹۳۵ء ایڈیٹنگ کے انتخاب کے نتیجے میں چند دلی صوبائی وزارتوں نے مسلم حقوق کی پہلایا میں کوئی کسر افراط نہ رکھی۔
- (۳) ہفت روزہ جذبہ سکھری برامپور نمبر ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

”مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی جماعت ہے“

مفتی اعظم آستانہ حضرت خواجہ غریب نواز مولانا ابو الہاجز امتیاز احمد انصاری مفتی دارالعلوم درگاہ معلیٰ اجیر شریف

”راقم الحروف ہندو مسلم جائز اتفاق اور باہمی خوشگوار تعلقات کا نہ کسی پہلے مخالف تھا اور نہ اب مخالف ہے، لیکن کانگریسی پارلیمنٹ کی ممبری کو چند وجوہ کی بناء پر جن کا انکشاف وقتاً فوقتاً ہوتا رہا ہے ہمیشہ شک و شبہ کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے ایک وقت یہ بھی دیکھا تھا جس میں علی اور ان جیسے عاقل اور تجربہ کار کانگریسی ممبران نے اپنے تجربات واقعی اور غور و تامل کامل کے بعد کانگریس کے اصلی مقصد کو سمجھ کر اور خلاف اسلام یقین کر کے اس سے اعلانیہ علیحدگی اختیار کر لی۔ جس سے کانگریس کی معرفت درساں اور غیر منصفانہ پالیسی طشت از بام ہو گئی۔ ہول فحشے !

انصاف ہو کس طرح سے، دل صاف نہیں ہے

دل صاف ہو کس طرح سے، انصاف نہیں ہے

اب جبکہ مدرتج یہ مسلم آؤ لوپالیسی روز روشن کی طرح نمایاں ہو چکی ہے اور اس وجہ سے اس جماعت کے تجربہ کار و ہوشیار ممبر روز اس سے علیحدہ ہو رہے ہیں اور مستقبل اس کے جماعت مسلم لیگ سولہ اعظم یعنی مسلم ممبران کے لحاظ سے بہ نسبت کانگریسی مسلمانوں کے کئی حصہ زیادہ اور بڑی جماعت ہے۔ جو بعد غور و تامل اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ کانگریس اپنی ہندو اکثریت اور دولت کا رعب بھا کر اور مسلمانوں کو مرغوب و مغلوب کر کے اپنی غلبہ اور وقار قائم کرنا چاہتی ہے۔

لہذا ایسی حالت میں کانگریس کے مسلمان ممبروں کو اس کی ممبری سے علیحدہ ہو جانا اور مسلمانوں کو اس سے علیحدہ رہنا ہی واجب اور باعث نجات ہے اور مستقبل اس کے مسلمانوں کی بڑی جماعت (مسلم لیگ) کی پیروی اور حمایت فرض ہے اور ضروری ہے۔

فرمایا خداوند عالم حکیم و شفیق امت رسول اکرم ﷺ نے:

اتَّبِعُوا السُّوَادَ لِأَعْظَمَ

یعنی بوقت اختلاف اگر لمبوی جماعت اور کثرت اگر اکابر جمع اور اس سے موافقت کیا کرو اور اسی

کے ساتھ فرمایا کہ

مَنْ شَدَّ شَدَّ فِي النَّارِ

جو شخص اکثریت سے مخالف ہو کر جماعت سے نکلا اور اقلیت میں شریک ہو کر اکثریت کی مخالفت کی وہ ناجی نہیں بلکہ باری اور دوزخی ہے۔

اب جبکہ کانگریس نے اپنا غلبہ حاصل کرنے اور ہمیں زک دینے کے لئے مقابلہ کی ٹھانی ہے اور اس کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان ممبر پر اس سے مستثنیٰ ہو جائے اور بڑی جماعت کی قائم کردہ رائے اور تجویز کی حمایت کرے بحالت موجودہ اسلامی فرض ہے۔ اس کے خلاف کسی غلط فہم اور کانگریسی زیر بار احسان عربی عالم کا فتویٰ شرعی فتویٰ نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک بے اختیار رائے ہے۔

اگر اس موقع پر مسلمان مغلوب ہو کر ہار گئے تو وہ اس کا ذلیل اور ملک قوم و مذہب خیمہ ازہ ایسا لیں گے جس کا پھر کوئی علاج نہ ہو سکے گا۔ یہ مسلمانوں کے امتحان کا وقت ہے اس لئے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس موقع پر کسی نفسیاتی لذت و قافی قائدہ کے لئے حق سے خاموشی یا خمیر فروشی دائمی ایمان فروشی کے مترادف اور باعث عذاب عظیم ہے۔ مجھے اس کے ساتھ ہی یہ احساس بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ میں کم فرصتی کے باعث کسی ایسی جماعت کا ممبر نہیں ہوں اور میں نے یہ مضمون یا فتویٰ کسی کے آمادہ کرنے یا انعام، صلہ و اجرت کی خواہش سے نہیں لکھا۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ کوئی صاحب فقیر راقم الحروف کو اپنی زبان یا قلم کے تیر غلامت کا نشان نہ بنائیں گے۔ بلکہ ٹھنڈے دل سے اس پر غور کر کے عمل پیرا ہوں گے۔ نیز اس سے زیادہ ضروری قابل اہتمام امر یہ ہے کہ باہمی اختلاف اگر اکی حالت میں ضرورت سے زیادہ قابل نفرت و شکایت جوش و خروش بد زبانی اور سب و دشمنی، جیسا کہ بعض متعصب جو شیے ہندو اخبارات کا شیوہ ہے۔ مسلمانوں کے لئے اپنے مذہب، امن طلب مذہب کی رو سے کوئی جملہ نہیں بلکہ باہمی رنجش اور اختلافات کا حرید ناجائز سبب فتنہ و فساد، جو اسلام جیسے صلح جو اور امن پسند مذہب میں سخت گناہ اور ممنوع چیز ہے۔

واللہ بقول الحق و ہدی السبیل

نوٹ: فقیر راقم الحروف نے تحریر ہذا دربار خواجہ علیہ الرحمہ میں بطور استعارہ پیش کر کے شائع کی ہے۔ مسلمانوں سے امید عمل و قبول ہے۔

بوالاعجاز امتیاز احمد انصاری نائب صدر و مفتی دہلہ العلوم درگاہ معلیٰ اجیر شریف۔ (۱)

”آل انڈیاسنی کانفرنس کی تحریک میں ہمت، جرأت اور ذوق ایمانی سے حصہ لیں“

حضرت دیوان سید آل رسول علی خان سجادہ نشین آستانہ عالیہ اجیر شریف کا اہم اعلان

”یہ حقیقت مخفی نہیں ہے کہ مسلمانوں کا سواد اعظم یا بالفاظ دیگر اہل سنت و جماعت کی ملک میں ہمہ گیری عمومیت و اکثریت حنفیہ، شافعیہ، حنبلیہ، اور مالکیہ مذاہب اور چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ و سرور دیہ وغیرہ طرق و طل پر مشتمل ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ان میں باہمی نظم نہ ہونے کے سبب ان کا شیرازہ غیر محکم ہے۔ اس جماعت کے تمام افراد صحیح عقائد سے بے خبر ہیں اور وہ عقائد حقہ اور باطلہ کے درمیان امتیازی پوری قابلیت نہیں رکھتے اور کوئی مکمل تنظیم نہ ہونے کے باعث ادنیٰ ادنیٰ ترغیب پر صراطِ مستقیم سے ہٹ کر لاندہیت اور گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ روز بروز ان کی تعداد کو نقصان پہنچ رہا ہے اور ان کا وقار کم ہو رہا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر و احسان ہے کہ اس اہم ترین فریضہ کا احساس سب سے پہلے ہمارے حضرت صدر الافاضل مولانا مولوی الحاج حافظ حکیم محمد نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی کو پیدا ہوا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس کا بیڑ اٹھایا ہے کہ ملک بھر میں امکانی تدابیر کے ساتھ اس عظیم الشان جماعت کی مکمل تنظیم کی جائے۔ اس کے افراد کو لاندہیت اور گمراہی سے چلایا جائے۔ تبلیغ و اشاعت کے ذریعے عقائد حقہ کی ترویج و حفاظت کی جائے۔ ان کے باہمی اختلافات مٹا دیے جائیں۔ اتحاد و اتفاق اور اخوت و عمل کے ساتھ اس جماعت کے وقار کو زندہ کیا جائے۔ مختصر یہ کہ احکام شرعیہ اور معمولات دین حقہ کو مسلمانوں کے ہر شعبہ زندگی کا جزو لا ینفک بنایا جائے۔

اس مقصد کے لئے حضرت ممدوح نے ”آل انڈیاسنی کانفرنس“ کی انعقادی اطلاعات اخبارات اور پوسٹروں کے ذریعہ جاری فرمادی ہیں۔ اس کا پہلا (۱) آل انڈیا اجلاس بمقام مدرسہ شہر

میں منعقد ہوگا۔ اس سلسلہ میں جملہ خط و کلمت حضرت مولانا موصوف کے نام نامی پر صدر دفتر مراد آباد، جامعہ نعیمیہ، سنی کانفرنس مراد آباد کے پتہ سے ہونی چاہئے۔ اس کے لئے تمام ملک میں ضلع وار صوبہ دارانجمنیں قائم ہو رہی ہیں۔ ان سب کو ایک مرکز کے ساتھ منسلک کیا جائے۔ تاکہ آئندہ بمصداق ”بنیان مرصوص“ اس جماعت کی ایسی محکم شیرازہ بندی ہو جائے کہ پھر کوئی مخالف قوت اس کو صدمہ نہ پہنچا سکے اور نہ اس کے سیلاب ترقی کو روک سکے یقین ہے کہ عامۃ المسلمین تمام اہل مذہب و ملت اس اہم ترین اصلاحی تحریک میں کامل سرگرمی بہت و جرأت اور ذوق ایمانی کو کام میں لا کر حصہ لیں گے اور اس مبارک تحریک کی تعمیر و تکمیل میں کوئی فرو گداشت نہ فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ بانی تحریک کو جزائے خیر دے اور اس خاص دینی تحریک کو جلد قبولیت تامہ عطا فرمائے۔ آمین

خیر اندیش، فقیر دیوان سید آل رسول علی خاں سجادہ نشین آستانہ عالیہ
سلطان الہند غریب نواز اجیر شریف (راجپوتانہ) (۲)

- (۱) آل انڈیا سنی کانفرنس کا پہلا اجلاس ۱۳۳۳ھ / ۱۹۴۹ء کو مراد آباد میں زیر صدارت جتہ الاسلام مولانا حامد رضا قادری رضوی علیہ الرحمہ ہوا۔ بعد ازاں یہ جماعت روایتی عدم توجہ کا شکار رہی۔ ۱۹۴۹ء میں اسے دوبارہ فعال بنایا گیا۔ اور اس کا مرکزی اجلاس مارچ ۱۹۴۹ء میں مدراس میں ہوا۔ یہاں اس مدرس کے اجلاس کی طرف اشارہ ہے۔ (فقیر قادری مخفی حد)
- (۲) اخبار دیپہ سکندری ہرामپور۔ مئی ۳۱۔ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۷

”آئندہ انتخاب (۱۹۴۵ء) میں صرف مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دو“

حضرت پیر سید محمد حسین شاہ زبیب آستانہ غوثیہ سکھوچک ضلع گورداسپور کا
حضرت صوفی پیر سید محمد غوث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقعہ
پر اعلان

حضرت استاذ العلماء مفتی اعظم مولانا محمد سردار احمد شیخ الحدیث بریلی شریف، مولانا محمد یوسف
سیالکوٹی، مولانا غلام جیلانی ہزاروی اور دیگر علماء کرام کی موجودگی میں !

”میں آج سے مسلم لیگ میں شامل ہوتا ہوں اور تمام مسلمانوں کو مسلم لیگ میں شامل ہو جانا
چاہیے۔ کیونکہ مسلمانان ہند کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ ہی ہے۔ جس کے متعلق
حضرت امیر ملت قبلہ عالم مولانا الحاج حافظ پیر سید جماعت شاہ علی پور شریف اور باقی سجادہ
نشینان ہند بھی اعلان فرما چکے ہیں کہ ہندوستان میں اگر کوئی مسلمانوں کی سیاسی جماعت ہے
تو وہ واحد مسلم لیگ ہی ہے۔ لہذا اب مسلمانوں کو مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہونے کے
سوا کوئی راہ تجویز نہیں کرنی چاہیے۔“

تمام مسلمانوں نے، شملہ کانفرنس میں جو تجویز کانگریس نے پیش کی تھیں؛ سن لیا ہے کہ وہ
تمام تر مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کی تھیں۔ اور جنہیں ہمارے محبوب قائد اعظم نے بڑی
اچھی طرح جانچ کر مسلمانوں کو قہر مذلت سے چاہا اب میں تمام غیور مسلمانوں کو بالعموم اور
ارادت مند ان دربار غوثیہ کی خدمت میں بالخصوص اپیل کرتا ہوں کہ مسلم لیگ کے
جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔ کیونکہ نئے انتخابات میں مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال
پیدا ہو چکا ہے۔“ (۱)

(۱) ہفت روزہ سادات، لاکھ پور۔ جلد ۸۔ نمبر ۲۸۔ بحریہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۱

حضرت صاحبزادہ محمد ظہور الحق چشتی سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ گورداسپور کا اعلان

”آئندہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں مسلم لیگ کے امیدوار کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔
اور جملہ اصحاب کو جو دربار سراجیہ (۱) سے اطمینان عقیدت رکھتے ہیں مسلم لیگ کے حلقہ میں شامل کر
کے انتخابات کو کامیاب بنانے کی مساعی کریں گے۔“ (۲)

حضرت پیر سید فضل شاہ امیر حزب اللہ جلال پور، ضلع جہلم کا اعلان

حضرت پیر سید فضل شاہ امیر حزب اللہ جلال پور ضلع جہلم نے مسلم لیگ میں شامل ہو کر
اعلان کیا ہے کہ صرف مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جس پر مسلمان ہند پور اعتماد کر سکتے
ہیں۔ جو مسلمانوں کی صحیح طور پر سیاسی نمائندگی کر سکتی ہے۔ (۳)

(۱) حضور خواجه شاہ سرانج چشتی کرناوی ثم گورداسپوری قدس سرہ اپنے معاصرین علماء و مشائخ میں عمدہ مقام رکھتے تھے آپ
کے مریدوں میں علماء کرام کی خاصی تعداد شامل ہے۔ حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا ابو الفضل محمد سرمد دار احمد قدس سرہ آپ کے
خلقاء میں سے ہیں۔

(۲) ہفت روزہ سہلات، لاہل پور۔ مجریہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۱۔ مجریہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۱

(۳) ایضاً ص ۱

نوٹ: امیر حزب اللہ حضرت پیر سید فضل شاہ سجادہ نشین حضرت پیر سید حیدر شاہ چشتی قدس سرہما جلال پور ضلع جہلم کے بے شمار
مریدین پنجاب و غیرہ میں موجود ہیں۔ آپ نے دیگر تحریکات کے علاوہ تحریک آزادی ہند اور قیام پاکستان میں بھرپور عملی حصہ لیا۔

حضرت خواجہ میاں علی محمد سجادہ نشین درگاہ حضرت میاں محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہما
بسی نو، ضلع ہو شیار پور نے درج ذیل اعلان جاری فرمایا :

”پنجاب میں عنقریب انتخابات شروع ہونے والے ہیں۔ بہت سے اصحاب اس سلسلہ میں
مجھ سے مشورہ لیتے ہیں۔ ان سطور کے ذریعے میں تمام اہل محبت سے استدعا کرتا ہوں کہ ان انتخابات
میں مسلم لیگ کے امیدواروں کو کامیاب بنا کر اپنی ملی یک جہتی کا ثبوت دیں۔ اس آزمائش میں
ہماری تقریش اغیار کے ناپاک ارادوں کو کامیاب بنا کر ہندوستان میں مسلمانوں کے مستقبل کو ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے ناکامی اور ذلت کی بے پایاں گہرائیوں میں گرا دے گی۔ پنجاب ہمارے مقصد اعلیٰ پاکستان
کا قلب ہے۔ اگر قلب کی حرکت جواب دے جائے گی تو باقی جسم کی حالت ظاہر ہے۔ مجھے امید ہے
پنجاب کے مسلمان اس امتحان میں دشمنان ملت کے ارادوں کو خواہ وہ کوئی لبادہ لوڑھ کر آئیں، ہرگز
ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔“ (۱)

(۱) ہفت روزہ مسرت لاکھ پور نمبر ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء ص ۱

شیخ العصر حضرت میاں علی محمد قدس سرہ مجمع علم و عرفان سلسلہ پیچیدہ کے ممتاز درگاہ۔ حسن صورت و حسن سیرت کا
مروج۔ ملی سیاست سے تعلق نہ رکھتا البتہ تحریک پاکستان کے کام میں آپ نے مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان فرمایا اس طرح ہر قسم
سے چودھری نصر اللہ اور ہو شیار پور سے راجہ نصر اللہ خان محض آپ کی حمایت سے کامیاب ہوئے آپ نے ۱۹۳۵ء تا ۱۹۵۱ء کو دہلی
فریاد پاک چین میں آپ کا اثر تھا

حضرات علمائے اہل سنت اور مشائخ کرام کا پیام

مسلمانوں کے نام

پاکستان اور مسلم لیگ کی حمایت اشد ضروری ہے

”ہندوستان کے ان صوجات میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے، خصوصاً اور دوسرے مقامات میں عموماً اسلامی حکومت کا قیام اور قرآن کریم کی روشنی میں مسلمانوں کی حکومت کا عزم و مطالبہ یقیناً ایک ایسا مطالبہ ہے جس کی دعوت حضرات علماء و مشائخ کرام صدیوں سے دیتے چلے آئے ہیں ان کا مقصد حیات ہی ہمیشہ یہ رہا کہ مسلمانوں میں اسلامی احکام کی ترویج ہو اور ایک ایسی آزاد اسلامی حکومت قائم کر سکیں جو اغید و اجانب کی مداخلت و غلامی سے پاک و صاف ہو۔

اس خصوص میں آل انڈیا مسلم لیگ نے اس طرف چند س سے جو مساعی اسلامی حکومت یعنی پاکستان کے حصول کے لئے جہادی کر رکھی ہیں انہیں حضرت میر جماعت علی شاہ صاحب صدر آل انڈیا سنی کانفرنس سے لے کر ہندوستان کے ہزاروں مشائخین و علمائے اہل سنت کی عملی تائید حاصل ہے اور سنی کانفرنس کے اکابر علماء، مشائخین پوری قوت کے ساتھ پاکستان کی حمایت کر رہے ہیں اور اسلامی حیثیت سے کفار و مشرکین کے اندر مدغم ہو جانے کو کسی طرح بھی روا نہیں رکھتے۔ کانگریس جماعت یقیناً مسلمانان ہند کے وجود ہی کو جداگانہ حیثیت سے تسلیم نہیں کرتی۔ اس نے اپنے زمانہ اقتدار میں کھلے بندوں مسلمانوں کے مذہب میں مداخلت کی اور بار و امظالم کئے۔ نیز اس نے اپنی تمام تر کوششیں مسلمانوں کی حیات کے ختم و برباد کرنے میں صرف کیں۔ مسلمانوں کے لئے ان حالات میں کسی طرح بھی اس کے ساتھ مل کر کام کرنا اور کام بھی وہ جو مسلمانوں کی طاقت و شیرازہ کو منتشر اور ختم کر دے، ناجائز ہے۔ بلاشبہ موجودہ انتخابات کی مہم اور اس کے نتائج اس کا ثبوت دیں گے کہ مسلمانان ہندوستان اسلامی حکومت چاہتے ہیں یا نہیں؟ یہ سنٹرل اسمبلی کے انتخابات میں جس طرح

مسلمانوں نے مسلم لیگ کی حمایت کی اسی طرح صوبائی انتخابات میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ مسلم لیگ کی امداد کرے اور اسے کامیاب بنائے۔ احرار و خاکسار، مسلم بورڈ نیشنلسٹ مسلمانوں کی جماعتیں وراصل کانگریس کی بنائی ہوئی جماعتیں ہیں۔ جو مسلمانان ہند کی سر بلندی کو مشرکین کے اشارہ سے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم تمام صوبوں کے مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسے نازک موقع پر صرف مسلم لیگ کی حمایت کر کے اس کے امیدواروں کو رائے دیں۔

- ۱ (حضرت مولانا) شاہ محمد عبداللہ صاحب قادری پریذیڈنٹ اسکرپٹری آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۲ (حضرت مولانا) محمد ابراہیم سستی پوری ناظم سنی کانفرنس خلیجہ ایوں
- ۳ (مولانا) یعقوب حسین خیام القادری ناظم نشر و اشاعت سنی کانفرنس خلیجہ ایوں
- ۴ (مولانا) حکیم عبدالناصر نائب صدر سنی کانفرنس خلیجہ ایوں
- ۵ (مولانا) محمد طاہر قادری بدایونی نائب ناظم سنی کانفرنس خلیجہ ایوں
- ۶ (حضرت مولانا شاہ) عارف اللہ میرٹھی رکن آل انڈیا سنی کانفرنس و خلیجہ خیر المساجد
- ۷ (حضرت مولانا) سید محمد طاہر اشرف اشرفی جیلانی رکن سنی کانفرنس صوبہ دہلی
- ۸ (حضرت مولانا) محمد صدیق اللہ قادری رکن آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۹ (حضرت مولانا مفتی) عبدالحق مفتی مفتی اگرہ رکن آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۱۰ (حضرت مولانا مفتی) عزیز احمد قادری مفتی اعظم گڑھی شاہو، لاہور
- ۱۱ (مولانا) نذیر حسین دہلوی
- ۱۲ (مولانا) شاہ) عبدالمجید قادری جبل پوری رکن سنی کانفرنس
- ۱۳ (حضرت مولانا) ابو الہاشم بھاری رکن آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۱۴ (مولانا) محمد احمد قادری نائب صدر سنی کانفرنس صوبہ بہسئی (۱)

(۱) (۱) ہفت روزہ جدیدہ سکریٹری ہراسپور۔ صوبہ ۶۔ جنوری ۱۹۳۶ء۔ ص ۶

(ب) ہفت روزہ فتح نامہ قمر۔ مجریہ ۱۲۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء۔ ص ۱۱، ۱۲

”سلاطین اسلام نے ہر عہد میں پاکستان قائم کرنے کی کوشش کی“

اگرچی پاڑہ بسیسی کے عظیم الشان جلسہ میں مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی کی تقریر منبر ۱۲۔ دسمبر ۱۹۳۵ء اگرچی پاڑہ بسیسی میں سیاسیات حاضرہ اور مسلمانان ہند کے موضوع پر مولانا محمد عارف اللہ قادری خطیب خیر المساجد میرٹھ نے اپنی یادگار تقریر میں تاریخی حوالہ جات سے ثابت کیا کہ دور نبوت اور دور خلافت و حکومت میں سلاطین اسلام نے پاکستان قائم کرنے کی کوشش کی۔ اور حالات موجودہ اسلامی طرز زندگی گزارنے کا طریقہ صرف ”حصول پاکستان“ ہے۔ تاریخ ہند کے حوالہ سے آپ نے یقین دلایا کہ

”جس طرح پاکستان مسلمانوں کے لئے ضروری ہے اسی طرح غیر مسلمانوں کے لئے بھی نفع بخش ہے“

مولانا موصوف نے ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۱ء میں تحریک خلافت، تحریک ترک موالات اور تحریک ہجرت کے واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مسلمانان ہند نے خلاف شریعت اتحاد ائمہ کبیر کا وہ نظارہ پیش کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ لیکن ہندوؤں نے اس کے جواب میں شدھی اور سکھوں کے جراثیم پھیلا دیئے۔ فقہ گاؤند کرانے کی کوشش کی۔ مساجد اور قرآن کریم کی توہین کی گئی۔ اپنی اڑھائی سالہ وزارتوں میں وہ بے پناہ مظالم ڈھائے جو اپنی وحشت و بدعت کی بنا پر ناقابل فراموش ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر چند ضمیر فروش اور خدار قوم مسلمانوں کے علاوہ کوئی خود دہ مسلمان کانگریس میں شرکت نہیں کر سکتا۔ یہ بھی بتایا کہ ہندوستان کے علماء مشائخ کی اکثریت مسلم لیگ کی حمایت میں ہے۔

مولانا موصوف نے نظریہ قومیت پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ مسلمان قوم کی تعمیر وطن، نسل، رنگ، زبان وغیرہ امتیازات کو چھوڑ کر دین سے ہوتی ہے۔

آخر میں آپ نے نوجوانوں کو خاص طور پر مخاطب بنایا اور طلباء مسلم یونیورسٹی علی گڑھ و فیض عام کالج میرٹھ کو بطور مثال پیش کرتے ہوئے صوبائی انتخابات میں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جلسہ صلوة و سلام کے فلک شگاف نعروں پر ایک بے شب ختم ہوا۔ (۱)

(۱) انجیل ویدہ سکھری رامپور۔ مجریہ ۲۵۔ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ۔ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۵

مضمون: جناب لیاقت حسین سکریٹری مجلس کبیلی گاؤی پاڑہ بسیسی

عرس آستانہ عالیہ حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
پاک پتن میں مسلم لیگ پر اعتماد کا اظہار

۵۔ عرم الحرام ۱۳۶۵ھ ۱۱۔ دسمبر ۱۹۴۵ء حسب دستور قدیم عرس حضرت خواجہ
فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی محفل خواجہ معین الدین احمد فریدی سجادہ نشین کی
صدارت میں منعقد ہوئی۔

اس موقع پر آپ نے تمام محبین و متوسلین کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے آپ کے ارشاد کے
موافق مرکزی اسمبلی میں ووٹ مسلم قوم کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کے امیدواروں کو
دیئے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ آئندہ صوجاتی الیٹن میں سب حضرات اپنے پورے اثر سے کام
لیکر مسلم لیگ ہی کے امیدوار کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں۔ (۱)

آل انڈیا سنی کانفرنس کے مشاہیر علماء و مشائخ کا متفقہ فیصلہ

آل انڈیا سنی کانفرنس، مسلم لیگ کے اس طریقہ عمل کی تائید کر سکتی ہے جو شریعت مطہرہ کے خلاف نہ ہو، جیسے کہ الیکشن کے معاملہ میں کانگریس کو ناکام کرنے کی کوشش۔ اس میں مسلم لیگ جس سنی مسلمان کو بھی اٹھائے سنی کانفرنس کے اراکین و ممبران اس کی تائید کر سکتے ہیں۔ ووٹ دے سکتے ہیں۔ مسئلہ پاکستان یعنی ہندوستان کے کسی حصہ میں آئین شریعت کے مطابق فقہی اصول پر حکومت قائم کرنا سنی کانفرنس کے نزدیک محمود و مستحسن ہے۔

دستخط کرنے والے حضرات علمائے کرام۔ مشائخ نظام و مفتیان ذیشان

۱ (حضرت مفتی اعظم سید مولانا شاہ الحاج) مصطفیٰ رضا قادری

(جانشین اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

۲ (مولانا شاہ) ابو الحامد سید محمد (محدث پکچو چھوی)

۳ (حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا) فیم الدین مراد آبادی ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس

۴ (حضرت صدر الشریعہ مولانا مفتی) امجد علی (قادری رضوی اعظمی)

۵ (حضرت مولانا شاہ) عبد الحامد قادری بدایونی، ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس

۶ (مفتی اعظم حضرت مولانا) محمد لہ اہیم القادری بدایونی، بستی

۷ (حضرت مولانا شاہ) سید مصباح الحسن (سجادہ نشین پچھوہ)

۸ (حضرت مولانا شاہ) عارف اللہ قادری خطیب خیر المساجد میرٹھ

۹ (حضرت مولانا شاہ) محمد لہ اہیم رضا خان بریلوی

۱۰ (حضرت مولانا مفتی) محمد لہ اہیم سستی پوری، صدر المدرسین دارالعلوم محسن العلوم و ناظم

ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس بدایوں

۱۱ (مولانا) تقدس علی خاں رضوی مہتمم دارالعلوم مظہر اسلام بریلی

۱۲ (مولانا) عبدالمصطفیٰ ازہری مبارک پوری

۱۳ (مولانا) محمد اسلمیل محمود آبادی

- ۱۴ (مولانا) غلام جیلانی
- ۱۵ (مولانا) محمد ایوب قادری ناٹودی
- ۱۶ (مولانا) ابوالمعالی شمس الدین احمد جونپوری، صدر المدرس مدرسہ منظر حق ناٹوہ
- ۱۷ (مولانا) نذیر الاکرم مراد آبادی
- ۱۸ (مولانا) غلام محسن الدین نعیمی منصرم آل انڈیا سنی کالج نون
- ۱۹ (مولانا) ظہیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ کجرات
- ۲۰ (مولانا) غلام جیلانی، صدر المدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
- ۲۱ (مولانا) قاضی احسان الحق نعیمی ناظم تبلیغ جامعہ نعیمیہ مراد آباد
- ۲۲ (مولانا) سید عبدالحق قادری اعظمی
- ۲۳ (مولانا) محمد عطاء الرحمن نعیمی جوں کشمیر
- ۲۴ (مولانا) عبدالمصطفیٰ مدرس دارالعلوم اشرفیہ
- ۲۵ (مولانا) محمد ثناء اللہ مدرس مدرسہ فاروقیہ مدرس
- ۲۶ (مولانا) اختصام الدین نعیمی
- ۲۷ (مولانا) محمد مصطفیٰ علی مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
- ۲۸ (مولانا) رفیق الدین
- ۲۹ (مولانا) غلام محی الدین مراد آبادی
- ۳۰ (مولانا) عبدالرحیم احمد آباد
- ۳۱ (مولانا) ابو القرح) محمد علی آٹووی
- ۳۲ (مولانا) سردار علی منظر اسلام، بدلی
- ۳۳ (حضرت مولانا) محمد اجمل سنہلی، ناظم اعلیٰ العلوم سنہلی
- ۳۴ (مولانا) محمد طفیل احمد مدرس مدرسہ فیروزپور
- ۳۵ (مولانا) الحاج) سردار احمد صدر المدرس منظر اسلام بدلی
- ۳۶ (مولانا) وقار الدین پٹیلی بحیتی مدرس مدرسہ قیصر اسلام بدلی

| | |
|----|--|
| ۳۷ | (مولانا) محبوب حسین اشرفی سنبھل |
| ۳۸ | (مولانا) محمد عالم اعظمی |
| ۳۹ | (مولانا) عبدالغفور بھوجپور |
| ۴۰ | (مولانا) محمد شہاب الدین |
| ۴۱ | (مولانا) عبدالرشید مدرس علی پور سیدہاں سیالکوٹ |
| ۴۲ | (مولانا) محمد ابراہیم اعظمی |
| ۴۳ | (مولانا) عبدالغفور مدرس مدرسہ منظر اسلام ہدی |
| ۴۴ | (مولانا) محمد ثبین مظفر پوری |
| ۴۵ | (مولانا) فضل غنی مدرس منظر اسلام ہدی |
| ۴۶ | (مولانا) فضل الصمد سجادہ نشین پبلی بحبیت |
| ۴۷ | (مولانا) محمد سلیمان صدر المدرسین احسن المدارس کان پور |
| ۴۸ | (مولانا) محمد محبوب صدر المدرس کان پور |
| ۴۹ | (مولانا مفتی) عبدالرؤف صدر المدرس مدرسہ قومیہ میرٹھ |
| ۵۰ | (مولانا) مختار احمد مدرس مدرسہ اہل سنت امرتسر |
| ۵۱ | (مولانا) احسان علی مظفر پوری مدرسہ منظر اسلام ہدی |
| ۵۲ | (مولانا) انوار احمد مدرسہ منظر اسلام ہدی |
| ۵۳ | (مولانا) نور الہدی رضوی مظفر پوری |
| ۵۴ | (مولانا) محمد ذکی نعیمی کچھوچھوی |
| ۵۵ | (مولانا قاضی) فضل غنی مدرس مدرسہ منظر اسلام ہدی (۱) |

(۱) (۱) ہفت روزہ ادبہ سکھری رامپور۔ مجریہ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

(ب) ہفت روزہ نقیہ امرتسر

(ج) ٹوٹی ہڈا اشتہار کی شکل میں شائع کیا گیا تھا۔

خطبات آل انڈیاسنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری۔ ص ۹

مولانا محمد عبد المتین بھاری کا فتویٰ

مولانا محمد عبد المتین بھاری شیخ الفتح مدرسہ عزیز یہ۔ محلہ یلہ بچہ، مقام سوہ سرائے ضلع پٹنہ، بھارے سے مسلم لیگ اور کانگریس کے مختلف موقف کے بارے میں استفتا ہوا کہ ان میں کون حق پر ہے اور مسلمانوں کی نمائندگی کا حق کس کو ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے اور اس کی تائید مسلمانوں کے لئے لازمی ہے۔

استفتا اور اس کا جواب ملاحظہ ہو :

سوال: باقی جو جھگڑا کانگریس اور مسلم لیگ کا شروع ہوا تھا۔ بعض مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ یہ دینی جھگڑا ہے۔ اس اختلاف کے بارے میں شریعت مطہر کے لحاظ سے کون سا کردہ سچا ہے۔ بیان فرمائیں۔

جواب: مسلم لیگ خاص مسلمانوں کی جماعت ہے اور کانگریس ہندوؤں کی جماعت۔ مسلمانوں کو اپنی تنظیم کرنی لازم ہے اور مسلمانوں کا ساتھ دینا ضروری۔ تاہم مسلمانوں پر زبرد و قویح کر کے انہیں مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہونے کی تلقین کی جائے تو مضائقہ نہیں۔ (۱)

مولانا مفتی محمد عبد المتین بھاری سے ایک سوال ہوا۔ اس کا جواب یہ دیا:

سوال: ابو الفتح عبید الرحمن شمس علی خاں اور محمد علی جناح کی شخصیت کے بارے میں آپ کی ذاتی رائے کیا ہے۔ مسلمانوں کا خیر خواہ اور قوم کار ہر صحیح معنوں میں کس کو قرار دیا جاسکتا ہے۔

جواب: دونوں ہی خیر خواہ قوم ور ہر ہیں۔ مگر دو اعتبار سے۔ مولانا شمس علی خاں صاحب دینی معاملات کے رہبر دہادی ہیں اور مسٹر محمد علی جناح دنیوی معاملات کے رہبر ہیں۔ چونکہ دنیوی قوانین کے جاننے اور ان کے مفید و معسر ہونے کی واقعیت ان کو بہت زیادہ ہے اور دشمنوں کی چال کا جواب ان کو خوب معلوم ہے۔ (۲)

(۱) ہفت روزہ الفتح، ماسٹر۔ بحریہ ۷ جولائی ۱۹۳۶ء۔ ص ۱۔

(۲) ہفت روزہ الفتح، ماسٹر۔ بحریہ ۷ جولائی ۱۹۳۶ء۔ ص ۹۔

مولانا حشمت علی خاں علیہ رحمۃ نے دینی حیثیت سے مسلم لیگ کی لغزشوں اور کوتاہیوں کی نشان دہی کرنے میں کبھی مصلحت سے کام نہ لیا۔ اس لئے بالعموم یہ سمجھا گیا کہ وہ مسلم لیگ یا مسلمانوں کی تنظیم کے مخالف ہیں۔ حالانکہ یہ امر خلاف واقعہ ہے۔
 الفقیر اخبر کے ایک خریدار نے مولانا موصوف سے مسلم لیگ اور کانگریس کے بارے میں دو سوال کئے کہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ کس جماعت میں مسلمانوں کو شمولیت کرنی چاہیے۔ اور کس جماعت کا ساتھ دینا چاہیے۔ مولانا نے جو جواب دیئے وہ ہفت روزہ الفقیر، امرتسر میں شائع ہوئے۔
 دونوں سوال اور ان کے جواب ملاحظہ ہوں :

سوال (۲) : ہمارے یہاں پر کانگریس کا زیادہ زور ہے۔ یہاں پر کانگریس کی طرف سے بڑے بڑے لوگ آتے ہیں اور وعظ و تقریر کرتے ہیں تقریر ختم ہونے کے بعد عام لوگوں سے بچے کاغذ لگواتے ہیں۔ ایسی محفل میں ہم مسلمان شامل ہو سکتے ہیں یا کہ نہیں؟
 سوال (۳) : مسلم لیگ کا ساتھ دینا چاہیے کہ نہیں۔

جواب (۲) : کانگریسی مسلمان ہندوؤں سے ملے ہوئے ہیں اور ہندو سے وظیفہ پاتے ہیں۔ عام مسلمانوں کو ان کے جلسے میں شریک نہ ہونا چاہیے۔ چونکہ فاسد خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ خاص لوگ یہ پتہ لگانے کو شریک ہو سکتے ہیں کہ کانگریسی کیا تقریر کرتے ہیں اور کیا پاس کرتے ہیں۔ تاکہ اس کا جواب دے سکیں۔

جواب (۳) : مسلمانوں کو مسلم جماعت کا ساتھ دینا از بس ضروری ہے۔ (۱)

(۱) ہفت روزہ الفقیر، امرتسر۔ بحریہ ۱۳۵۷، ۲۸۵۲، ۲۸۵۳، ۱۹۴۷ء۔ ص ۱۰

نوٹ : مولانا مفتی محمد عبدالستین کے فتویٰ جات ہفت روزہ الفقیر میں ایک مدت دراز تک شائع ہوتے رہے۔ مولانا موصوف کے فتویٰ اولہ شرعیہ سے حرجن ہوتے۔ قرآن شریف کا قاعدہ خلاصہ، مختصر، خزینۃ القرآن، کتب المسائل، اسلامی تعلیم و غیرہ مباح کتب اور کے مصنف ہیں۔ کاش کوئی محقق مولانا موصوف کے فتویٰ کو جمع کر کے ملت پر احسان کرے۔ پھر مولانا موصوف کا مجموعہ فتویٰ ہندوستان میں ایک عظیم سرمایہ ہوگا۔
 (فقیر قادری مٹی حد)

پیغام

صوبہ سی۔ پی ویدار کی سنی کانفرنسوں کے نام

از مولانا سید محمد عبدالمجید وجود قادری ناظم سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی ویدار
گرامی قدر حضرات صدر و ناظم صاحبان عزت نشان قصبائی، شہری و ضلع سنی کانفرنس ہائے
صوبہ سی۔ پی ویدار!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس حقیقت سے آپ حضرات اچھی طرح واقف ہیں کہ آپ کی پاکیزہ مذہبی تحریک یعنی آل
انڈیا سنی کانفرنس اب سارے ملک میں عالمگیر شان کے ساتھ مقبولیت حاصل کر چکی ہے اور یہ کمالات
نہ ہو گا کہ وہ ہندوستان کے نو کروڑ اہل سنت صحیح العقیدہ مسلمانوں کی مذہبی واحد نمائندہ جماعت ہے۔
کیونکہ ہمارے اس کماری تک اور آسام سے سرحد تک بائیس ہزار سے زائد علماء دین، مشائخ اور
سجادہ نشین حضرات آل انڈیا سنی کانفرنس کے سبز گنبد والے نورانی پرچم کے نیچے جمع ہو کر اس
مبارک جماعت کے رکن بن چکے ہیں اور ملک کے سارے برادران اہل سنت و ضاکار نہ طور پر کثیر
تعداد میں شریک ہو چکے ہیں اور اس کی صوبائی و ضلعی و شہری و قصبائی ہزاروں کمیٹیاں قائم ہو چکی
ہیں۔ جو اپنے اپنے مقام پر برادر سنی مسلمان کو سنی کانفرنس کارکن بنادیں ہیں اور مرکزی دفتر کے
احکام پر سرگرمی سے عمل پیرا ہیں۔ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ ہم لوگ آپ بھی عملی میدان میں
ملک کی کسی کانفرنس سے جدوجہد میں پیچھے نہ رہیں۔ بلکہ جذبات دینی و مذہبی سے سرشار ہو کر اپنی
زندگی کی قیمتی گھڑیاں تبلیغ اسلام اور احیائے سنت حضور علیہ السلام میں صرف کریں اور اس دور
لاذہبیت و الحاد و ہریت میں، جبکہ مذہب فروشی و ملت کشی کا بازار گرم ہے، اپنے پیارے دین اور سچے
مذہب کی نہایت بے جگری و مستعدی سے خدمات انجام دیں۔

مغربی تہذیب و تمدن کے قہر کو اپنے جوش و غبار سے ڈھا کر اسلامی تہذیب اور
شریعت مطہرہ کی تعلیم کا با عظمت ایوان تعمیر کریں۔ اپنے نوجوان فرزندان اسلام کو بابوں کی آرائش و

نسوانی نزاکتوں سے ہٹا کر اسلامی فن سپہ گرمی سے آراستہ کر کے میدان شجاعت کا شہسوار بنائیں اور مسلم خواتین سے جہالت دور کریں۔ ان کو عریانیٹ اور بے جاہلی و بے حیائی سے روکیں۔ انہیں مغربی تعلیم و تہذیب اور بازاری ذہنیت و فیشن پرستی کی لعنت سے چاکر اسلامی، مذہبی تعلیم و تہذیب کا دلدادہ بنائیں اور اسلام کی مقدس بیبیوں۔ عفت و عصمت مآب خواتین اسلام کے نقش قدم پر چلائیں مساجد میں نماز باجماعت کا باقاعدہ انتظام اور آسان طریقہ پر قرآن عظیم و لہجہ الہی مذہبی تعلیم کا ہر بالغ و نابالغ مرد و عورت کے لئے مدارس روزینہ و شبینہ کا اہتمام کریں۔ ورزش بنوٹ کے اکھاڑے قائم کریں۔ ان میں غلیل بازی، تیر اندازی کی مشق کا ضرور انتظام فرمائیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے صوبائی دفتر اور مرکزی دفتر آل انڈیائی کانفرنس مراد آباد کو ہر اپنے مقامی حالات سے باخبر کرتے رہیں اور وہاں سے آنے والے احکام کی نہایت مستعدی کے ساتھ تعمیل کریں۔ فی الحال آپ کی خدمت میں میری صوبائی خادم ہونے کی حیثیت سے صرف دو مخلصانہ گزارشیں ہیں۔ امید ہے کہ شرف قبولیت عطا فرمائیں گے۔

دو ضروری گزارشیں

(۱) آل انڈیائی کانفرنس کے اجلاس، مدارس کا مطبوعہ خطبہ صدارت، جو ملک کا سب سے بلیغ، تہنیتی مبع نظیر مابل سوز، حقیقت افروز خطبہ ہے، بلکہ یورپ و ایشیا کی تمام مخالفین اسلام قوموں، مذہب اور جماعتوں کو اسلامی حقانیت کا کھلا ہوا چیلنج ہے۔ جسے کانفرنس کے شاہانہ پنڈال میں قریب ڈیڑھ لاکھ فرزندان توحید اور ساڑھے تین ہزار علمائے اسلام کے روح پرور اجتماع میں شہنشاہ خطبہ محدث اعظم ہند موجودہ صدر اعظم آل انڈیائی کانفرنس حضرت الحاج سید محمد صاحب اشرفی جیلانی کچھوچھوی نے خود ارشاد فرمایا۔ یہ تہنیتی خطبہ اگر آپ کی سنی کانفرنس کے دفتر میں اب تک نہیں پہنچا ہے تو یہ پوسٹ آفس کی ہڑتال کا کرشمہ ہے۔ لہذا آپ بلا انتظار فوراً اس کے حصول کے لئے اپنے دفتر سے ایک درخواست خدمت اقدس حضرت صدر الاقافل استاذ العلماء مفتی حکیم الحاج السید محمد نعیم الدین صاحب دامت برکاتہم کا ہم نام اعلیٰ آل انڈیائی کانفرنس دفتر مرکزی، اندرون احاطہ

جامعہ نصیحہ باز دیوان مرلو آبادیو۔ پی کو روٹہ فرمائیں تاکہ جلد آپ کو یہ نعمت مل جائے اور کانفرنس کے مہلک مقاصد و عزائم اور ضروری احکام مفصل طور پر معلوم ہو جائیں۔

(۲) آل اٹھیا سنی کانفرنس کے وقتی پروگرام اور فوری قابل نشر احکام و اطلاعات کی اشاعت اور ہندوستان کی تمام سنی کانفرنسوں کے حالات، اجلاسوں کی مکمل کارروائیاں پوری ذمہ داری و مستعدی کے ساتھ اہل سنت کا محبوب اخبار دبہ سکندری رامپور سے شائع کرتا ہے اور آل اٹھیا سنی کانفرنس کا سچا ترجمان اور واحد آرگن ہے۔ اس کے مدیر و مفکر پختہ کار ڈیٹر حضرت مولانا شاہ فضل حسن صاحب صدری رامپوری جمہوریت اسلامیہ کے مخلص علمبردار اور آل اٹھیا سنی کانفرنس کی نجات سے لے کر اب تک مددگار کانفرنس کی تحریری تائید میں مشغول ہیں۔ بڑی ناحق شناسی ہوگی اگر ہم موصوف کی گراں قدر خدمات و مساعی کو نظر انداز کر دیں۔ لہذا میری حلفمانہ اپیل ملک کی تمام سنی کانفرنسوں کے ذی اثر اراکین سے بالعموم اور صوبہ سی۔ پی و دار کے احباب سے بالخصوص ہے کہ اخبار دبہ سکندری کی توسیع خریداری کی ہر ممکن کوشش فرمائیں اور خیر حضرات کو اخبار کی ترقی کے لئے ہر تقریب خوشی کے موقع پر مالی اعانت کے موثر طریقہ پر ترغیب دیں۔ اپنے مقام پر متعدد اخبار جاری کرائیں تاکہ آپ کی کانفرنس کا پروپیگنڈا کافی ہو سکے۔ آپ کے مقامی دفتر سنی کانفرنس میں لازمی طور پر اخبار آنا چاہیے۔ اور گاہے گاہے اپنے مقام کی ضروری خبریں بھی اخبار کو شائع کرنے کے لئے صاف تحریر کر کے بھیجا کریں۔ اگر آپ نے مل کر اس طرح اخبار کی مالی اعانت دلا د فرمائی تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ دبہ سکندری سنی کانفرنس کے آرگن کے امتیاز..... (۱)

(۱) ہفت روزہ دبہ سکندری رامپور۔ بحریہ ۲۶ اگست ۱۹۳۶ء۔ ص ۳

نوٹ: آخری چند سطریں پڑھیں۔ پائیکس نے ان کی نقل ممکن نہ ہوئی۔ (تقریر جاری مضمین)

”سنی کانفرنس کی حمایت اور خدمت غلامی مصطفیٰ کا ایک شعبہ ہے“

آل اٹلیا سنی کانفرنس مدارس ۱۹۳۶ء کے انعقاد کا وقت جوں جوں قریب آ رہا تھا اہل سنت کے چند حضرات نے اس کی مخالفت کی۔ اگرچہ ان کی مخالفت کی وجوہات نظر انداز کرنے کے لائق نہیں تاہم مجموعی اعتبار سے اس وقت کا تقاضا وہی تھا جو اکثر آل اٹلیا سنی کانفرنس کا موقف تھا۔

مخالفت کرنے والوں میں ہفت روزہ العقیدہ امرتسر بھی تھا۔ اہل سنت کے اس اخبار میں مخالفین کے بیانات شائع ہوتے تھے۔ اگرچہ مدیر حکیم ابو الریاض معراج الدین احمد تاثر فیر جابدار کی کا دیتے تھے۔ مگر ان کے رسالہ میں مخالفہ بیانات سے اہل سنت کو یک گونہ انتشار کا سامنا تھا۔ ان حالات میں مدیر ہفت روزہ بدبہ سکندری، رامپور محمد فضل حسن صمدی نے مدیر ہفت روزہ العقیدہ، امرتسر سے اپیل کی کہ سنی کانفرنس کی حمایت کریں اور مخالفین کی حوصلہ شکنی کریں۔ ان کے بیان کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو :

”میں سمجھ رہا ہوں کہ ۱۹۳۶ء/ ۱۹۳۷ء کے آغاز سے مخالفین و معاندین سنی کانفرنس نے جو دس پندرہ خرید لہر چار چار روپے کے حمایت فرمائے تھے وہ خرید لہر نہیں گے۔ مگر مجھے اپنے نظریہ سے اس کی شبہ لہر پر وہ نہیں کہ ۱۹۰۳ء سے ذاتی طور پر بدبہ سکندری کی فہمی حمایت کے کرشمے دیکھتا رہا ہوں۔ آئیے آئیے ہم لوہر آپ دونوں بالکل یک جہتی ہو کر سنی کانفرنس کی قلبی خدمت کا علم ہاتھ میں لیں اور یک سو ہو کر صرف سنی کانفرنس کے آرگن بن جائیں اور دنیا کو دکھادیں کہ پرستار ان سرکار مصطفیٰ اپنے آقا کے نام پر کس طرح قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ آپ کی حمایت محیر العقول طریقہ سے ہوگی۔ میں سنی کانفرنس کی حمایت و خدمت کو غلامی مصطفیٰ کا ایک شعبہ تصور کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ہر مسلمان غلامی مصطفیٰ کے لئے سرگرم عمل نظر آئے۔“

خدا مردے تو سودا لے تیری زلف پریشاں کا

(۱) جو آنکھیں ہوں تو نظارہ ہو تیرے روئے تباہ کا

آل انڈیاسنی کانفرنس

کی چند

ملی و سیاسی خدمات

مغربی اور مشرقی پاکستان کے درمیان خطہ اتصال آل انڈیا سنی کانفرنس کی بروقت رہنمائی

بر عظیم کے مسلمانوں کے مطالبہ پاکستان کی تحریک بڑی جدوجہد اور عظیم قربانیوں کے بعد بلاآخر نتیجہ خیز ثابت ہوئی اور حکومت برطانیہ نے مسلمانوں کا یہ مطالبہ تسلیم کر لیا کہ جن صوبوں اور علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے ان صوبوں اور علاقوں پر مشتمل ایک اسلامی ریاست ”پاکستان“ قائم کر دی جائے جس کا نظم و نسق مسلمان اپنی اسلامی روایات، تمدن، تہذیب اور فقہی اصولوں کے مطابق کر سکیں۔

۴۔ جون ۱۹۴۷ء کو کانگریس اور سکھوں نے بھی قیام پاکستان کی تجویز کو قبول کر لیا۔ (۱)
مسلم اکثریت والے صوبوں میں اسلامی حکومت کے قیام کے اصول پر پاکستان کم از کم دو خطوں میں قائم ہوا۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان۔

مغربی پاکستان صوبہ پنجاب، صوبہ سرحد، صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان پر مشتمل تھا جبکہ مشرقی پاکستان بنگال کے ایک حصہ، بہار اور سلہٹ کے علاقوں پر مشتمل تھا۔ لیکن دونوں خطوں کے درمیان طویل فاصلہ حائل تھا۔ یہ طویل فاصلہ نظام مملکت میں نقص کا باعث ہو سکتا تھا۔ جب تک دونوں مجوزہ خطوں کے درمیان خطہ اتصال نہ ہو گا آمدورفت، ملکی نظام، تجارت، دفاع وغیرہ معاملات میں دشواری حائل رہتی۔ اس صورت حال کی اصلاح کے لئے سب سے پہلے آل انڈیا سنی کانفرنس نے مطالبہ کیا کہ دونوں خطوں کو ملانے کے لئے ایک خطہ اتصال ضروری ہے۔ مسلم لیگ نے اس ضرورت کو بہت بعد میں محسوس کیا۔ اس سلسلہ میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر معظم مولانا سید محمد، محدث کچھوچھو کا یہ بیان ہماری توجہ اپنی مبذول کرتا ہے :

”اس مرکز نے ہندوستان کے مشرقی و مغربی رقبہ پاکستان کے اتصال کو اسی وقت ضروری قرار دیا جبکہ مسلم لیگ نے اس کو نظر انداز ہی نہیں بلکہ اس کے قابل اعتنا افراد نے ناممکن سمجھا تھا۔ مگر آج صدر مسلم لیگ نے تصریح کر دی کہ یہ اتصال ضروری ہے“ (۱)

کاش آل انڈیا مسلم لیگ کے مقتدر رہنما تحریک پاکستان کے لیڈر ائی ایام میں اس خطہ اتصال کا مطالبہ بھی کرتے اور آل انڈیا سنی کانفرنس کی آواز کے ہستوا ہو جاتے تو مشرقی پاکستان کے سقوط کا سانحہ نہ دیکھتے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کے مرکزی دفتر نے مسلمانوں کی مدد و وقت رہنمائی کا فریضہ باحسن طریق پورا کیا۔ صوبہ سرحد سے لے کر آسام تک ہر جزیہ کے متعلق مستقل فیصلہ کیا۔ تازہ بہ تازہ حالات کا تجزیہ کر کے ملک و ملت کی ہر محل اور نہایت اہم رہنمائی فرمائی۔ بڑی مسرت کی بات یہ ہے کہ ہرگز کی رہنمائی کو ملک بھر میں تسلیم کر لیا گیا۔

یاد رہے کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے عمائدین اور زعماء سب ہی اس ہر محل رہنمائی پر اعزاز کے مستحق ہیں۔ ایک سے ایک بڑھ کر صاحب بھیرت تھا۔ مگر صدر الا فاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کی ذات سب سے نمایاں ہے۔ موصوف ذی بیطس، اختلاج قلب اور حلقہ کے ایک ساتھ حملہ سے شدید متاثر تھے۔ ضعف و نقاہت کا یہ عالم تھا کہ اس کے سوویں حصہ (۱۰۰/۱) ہونے پر ڈاکٹروں کی ہدایت کے موافق بڑے بڑے لیڈر خاموش آرام گاہ میں جا بیٹے ہیں اور تبدیلی آب و ہوا کے لئے خوشگوار فضا کو تلاش کیا جاتا ہے۔ آپ کی صحت مندی اور قوت و طاقت کے لئے اخراجات میں مسلسل دعاؤں کی التجا جاری رہی۔ (۲)

مگر متحدہ امراض، ضعف و نقاہت کے باوجود آل انڈیا سنی کانفرنس کے ناظم معروف کار رہے۔ آپ کی مسلسل محنت اور بھیرت ایمانی نے اسلامیان ہند کی ہر محل رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ ملت اسلامیہ آپ کی خدمات کی زیر بار احسان ہے۔

(۱) ہفت روزہ دبہ سکتوری براہمپور۔ مجریہ ۹ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۵

(۲) ملاحظہ ہو: ہفت روزہ دبہ سکتوری براہمپور۔ مجریہ ۲۸ مئی ۱۹۴۷ء۔ ص ۱

نظریہ پاکستان کو بین الاقوامی طور پر متعارف کرائے میں آل انڈیاسنی کانفرنس کا کردار

حصول پاکستان کی منزل کو آسان اور قریب کرنے کے لئے مسلم لیگ نے ایک وفد ترتیب دیا جس کی غرض دعائیت یہ تھی کہ ہندوستان سے باہر کی دنیا کو مسلمانوں کا نظریہ پاکستان واضح کر کے اس کی حمایت حاصل کی جائے۔ اس وفد میں آل انڈیاسنی کانفرنس کے ناظم نشر و اشاعت مولانا محمد عبدالحمید قادری بدایونی بطور کنوینر اور مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رکن آل انڈیاسنی کانفرنس شامل تھے۔

یہ وفد پہلی مرتبہ حجاز مقدس روانہ ہوا۔ ملک متن سعود سے ملاقات کر کے اسے نظریہ پاکستان کی وضاحت کی اور حجاز مقدس میں جہاج کرام پر ناجائز ٹیکس کی واپسی پر آمادہ کیا۔ دو ہفتے کے قیام کے بعد ۳۱ دسمبر ۱۹۴۶ء کو یہ وفد وطن واپس پہنچا۔ کامیاب دورہ کی واپسی پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔

دوسری مرتبہ یہ وفد آخر جنوری ۱۹۴۷ء کو مصر، فلسطین، شام، عراق اور دیگر ممالک اسلامیہ کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں بھی یہ وفد اپنے مقاصد میں پوری طرح کامیاب ہوا۔ ان ممالک کے شاہان اور محام نے نظریہ پاکستان کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھا اور مطالبہ پاکستان کی مکمل حمایت کی۔ اس طرح آل انڈیاسنی کانفرنس کے زعمیم شیر کی شرکت سے پاکستان کے حصول کے مطالبہ کی مسلم لیگ کو پزیرائی ہوئی۔ (۱)

مولانا عبدالحمید بدایونی نے حجاز مقدس سے واپسی پر یہ بیان اشاعت کے لئے جاری فرمایا:
آل انڈیاسنی مسلم لیگ کا وفد حجاز میں دو ہفتے مقیم رہا۔ حکومت سعودیہ کا وفد کے ساتھ بہت اچھا طرز عمل رہا۔ تسہیل جہاج کے لئے وفد نے جس قدر بھی تجویز پیش کیں اکثر کو قبول کیا۔ نفس ٹیکس کی حرمت کو جلالتہ الملک نے تسلیم کر لیا۔ مگر فرمایا کہ اس کی معافی غور طلب ہے۔ انشاء اللہ اس کا بھی آخری فیصلہ جلد ہو جائے گا۔

ملک الحجاز نے تحریک پاکستان سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے مسلمان ہند کو پیغام دیا کہ وہ خدا پر بھروسہ کریں۔ مشرکین ہند پر قطعاً حکمانہ کریں۔ اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ میرے کام لیں۔ خدا ان کی ضرورت دکرے گا۔ وفد نے عالم اسلامی کے ہر ملک کے زعماء کو مسئلہ پاکستان پوری طرح سمجھایا۔ (۱)

پورے مسلمان ہند کے سیاسی موقف سے بخوبی واقف کیا۔ عالم اسلامی کے زعماء، علماء نے مسلمان ہندوستان کی تائید کا وعدہ کیا اور وفد کو عالم اسلامی میں آنے کی دعوت دی اور اس بات پر زور دیا کہ تمام ممالک اسلامیہ میں مسلم لیگ کے وفد آنے کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے عوام بھی پاکستان کو بخوبی سمجھ سکیں۔ عالم اسلام کے ان مشاہیر نے اس کا بھی وعدہ کیا کہ وہ واپس جا کر اسلامیان ہند کے مسائل ذہن نشین کرائیں گے اور مسلم لیگ سے اپنا رابطہ اتحاد قائم کریں گے۔ مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی آف میرٹھ مدینہ طیبہ ٹھہر گئے ہیں اور واپسی پر وہ معروضہ فیہرہ جائیں گے، میرا عزم بھی ہے کہ آخر جنوری (۱۹۴۷ء) تک ممالک اسلامیہ کے دورہ پر روانہ ہو جاؤں۔ (۲)

(۱) وفد کے ممبرک موقع پر حرمین شریفین میں حاضر ہوا۔ عالم اسلام کے مقتدر نمائندے اس ممبرک موقع پر موجود ہوتے ہیں۔ یہ جگہ کات ہیں کہ بغیر اجتماع کے بھی عالم اسلام کی رابطہ سم پوری ہو سکتی ہے۔ کاش ہر سال اس ممبرک موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عالم اسلام اجتماعی مفادات کے لئے مفید اور قابل عمل لائحہ عمل اختیار کر لیا جائے۔ (فقیر قادری علی حد)

(۲) ہفت روزہ جدید سکھری براہمپور۔ تجزیہ ۱۰ جنوری ۱۹۴۷ء۔ ص ۴

یہ طریقت حضرت لاٹانی میاں غلام اللہ قدس سرہ سے

برہم اور حقیقی و سجادہ نشین شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شر قیوری قدس سرہ

کا مسلم لیگ کی حمایت میں سخت ترین اقدام

جناب غلام احمد طورانی۔ اے، ساکن ۳۶۶ ب گ، تاند لیا نوالہ ضلع فیصل آباد اپنے مکتوب

میں بڑے وثوق و اعتماد سے لکھتے ہیں :

”..... اس کے بعد ۱۹۳۶ء کے الیکشن کا وقت آن پہنچا۔ ضلع فیروز پور کی تحصیل زیرہ سے مسلم لیگ کی طرف سے نواب (ممدوٹ) الیکشن میں امیدوار تھے جبکہ نواب صاحب کے مقابلہ میں سر درو دولہ تھا۔ قبلہ شاہ صاحب کرماں والے (۱) رحمتہ اللہ علیہ نے سر درو دولہ کو الیکشن میں تعاون کا وعدہ فرمایا۔ اعلیٰ حضرت شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس کے خاتمہ کے بعد قبلہ حضرت لاٹانی میاں صاحب (۲) رحمتہ اللہ علیہ اپنی پٹھک کے دروازہ کے سامنے کسی وجہ سے کھڑے تھے۔

(۱) - حضرت مولانا سید محمد اسماعیل شاہ قدس سرہ، فیروز پور (بھارتی پنجاب) کے مضافات موضع کرمانوالہ میں ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد کا نام سید علی شاہ قادری کاظمی تھا۔ سید محمد مخلص قلب الدین رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجید پڑھا۔ مولانا رحمت علی جوہر، مولانا محمد الدین سے لہذا لئی تعلیم حاصل کی۔ اعلیٰ درجی کتب حضرت پر غلام حیدر جلالپوری، مدرّسہ مظاہر العلوم سہ پور، جامعہ نعمانیہ لاہور اور مدرّسہ الاسلام دہلی کے اساتذہ سے پڑھیں۔ تحصیل علوم کے بعد حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی قدس سرہ سے بیعت حاصل کی۔ بعد ازاں شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شر قیوری قدس سرہ سے بیعت ہوئے اور خلافت حاصل کی۔ تقسیم ملک کے بعد پاکستان تشریف لائے اور مضافات لوکاڑہ میں قیام فرمایا۔ اس بسنی کا نام بھی کرمانوالہ رکھا ہے۔ شہر لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔ شریعت مطہرہ کے احکام کی پابندی فرماتے۔

قیام پاکستان کے سلسلہ میں آپ کی مسامی خارج ملک و شہر باب ہیں۔ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ/۲۰ جوری

۱۹۶۶ء کو وصالی فرمایا۔ آپ کا لڑکرمانوالہ میں مرجع فیض ہے۔ ملاحظہ ہو : تذکرہ اہل سنت مرحہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

(۲) لاٹانی حضرت میاں غلام اللہ شر قیوری ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء کو شر قیور شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے لڑکر شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شر قیوری قدس سرہ سے تیس سال چھوٹے تھے۔ شیر ربانی نے آپ کی تربیت فرمائی۔ وصال سے پہلے آپ کو خلافت اور جانشینی کا شرف ملا۔ آپ کی کھنگڑی پر تاثیر ہوتی تھی۔ آپ نے شیر ربانی کے طریقہ کو نہ صرف قائم رکھا بلکہ اس کو ترقی دی۔ حضرت جانی لاٹانی کے فرزند میاں غلام احمد اور میاں جمیل احمد آپ کے طریقہ پر قائم ہیں اور دین حسین کی خدمت کر رہے ہیں۔

آپ کے پاس غلام ہارون اور شیخ مقبول الہی (جو بیاجی کرناوالہ کا چیتا مرید تھا) کھڑے تھے۔
 اُدھر سے نواب محدث، میاں دولتہ اور شیخ کرامت علی حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی ”قبلہ“
 تحصیل زیرہ ضلع فیروز پور کی فضا کو مسلم لیگ کے حق میں ہموار کرنے کے لئے آپ ہمارے ہمراہ
 کرناوالہ میں شاہ صاحب کے پاس چلیں ”قبلہ (حضرت لائٹانی) نے فرمایا: ”میں نہیں جاسکتا“ انہوں
 نے کہا: ”غلام ہارون کو ہمارے ساتھ بھیج دیں“ آپ نے فرمایا: ”نہیں، البتہ میرا رقبہ لے جاؤ“ اس
 پر شیخ مقبول الہی اور سیر نے کہا: ”شاہ صاحب نے تو سرورِ بدولہ کے ساتھ تعاون کا وعدہ کر رکھا ہے
 وہ اب کیسے بدل سکتے ہیں“ اس پر قبلہ حضرت صاحبِ بڑے ناراضی کے عالم میں آگئے اور سختی سے
 فرمایا:

”اسما عیل شاہِ بدوے کو دوث سے تو سہی، ہم اسے طریقت سے خارج کر دیں گے“

چنانچہ آپ نے دستی حکم نامہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ان ہی کی معرفت بھیجا اور
 پھر شاہ صاحب قبلہ نے نواب صاحب کے حق میں مھر پور مسم چلائی اور آپ کے دونوں صاحبزادگان
 محمد علی شاہ صاحب موجودہ سپاہہ نشین آف کرناوالہ اور عثمان علی شاہ نے مسلم لیگ کا جھنڈا اٹھائے
 قریہ اور گاؤں گاؤں کا دورہ کیا۔ (۱)

(بچہ حاشیہ سید صفی) ۷ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ / ۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو وصال فرمایا اور اپنے اور حقیقی حضرت میاں شہر قوری
 قدس سرہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔
 تحریک پاکستان میں آپ کی مساعی قابلِ قدر ہیں۔ مسلم لیگی زعماء آپ کے قدم، سیاسی ہیرت، ملکی حالات سے آگاہی اور
 علمی معیار کے قائل ہیں۔ آپ نے بڑی دلیری اور جرأت سے مسلم لیگ کی حمایت کی اس سلسلہ میں حکومتِ وقت کی ناراضی کی بھی
 پرواہ نہ کی۔

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: تذکرہ اہل سنت مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

عمرہ ۳ فروری ۱۹۸۵ء

(۱) مکتوب جناب غلام احمد طور نام فقیر محمد جلال الدین قادری مضمون حد

نظریہ پاکستان کی تائید، ملک الحجاز لنن سعود کی طرف سے

مولانا عبدالحامد ایونی کی مساعی جمیلہ

۲۰۔ اپریل ۱۹۴۷ء کو ریاست میسور کی مسلم لیگ کانفرنس کا پانچواں اجلاس مقام شموکا منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی نے بھی خطاب کیا۔ آپ مسلم لیگ کے اس وفد میں شامل تھے جو مشرق وسطیٰ کا دورہ کر کے قیام پاکستان کی ضرورت کو اجاگر کرنے گیا تھا۔ آپ نے بتایا :

”میں اس دورہ میں لنن سعود ملک حجاز کی خدمت میں بھی حاضر ہوا۔ اور لنن سعود کو پاکستان کا نظریہ بتایا۔ جس کی انہوں نے گرم جو ش سے تائید کی اور مسٹر جناح کے سیاسی قدم کا اعتراف کرتے رہے۔“

مولانا بدایونی نے مزید بتایا کہ

مصر اور دیگر بلاد اسلامیہ کے ائمہ کا بھی یہی نظریہ ہے اور وہ سب کے سب کہہ رہے ہیں کہ مسٹر جناح دنیائے اسلام کے قائد اعظم ہوں گے۔ ایک قرارداد کے ذریعے کانگریس سے اپیل کی گئی کہ مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کو تسلیم کرے اور فسادات کی روک تھام میں ہمارے ساتھ تعاون کرے۔ (۱)

قائد اعظم محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے
مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
و کنوینر وفد حجاز مقدس کی ایک ملاقات

۳۔ مئی ۱۹۴۷ء کو مولانا عبدالحامد قادری بدایونی کنوینر وفد حجاز مقدس نے قائد اعظم محمد علی جناح سے ایک ملاقات فرمائی۔ ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔ جس میں نہایت اہم موضوعات پر جلدہ خیالات ہوئے۔ قائد اعظم سے مولانا موصوف نے اسلامی حکومت کے دستور و آئین پر بھی گفتگو کی۔ قائد اعظم نے فرمایا:

”میں اس امر سے کلیتہً متفق ہوں کہ پاکستان کا دستور ویسا ہو گا جو اسلام و قرآن کریم کے مطابق ہو۔ سو شلزم اور مغرب کے قوانین ہمارے مرض کا علاج نہیں۔ ایک وقت آئے گا جبکہ ساری دنیا قرآن و اسلام کی جامعیت کو تسلیم کرے گی۔“

قائد اعظم نے حضرت مولانا کی ان خدمات پر جو آپ نے عرب و حجاز مقدس میں جا کر فرمائیں۔ مبارکباد دی۔ سیاسی مسائل میں بھی کافی مدد کرادہا۔ (۱)

صدر آل انڈیا مسلم لیگ قائد اعظم محمد علی جناح سے ملاقات کے بعد مولانا عبدالحامد قادری بدایونی نے ایک بیان اخبارات میں اشاعت کے لئے روانہ فرمایا۔ اس بیان میں آپ نے فرمایا:

”انشاء اللہ وہ وقت قریب آچکا ہے جبکہ مسلمان ہند اپنے قائد کی کامیاب سیاست و کالت کے بہترین نتائج دیکھیں گے۔ الحمد للہ کہ قابض ملت ہند یہ مشر محمد علی جناح انتہائی مدد سے معاملات پر اپنی قوت صرف فرما رہے ہیں۔ سب سے زیادہ یہ امر باعث مسرت ہے کہ قائد کے قلب میں یہ چیز جاگزین ہو چکی ہے کہ جو نیا دستور وضع ہو وہ قرآنی نظام کے ماتحت ہو۔ چنانچہ میں نے ۱۳ مئی کو ایک گفتگو کی ملاقات میں اس اہم جدو پر کافی جلدہ خیالات کیا اور میں اس ملاقات میں جو نقش لے کر واپس ہوا وہ کسی طرح فراموش نہیں ہو سکتا۔“

قائد اعظم نے میرے خیالات کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سچ ہے کہ اسلام ایک ایسے مکمل قانون کا نام ہے جس میں دین و دنیا کا تمام نظام موجود ہے۔ ہمیں مطلقاً اس کی ضرورت نہیں کہ ہم بالشورزم یا مغرب کے دوسرے قوانین کی تقلید کریں۔ ہمارا مستقبل اور ہمارا دور حکومت دعویٰ کامیاب ہو گا جو قرآنی دستور کے مطابق ہو۔ قائد ملت نے فرمایا کہ اب دنیا کے ممالک کے سینوں میں اسلام اور اس کے قوانین پر عمل کرنے کے لئے ایک نیا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔

میں نے اندازہ کیا کہ مسٹر جناح اس طرف اسلامی و قرآنی سیاسیات کے مطالعہ پر بھی وقت صرف فرما رہے ہیں اور الحمد للہ کہ ان کے حیات و جذبات میں اسلامی قوانین کا رنگ غالب آ رہا ہے۔ وہ دن دور نہیں جب ہم مغرب کی غلامی سے نکل کر اسلام کے دامن میں آکر اسلامی حکومت کریں اور اس کے لئے مسلم لیگ کے نظام میں رہ کر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔ اور اپنی تنظیم کو مضبوط سے مضبوط کرتے رہیں۔ (۱)

”مشائخ اہل سنت کو مطالبہ پاکستان کی سزا؟“

تحریک پاکستان کے دوران علمائے کرام اور مشائخ عظام اہل سنت نے نہایت وقار اور متانت سے مطالبہ پاکستان کی حمایت میں ان تھک کوششیں کیں۔ اگرچہ ان حضرات کی مساعی جلیلہ انتہائی مصلحانہ اور نہ ہی حیثیت سے انتہائی اہمیت کی حامل تھیں۔ مگر سفید سامراج اور ہندوئے اس پر سچا تھے۔ انہیں ان حضرات کی عظمت اور احترام بھی مد نظر نہ رہی۔ کانگریسی اور انگریزی سامراج یہ بھول گئے کہ یہ حضرات جمہور مسلمانوں کے مددگار ہیں۔ ان کی ایذا رسانی سے مسلمان سر پٹا احتجاج بن جائیں گے۔ مسلمانوں کے جذبات سے کھیل کر انگریزی سامراج نے کانگریسی سازشوں کو پروان چڑھاتے ہوئے بعض مشائخ عظام اہل سنت کو ناکردہ گناہوں کی پاداش میں گرفتار کیا۔ اور انہیں قید و بند کی ”سولتیں“ بھی میاں کیں۔ معشای اور منبر کے داروؤں کو ان کٹھن مراحل سے گزرنے پڑا۔ یہ سب کچھ وہ خوشی قبول کر رہے تھے۔ مقصد صرف یہ تھا کہ ان کی قربانیوں سے ملت اسلامیہ کو آزادی اور اسلامی اقتدار نصیب ہو۔

چنانچہ اس طرح کے واقعات میں سے صرف چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے یہ علماء اور مشائخ آل انڈیا سنی کانفرنس کے حامی و موید بلکہ مبلغ تھے۔ ان کی قربانیاں آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک کا روشن اور تلمناک باب ہیں۔

(۱) حضرت پیر صاحب مانگی شریف کی گرفتاری

۲۸۔ مارچ ۱۹۴۷ء کو مولانا پیر سیدین الحسنات قادری سجادہ نشین مانگی شریف، پشاور کو مسلم لیگ کے صوبائی دفتر پشاور سے گرفتار کیا گیا۔ پیر صاحب کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے اپنے مریدین میں جنگ آزادی اور مسلم لیگ کی حمایت کی روح پھونک دی ہے۔ (۱)

یاد رہے کہ پیر صاحب مانگی شریف کے بے شمار مریدین صوبہ سرحد اور آلود قبائل میں موجود ہیں۔ صوبہ سرحد کی کانگریسی حکومت کی موجودگی میں ان کے مریدین نے ان کے ایما پر استعواب رائے میں پاکستان میں شمولیت کی رائے دی ہے۔

(۱) ہفت روزہ جدیدہ سکھری، امرتسر۔ نمبر ۷۔ اپریل ۱۹۴۷ء۔ ص (ب)

پیر صاحب گرفتاری کے وقت مسکرا رہے تھے اور آپ نے فرمایا کہ وہ کانگری و وزارت کے خلاف اپنی جنگ آزادی کو جاری رکھیں اور مسلم لیگ نیشنل گارڈ کو تقویت پہنچائیں۔ (۱)

پیر صاحب مانگی شریف کی گرفتاری پر مسلمانوں میں شدید ردِ عمل ہوا۔ تمام مسلمانوں نے اس خبر کو غم و غصہ کے ساتھ سنا۔ فوری طور پر پچاس طلبہ اپنی کتوں اور ہاتھیوں سمیت جیل جا پہنچے۔ (۲)

(۲) پیر صاحب زکوٰۃ شریف کو قید سخت کی سزا:

ذریہ اسماعیل خان کی جنگی کونسل کے ڈائریکٹر حضرت پیر صاحب زکوٰۃ شریف کو چوبیس معزز ترین رفیقوں کے ہمراہ دفعہ ۴۰ ضابطہ تعزیرات ہند کے تحت گرفتار کر کے پشاور جیل میں ایک ایک سال کی قید سخت سنائی گئی۔ (۳)

مطالبہ پاکستان کی حمایت اور استعصوب سرحد میں مسلمانوں کو پاکستان میں شمولیت پر آمادہ کرنا، ان کا ”جرم“ ہے۔

(۳) پیر صاحب سیال شریف کی گرفتاری :

شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سجادہ نشین سیال شریف خلیفہ سرگودھا کو ۲۹۔ جنوری ۱۹۴۷ء کو مسلم لیگ کی سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ لینے کے ”جرم“ میں گرفتار کیا گیا۔ (۴)

(۴) علاوہ ازیں مسلم لیگ کی حمایت کے ”جرم“ میں پیر صاحب گولڑہ شریف، مولوی بدایہ علی چشتی، سجادہ نشین تونسہ شریف، پیر صاحب محمڈ شریف اور دیگر ائمہ اہل سنت کو گرفتار کیا گیا۔

اگرچہ ان حضرات کے بے شمار مریدین اور جانثاروں کے شدید احتجاج پر انہیں رہا کرنا پڑا۔ (۵)

(۱) ہفت روزہ جدید، سکندر وی رامپور، مجریہ ۷۔ اپریل ۱۹۴۷ء۔ ص (ب)

(۲) اینڈس (ب) (۳) اینڈس (ب)

(۴) صحیفہ لاہور شمارہ نمبر ۶۲۔ مجرہ جنوری ۱۹۷۳ء۔ ص ۹۲

(۵) صتیفہ لاہور۔ شمارہ ۶۲۔ مجریہ جنوری ۱۹۷۳ء۔ ص ۱۰۷۲

ان حضرات کی ناحق گرفتاری اور قید و بند کی سزا کے خلاف آل اٹلیا سنی کانفرنس نے جماعتی حیثیت سے احتجاج کیا۔ کانفرنس کے ناظم اعلیٰ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے اپنے غم و غصہ اور احتجاج کے اظہار کے لئے اخبارات میں ایک مراسلہ بھی شائع کر لیا۔ ذیل میں آپ اس مراسلہ کو ملاحظہ کریں۔

”تمام دنیائے سنیت اس خبر سے منہموم ہے کہ پیر صاحب مانگی شریف اور اس طبقہ کے دوسرے بزرگ گرفتار کئے گئے ہیں۔ پیر صاحب کی جدوجہد بہت مسلمانانہ ہے اور یہ طبقہ مسلمانوں میں مذہبی حیثیت سے بہت ہی محترم سمجھا جاتا ہے اور مسلمانوں کی عقیدتیں عام طور پر انہیں سے وابستہ ہیں۔ حکومت نے انہیں گرفتار کر کے مسلمانوں کو رنج و صدمہ پہنچایا ہے اور جب تک یہ حضرات رہا نہ کئے جائیں گے مسلمان منہموم اور مضطرب رہیں گے۔ حکومت کا یہ فعل عام مسلمانوں کی نگاہ میں قابل ملامت اور نا اہلیت اعمیٰ ہے۔ ہم حکومت کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد ان حضرات کو چھوڑ کر مسلمانوں کے آتش رنج و غم کو سرد کر دیں“ (۱)

دستخط مبارک حضرت قبلہ ناظم اعلیٰ آل اٹلیا سنی کانفرنس

سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ کے اجلاس منعقد مبارک پور مورچہ ۷/ مئی ۱۹۴۷ء میں ایک قرارداد کے ذریعے سید زین الحسنات پیر صاحب مانگی شریف کی بارگاہِ گرفتاری پر احتجاج کیا گیا۔ (۲)

(۱) ہفت روزہ حبیب سکھری، براہمپور۔ بحریہ ۱۲/ اپریل ۱۹۴۷ء۔ ص ۵

(۲) ہفت روزہ حبیب سکھری، براہمپور۔ بحریہ ۲۱/ مئی ۱۹۴۷ء۔ ص ۴

صاحبزادگان والا شان سنج مراد آباد کو مسلم لیگ

کی حمایت کرنے کی سزا

قیام پاکستان کی بنیاد جن انتخابات پر استوار ہوئی ۱۹۴۷ء، ۱۹۴۶ء کے مرکزی اور صوبائی انتخابات میں بالعموم تمام علمائے اہل سنت اور مشائخ کرام نے مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان کیا۔ یہ بات کانگریس کو ناگوار گزری۔ چنانچہ انہوں نے جہاں بھی ممکن ہو اور جتنا بھی ممکن ہو اعلیٰ اور مشائخ کے خلاف نفرت کا اظہار کیا، ہر ممکن ایذا رسانی کا موقعہ ضائع نہ کیا۔

بے بنیاد الزامات سے ان کو مطعون کیا۔ اس سلسلہ کی ایک خبر جناب قاضی یوسف حسن رحمانی بدایونی کے حوالہ سے پڑھیے۔ اس خبر میں بتایا گیا کہ صاحبزادہ مولانا بھولے میاں سجادہ نشین آستانہ سنج مراد آباد کو ایذا رسانی اور بے بنیاد الزامات سے نوازا گیا۔ مگر اس کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ یہ بے بنیاد الزامات انہیں مسلم لیگ کی حمایت کرنے کی بدولت ملے۔ اس حوالہ سے ان حضرات کی بے لوث خدمات تاریخ پاکستان کا روشن باب ہیں۔ مورخ کو ان کا کھلے دل سے اعتراف کرنا چاہیے۔

۳۔ مارچ ۱۹۴۶ء کو مسلم لیگ اور کانگریس کا الیکشن ہو رہا تھا۔ صاحبزادہ والا شان سنج مراد آباد پولنگ کے موقعہ پر ہونے والے فسادات میں موجود نہ تھے۔ جب مسلم لیگ کو سولہ سو ووٹ ملے اور کانگریسی امیدوار کو دو سو چالیس ووٹ ملے تو کانگریسی ایک گروہ کثیر کے ساتھ آوازے کتے ہوئے پولنگ کی جگہ پر آئے اور ”قبرستان پاکستان“ کا نعرہ لگاتے ہوئے آئے۔ مسلم لیگ کی طرف سے نعرہ بلند ہوا: ”مٹ کے رہے گا ہندوستان، لے کے رہیں گے پاکستان“ کانگریسیوں نے پتھر اڑا دیا۔ مگر موقع پر موجود انچارج سب انسپکٹر نے حالات کو قابو کر لیا۔ اور پولنگ حسب معمول جاری رہی۔ لیکن چند روز کے بعد ایک سازش کے تحت مخالفین نے صاحبزادہ مولانا بھولے میاں کے خلاف رپورٹ درج کرائی یہ صاحب ہنگامہ میں موجود تھے بلکہ ان کے ایماء پر ہنگامہ ہوا۔

یہ مقدمہ، جن بنیادوں پر قائم کیا گیا وہ قطعاً بے بنیاد ہیں اور ساری کہانی خود ساختہ ہے بہر حال مقدمہ کو دکلاء نے چیف کورٹ میں منتقل کرنے کی درخواست دے دی ہے۔ (۱)

مارچ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں حلقہ گنج مراد آباد ضلع آٹاؤ میں مسلم لیگ کے امیدوار احتشام محمود علی اور کانگریسی امیدوار حبیب الرحمن کے حامیوں کے درمیان معمولی ٹکراؤ ہوئی۔ نعرہ بازی ہوئی۔ معاملہ خشت بازی تک پہنچا۔

مگر یہ کچھ پونگ اسٹیشن کے احاطہ سے باہر ہوا۔ فوری کوشش کی صورت میں ٹکراؤ اور الجھاؤ رفع ہو گیا۔ مگر دروازہ حضرت صاحبزادہ مولانا شاہ افضل الرحمن عرف بھولے میاں سجادہ نشین درگاہ گنج مراد آباد کے خلاف کانگریسیوں نے زیر دفعہ ۱۸۸/۱۵۳ مقدمہ دائر کر دیا اور الزام لگایا کہ مولانا موصوف کے ہاتھ اس وقت ایک موٹا ڈھنچا تھا حالانکہ اس وقت دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی۔

مقدمہ کے سترہ ماہ بعد ۱۷ جولائی ۱۹۴۷ء کو مولانا موصوف کو اس الزام سے باعزت بری کر دیا گیا۔ کیونکہ استغاثہ الزام ثابت نہ کر سکا۔ (۱)

مولانا صاحبزادہ بھولے میاں کو یہ ”سزا“ اور ”ایذا“ مسلم لیگ کی حمایت اور پاکستان کی تائید کے ”جرم“ میں اٹھانا پڑی۔ اس سلسلہ میں مولانا محمد رحمت اللہ میاں رحمانی سجادہ نشین گنج مراد آباد کا بیان پڑھنے کے لائق ہے۔

”۱۷ ماہ لیگ کا ساتھ دے رہے ہیں۔ مگر خوردار مولوی شاہ افضل الرحمن عرف بھولے میاں سلمہ مقدمہ فوجداری میں حیران رہا اور صدمہ ہار پیہ صرف ہوا۔ اللہ اللہ کر کے ۱۸ جولائی ۱۹۴۷ء کو مدینیت ہوئی۔ وہ ہمیشہ سے لیگ کا سرگرم رکن رہا۔ ہندوستان میں ہجرت مسلم لیگ کے امیدواروں کو کامیاب بنوایا اور زحماتیں و تکالیف خریدیں۔ آں ایک جبہ لیگ سے نہ لیا۔ بلکہ اپنا ہی صرف کیا“ (۲)

(۱) ہفت روزہ دیدہ سکتوری براہمپور۔ بحریہ ۳۰ جولائی ۱۹۴۷ء۔ ص ۴

(۲) ہفت روزہ دیدہ سکتوری براہمپور۔ بحریہ ۱۰ ستمبر ۱۹۴۷ء۔ ص ۷

تحریک پاکستان کے دور میں مسلم لیگ نے علمائے اہل سنت کے ملی کردار کو خراج تحسین پیش کیا

حصول پاکستان یعنی ہندوستان کے ایک حصہ میں اسلامی حکومت کا قیام اور اس میں فقہی اصولوں کے مطابق قوانین کا رواج و نفاذ، علمائے اہل سنت کا طرہ امتیاز رہا۔ ان حضرات کی مساعی جیلہ سے قیام پاکستان کی منزل آسان ہوئی۔ انہوں نے قیام پاکستان کو شرعی حیثیت سے ضروری قرار دیا۔ مرکزی اور صوبائی انتخابات میں رائے عامہ کو حصول پاکستان کے حق میں ہموار کرنے میں ان کی شبانہ روز کوششیں تاریخ کا ان مٹ اور سنہری باب ہیں۔ چنانچہ مسلم لیگ کی طرف سے ان کوششوں کو تسلیم کیا جاتا رہا اور متعدد مواقع پر ان کی مخلصانہ اور بے لوث خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اسی نوعیت کے واقعات میں سے ایک واقعہ آپ پڑھیں اور عظمت علماء کا جلوہ ملاحظہ کریں۔

جناب سید مبشر حسین اختر لوری، اور سے تحریر کرتے ہیں:

”دنیا اسلام میں یہ جانکا خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت الحاج مولانا مولوی مفتی سید محمود الحسن صاحب زیدی نقشبندی قادری لوری صدر انجمن خادم الاسلام اور نے دو سال کی طویل علالت کے بعد دائمی اجل کو بلیک کما اور اپنے پروردگار کے جوار رحمت میں جگہ پائی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون (۱۸۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو بروز جنسبہ بوقت ۵ بجے شام) ۱۹۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو بروز جمعہ ۹ بجے منجیر دن لاوید دروازہ متصل مسجد آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔ مسلم لیگ کے سبز علم کے زیر سایہ آپ کا مقدس جنازہ چل رہا تھا۔ شہر کے جملہ مشائخ و عمائدین و عامۃ المسلمین جلوس جنازہ کے ہمراہ تھے۔ مسلمان دکانداروں نے مکمل ہڑتال کی ہوئی تھی۔ ریاست کے سول اور ملٹری ملازمین کو شرکت جنازہ کی اجازت سرکاری طور پر مل چکی تھی۔ میونسپل بورڈ کی لاریاں اور شہر کے سب سے جنازے کی گزرگاہوں پر چمڑ کا ڈکڑے تھے۔ عورتیں اور بچے چھتوں پر جلوس جنازہ دیکھنے کے لئے چڑھے ہوئے تھے۔ حدنگاہ تک مسلمان ہی مسلمان نظر آرہے تھے۔ لوگوں کو کندھا دینے میں سہولت ہو، مسجد توپ خانہ کے متصل نماز جنازہ ہوئی اور آپ کو دفن گاہ تک پہنچایا گیا“ (۱)

جنازہ میں مسلم لیگ نے اپنا پرچم شامل کر کے جماعتی حیثیت سے مولانا کی عظمت کا اقرار کیا۔

مسلم لیگ کی فتح عظیم اور کانگریس کی عبرتناک ہزیمت

مسرت آمیز خبر

جمہوریت عالیہ سنی کانفرنس کا پہلا کامیاب قدم

ہندوستان بھر میں کانگریس دو فیصدی ووٹ حاصل نہ کر سکی۔

ہندوستان کے اکثر پیشتر ضلعوں میں سنی کانفرنس قائم ہو چکی ہیں۔ ان کا پہلا قدم یہ تھا کہ کسی طرح کانگریس کا میاب نہ ہو اور مسلمانوں کی تائید اسے حاصل نہ ہو۔ الحمد للہ اس پہلے کارنامہ میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ ہر جگہ کے اراکین سنی کانفرنس نے قریہ گشت کر کے کانگریس کے دام تزییر سے بھولے بھالے مسلمانوں کو محفوظ طور پر جگہ کی سنی کانفرنس نے بہانگ ذیل اعلانات کر کے کانگریس کے خلاف ریزولیوشن پاس کر کے اخبارات میں شائع کرائے۔

صوبہ پنجاب، صوبہ یو۔ پی، صوبہ بہار، صوبہ کاشمیر، صوبہ بنگال، صوبہ بہار، صوبہ

دہلی وغیرہ صرف مسلمانوں کے انتخابات میں انتخابی ذلت سے کانگریس ناکام رہی۔ (۱)

ضلع مین پوری کی کوششوں سے اس ضلع میں کانگریس دو فیصدی بھی ووٹ حاصل نہ کر سکی۔

ملک کے اکثر مقامات سے ایک ووٹ سے بھی محروم رہی۔ اس وقت ثابت ہو گیا کہ کانگریس کا یہ دعویٰ کہ وہ تمام ہندوستان کی واحد نمائندہ ہے بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ (۲)

(۱) (۱) اخبار دیدہ سکندری، امپور۔ مجریہ ۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۱۹، ۲۰

(ب) ہفت روزہ الفت، امرتسر۔ مجریہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۹

(۲) (۱) اخبار دیدہ سکندری، امپور۔ مجریہ ۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۲۰

(ب) ہفت روزہ الفت، امرتسر۔ مجریہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۹

مسلمانان میواڑ کا متفقہ فیصلہ

”مسلمانان میواڑ نے متفقہ طور سے اعلان کر دیا ہے کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ سنی کافر نس کا ممبر بنے اور اپنے دین و سنت کی حمایت میں سرگرم عمل ہو جائے اور دشمنان اسلام کو اپنی اپنی شوکت و شان و کھادیں اور بتادیں کہ اب مسلمانان ہند میں بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ وہ تر نوالہ نہیں رہے ہیں کہ جلدی ہضم کیا جاسکے۔ کانگریس اور اس کے ہر بر آوردہ سے جہاں تک ہو سکے اظہار بیزاری میں کوتاہی نہ کریں اور خدا را ان اسلام سے اجتناب فرض جانیں“ (۱)

(۱) اخبار دیبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۷-۱-۱۹۳۵ء۔ ص ۲۰
(ب) ہفت روزہ الفجر، امرتسر۔ مجریہ ۲۸-۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۹

آل انڈیاسنی کانفرنس کی تشکیل پاکستان میں مساعی جیلہ آل انڈیاسلم لیگ کا اعتراف

آل انڈیاسنی کانفرنس نے صوبائی اور مرکزی انتخابات منعقدہ ۱۹۳۵ء، ۱۹۳۶ء میں مسلم لیگ کے امیدواروں کے حق میں رائے عامہ ہموار کی۔ ان انتخابات کے نتیجہ میں قیام پاکستان کی راہ ہموار ہونا تھی۔ علمائے اہل سنت نے پورے ملک میں اہل سنت کو متحد کیا۔ کانگریس کے خطرناک عزائم کو داکشکاف کیا اور بتایا کہ مسلمانوں کا مستقبل مسلم لیگ اور پاکستان سے وابستہ ہے۔

اسی سلسلہ میں مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیاسنی کانفرنس کے ایک دورہ کی خبر جوائنٹ سیکریٹری مسلم لیگ بہرائچ نے اخبار کو ارسال کی۔ اس خبر میں انہوں نے موصوف کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔

”حضرت مولانا عبدالحامد قادری بدایونی پروفیسر آل انڈیاسنی کانفرنس ۲۵۔ فروری (۱۹۳۶ء) کو محمود نگر لکھنؤ کے جلسہ عام میں شریک ہو کر نانپارہ کے لئے رولہ ہوئے۔ ۲۶۔ فروری کو نانپارہ پہنچے۔ اسی دن سہ پہر کو نانپارہ میں ایک عظیم الشان جلسہ عام منجانب مسلم لیگ منعقد ہوا۔ پنجاب کے اراکین وفد کی تقریروں کے بعد حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری نے ایک دلولہ انگیز تقریر فرمائی۔ حاضرین نے راجہ صاحب نانپارہ کی حمایت و تائید کا عہد و افق کیا۔ شب کو مدرسہ مضباح العلوم کے جلسہ میں حضرت مولانا بدایونی کی تقریر کا نظم کیا گیا۔

راجہ صاحب نانپارہ نے بھی حضرت مولانا کی تقریر کی سماعت کے لئے تمام وقت صرف فرمایا۔ سیرت نبویہ پر آپ نے زبردست تقریر فرمائی۔ حضرت مولانا قاضی احسان الحق صاحب نعیمی نے نہایت عالمانہ پر مغز خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضرت مولانا بدایونی نے ۲۔ فروری کو جناب ظہیر الدین صاحب فاروقی کے حلقہ میں تقاریر کریں گے اور ۲۸۔ فروری کو پھر نانپارہ واپس ہو کر راجہ صاحب نانپارہ کی حمایت میں متعدد مقامات پر تقاریر کریں گے اور ۲۔ مارچ کو بدلیلی پہنچ کر مولوی عزیز احمد خاں صاحب وکیل کے حلقہ میں کام کریں گے“ (۱)

سنی کانفرنس پھوند ضلع اٹاوہ کی مساعی جیلہ کا اعتراف، مسلم لیگ کی طرف سے

جناب ظمیر السجاد سیکرٹری پروپیگنڈا کمیٹی مسلم لیگ نے سنی کانفرنس ضلع اٹاوہ کی مساعی جیلہ کا اعتراف کلمے دل سے کیا اور واضح کیا کہ اس ضلع میں مسلم لیگ کی کامیابی علماء اہل سنت کی مرہون منت ہے۔ ان کے اعتراف کے کلمات یہ ہیں۔

”ہمارے ضلع اٹاوہ میں مسلمانوں کی بہت کم آبادی ہے اور زیادہ تر غریب ہیں۔ نہ کوئی بوازمیندار ہے اور نہ رئیس۔ اس لئے کانگریس نے مسلم لیگ کے مقابلہ میں اپنے ٹکٹ پر امیدوار کھڑا کیا ہے۔ جس کے لئے دو مہینہ سے شب و روز دوڑ دھوپ ہو رہی ہے اور جوں جوں وقت قریب آتا جا رہا ہے ویسے ہی پروپیگنڈا تیز ہوتا جاتا ہے۔ لاریاں دوڑ رہی ہیں۔ دیوبندی مولوی وعظ کتے پھرتے ہیں۔ کانگریسی مسلمان ہر گاؤں پہنچ رہے ہیں۔ مسلم لیگ کا پروپیگنڈا بڑے نام ہے۔ انہیں حالات سے متاثر ہو کر سنی کانفرنس پھوند نے فشی اللہ بخش کو ۲۰۔ (جنوری ۱۹۳۶ء) سے دورہ پر روانہ کیا۔ ۲۷۔ جنوری کو واپس ہو کر انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد سے حسب ذیل حضرات ضلع کا مٹ کر رہے ہیں :

| | | | |
|---|-----------------------------|---|--------------------------|
| ۱ | فشی اللہ بخش | ۲ | جناب یار محمد خاں |
| ۳ | جناب فشی قدرت اللہ | ۴ | جناب شیخ عبداللطیف قریشی |
| ۵ | جناب فشی لیاقت حسین انصاری | | |
| ۶ | جناب ڈاکٹر اشفاق حسین قیصری | ۷ | جناب فشی سفیر خاں |

یہ حضرات ۸۔ فروری تک دورہ ختم کر کے واپس آئیں گے اور ۱۰، ۱۱ فروری کو سنی کانفرنس کے عظیم الشان اجلاس میں شرکت کریں گے۔“ (۱)

سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی کا خصوصی اجلاس آل انڈیا مسلم لیگ کا علمائے اہل سنت پر اعتماد

۱۔ فروری ۱۹۴۶ء سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی ویدار کا خصوصی اجلاس زیر صدارت مولانا محمد عبدالرشید مفتی اعظم سی۔ پی منعقد ہوا۔ جس میں اضلاع صوبہ سی۔ پی کے لئے تبلیغی دورہ کا پروگرام مرتب کیا گیا۔ چند دیگر امور پر غور کے علاوہ مرکزی پارلیمنٹری بورڈ آل انڈیا مسلم لیگ کے حالیہ فیصلہ اور اسمبلی اسٹیٹ حلقہ جبل پور کے لئے حضرت مولانا الحاج محمد برہان الحق (خلیفہ امام احمد رضا دہلوی) کے دوبارہ منتخب ہونے پر اظہار خوشی کرتے ہوئے حسب ذیل تجویز تہنیت اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

تجویز: جمہوریت اسلامیہ صوبہ سی۔ پی ویدار کا یہ اجلاس خصوصی فخر ملت مفتی اعظم حضرت مولانا الحاج محمد برہان الحق صاحب صدر مسلم لیگ جبل پور مدظلہ العالی کی خدمت میں مسلمانان صوبہ کی بالعموم و حلقہ جبل پور اور منڈلہ کی بالخصوص مدہی دلی رہنمائی کے لئے اسمبلی ممبر شپ کا ٹکٹ ملنے پر صمیم قلب سے ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہے اور مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ صوبہ سی۔ پی ویدار و مرکزی پارلیمنٹری بورڈ آل انڈیا مسلم لیگ کے اس مدبرانہ انتخاب و فیصلہ کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور اسمبلی میں ایسے مفکر و قہر عالم دین کی موجودگی کو مسلمانوں کے مدہی حقوق کی حفاظت اور مسلم لیگ کے مقاصد کی حمایت کا غیر معمولی ذریعہ تصور کرتا ہے۔“ (۱)

مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی اور امتحانی مہم

احمد رضا متعلم ہائی سکول جلاورہ کی اطلاع کے مطابق مولانا شاہ محمد عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس بیوانچ، نانپارہ اور لکھنؤ کے حلقہ جات امتحانات میں مسلم لیگ کی حمایت میں تقریریں کرنے کے بعد اجمین تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے ایک بڑے مجمع کو مخاطب ہوتے ہوئے مسئلہ پاکستان پر زبردست تقریر فرمائی۔

۳۔ مارچ ۱۹۳۶ء کو سو چھاؤنی میں قیام فرمایا:

۸۔ مارچ کو جلاورہ سے اجیر شریف اور ریاست جے پور کے دورے پر روانہ ہوئے۔

پور سے نانپارہ کی مجلس یازدہم میں شرکت فرما کر ۷۔ مارچ کو واپس دہلی روانہ ہو جائیں گے۔ (۱)

مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری میرٹھی کی خدمت میں !

سید اوصاف نبی جنرل سیکریٹری انجمن اہل سنت و جماعت و صدر شی مسلم لیگ
مین پوری کا سپاس نامہ

حضرت محترم !

اطراف و اکناف ہند میں آپ کی تبلیغی خدمات، غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کے
واقعات آفتاب سے زیادہ روشن ہیں۔ آپ نے سب سے پہلے جون ۱۹۴۴ء میں انجمن اہل سنت
و جماعت مین پوری کی استدعا پر ہمارے ضلع کو رونق بخشی اور اپنے ایمان افروز مواعظ سے تشنگان علوم
کو سیراب فرمایا۔ آپ کی پر کیف و نورانی صحبتوں نے وہ درس حقیقت دیا جو ناقابل فراموش ہے۔

اے طیب ملت !

آپ نے اپنی جس فراست ایمانی و قوت عرفانی سے اس ضلع کے مسلمانوں کی نبض شناسی
فرمائی اور جو علاج تجویز فرمایا، اس کا اعتراف ہم نہ صرف زبانوں سے بلکہ ضلع سنی کانفرنس کے شاندار
وبند پایہ اجلاس کے مظاہروں سے کر رہے ہیں۔ آپ نے اس وقت جبکہ کشمی ملت گرداب ضلالت
میں پھنسی ہوئی تھی بدمذہبی ویدینی کا فتنہ ابھر رہا تھا، ہمارے عقائد کے استحکام و بقا کے لئے ضلع سنی
کانفرنس کی داغ بیل ڈالی۔ اپنے زیریں مشوروں سے نوازا۔ ہماری سیاسی و دینی زندگی کے لئے نظام
عمل مرتب فرمایا۔ نظر یہ کہ آج ہم مسلمان مین پوری کے اس اجتماع عظیم کی طرف سے آپ کی
خدمات ایمانیہ سے لبریز خدمات اور دین متین کی مجاہدانہ سرگرمیوں پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

والا جاہ !

ہم میں سے ہر مسلمان کی دلی تمنا یہ ہے کہ آپ اپنی درویشانہ دعائیں ہمیں یاد رکھیں اور آپ نے اس نازک دور میں جو دین کی تڑپ پیدا فرمائی اس پر خدائے بزرگ و بزرگوار کو اجر عظیم عطا فرمائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین
والا مرتبت!

اب ہم کو رخصت ہوتے ہوئے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ !

آنکھ میں آنسو ہیں اکہم لراوت کے لئے
دل کے ٹکڑے لائے ہیں نذر عقیدت کے لئے

ہم ہیں :

۱ مولانا محمود علی خاں چشتی صمدی، صدر انجمن اہل سنت و جماعت

۲ مولوی حکیم محمد احمد علوی، صدر مجلس استقبالیہ

۳ (جناب) سید لوصاف نبی جنرل سیکریٹری انجمن اہل سنت و جماعت و صدر شی مسلم لیگ

۴ حکیم قاضی محمد اسماعیل امام جامع مسجد مین پوری

۵ محمد لہ ایم خاں صدر خدام ملت

جملہ ممبران انجمن اہل سنت و جماعت مین پوری

سپاس نامہ کے جواب میں مولانا محمود نے شکریہ ادا کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ موجودہ دور

میں مسلم لیگ کی حمایت کی جائے۔ (۱)

قیام پاکستان کی تاریخ

علماء و مشائخ اہل سنت کی ان تھک اور بے لوث کوششوں سے غلامی کی زنجیر ٹوٹی۔ اسلامیان ہند کو ایک صدی بعد آزادی کا سانس لینا نصیب ہوا۔ وہ لحاظ کیسے دل افروز تھے جب کہ ان حضرات کی کوششیں کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔ مسرت کے ان لحاظ میں بھی یہ حضرات خدا اور رسول کی یاد سے غافل نہ رہے اور یہ کیسے ممکن تھا کہ ان حضرات کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، دن رات غرضیکہ ہر لمحہ اور ہر حرکت ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کریم ﷺ کی رضا جوئی کی خاطر تھا۔

یہ عظیم کی آزادی اور قیام پاکستان کی تجویز کی منظوری (۳ جون ۱۹۴۷ء) کے بعد علماء اہل سنت نے نظم و نثر میں آزادی کے ترانے پڑھے۔ اور جن حضرات کو تاریخ گوئی میں ملکہ حاصل تھا انہوں نے قطعات تاریخ کہے۔ ذیل میں چند تاریخی مادے اور قطعات تاریخ درج ہیں جنہیں مولانا الحاج حامد حسن قادری پروفیسر سینٹ جانس کالج آگرہ نے ترتیب دیا ہے۔ مدوح موصوف حضرت امیر ملت ہمدرد جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے عقیدت مند اور خلیفہ ہیں۔ ان کی روحانی زینت حضرت امیر ملت نے فرمائی۔

”تاریخ اساس نیک پاکستان“

۱۹۴۷ء

”گنتم خیر امت“

۱۳۶۶ھ

ہوا قائم جو پاکستان آخر
 بھلی قسمت تھی ہندوستان کی واللہ
 سمجھتے ہیں اسے وہ معرودہ امن
 جو اسلام اور مسلم سے ہیں اگم
 یہ دنیا کو ہے آزادی کا پیغام
 شب تاریک میں ہے مشعل راہ
 مساوات و اخوت کا علم دار
 سکون و عافیت کا پیش خیمہ
 ریاست کی مثال بے مثال
 سناؤں قادری قرآن سے تاریخ
 سیاست کا زمانے کو نمونہ
 سناؤں اس کی ایک وجہ موجہ
 مسلمانوں کا پاکستان حق تھا
 کہ تھا ارشاد ”کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ“ (۱)

۱۳۶۶ھ

آل انڈیا سنی کانفرنس

اور

ابن سعود

لن سعود اور آل انڈیاسنی کانفرنس

محمد بن عبد الوہاب نجدی ۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ء تا ۱۲۰۶ھ / ۱۷۹۲ء بارہویں صدی کی ابتدا میں پیدا ہوا۔ حضور ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق اس نے ملت اسلامیہ میں انترق و انتشار کا دروازہ کھولا۔ اہل اسلام کے معمولات، جو قرآن و حدیث، تعامل صحابہ و اجماع امت کے مطابق ان میں رائج تھے، اس نے ان کو کفر و شرکت اور بدعت و ضلالت قرار دیا۔ انبیاء و اولیاء، ملائکہ اور صلحاء کی توہین کو رائج کیا۔ اس کے متبعین عرف عام میں وہابی کہلائے۔ اور وہابی کہلانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ (۱)

محمد بن عبد الوہاب نجدی نے اپنے عقائد کی تبلیغ تشدد کے طور پر شروع کی۔ اس نے اپنے سوا باقی تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔ ان کا قاتل اور ان کے مال لوٹنے کو جائز قرار دیا۔ (۲) لن تحیہ کے اس ہمنوائے چند صحابہ کرام کے حرارات کو گروایا۔ مسلمانوں سے قتال شروع کیا۔ اسی عرصہ میں درعیہ کا امیر محمد بن سعود بھی اس کے ہتھے چڑھ گیا۔ لن سعود کی تلوار اور لن عبد الوہاب نجدی کی پر تشدد تبلیغ نے مسلمانوں میں انترق و انتشار کی خلیج کو گور گرا کر دیا۔ چین میں جو حشر مسلمانوں کا ہوا وہی حشر لب نجد و حجاز کے علاقوں میں وہابی کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو وہابی بنانے کے لئے لائنہ لائنہ دولت لٹائی جا رہی ہے۔ (۳)

وہابی تحریک کا علمبردار اور موجود مملکت سعودی عرب کا بانی لن سعود ۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء سے لے کر ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء تک خلافت عثمانیہ ترکیہ اور اس کے حلیفوں سے برسرِ پیکار رہا۔ اس دور ان بد قسمتی سے ترک اتحادی فوجوں کے ساتھ بین الاقوامی جنگوں میں الجھا رہا۔ اور لن سعود کو برطانوی استعمار سے نقد روپیہ اور اسلحہ کی دافر مقدار ملتی رہی۔ لارنس آف عربیہ نے عرب قومیت کے پروپیگنڈا کو خوب ہوا دی۔ ترکوں کی داخلی کمزوری اور وہابی نجدی طاقت کے بڑھنے سے ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء کو تمام جزیرہ عرب پر لن سعود کی سلطنت کا اعلان کر دیا گیا۔ (۴)

(۱) محمد بن الوہاب نجدی، مولفہ شیخ علی بن سلوی مصری (حوتی ۱۲۵۸ھ) ص ۱۳

(ب) محمد بن نجدی، مولفہ محمد بن بنیر نجدی (حوتی ۱۲۸۸ھ) ص ۶-۱۷

(۲) محمد بن الوہاب نجدی، مولفہ شیخ علی بن سلوی ص ۱۹

(۳) نجدی عبد الوہابی تحریک کے عیسائی حاکم معلوم کرنے کے لئے نجد نجد و حجاز، مولفہ مولانا مفتی محمد عبد القیوم بزلوی، مطبوعہ رضابیلی کیشنر لاہور کا مطالعہ ضروری ہے۔

(۴) تاریخ نجد و حجاز، مولفہ مفتی محمد عبد القیوم بزلوی ص ۲۰۳

لن سعود نے اپنے مقبوضہ جات کا نام مملکت نجد و حجاز رکھا

بر عظیم کے مسلمانوں نے لن سعود پر زور دیا کہ وہ سر زمین حجاز میں بادشاہ بنے بلکہ بلاد اسلامیہ کے علماء اور زعماء کے مشورہ سے اس علاقہ کا نگران رہے۔ تمام قبہ جات اور مزارات جو اس نے مسمار کر دیئے تھے انہیں از سر نو تعمیر کیا جائے۔ شروع شروع میں لن سعود مسلمانوں کے مطالبات پورا کرنے کا وعدہ کرتا رہا لیکن آہستہ آہستہ وہ تمام وعدوں سے منحرف ہو گیا۔ (۱) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے تمام مزارات گرا دیئے۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۲ء کو اس نے مطلق العنان بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا اور اپنی سلطنت کا نام سعودیہ عربیہ رکھ دیا۔ (۲)

لن سعود کے حجاز پر قابضانہ قبضہ، ظالمانہ رویہ اور جارحانہ طرز عمل کے خلاف پورے عالم میں بالعموم اور بر عظیم میں بالخصوص شدید رد عمل ہوا۔ علمائے اہل سنت اور مشائخ عظام نے محراب و منبر اور مدرسہ و خانقاہ سے اس کے خلاف اپنی آواز بلند کی۔ چونکہ لن سعود کو برطانوی سامراج کی ہر طرح کی امداد اور حمایت حاصل تھی اس لئے بر عظیم میں برطانوی اقتدار کے دور میں لن سعود کے خلاف آواز بلند کرنا درحقیقت برطانوی سامراج کے خلاف بغاوت کے مترادف تھا۔ مگر علماء حق نے بروقت کلمہ حق بلند کیا۔ اس دور میں غیر مقلدین نے اور اکثر دیوبندی حضرات نے اس کے حق میں تحریک چلائی اور لن سعود کو ”غازی“ تک کا لقب دیا۔

(۱) لن سعود کے وعدوں اور اس سے انحراف کی داستان ہم مکتبہ دیوبند کے قاضی مولانا عبد الماجد دریا بکلو کی قلم سے طبع شدہ شامل کر رہے ہیں اسے پڑھئے اور مسلمان عبرت حاصل کیجئے۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

(۲) تاج محمد و حجاز، مولفہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم بڑلوی، مطبوعہ رضافی کیشنر، لاہور۔ ص ۳۱۱، ۳۱۲

نوٹ: ہر سال ۲۲ ستمبر کو سعودیہ عربیہ میں ”عید الوطنی“ کے نام سے خاوم الحرمین خلافت عثمانیہ ترکیہ سے آزادی کی یاد میں خوشی منائی جاتی ہے۔ یہ ”خوشی کا دن“ سعودی عرب میں ”مملکت سعودیہ عربیہ“ کے یوم تاسیس کے طور پر منایا جاتا ہے۔ عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت کی مخالفت کرنے والی حکومت عید الوطنی کے نام سے سالانہ یادگار منانا کیوں جائز سمجھتی ہے؟

یاد رہے کہ لن سعود کا انتقال ۹ نومبر ۱۹۳۵ء کو ہوا۔

حرمین شریفین اور حجاز مقدس سے اہل سنت والہدے عقیدت رکھتے ہیں۔ اس کی حفاظت اور احترام کی خاطر وہ ہر قربانی کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ تحریک ترک موالات اور ”ہندو مسلم متحدہ قومیت“ کی تشکیل کے لئے ہنگامہ کو ششوں کا دور ہندو مسلم کشیدہ تعلقات اور پھر اسلامیان ہند کے درمیان فرقہ وارانہ اختلافات ایک حقیقت تھی۔ ان کا حل ضروری تھا۔ مگر اہل سنت کے نزدیک حجاز مقدس کی حفاظت اور حالی احترام ان سب سے اہم امر تھا۔ اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولانا سید محمد، محدث کچھو چھو (مدیر ماہنامہ اشرفی، کچھو چھا) کا یہ بیان پڑھنے کے لائق ہے:

”ہم سے کہا جاتا ہے کہ ممبر کرو اور عرب کے قتلوں سے ہندوستان کی سر زمین کو چاؤ۔ یہ مشورہ اس بنا پر ہے کہ مسلمانوں کو روپے دینوں کا تصادم کانگریس کی چول ہلا دے گا اور سورن کا خواب پریشاں ہمیشہ کے لئے گوشہ قبر میں سو رہے گا۔ یہ مشورہ خود کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو لیکن اوس قلب مضطرب کو کیا بھائے جو جہدی فتنہ کو مستیاس کرنے میں ہندوستان کی مصلحتوں کو روڑا نہیں بنا سکتا۔ بلکہ بڑی خوشی کے ساتھ حرمین کے احترام کی خاطر ہندوستان کے عروج کو پھونک دینے کے لئے بلا دلیل تیار ہے۔ اور مصلحت دپالیسی اگرچہ اس کے لئے تریاق عریان ہو، مگر وہ حجازی خار مٹیاں کا شید اس بات پر مجبور ہے کہ وہ ان اجزا کو اپنے لئے سم قاتل بلور کرے۔ (۱)

اس سلسلہ میں زعماء اہل سنت کے کردار کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضافاوری (خلف اصغر و خلیفہ امام احمد رضا قادری مدظلہ العالی) نے ایک وفد کی ترتیب تجویز فرمائی جو حجاز مقدس جا کر اور لمن سعود سے مل کر اسلامیان ہند کے جذبات اس تک پہنچائے اور حجاز مقدس میں ہونے والے مظالم کا تذکرہ کر اسکے۔ وفد کے اخراجات کے لئے خود اپنی جیب سے پانچ سو روپے نقد عطا کئے۔ (۲)

(۱) ماہنامہ اشرفی، کچھو چھا (مطلع فیصل آباد) بحریہ جولائی ۱۴۲۳ھ / دسمبر ۱۹۲۳ء۔ ص ۶

(۲) ماہنامہ اشرفی، کچھو چھا بحریہ جولائی ۱۴۲۳ھ / جنوری ۱۹۲۵ء

نوٹ: حجاز کرام پر لگائے جانے والے سودی حکمرانوں کے جبری ٹیکس کی جس طرح مخالفت کی وہ ان کی کتاب طرد الشیطان سے ظاہر ہے۔ جو جب اور التوائے حج کے سلسلہ میں ان کی کتاب ”تویر الحجۃ بالتواہم الحج“ کو رجحہ و اہرہ جو جب الحجۃ الماخرہ دیکھنے کے لائق ہیں تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: محدث اعظم پاکستان۔ مولفہ فقیر قادری مخی حید۔ جلد اول۔ ص ۹۰

آل انڈیا سنی کانفرنس کے ایک اشتہار نے، جو مارچ ۱۹۲۵ء سے پہلے شائع ہوا، لیکن سعود کے بارے میں یہ تبصرہ شائع کیا:

”مجدی وہابی (لن سعود) کے وظیفہ خوار یا مداح خواہ اخبارات نے کچھ دنوں سے اپنے مرئی یا مدوح کو ”غازی“ لکھنا ترک کر دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ شروع سے ہم لکھ رہے ہیں اور اب معزز اخبارات و کیل امر تسر وغیرہ میں غیر مسلم حکومتوں سے لن سعود کے خفیہ معاہدہ کا راز طشت ازبام ہونے پر مسلم پبلک سے وہ شرما گئے ہیں۔ جی جناب! شریف حسین تو غدار تھائی۔ کو اپنے غازی مدوح کا کیا نام رکھو گے۔ جس نے خفیہ معاہدہ کے ذریعہ آئے دلی ذریات کو بھی غیروں کے ہاتھ رہن کر دیا ہے“ (۱)

شیخ المشائخ مولانا سید علی حسین اشرفی جیلانی زیب آستانہ پکھو چھا مقدسہ ضلع فیض آباد نے آل انڈیا سنی کانفرنس مر لا آباد منعقدہ شعبان ۱۳۴۳ھ / مارچ ۱۹۲۵ء کے خطبہ صدارت میں فرمایا:

”اسی طرح شقی لن سعود کی سفائیوں اور بے حیائیوں کو دیکھ کر ہندی وہابیوں نے مسلمانوں پر فقرے کسے شروع کر دیئے ہیں.....“ (۲)

موصوف الصدر اسی خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

”..... پیارے عزیزو! اگر ہم اسی حالت میں ہوں اور ہم پر قیامت برپا کر دی جائے اور سب سے پہلا سوال یہ ہو کہ اندائے اسلام مملکت اسلامیہ کی دجیلیاں اڑاتے تھے۔ لن سعود مجدی حرم پاک کی بے حرمتیاں اور عتبات عالیہ کو منہدم کرتا تھا۔ عراق اور حجاز یعنی مقدس جزیرۃ العرب کا احترام خطرہ میں تھا۔ ہمارے پردوس میں وہابیوں کا زور شور تھا اور بن کے قتلوں کا بازار گرم تھا..... اس وقت تم نے اے اسلام کے مدعیو!..... بولو کہ تم نے ہمارے بتائے ہوئے طریقہ پر کیا کیا؟.....“ (۳)

(۱) خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری غنی حد۔ مطبوعہ مکتبہ رضویہ، ہجرات (۸) ۱۹۷۹ء۔ ص ۸۳

(۲) ماہنامہ اشرفی، پکھو چھا مقدسہ۔ بحریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ۔ ص ۷

(۳) ماہنامہ اشرفی، پکھو چھا مقدسہ۔ بحریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ۔ ص ۱۰

نوٹ: خطبہ صدارت کا عکس ماہنامہ اشرفی کے حوالہ سے خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس مولفہ محمد جلال الدین قادری میں شامل کر دیا گیا ہے۔

امیر ملت پیر سید جماعت علی، محدث علی پوری نے آل انڈیا سنی کانفرنس مراہ آباد منعقدہ شعبان ۱۳۴۳ھ / مارچ ۱۹۲۵ء کے خطبہ صدارت میں لندن سعود اور اس کے ظالمانہ کردار پر تفصیل سے گفتگو کی۔ آپ کے ارشاد کا ایک حصہ یوں ہے:

”مراہ اور ان اسلام! اور تو مسلمان ہند اپنی نذر دست مصائب قوم کے مقابلے میں فتنہ ارتداد کا سد باب کرنے میں مصروف تھے۔ اور ہر ناگاہان کے زخمی اور مجروح دلوں پر ایک اور کاری زخم لگا (۱) یعنی عرب کی سر زمین اور حرم شریف میں جہاں ہر قسم کا جدال و قتال شرعاً منع ہے جس جگہ داخل ہو جانے والے کے لئے امن کی ضمانت خداوند کریم نے دی، فرمایا ہے:

وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ہزاروں بے گناہ غلامانِ رسول مقبول ﷺ کو تہ تیغ کیا گیا مردوں ہی کو نہیں بلکہ جیسا کہ بعض اخباروں میں درج ہے نجدیوں نے معصوم بچوں، بوڑھوں اور بے گناہ عورتوں کو بھی تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔.....

خدا کی شان! وہ سر زمین مقدس جہاں بال تک کا ثنا، ناخن تک تراشا اور جوں تک مارنا منع ہو، وہاں جو لوگ بے گناہ غلامانِ سرکارِ دو عالم کو ذبح کریں، ان کے اس فعل شنیع و نامشروع کو کچھ لوگ استحسان کی نظر سے دیکھیں اور مبارک باد کے تار دیں، گویا حرم شریف کی بے حرمتی اور شعائر اسلام کی مخالفت کرنے کو جائز قرار دیا جائے۔ افسوس صد افسوس!! (۲)

رئیس المصلحین مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی نے بحیثیت صدر جماعت استقبالیہ آل انڈیا سنی کانفرنس، مراسلہ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ / مارچ اپریل ۱۹۴۶ء میں اپنے خطبہ استقبالیہ میں ارشاد فرمایا:

”جہاز مقدس، جو ہم سنیوں کے ایمانیات کا گوارہ ہے اور جس کے ذرہ ذرہ سے سنیوں کی دینی روایات و ملت ہیں، اُس پر نجدی فتنہ و زلازل کو مسلط کر دیا گیا ہے۔ وہ ارض مقدس اب تک ان فتنوں کا آماجگاہ ہے۔.....“ (۳)

- (۱) فتنہ ارتداد ۱۹۲۳ء عظیم میں شروع ہوا ۱۹۲۳ء میں جہاز میں لندن سعود کی سفایاں عروج پر تھیں۔ انہی حالات کی طرف اشارہ ہے۔ فقیر قادری عفی عنہ۔ فتنہ ارتداد کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: فتنہ ارتداد اور علانیہ حق مولفہ محمد جلال الدین قادری
 - (۲) خطبہ صدارت سید جماعت علی، ۱۹۲۵ء۔ متعدد جہ خطبات اکل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری۔ ص ۲۱۱، ۲۱۲
 - (۳) خطبہ صدارت اکل انڈیا سنی کانفرنس ۱۹۲۵ء۔ مطبوعہ مولو تیار۔ ص ۹۸
- نوٹ: خطبہ مذکورہ خطبات اکل انڈیا سنی کانفرنس مولفہ محمد جلال الدین قادری میں شامل کر دیا گیا ہے۔

آل انڈیا سنی کانفرنس میں منعقدہ اپریل ۱۹۴۶ء میں بے شمار علماء و مشائخ کی موجودگی میں جو قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں وہ جمہور اہل سنت کی آواز تھی۔ ان میں حکومت سعودیہ کے مکروہ عمل سے متعلق قرارداد کے الفاظ یہ تھے۔

”یہ اجلاس حکومت سعودیہ کے اس مکروہ طرز عمل پر کہ وہ حجاز مقدس کے اندر حاضر ہونے والے ان زائرین اور حجاج جو اعتقاد انجیدیوں کے ہم مشرب نہیں ہیں۔ اعتقادی امور کی ادائیگی سے روکے۔ نیز اس رویہ پر کہ حکومت نجدیہ کی طرف سے کھلے ہندوں تحریر اقرار نجدی عقائد نہ رکھنے والوں کو مکروہ الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے، سختی سے احتجاج کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ حرمین الطہیین سے دنیائے اسلام کا جو تعلق ہے اس لحاظ سے حکومت نجدیہ کو یہ حق ہرگز نہیں پہنچ سکتا کہ وہ اپنے مخالف عقائد رکھنے والوں کے ساتھ مذکور بالا طرز عمل اختیار کرے۔“ (۱)

تقسیم ہند سے قبل حکومت سعودیہ نے حج مبارک کے مصارف کی جو تفصیل شائع کی اس میں چھیانوے روپے (۶۶) فیس قریبہ جدہ کے علاوہ مبلغ چار سو چھیانوے روپے آٹھ آنے چھ پائی حج ٹیکس لگانا تجویز ہوا۔ جس کے لواگے بغیر کوئی حاجی ارض مقدس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ۱۹۴۶ء میں پچاس عازمین حج کو جدہ میں صرف اس لئے روک لیا گیا کہ ان کے پاس حج اداکر نے کے لئے رقم نہ تھی۔ (۲)

حج پر کوئی ٹیکس لگانا شریعت کے اصولوں کے منافی ہے۔ ہر حاجی بغیر کسی ٹیکس کی ادائیگی کے حج کر سکتا ہے۔ اس ٹیکس سے مسلمانوں میں پریشانی پھیل گئی۔ اور حجاج کرام کو بار و مصارف کا متحمل بنادیا گیا۔

(۱) خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری مطبوعہ مکتبہ رضویہ، مگرات۔ ص ۲۸

(۲) ہفت روزہ جدید، سکندریہ، ۱۷ ستمبر۔ بحریہ ۲۳ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۲

آل انڈیا سنی کانفرنس کے مقتدر رہنماؤں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے بااختیار حضرات جناب محمد اسماعیل اور لیاقت علی خاں سیکرٹری مسلم لیگ سے اس صورت حال پر مشورہ کیا۔ چنانچہ باہمی مشاورت سے طے پایا کہ ضرورت پاکستان اور حج ٹیکس کی تیز و پابندی پر گفتگو کے لئے ایک وفد تشکیل دیا جائے۔ وفد میں اس امر کا لحاظ رکھا جائے کہ

- ۱ اسے مسائل حاضرہ میں درک ہو اور وہاں کی زبان جانتا ہو۔
- ۲ اپنے مصارف سفر کا خود تکفل ہو۔

اس صورت حال کے پیش نظر حسب ذیل حضرات پر ایک وفد مجاز مقدس بھیجا منظور ہوا:

- ۱ مولانا محمد عبدالحمید قادری بدایونی، ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۲ مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رکن آل انڈیا سنی کانفرنس
- ۳ شیخ عبداللطیف حیدر، سب سب (۱)

اس وفد نے لنن سعود کے پاس جا کر جو تجویز پیش کیں ان کا خلاصہ یہ ہے:

- ۱ کعبہ معظمہ کا دروازہ کھولنے کے بعد حاجی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ملتی جب تک کہ ایک رقم معینہ نہ پیش کر دے اور اس میں شک نہیں کہ یہ طریقہ نہایت نامناسب اور شرعاً ناجائز ہے۔ یہی حال اسلام حجر کے وقت ہوتا ہے۔

- ۲ لنن سعود کے ارادہ طواف بیت اللہ کے وقت پولیس کے سپاہی حجاج و طائفین کو بری طرح جبر و قوت اور غایت بے دردی کے ساتھ مطاف سے نکالتے ہیں اور مطاف کو خالی کراتے ہیں۔

لن سعود کی حفاظت نفس اور شہانہ مقام کے اعتبار سے اگر یہ ضروری سمجھا گیا ہو تو ارادہ طواف کرنے والے لن سعود کے مسجد حرام میں پہنچنے سے قبل ہی مطاف کو خود بخود خالی کر دیں گے۔
۳۔ صفا اور مروہ کے درمیان موٹروں کا ہجوم اور پھر بازار مسلمانوں کی خریداروں کی زیادتی بالخصوص دو سبز ستونوں کے درمیان جہاں حاجی کو دوڑنا پڑتا ہے، سعی کرنے والوں کے لئے انتہائی تکلیف و تشویش کا سبب ہوتا ہے۔ (۱) اس لئے :

۱۔ حج ٹیکس ختم کر دیا جائے۔

۲۔ حجاج کی شکایت سننے اور نگرانی کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر ہو۔

۳۔ مطاف خالی کرانے کا انسداد کیا جائے۔

۴۔ داخلی کتبہ پر ٹیکس اور اسلام حجر کے وقت رشوت کا انسداد کیا جائے۔

۵۔ مسلمانوں میں موٹروں کی بھید بھاڑ اور بھاگ دوڑ کا انسداد کیا جائے۔

اس سلسلہ میں وفد کے اراکین نے لن سعود کو وہ کلمات بھی یاد دلانے جن کی اطلاع دیوان لن سعود کی طرف سے مولانا شوکت علی کو پہلے دی گئی تھی :

”ہم نے حجاز مقدس میں صرف اس لئے دست اندازی کی ہے کہ اسلامی مقامات کو غیر مسلم

داخلت سے محفوظ رکھ کر عبادات میں سہولت بہم پہنچائیں اور حجاج کو آرام دے کر تمام

دنیاۓ اسلام کے اطمینان کا باعث بنیں۔“ (۲)

پھر وفد نے لن سعود کو یہ بھی یاد دلایا کہ لن سعود کی طرف سے مولانا شوکت علی کو اطلاع دی جا چکی ہے :

”قرآن کریم کے ارشاد اور سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے میں تین اعلان کرتا ہوں کہ میں مکہ

معظمہ پر قبضہ کرنے نہیں جا رہا ہوں۔ بلکہ اس ارض مقدس پر قدم رکھنے والوں کو مظالم اور نا قابل

برداشت ٹیکوں کی مصیبت سے نجات دلانے جا رہا ہوں کہ شریعت خداوندی کا احیاء کروں اور اپنے

قوت بازو سے احکام الہی کو نافذ کروں۔“ (۳)

(۱) حرم کی موجودہ توسیع سے پہلے صفا اور مروہ مسجد کی حدود سے الگ تھے۔ آج کل صفا اور مروہ کو مسجد حرام کے ساتھ مل کر دیا گیا ہے اور وہاں سعی بغیر کسی رکاوٹ کے ممکن ہے۔

(۲) ہفت روزہ دیدہ سکندری، رامپور۔ بحریہ ۲۳۔ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۳

(۳) ہفت روزہ دیدہ سکندری، رامپور۔ بحریہ ۲۳۔ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۳

لن سعود نے وفد کو ٹیکس کے بارے میں جو جواب دیا وہ بڑا مضحکہ خیز تھا، جواب یہ تھا: ”میں جانتا ہوں اور قطعاً جانتا ہوں کہ رسوم حکومت اور حرم کی یقیناً حرام ہے۔ یقیناً حرام ہے۔ مگر میں وفد کے ارکان اور دنیائے اسلام سے کہتا ہوں کہ مجھے اس بلا سے چھڑاؤ۔ یقیناً یہ بڑا گناہ ہے جو میرے سر پر ہے مگر میں کیا کروں؟“ (۱)

وفد نے مختلف سوالات و جوابات کے بعد چند تجویز پیش کیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ”عالم اسلام کی ایک منتخب جماعت لن سعود کے احکام و مشورہ سے اس امر پر مامور کی جائے کہ وہ مصالح حرمین کا مطالعہ کرے۔ اقتصادی علم و تجربہ رکھنے والے افراد کو عالم اسلامی سے منتخب کر کے ایسی تبدیلی کمپنی کی داغ بیل ڈالی جائے جس کے حصص تمام عالم اسلامی پر تقسیم کئے جائیں (۲)

اور اس کمپنی کا راس المال ایک ہزار ملین ریال عربی سو کروڑ ہو اور پہلی قسط دس کروڑ عربی ریال رکھی جائے۔ اس کے چند حصے مصالح دینی و عمرانی حرمین شریفین اور میزانیہ جاز کے لئے عالم اسلامی کے حساب پر مخصوص کئے جائیں اور منافع میں بھی ایک خاص حصہ مقرر کیا جائے اگر اس پر عمل کیا گیا تو مملکت سعودیہ بہت جلد مساعادت کی طلب سے مستغنی ہو جائے گی۔“ (۳)

وفد نے جو تجویز پیش کیں حکومت سعودیہ نے اس پر عمل کرنے کا وعدہ کیا تھا مگر معلوم ہوا کہ باوجود وعدے کے اگلے سال ۱۹۴۷ء میں حکومت سعودیہ نے حاجیوں پر دوبارہ ٹیکس لگا دیا (۴)

(۱) ہفت روزہ دبہہ سکندریہ براہپور۔ مجریہ ۲۳۔ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۳

(۲) عالم اسلام کے مشترکہ بینک کی تجویز پر بہت حد میں عمل ہوا۔

(۳) ہفت روزہ دبہہ سکندریہ براہپور۔ مجریہ ۲۳۔ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۳

نوٹ: اسلامی بینک اور حرمین شریفین کے مصالح کے معاہدے کے لئے تجویز اس وقت پیش کی گئی جب سعودی عرب تل کی دولت سے نا آشنا تھا۔ اب تل کی بے پناہ دولت کے باوجود سعودیہ ج پر ٹیکس لگانے کا جو لا نہیں رکھتی۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

(۴) ہفت روزہ دبہہ سکندریہ براہپور۔ مجریہ ۲۳۔ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۳

علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ حج پر ٹیکس لینا حرام ہے۔ فتاویٰ ظہیر یہ میں ہے :

”جو شخص حج پر قدرت رکھتا ہے، اگر حج پر ٹیکس لیا جائے تو اسے حج سے روک دیا جائے،“

اسی پس منظر میں اس وقت بعض علمائے کرام نے حج کی عارضی منسوخی کا حکم دیا۔ (۱)

عالم اسلام میں مسلمانوں کی حالت زار کو بیان کرتے ہوئے آل انڈیا سنی کانفرنس کے خصوصی اجلاس اجیر مقدس منعقدہ رجب ۱۳۶۵ھ ۱۳ جون ۱۹۴۶ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر معظم مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی نے فرمایا :

”مکہ میں فریضہ حج پر ایک ایک ہزار کا ٹیکس لگایا جا رہا ہے۔“ (۲)

حج ٹیکس کے بارے میں مولانا عبدالحامد قادری بدایونی کا تفصیلی بیان ہفت روزہ دبکہ سکندری، رامپور مجریہ ۷ جولائی ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا ہے۔

(۱) ہفت روزہ دبکہ سکندری، رامپور کے مدیر مولانا محمد حسن صادقی نے اپنے ادوارتی نوٹ میں لکھا :

”لہذا اس دور انتشار و کرب میں ہم مسلمان ہندو سے یہ گزارش کیوں نہ کریں کہ جب تک حکومت سعودیہ اس لعنت کو ختم نہ کر دے۔ اس وقت تک احتجاجاً کوئی مسلمان حج کرنے نہ جائے ورنہ کہیں اللہ سعودیہ کو دیکھا دیکھی دوسری حکومتیں بھی اس پر ٹیکس نہ لگادیں اور حج جیسی روح افزا عبادت ایک مومن بن کر رہ جائے۔“

(ہفت روزہ دبکہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۳)

(۲) خطبہ صدارت آل انڈیا سنی کانفرنس اجیر مقدس۔ مطبوعہ مراد آباد

نوٹ خطبہ مذکورہ کا ٹیکس خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری میں شامل کر دیا گیا ہے۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

ایفاء عہد اور سلطان نجد کہتے کیا تھے، اور کرتے کیا ہیں؟

(از جناب مولوی عبدالماجد صاحب دریا آبادی صدر لودھ خلافت کمیٹی)

آج ہندوستان کے طول و عرض میں سلطان لکن سعود کا ہوا خواہ وہ رد مولانا ثناء اللہ امرتسری سے بخدا کر شاہد ہی کوئی ہو۔ آج سے دو برس قبل انہیں مولانا نے اپنے اخبار میں فرمایا تھا:

”امیر نجد نے اپنے ایجنٹ کی معرفت اعلان کیا ہے کہ میری غرض جاز کی مقدس زمین پر قبضہ کرنے کی نہیں بلکہ میں اس کے مالائق حکمرانوں کو نکال کر دنیا بھر کے مسلمانوں کو دعوت دوں گا کہ وہ اپنے نمائندے بھیج کر جاز کا انتظام کریں۔“

(الحدیث۔ ۳ اکتوبر ۱۹۲۳ء)

چند ماہ کے بعد فاضل امرتسری کے الفاظ یہ تھے:

”نجدیوں نے اعلان پر اعلان کیا ہے اور وہی کیا ہے جو مسلمان دنیا خاص کر مسلمان ہندوستان عرصہ سے چاہتے تھے کہ مکہ معظمہ کی خدمت میں تمام مسلمان برادر حصہ دار ہوں۔ اس قسم کا اعلان امیر نجد نے خاص مکہ معظمہ کی تقریر میں کیا۔“ (الحدیث۔ ۳۰ جنوری ۱۹۲۵ء)

ایک اور شہادت انہیں پور کوٹہ کی ملاحظہ ہو:

”سلطان نجد اپنے سابقہ اعلان پر قائم ہیں کہ میں خطہ پاک جاز پر حکومت کرنے نہیں آیا۔ بلکہ اس کو ظالموں کے پنجہ سے چھڑا کر مسلمان دنیا کے حوالے کرنے آیا ہوں۔“

(الحدیث۔ ۲۹ مئی ۱۹۲۵ء)

دسمبر ۱۹۲۵ء میں فاضل موصوف نے ایک، مستقل رسالہ مسئلہ جاز پر شائع فرمایا تھا اس میں یہ سوال کر کے کہ جاز کی خدمت آئندہ کس کے سپرد ہونی چاہیے، الفاظ ذیل سپرد قلم فرمائے تھے:

”اب ایک صورت باقی ہے جس پر جمہور مخالفوں کی طرف سے زور دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جاز میں کسی خاص شخص یا قوم کی حکومت نہ ہو، بلکہ دنیائے اسلام کے سب مسلمان خدمت کریں

یعنی اسلام جمہوری حکومت ہو۔“ مخالفین کی یہ تجویز ان کی تجویز نہیں بلکہ خود سلطان لن سعود کی پیش کردہ تجویز ہے۔ جس روز انہوں نے تسخیر حجاز کا تہیہ کیا اس روز یہ اعلان کر دیا تھا کہ میں حجاز پر حکومت کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ بلکہ ظالموں، سفاکوں سے پاک کرنے چلا ہوں بعد اس کے میں موتمر اسلامی کانفرنس بلاؤں گا۔ جو بھی وہ انتظام کرے گی اس کی پابندی ہوگی۔“

(مسئلہ حجاز پر نظر۔ صفحہ ۲۱، ۲۲)

سلطان نجد کے اس وقت دوسرے بڑے سرگرم وکیل وحامی، ہمدرد و خواہ مولوی ظفر علی خان صاحب ہیں۔ دسمبر ۱۹۲۳ء میں صوبہ پنجاب خلافت کانفرنس کا جو اجلاس انہی کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا اور جس میں بہت سے وہ حضرات بھی شریک تھے جو باوجود غیر مقلد ہونے کے آج سلطان کے مقلد بنے ہوئے ہیں۔ اس کانفرنس میں سب کی اتفاق رائے سے جو تجویز پاس ہوئی تھی وہ حسب ذیل الفاظ میں تھی :

”اس اجلاس کی رائے میں ارض پاک حجاز میں موتمر اسلام کے مشورہ سے خلفائے راشدین کے آئینہ حسنہ کے مطابق نظام حکومت قائم کیا جائے۔ یہ اجلاس سلطان نجد کو مبارک باد دیتا ہے کہ ممدوح نے امتاء سے لے کر اب تک ہر اس امر کا اعلان کیا ہے کہ وہ حجاز میں اپنی یا کسی اور کی ذاتی حکومت قائم کرنی نہیں چاہتے بلکہ ہمیشہ کے لئے ارض پاک کو سلاطین کی حکومت سے نجات دلا کر سب کی گردنوں کو شریعت اسلام کے سامنے جھکانا اور حکومت حجاز کو موتمر اسلام پر چھوڑنا چاہتے ہیں۔“

خود زمیندار کو سلطان ہی کے مواعید کی بنا پر اس بین الملی موتمر اسلامی کے انعقاد اور آپ کے ذریعے سے حکومت حجاز کی ضرورت متعین ہونے کا کمال اشتیاق و انتظار تھا۔

”جدہ کی تسخیر کے بعد عالم اسلام کا سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہیے کہ جلد سے جلد کہ معظمہ میں بین الملی اسلامی موتمر منعقد کی جائے اور اس میں مستقبل حجاز کا فیصلہ کیا جائے۔ موتمر کے سامنے

سب سے بڑا اور سب سے پہلا کام یہ ہو گا کہ حجاز کے آئندہ نظام حکومت کی صورت کیا ہو۔ عام رائے جمہوریت کے حق میں ہے اور سلطان ابن سعود غازی مکہ معظمہ میں حجازی مجلس شوریٰ قائم کر کے جمہوریت کی طرف قدم اٹھا چکے ہیں۔ موتر جلد منعقد ہونی چاہئے۔ اس میں سب سے پہلے حجاز کے آئندہ نظام حکومت کا فیصلہ ہونا چاہئے۔“

(زمیندار۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۵ء)

”ہم حجاز میں اسلامی جمہوری حکومت کے خواہاں ہیں۔ سلطنت قائم کرنی نہیں چاہتے۔ ساری دنیائے اسلام مل کر شریعت کے قوانین اور امت کے مصالح کے لحاظ سے حجاز کے لئے ایک ایسا نظام حکومت مرتب کرے۔“

(زمیندار۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

”اس کی صورت یہ ہے کہ جدہ جلد فتح ہو جائے۔ اس کے بعد سلطان سے ایفاء عہد کا مطالبہ کیا جائے۔“

(زمیندار۔ ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

”مولانا حسرت موہانی کوئی ایسی طاقت نہیں جو حجاز کو غداروں کے تسلط سے محفوظ رکھنے کی ضامن بن جائے۔ ہم آج سلطان ابن سعود کی تائید چھوڑ کر حجاز کی مقدس امانت اس حکومت کی حفاظت میں دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے اتحاد و ارتباط کی خاطر یہ بے انصافی گوارا کی جاسکتی ہے۔“

(ایضاً)

۵ دسمبر ۱۹۲۴ء کو مولانا محمد علی نے جامع مسجد دہلی میں تقریر فرمائی تھی۔ اس میں ارشاد

ہوا تھا:

”لبن سعود نے مکہ معظمہ پر حملہ کرتے وقت اس کا صاف اعلان کر دیا ہے کہ ان کا مقصد مکہ معظمہ میں کوئی سلطنت قائم کرنے کا نہیں۔ بلکہ اس معاملہ کے تصفیہ کا حق جمیع مسلمانانِ عالم کو حاصل ہے۔“

(ہمدرد۔ ۷ دسمبر ۱۹۲۴ء)

شاہ فہل مصری کے بچے ہوئے وفد حجاز کی جور پورٹ وسط اکتوبر ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئی تھی اس کی عبارت ملاحظہ ہو :

”سلطان لن سعود نے حجاز پر قابض ہونے کے ارادہ سے قطعاً انکار کیا اور کہا کہ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ سر زمین حجاز کو ہاشمیوں سے نجات دلائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مسلمانان عالم شاہ فہل کی سرپرستی میں ایک کمیشن حجاز بھیج کر اس امر کی تحقیقات کر سکتے ہیں کہ اہل حجاز کے حکمران بنانا چاہتے ہیں۔“
(مرد۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

مولانا ابوالکلام نے جب حیثیت صدر خلافت کا نفوس دہارہ حکومت حجاز سلطان کے مسلک کی جو توضیح کی تھی وہ الفاظ میں در حسب ذیل ہے :

”سلطان لن سعود نے حجاز کو زیر تصرف رکھنے کا ارادہ کبھی نہیں کیا۔ بلکہ ان کا دعویٰ ہے کہ شریعی حکومت سر زمین عرب کے لئے ایک مصیبت ہے۔ لہذا جب حیثیت مسلمان اور عرب ہونے کے میں نے شریف علی کو نکال دیا۔ جس دن عالم اسلام کی کوئی نمائندہ جماعت کہہ دے گی کہ تمہارا وقت ختم ہو چکا ہے میں حجاز سے نکل جاؤں گا۔“
(زمیندار۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۵ء)

خلافت کمیٹی نے سلطان کی جب تائید کی ان کی فتوحات پر جب جب مبارک باد پیش کی ہمیشہ یہی سمجھ کر کی اور اسی نیت سے کی کہ سلطان موتمر اسلامی کے لئے راستہ صاف کر رہے ہیں اور حکومت حجاز کو جائے اپنے ہاتھ میں لینے کے، اس کا فیصلہ عالم اسلام پر چھوڑنے والے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء میں مرکزی خلافت کمیٹی نے جو تجویز اس بارے میں منظور کی اس کی تشریح میں مولانا شوکت علی فرماتے ہیں :

”حجاز میں کسی بادشاہ امیر یا شریف کی منجائش نہیں۔ وہاں شرعی اسلامی حجازی حکومت ہو، جس کے حجاز کے منتخب شدہ بھائی موتمر اسلامی کی عمرانی اور امداد سے چلائیں۔ جس کے معنی صریحاً یہ ہیں کہ ہم کو سلطان لن سعود کی حکومت حجاز قبول نہ تھی۔“
(خلافت۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۲۵ء)

اخبارات خلافت، ہمدرد کے ایڈیٹوریل حصوں میں بڑی کثرت سے اس خیال کو دہرایا گیا ہے۔ خلافت کانفرنس کانپور کے موقع پر سلطان نجد کی تہنیت کی جو تجویز مولانا حسین احمد صاحب کی تحریک اور غازی عبدالرحمن، مولوی ظفر الملک صاحبان کی تائید سے پاس ہوئی، اس کا آخری جزو یہ تھا :

”یہ کانفرنس اس مسلک پر اپنا پورا اطمینان و اعتماد ظاہر کرتی ہے، جو حجاز کے مستقبل کی نسبت سلطان موصوف اپنے تمام اعلانات میں ظاہر کر چکے ہیں اور امید کرتی ہے کہ تمام عالم اسلامی ان کی دعوت پر لبیک کہے گا اور حجاز کے مستقبل کے فیصلے کے لئے بین القومی موتمر اسلامی جلد از جلد منعقد ہوگی۔“

یہاں تک تمام تصریحات، سلطان کے دوستوں، ہمدردوں اور خواہواہوں کی زبانی ہے۔ اب بالواسطہ نہیں، براہ راست سلطان کے عہد و بیان ملاحظہ ہوں۔

اکتوبر ۱۹۲۳ء میں جب مکہ معظمہ پر حملہ کی غرض سے سلطان روانہ ہوتے ہیں تو حسب ذیل تقریر تمام اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ میں اس کے الفاظ ”اہل حدیث“ سے نقل کرتا ہوں۔

(۵/ دسمبر ۱۹۲۳ء)

میں مکہ معظمہ پر قبضہ کرنے نہیں جا رہا ہوں۔ بلکہ اہل مکہ کو گرانبار ٹیکسوں اور حکومت ہاشمیہ کے مظالم سے نجات دلانے جا رہا ہوں۔ مکہ معظمہ کو بین الاقوامی مرتبہ حاصل ہے اس لئے وہاں کی پالیسی کی بنیاد دنیائے اسلام کی رضائے عامہ پر ہوگی۔ موتمر اسلامیہ کا انعقاد مکہ معظمہ میں ہوگا۔

چند ہفتوں کے بعد جب مظفر و منصور، کامیاب و فتح مند ہو کر سلطان مکہ معظمہ کے اعیان اشرف کے سامنے تقریر ارشاد فرماتے ہیں۔ اس کی رپورٹ ہمیں ”اہل حدیث“ ہی سے مل جاتی ہے۔

(۲۳/ جنوری ۱۹۲۵ء)

”اس جنگ سے مقصد یہ نہیں کہ نجد کے ملک میں جدید ملک کا اضافہ کیا جائے بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ اللہ کے دین کو بلند کیا جائے۔ انشاء اللہ ہماری فوجیں بہت جلد مکہ معظمہ اور حجاز سے رخصت ہو جائیں گی اور یہاں ایک ایسی عمدہ اور ترقی پزیر حکومت قائم کی جائے گی جو حجاز کی خوش حالی کی ضامن ہو۔ عالم اسلام کو اس پر اعتماد ہو اور تمام دنیا کے مسلمان اس پر اعتماد کریں۔ میں نہایت وثوق کے ساتھ اس حقیقت کا اعادہ کرتا ہوں کہ میرا مقصد توسیع سلطنت نہیں۔ ہاں ہمارا مقصد صرف اعلائے کلمۃ الحق ہے۔“

خط کشیدہ عبارتوں کے بعد کیا کسی مزید ضمانت نامہ کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ اگر انہیں اعلانات کو پڑھ کر ہم خادمان خلافت سلطان لکن سعود کی تائید کرنے لگے تھے۔ تو کیا اس پر بھی عالم الغیب والشمادۃ کے دربار میں ہم سے مواخذہ ہوگا؟ ستمبر ۱۹۲۵ء میں جب ہندوستان میں ریونیو نرکاوہ مشہور تار مسجد نبوی پر گولہ باری سے متعلق موصول ہوا ہے اور ملک میں ایک ہلچل پڑ گئی ہے۔ اس وقت کو نسل آف اسٹیٹ اور اسمبلی مسلمان ممبروں نے ایک تار تحقیق حال کے لئے سلطان کی خدمت میں روانہ کیا تھا۔ اس کے جواب میں سلطان کا جو مکتوب بذریعہ حکومت ہند موصول ہوا تھا اس کی عبارت ملاحظہ ہو :

”ہرگز ہرگز ہماری قوم کا ارادہ حرمین شریفین پر تسلط کرنے کا نہیں ہے۔ ہمارا ارادہ اعلائے کلمۃ اللہ اور نشر سنت نبوی کے سوا نہیں ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ مطمئن ہو جائیں گے اور نیز ہمارے ہندی مسلمان بھائیوں کو سمجھا دیں گے کہ ہم اس طرح اپنے عہد و بیان پر قائم ہیں جیسا کہ اللہ سے اور مسلمانوں سے ہم معاہدہ کر چکے ہیں اور مسلمانان عالم و علماء محققین کے مقاصد سے باہر نہیں ہو سکتے۔“

اس قدر واضح تصریحات ہیں کسی تمبرہ و حاشیہ آرائی کی محتاج ہیں؟ کسی بغیر بدگمانی کی معصیت میں پڑے ہوئے اتنے واضح بیانات پر بے اعتباری ممکن تھی؟ ۸۔ ربیع الاخر ۱۳۴۲ھ

۲۷ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو سلطان نے جو اعلان عام مسلمان عالم کے نام شائع فرمائے ہیں، اس کی عبارت سب سے زیادہ قابل دید ہے۔ لہذا ہوتا ہے :

”میں اس ذات پاک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے حجاز پر تسلط اور قبضہ کا کبھی ارادہ نہیں کیا۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ حجاز میرے ہاتھ میں اس وقت تک ایک امانت ہے، جب تک حجازی اپنے میں ایک ایسا حاکم منتخب کر لیں جو عالم اسلامی کی رائے کے سامنے سرنگوں اور اقوام اسلام اور ان اقوام کی زیر نگرانی ہو جنہوں نے مسلمان ہند کی طرح غیرت ملی اور حمیت دینی کا ثبوت دیا ہے۔ ہم ایک استثناء عام نکالنے والے ہیں جس میں دنیا کے مسلمانوں سے حاکم حجاز کے متعلق رائے لی جائے گی کہ کس شخص کو مندوبین عالم اسلام کی نگرانی میں حاکم ہٹایا جائے۔“

(رد۔ ۱۴۱۳ھ / دسمبر ۱۹۲۵ء)

کیا اس سے زیادہ موکد و صریح و قطعی وعدہ کسی مسلمان کے لئے، کسی انسان کے لئے ممکن تھا؟ فرنگی سلطنتوں کے مدبرین و سیاستمداران، جو وعدہ خلافیوں میں ضرب المثل کا درجہ رکھتے ہیں، کیا ان میں بھی کسی نے قطعیت، اس وضاحت، اس صراحت کے ساتھ اللہ کو اپنی جموئی گواہی میں پیش کرنے کی جرأت ہوئی ہے؟ یا یہ امتیاز دنیا کی تاریخ معلوم میں، اس مسلمان، اس قبیح مسلمان، اس پابند شریعت مسلمان، اس اللہ کے گھر میں بسنے والے مسلمان کے لئے مخصوص رہے گا؟

اس مضمون میں صرف ملوکیت سے بہتری و تہذیبی سے متعلق سلطان کے مواعید کا ذکر کیا گیا ہے۔ باقی مدینہ منورہ کی حرمت لٹوٹا رکھنے، دوسرے اسلامی فرقوں کے ساتھ روا داری برتنے، گرائی ہوئی عمارتوں کو از سر نو بنوادینے وغیرہ کے متعلق سلطان کے جو صریح وعدہ تھے، ان کے تذکرہ کے لئے علیحدہ صحبت کی ضرورت ہے : (۱)

(۱) ماہنامہ صوفی پٹری ایماء الدین (موجودہ مہزی ایماء الدین) بحریہ وسیع الاول ۱۳۳۵ھ / ستمبر ۱۹۲۶ء۔ ص ۹۶

آل انڈیا سنی کا نفرنس

اور

مظلومین بہار

کہتا ہے صوبہ بہار سلام

از حضرت ناصر الاسلام مولانا عبدالسلام قادری باندوی
ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس

| | |
|-------------------------------|-----------------------------|
| اے رسولوں میں افتخار سلام | بزم مولیٰ کے تاجدار سلام |
| اور نچھاور میں بے شمار سلام | آپ پر صدقے لاکھ بار درود |
| بے قراروں کو دے قرار سلام | ہے بہت مضطرب تیری اُمت |
| ٹوٹے ہیں ہم پہ کوہسار سلام | آفت ارضی و سماوی کے |
| تیری اُمت ہے دلِ فگار سلام | نغم اُمت میں رونے والے رسول |
| ہم ہوئے جاتے ہیں شکار سلام | ہر طرف سے ہے ترغہ اعدا |
| کہتا ہے صوبہ بہار سلام | ہوئے لاکھوں شہید تیرے غلام |
| دورِ غم کھجے غم گسار سلام | دستگیری ہو یا رسول اللہ |
| شانہ زلف سے سنوار سلام | انتشارِ قلوبِ مسلم کو |
| ہوویں کفارِ شرِ مسار سلام | فاتحِ بدر دے فتح ہم کو |
| ہند میں دیجے اقتدار سلام | فتحِ مکہ کا صدقہ پاکستان |
| تم پہ کرتے ہیں جانِ نثار سلام | بد ہیں آفت مگر نہیں باغی |
| شبِ امرا کے شہسوار سلام | ہم کو بامِ عروج پر پہنچا |
| بھیجا جب رتبے بار بار سلام | کیوں نہ بھیجے سلام عبد سلام |

فسادات صوبہ بہار کے شہد آؤر مظلومین

کے لئے آل انڈیاسنی کانفرنس کی اعانت

بر عظیم میں عبوری حکومت ۱۹۴۶ء کے دوران ملک بھر میں مسلمانوں پر حملوں اور قتل و غارت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ پنجاب اور بہار کے مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ ہندوؤں کے گروہ جو ہزاروں پر مشتمل ہوتے تھے مسلمانوں کے دیہات اور محلوں پر حملے کرنے لگے۔ ایک اندازے کے مطابق صرف ایک ماہ میں صوبہ بہار میں پچاس ہزار مسلمان قتل کر دیئے گئے لوز خیموں کی تعداد کا کوئی شمار نہیں۔ ڈیڑھ لاکھ مسلمان وطن سے بے وطن کر دیئے گئے۔ ان مقتولوں، زخمیوں اور بے گھر مسلمانوں پر جو مظالم کئے گئے ان کی تفصیل سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ (۱)

ایسے حالات میں صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم اعلیٰ آل انڈیاسنی کانفرنس نے ایک مراسلہ کے ذریعہ ملک بھر میں سنی کانفرنس کی شاخوں کو ہدایت کی کہ صوبہ بہار کے مظلومین کی بھرپور مالی اعانت کریں۔ آپ کا مراسلہ اخبارات میں بھی شائع ہوا ذیل میں آپ مذکورہ مراسلہ پڑھیں اور آپ کا احساس ذمہ داری ملاحظہ فرمائیں۔

”میں تمام صوجات کی سنی کانفرنسوں کے اعلیٰ عہدیداران سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ صوبہ بہار اور دیگر صوجات کے شہیدانِ ظلم و جفا کے لئے قرآن کریم اور کلمے شریف کا ختم کر کے ایصالِ ثواب کریں اور جو مظلومین اس وقت مصیبت کی حالت میں ہیں ان کی امداد و اعانت کے لئے حوصلہ مندی کے ساتھ چندے کر کے روپیہ بھیجیں۔ یہ یاد رہتا چاہیے کہ سنی کانفرنس کے رکن اعظم ملک العلماء مولانا شاہ ظفر الدین صاحب پروفیسر مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ خاص ایسے مقام (پٹنہ) میں مقیم ہیں جہاں ہزار ہا خانماں برباد مسلمان پناہ گزین ہیں۔ ان کے ذریعہ سے روپیہ مظلومین کی امداد میں خرچ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی ذریعہ مناسب معلوم ہو تو اس سے کام لیا جائے۔ میں منتظر ہوں کہ ملک کی سنی کانفرنسیں ان خدمات میں اپنی اہم و العزیز کا کس طرح اظہار کرتی ہیں؟

محمد نعیم الدین ناظم اعلیٰ آل انڈیاسنی کانفرنس مراد آباد (۲)

(۱) تاریخ تقریب پاکستان، مولفہ پیام شاہچندری۔ ملبورہ انجمن حمایت اسلام لاہور (۱۹۷۷ء) ص ۳۴۸

(۲) ہفت روزہ ہدیہ سکندری، رامپور۔ بحریہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

مصیبت زدگان بیمار کی امداد بے خانماں خاندانوں کی آباد کاری

مولانا محمد عمر نعیمی نائب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد کی اطلاع کے مطابق، سنی کانفرنس مراد آباد کی طرف سے حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس متارنخ ۲۔ جنوری ۱۹۳۷ء مبلغ چار سو روپیہ کی رقم بذریعہ جمعہ حضرت ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین صاحب بیماری پروفسر ٹمس الہدئی کالج پٹنہ کی خدمت میں مصیبت زدگان بیمار کی اعانت کے لئے ارسال کی گئی ہے اور جناب ممدوح سے یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ جو مظلومین بے کس و نادارہ گئے ہیں۔ خواہ مرد ہوں یا عورتیں یا بچے، انہیں ایک محدود تعداد میں یہاں بھیج دیا جائے ان کا انتظام کر لینے کے بعد پھر دوسری جماعت طلب کی جائے گی۔ (۱)

ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ جمہوریت اسلامیہ سنی کانفرنس مراد آباد نے لہذا کی طور پر بیمار کے بچیس (۲۵) اور گڈھ میٹیر کے دس (۱۰) بے کسوں کی آباد کاری کے لئے مولانا ظفر الدین بیماری سے آمادگی ظاہر کی۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کی ریلیف کمیٹیوں سے درخواست کی گئی ہے کہ اپنی تمام اطلاعات متعلقہ آباد کاری بے کس بیمار وغیرہ صدر دفتر مراد آباد میں روانہ کریں، نیز جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں ان شہداء کے لئے قرآن خوانی اور ایصال ثواب کی محفلیں منعقد کی گئیں۔ (۲)

پٹنہ سے مولانا محمد ظفر الدین بیماری کے ایک مکتوب بنام صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین سے معلوم کہ مذکورہ بالا رقم انہیں موصول ہو گئی ہے اور انہوں نے یہ رقم مظلومین کی حالی میں جناب سید صبح الحق سجادہ نشین خانقاہ عمادیہ صدر سنی کانفرنس پٹنہ اور مولانا سید ابوسلمان محمد عبدالمنان مدرس لولہ مدرسہ محمدی جان، نائب ناظم، مولانا سید عاشق حسین نائب صدر سنی کانفرنس

(۱) ہفت روزہ دب سکتوری برائے پور۔ بحریہ ۱۰۔ جنوری ۱۹۳۷ء۔ ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر۔ بحریہ ۲۱/۲۸۔ جنوری ۱۹۳۷ء۔ ص ۱۱

(۲) (۱) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر۔ بحریہ ۲۱/۲۸۔ جنوری ۱۹۳۷ء۔ ص ۱۱

(ب) ہفت روزہ دب سکتوری برائے پور بحریہ ۷۔ فروری ۱۹۳۷ء۔ ص ۸

بانگی پور اور دیگر ممبران کے مشورہ سے خرچ کی ہے۔ (۱)

آل انڈیا سنی کانفرنس کی اپیل پر سب سے پہلے جناب مولانا وحی احمد صدر سنی کانفرنس سری حیدر پور خلع موئیر نے لبیک کہی اور مبلغ پچیس روپے کا عطیہ بطور امداد مظلومین بہار سال کیا۔ (۲)

مظلومین بہار کی مالی امداد کے لئے

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی محدث علی پوری کا اعلان

”میں اپنے جملہ مریدوں اور معتقدوں کو بذریعہ اعلان ہذا واضح کرتا ہوں کہ وہ سب ایک مرکز پر اپنا تمام چندہ پتہ ذیل پر سینٹھ احمد الدین صاحب پشتر تحصیل دار گجرات کو، جنہوں نے اپنے ذاتی چندہ ساڑھے پانچ ہزار روپیہ کے علاوہ ایک لاکھ روپیہ اور بنا کر قائد اعظم صاحب کو بھیجنے کا عزم کیا ہوا ہے اس کار خیر میں بھیج کر ثواب دارین حاصل کریں۔

جو حضرات پانچ سو روپیہ چندہ دیں گے۔ ان کو میں سنہری تمغہ، جس پر کلمہ شریف ثبت ہو گا اپنی طرف سے دوں گا۔ میرا کوئی مرید کم از کم ایک روپیہ چندہ سے خالی نہ رہے۔ پتہ یہ ہے جس پر روانہ کیا جائے۔

سینٹھ احمد الدین بہار ریلیف اکاؤنٹ بھارت پبک
یا پنجاب نیشنل بینک گجرات، پنجاب (۳)

(۱) ہفت روزہ دبہہ سکندری برامپور بکریہ ۷۔ فروری ۱۹۴۷ء ص ۷

(۲) ہفت روزہ دبہہ سکندری برامپور۔ بکریہ ۷۔ فروری ۱۹۴۷ء ص ۷

(۳) ہفت روزہ الخلیج، امرتسر۔ بکریہ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۴۶ء ص ۱۱

آستانہ بلبا فریدی رجب پور ضلع مراد آباد پر شہدائے بہار و گڈ مختسیر
کی یاد میں بہار ریلیف فنڈ میں نذر سجادہ کا ۱۰/۱۱ اگر ال قدر عطیہ

حسب روایات سابقہ رجب پور ضلع مراد آباد میں حضرت شاہ بہاؤ الدین معروف
بلبا فریدی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک ۷ تا ۹ جون ۱۹۴۷ء منعقد ہوا۔ عرس
مبارک کی تقریبات حسب دستور خیر و خوبی سے انجام پائیں۔

صاحب سجادہ خواجہ معین احمد صامدی فریدی نے نہایت عاجزی سے شہدائے
بہار اور گڈ مختسیر کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ بے کس مظلومین کی اعانت کے لئے
حاضرین سے وعدہ لیا۔ اور نذرانہ میں حاصل ہونے والی کا ۱۰/۱۱ حصہ قائد اعظم کے بہار
ریلیف فنڈ میں عطا کیا۔ اس طرح آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک کے مطابق کسی سجادہ
نشین کی طرف سے ملنے والی امداد میں سے یہ رقم قابل ذکر ہے۔ (۱)

مظلومین بھار کی امداد

فدائے قوم حاجی سیٹھ احمد الدین گجرات نے پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) روپے کی رقم بھار ریلیف فنڈ میں گذشتہ پندرہ یوم میں (نومبر ۱۹۳۶ء) کے اندر حبیب بینک دہلی کو ارسال کی جس کا اجمالی حساب یوں ہے

- (۱) معروف شی مسلم لیگ گجرات جس کے وہ سکریٹری بھی ہیں بشمول اپنے ذاتی چندہ ساڑھے پانچ ہزار روپیہ کے۔ ۱۰,۰۰۰
 - (۲) اپنے چار چچا زاد بھائی پسران حاجی محمد الدین گجرات، از بسبب سن و کلکتہ ۱۲,۰۰۰
 - (۳) اپنی اور ری انجمن اصلاح خواجهگان بسبب کا چندہ ۱۵۰۰
 - جو بسبب سن میں کاروبار کرتے ہیں۔ ۱۵۰۰
 - (۴) اپنے متفرق احباب کا چندہ ۱۵۰۰
- (۱) ۲۵۰۰۰ میزان

مصیبت زدگان بھار کے لئے چندہ

جناب حکیم سید بھار شاہ ناظم سنی کانفرنس ضلع گجرات، پنجاب کی اطلاع کے مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۳۶ء کو نماز جمعہ کے بعد مسجد حاجی پیر شمس میں مولانا سید محمود شاہ نائب صدر سنی کانفرنس ضلع گجرات نے مسلمانان صوبہ بھار کے مصائب پر روشنی ڈالی۔

لوہے کسوں کے لئے چندہ کی اپیل کی۔ چنانچہ حاضرین نے چندہ دیا۔ چندہ کی یہ رقم (تقریباً ڈیڑھ سو روپے) شی مسلم لیگ کے دفتر میں جمع کروادی گئی تاکہ وہ اس رقم کو مظلومین بھار کی اعانت میں صرف کریں۔ آخر میں شہداء کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ (۲)

(۱) ہفت روزہ الفیہ، ماہ قمر۔ بحریہ ۱۳۵۷ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۱۱

(۲) ہفت روزہ ہندوستان، سکندریہ، ۲ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۴

مظلومین بیمار کی امداد منجانب سنی کانفرنس اور ضلع اعظم گڑھ
جناب حبیب الاسلام نسیم ناظم سنی کانفرنس اور ضلع اعظم گڑھ کی اطلاع کے مطابق سنی کانفرنس
اور نے ۲۱ نومبر ۱۹۳۶ء کو مبلغ دو سو چالیس روپے بذریعہ ڈرافٹ نمبر ۲۶۵۴۳۲ بمقام ایجنٹ
حبیب بینک چاندنی چوک دہلی، قائد اعظم فنڈ میں روانہ کئے گئے۔ نیز سنی کانفرنس اور کی طرف
سے حج اقوام عالم، خصوصاً جمیع افراد ہند سے مظلومین بیمار کی مالی اعانت کے لئے اپیل کی گئی۔ شہداء
کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ مسلمانوں سے اپیل کی گئی۔ شہداء کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔
مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ امن کی حالی کے لئے ہر ممکنہ کوشش کریں۔ (۱)

آل انڈیا قادری مشن سلور جوبلی

یعنی کل ہند مجلس غرباء مسلمین کا جشن سیمیں

بمبئی، کلکتہ، احمد آباد، گجرات، خصوصاً محشر ستان بیمار کو سامنے رکھ کر ملاتوی کر دیا گیا۔
جناب احمد ای۔ گھانچ۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ پیکنڈا سیکریٹری آل انڈیا قادری مشن
سلور جوبلی کمیٹی، کراچی کی اطلاع کے مطابق سندھ سنی کانفرنس کراچی کے عظیم الشان اجلاس میں
مولانا شاہ عبد العظیم صدیقی قادری میرٹھی اور مولانا عبدالحامد قادری بدایونی پر پیکنڈا سیکریٹری آل
انڈیا سنی کانفرنس کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا گیا تھا۔ اس سپاس نامہ میں ظاہر کیا گیا تھا کہ آل
انڈیا قادری مشن کی سلور جوبلی عنقریب منائی جائے گی۔ لیکن شو منی قسمت کہ مسلم خون کی اِرد زانی،
مسلم بستیوں کی تباہی، خانہ بربادی، بے گناہ خور و سال جوں بڑھوں، جوان ہزار ہا مرد و عورتوں کی
شہادت کی خبر وحشت اثر سن کر یہ مسرت غم جان گداز سے بدل گئی۔ اور سلور جوبلی کمیٹی نے اپنی
مینگ میں جشن کو ملاتوی کرنے کی قرارداد منظور کر لی۔ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ نیز سلور جوبلی پر
خرچ ہونے والی رقم کا ٹھیکہ دار، مالی اسٹیٹ کے ساڑھے چار ہزار روپے اہل سنت و جماعت غریب
و نادار مسلمانوں کی اولاد کی تعلیم و تربیت کے لئے منظور کئے گئے۔ (۲)

(۱) ہفت روزہ بدیع سکندری راولپنڈی۔ مجریہ ۲۔ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۴

(ب) ہفت روزہ انصاف، امرتسر۔ مجریہ ۱۳۔ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۱

(۲) ہفت روزہ بدیع سکندری راولپنڈی۔ مجریہ ۲۔ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۵

آل انڈیاسنی کانفرنس

اور

مسلم زکوٰۃ ایکٹ

مسلم زکوٰۃ ایکٹ

مسلمانوں پر ایک نئی مصیبت

صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم اعلیٰ آل انڈیاسنی کانفرنس کارڈ عمل شیخ مسعود الزمان ممبر لجنس لینڈ اسبلی صوبہ یو۔ پی نے مسلم زکوٰۃ ایکٹ کے عنوان سے ایک مسودہ قانون منظوری کے لئے اسمبلی میں پاس کیا۔ جس کی رو سے صاحب نصاب مسلمانوں سے زکوٰۃ جبراً وصول کی جائے گی اور گورنمنٹ اپنی مرضی سے اسے خرچ کرے گی۔ اس مسودہ قانون کے خلاف مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے اس مسودہ قانون کے مضمرات کے پیش نظر اپنے قلبی قلق واضطراب اور ردِ عمل کا اظہار ایک مراسلہ کی صورت میں کیا۔ جسے دبہ سکندری، رامپور نے اپنے لواریٹی نوٹ اور تائید سے شائع کیا۔ حضرت صدر الافاضل کی تجویز کے مطابق آل انڈیاسنی کانفرنس کی شاخوں نے ملک بھر سے احتجاج کا مظاہرہ کیا۔ ذیل میں حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب درج ہے :

مکرمی۔ السلام علیکم۔ مزاج مہدک خیر باد !

ایک نئی مصیبت اور بلائے ناگمانی رونما ہوئی ہے وہ مسلم زکوٰۃ ایکٹ ہے جو خان بھادر شیخ مسعود الزمان ممبر لجنس لینڈ کو نسل یو۔ پی متوطن باندہ نے پیش کیا ہے اور یو۔ پی کے تمام صوبہ پر اس کا نفاذ تجویز کیا ہے اس قانون کی رو سے زکوٰۃ بھی مالکداری کی طرح گورنمنٹ کا ایک ایسا مطالبہ قرار دی جائے گی جس کو گورنمنٹ کے حکام جبراً وصول کریں گے۔ زکوٰۃ کی ڈگریاں ہوں گی۔ ڈپٹی کلکٹر یا اس حیثیت کا کوئی افسر تفتیش کے لئے مقرر ہوگا۔ وہ اہل زکوٰۃ کے نام نوٹس جاری کرے گا اور زکوٰۃ لدا کرنے والوں کو ایک مجرم کی طرح اس کے سامنے حاضر ہو کر بیان دینا ہوگا۔ پھر یہ افسر زکوٰۃ کی رقم مقرر کرے گا۔ کسی شخص کو اختیار نہ رہے گا کہ اپنی زکوٰۃ اپنی مرضی سے خرچ کرے۔ ہر شخص کو اپنے اموال کا پورا حساب داخل کرنا ہوگا اور غیر ظاہر اموال کے متعلق حلفی بیان دینا ہوگا۔ اس کے

خلاف کی صورت میں زکوٰۃ والوں کو قید سخت بھی ہوگی اور جرمانہ بھی ہوگا اور دونوں سزائیں بھی ہو سکیں گی۔ اس قانون کے ذریعہ سے جو بیت المال بنایا جائے گا وہ زکوٰۃ کے علاوہ اور دوسرے صدقات تک بھی حاوی ہوگا۔ اس قانون کے کامیاب کرنے کے لئے بھرت انپکڑ اور دوسرے عمدیدار مقرر کئے جائیں گے۔ جن کی گراں قدر تنخواہوں کا بلڈر گراں اسی زکاتی روپیہ سے ادا کیا جائے گا۔ یعنی زکوٰۃ کا روپیہ اہل حاجت پر خرچ ہونے کی بجائے امراء اور دولت مندوں پر خرچ ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کا روپیہ اور بھی بہت سے ناجائز مصارف پر خرچ ہونے کی صورتیں نظر آ رہی ہیں۔

آپ خیال فرمائیں یہ قانون کیسی بلائے عظیم ہوگا اور ہر مسلمان جو ساڑھے بلون تولے چاندی کا مالک ہوگا اس قانون کا شکار بنے گا۔ پھر محکموں کے اہل کاروں کا ہر تاؤ تجربہ سے سب کو معلوم ہے۔ کیا کیسا پریشان کرتے ہیں۔ بہر حال یہ قانون مصیبتوں اور بلاؤں کی ایک فوج ہے جو ہر مسلمان پر ٹوٹی ہوئی ہے۔ یہ ایکٹ مخصوص لوگوں کے دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کی اشاعت نہیں ہوئی۔ تمام کثیر الاشاعت اخباروں میں نہیں چھپا۔ چکے چکے پاس کر کے جاری کر دیا جائے گا اور پاس ہو چکے ہندو مسلمانوں کی کوئی فریاد نہیں سنی جائیگی۔ خود انہیں کو ملامت کی جائیگی کہ پہلے سے کہاں سو رہے تھے۔ قانون کے پاس ہونے کے بعد مخالفت کرتے ہو۔ ہم کبھی گوارہ نہیں کرتے، کوئی گورنمنٹ ہمارے دینی امور میں ذرا بھی دخل دے۔ زکوٰۃ عبادت ہے۔ اس سے گورنمنٹ کو واسطہ اور مطلب؟

لذا بہت ضروری ہے کہ ہر سنی کانفرنس، اور جہاں کانفرنس نہ ہو وہاں کے سنی مسلمان جس قدر اجتماع ممکن ہو، چھوٹا بڑا جلسہ کر کے اظہارِ ناراضی کریں۔ اس کی اطلاع اخباروں کو بھی دیں اور صوبہ یو۔ پی کی لجنو لیٹو کو نسل کو بھی، وزیر اعظم کو بھی اور مسلم وزراء کو بھی، وائسرائے کو بھی اور مسٹر جناح کو بھی۔ ہر گز اس میں تاخیر نہ کیجئے اور جلد سے جلد جلسے کر کے تجویزیں پاس کر کے تاروں کے ذریعہ سے مذکورہ بالا صاحبوں کو بھیج دیجئے اور جہاں سے تاروں کا انتظام نہ ہو سکے وہ اصحاب ڈاک کے ذریعہ سے ہی روانہ کریں اور اپنی کارروائی سے براہ کرم آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر دفتر مراد آباد کو بھی مطلع فرمائیں۔ وہ تجویز جو مسلم ممبران کو نسل، وزراء، وزیر اعظم، گورنر، وائسرائے، مسٹر جناح

اور نواب محمد اسماعیل صاحب صدر یو۔ پی۔ مسلم لیگ میرٹھ اور اخبارات کو بھیجے جائے اس کا مضمون یہ ہوگا۔

”مسلمانان (مقام فلاں) کا یہ جلسہ و تارخ (فلاں) زیر صدارت (فلاں) منعقد ہوا۔ زکوٰۃ ایکٹ پیش کردہ خاں بہادر شیخ مسعود الرحمن صاحب ایم۔ ایل۔ سی کو مسلمانوں کے حق میں نہایت بھیاںک بلا اور ناقابل برداشت مصیبت تصور کرتا ہے اور خاں بہادر کی تجویز کو نہایت نفرت و حقارت اور رنج و غصہ کی نظر سے دیکھتا ہے اور مسلم ممبران کو نسل اور مسلم دذراء سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس مصیبت عظمیٰ سے چائیں اور اس قانون کی مخالفت کرنے میں مسلم پبلک کا حق نہایت ادا کریں۔ وزیر اعظم اس مسلم کش قانون کو حق میں لانے کی اجازت نہ دیں۔ گورنر اور وائسرائے اس بجاہد اعلیٰ فی الدین کو اپنی طاقت سے روک دیں۔ (۱)

آل انڈیاسنی کانفرنس کی تحریک پر سہارن ضلع ایسہ میں زکوٰۃ ہل کے خلاف جلسہ

۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو مسلمانان قصبہ سہارن ضلع ایسہ (یو۔ پی) کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر اہتمام مسلم لیگ جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد منعقد ہوا۔ صدارت چودھری محمد شعیب خاں رئیس اعظم سہارن نے کی۔ جناب چودھری عبدالواحد خاں صدر ضلع مسلم لیگ نے مفصل تقریر کے بعد مجوزہ زکوٰۃ ہل کے خلاف تجویز پیش کی جو اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔ (۲)

(۱) ہفت روزہ بدیع سکندری، رامپور۔ بحریہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

(۲) ہفت روزہ بدیع سکندری، رامپور۔ بحریہ ۱۱۔ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

ناگپور میں سنی کانفرنس کا خصوصی اجلاس زکوٰۃ بل کی مخالفت

۲۲۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو ناگ پور میں زیر صدارت مولانا محمد عبدالرشید خاں صدر سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی ویرا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ دیگر مقررین کے علاوہ صدر جلسہ نے خان بہادر شیخ مسعود الزمان ایم۔ ایل۔ سی کے تجویز کردہ زکوٰۃ بل کی مخالفت میں تقریریں کیں۔ اور مذکورہ بل کی مخالفت میں وہ قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔ جس کو آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد کے ناظم اعلیٰ مولانا سید محمد نعیم الدین نے تجویز کیا۔ (۱)

سنی کانفرنس ضلع گجرات کا خصوصی اجلاس مسلمانان گجرات کا زکوٰۃ بل کے خلاف اظہارِ یزاری

مسلمانان گجرات (پنجاب) کا ایک اہم جلسہ زیر صدارت حمید سید ولایت علی شاہ مردوجہ ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء مسجد حاجی پیر بخش مرحوم منعقد ہوا۔ جس میں صاحبزادہ سید محمود شاہ نائب صدر سنی کانفرنس ضلع گجرات نے زکوٰۃ بل پیش کردہ شیخ مسعود الزمان ایم۔ ایل۔ سی کے خلاف تقریر کی۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کی ہدایت کے مطابق قرارداد مخالفت پیش کی جسے حاضرین نے اتفاق رائے سے منظور کیا۔ اس قرارداد کی نقلیں متعلقہ صاحبان تک ارسال کیں۔ (۲)

(۱) (۱) ہفت روزہ دبہ سکندری راسپور مجریہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۵

(ب) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر۔ مجریہ ۱۳/۷/۱۹۳۶ء۔ ص ۱۲

(۲) (۱) ہفت روزہ دبہ سکندری راسپور مجریہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۵، ۶

(ب) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر مجریہ ۱۳/۷/۱۹۳۶ء۔ ص ۱۲

سنی کانفرنس میرٹھ کا خصوصی جلسہ احتجاج برائے مداخلت فی الدین

مولانا حافظ غلام محمد صمدی ناظم سنی کانفرنس میرٹھ کی اطلاع کے مطابق مسلمانان میرٹھ کا ایک جلسہ صوفی شاہ محمد اور لیس، خیر المساجد میرٹھ میں منعقد ہوا۔ جس میں زکوٰۃ بل پیش کردہ شیخ مسعود الزمان ایم۔ ایل۔ سی کو مسلمانوں کے حق میں خوفناک بلا اور ناقابل برداشت مصیبت تصور کیا گیا۔ مسلمانوں نے اس کے خلاف اپنے غم و غصہ اور رنج و الم کا اظہار کیا۔ مطالبہ کیا گیا کہ تمام ممبران کو نسل اس ایکٹ کی مخالفت کر کے اسے نامنکور کر دیں۔ اس لئے یہ بل مسلمانوں کے حق میں مداخلت فی الدین ہے۔ (۱)

مسلم زکوٰۃ ایکٹ سے اظہار ناراضی سنی کانفرنس قصبہ مورانوال ضلع اٹالہ کا خصوصی جلسہ

مولانا محمود خاں دارنی رکن سنی کانفرنس مورانوال ضلع اٹالہ کی اطلاع کے مطابق مسلمانان قصبہ کا ایک خصوصی اجلاس ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء زیر صدارت مولانا اشفاق حسین منعقد ہوا۔ جس میں زکوٰۃ بل پیش کردہ شیخ مسعود الزمان ایم۔ ایل۔ سی کو مسلمانوں کے لئے خطرناک مصیبت تصور کیا گیا۔ حاضرین نے اس بل کی مخالفت کی۔ آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد کے ناظم اعلیٰ مولانا سید محمد نعیم الدین کی تجویز کردہ قرارداد کی حمایت کی گئی۔ اس قرارداد کی نقلیں متعلقہ صاحبان تک پہنچائیں گیں۔ (۲)

(۱) ہفت روزہ دیپ سکتوری راجپور۔ مجریہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۶

(۱)(۲) ہفت روزہ دیپ سکتوری راجپور۔ مجریہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۶

(ب) ہفت روزہ ملت، راجپور۔ مجریہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۱۱

سنی کانفرنس اگرہ کا خصوصی اجلاس زکوٰۃ ہیل کے خلاف صدائے احتجاج

جناب محمد فیاض الدین قادری اشرفی ناظم نشر و اشاعت سنی کانفرنس اگرہ کی اطلاع کے مطابق نومبر ۱۹۴۶ء جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ جامع مسجد اگرہ میں مقامی سنی کانفرنس کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا مفتی قمر الدین صدر سنی کانفرنس اگرہ منعقد ہوا۔ جلسہ سے مولانا مفتی محمد عبدالحفیظ قادری رضوی مفتی شہر نے زکوٰۃ ہیل کے نقصانات بیان فرمائے۔ بعد ازاں آل انڈیا سنی کانفرنس کی ہدایت کے مطابق ایک قرارداد مولانا محمد فیاض الدین اشرفی نے پیش کی۔ افتخار علی، عبدالغنی کے علاوہ دیگر حاضرین نے اس کی تائید کی۔ با اتفاق رائے حسب ذیل قرارداد احتجاج منظور ہوئی۔

”مسلمانان اگرہ کا یہ عظیم الشان جلسہ زکوٰۃ ایکٹ کی سخت مذمت کرتا ہے اور زکوٰۃ ایکٹ کو شرعی نقطہ نظر سے مداخلت فی الدین قرار دیتا ہے۔ اور خان بہادر مسعود الزمان صاحب ایم۔ ایل۔ سی کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ اس ریڈیویشن کو فوراً واپس لے کر حیمت اسلامی کا ثبوت دیں۔“

نیز یہ جلسہ قائد اعظم محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے اپیل کرتا ہے کہ صاحب موصوف اس خلاف مذہب دولت زکوٰۃ ایکٹ کے ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کریں“ (۱)

عرس کے موقعہ پر ۲۸۔ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ / ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو پٹنہ سنی کانفرنس کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ملک العلماء مولانا ظفر الدین بھاری خلیفہ امام احمد رضا بریلوی نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کی آزاد روی اور شریعت مطہرہ سے بے توجہی پر افسوس کا اظہار کیا اور خان بھادر شیخ مسعود الزمان ایم۔ ایل۔ سی باندہا کے پیش کردہ زکوٰۃ بل کے متعلق اظہار نفرت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجوزہ زکوٰۃ بل مسلمانوں کے دین میں مداخلت کے مترادف ہے اسے مسلمان کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔ آپ نے ہفت روزہ دہدہ سکندری، رامپور کی اشاعت ۲۵۔ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ / ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء کے حوالہ سے وہ قرارداد پیش کی جس کو صدر لاقاضی مولانا سید محمد نعیم الدین ناظم اعلیٰ آل انڈیاسنی کانفرنس نے سنی کانفرنسوں کے لئے تجویز کیا ہے۔ حاضرین نے اس قرارداد مذمت کی بھرپور تائید کی۔ (۱)

سنی کانفرنس شہر کالپی،

مجوزہ زکوٰۃ بل کے خلاف احتجاج

۹۔ نومبر ۱۹۴۶ء کو شفاء الہند حکیم ڈاکٹر امراؤ علی صدر سنی کانفرنس کالپی کے مکان پر سنی کانفرنس کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت مولانا الحاج سید محمد عبدالب رب مبلغ اعظم صوبہ سی۔ پی ورار منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں !

- | | | | |
|---|------------------------------------|---|---|
| ۱ | مولانا سید عبد السلام قادری باندوی | ۲ | مولانا سید عبد المجید وجود قادری جبل پوری |
| ۳ | مولانا سید مظہر قادری جبل پوری | ۴ | مولانا حکیم غازی |
| ۵ | مولانا قاری عبدالمجید جبل پوری | ۶ | مولانا محمد انور اور |
| ۷ | مولانا حافظ سعید الدین سجادہ نشین | | |

نے شرکت کی۔ علماء اہل سنت و مشائخ عظام نے متفقہ طور پر زکوٰۃ بل مجوزہ شیخ مسعود الزمان کی مخالفت میں قرارداد منظور کی۔ اس قرارداد کی تفصیل متعلقہ صاحبان تک پہنچائی گئیں۔ (۲)

(۱) (ا) ہفت روزہ دہدہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۸۷

(ب) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر۔ مجریہ ۱۳۔ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۰

(۲) ہفت روزہ دہدہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۸

سنی کانفرنس چر گاؤں ضلع جھانسی کا خصوصی اجلاس مجوزہ زکوٰۃ بل کی مخالفت

جناب سید محمد حش ناظم سنی کانفرنس چر گاؤں ضلع جھانسی کی اطلاع کے مطابق سنی کانفرنس چر گاؤں کا ایک خصوصی اجلاس ۸ نومبر ۱۹۳۶ء بعد نماز جمعہ زیر صدارت جناب نعمت خاں منعقد ہوا۔ جلسہ کا اہتمام جناب رسول حش نے کیا۔ اس جلسہ میں زکوٰۃ بل مجوزہ شیخ مسعود الزمان کو ایک بمیاک بلاور ناقلین برداشت معصیت تصور کیا گیا۔ اس لئے اس مجوزہ بل سے اظہار نفرت کیا گیا۔ مطالبہ کیا گیا کہ اس مجوزہ بل کو مداخلت فی الدین سے چنے کی خاطر واپس لیا جائے۔ یہ قرارداد منعقدہ طور پر منظور ہوئی۔ (۱)

عرس خانقاہ فریدیہ سرہیلہ کے موقعہ پر سنی کانفرنس سرہیلہ کا خصوصی اجلاس

مولانا منکورا الحسن خانقاہ فریدیہ سرہیلہ کی اطلاع کے مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۳۶ء کو خانقاہ آباد انبیہ فریدیہ سرہیلہ میں حضرت شاہ مصلح الدین قدس سرہ کے عرس کے موقعہ پر مقامی سنی کانفرنس کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت شاہ محمد احمد قادری فریدی منعقد ہوا۔ جس کی غرض دعائیت مجوزہ زکوٰۃ بل سے اظہار نفرت تھا۔ مولانا محمد خالد سرہیلوی نے مجوزہ زکوٰۃ بل کی خرابیوں کو واضح طور پر بیان کیا۔ ایک حنفی قرارداد میں بل مذکورہ سے اظہار نفرت کیا گیا اور کہا گیا یہ بل سرِ بجا مداخلت فی الدین اور مسلمانوں کے لئے معصیت عظمیٰ ہے لہذا یہ بل واپس لیا جائے۔ (۲)

(۱) ہفت روزہ جدیدہ سکھری برامپور۔ بحریہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۸

(۲) ہفت روزہ جدیدہ سکھری برامپور۔ بحریہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۹

مجوزہ ذکوہیل کی مخالفت

مسلمانان دھوراجی کا احتجاج

جناب ناظم مدرسہ مسکینہ دھوراجی کا ٹھیادار کی اطلاع کے مطابق ۱۳۔ نومبر ۱۹۳۶ء کو مدرسہ مسکینہ دھوراجی میں مسلمانان دھوراجی کثیر تعداد میں جمع ہوئے اور ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا مفتی عبدالعزیز خان منعقد ہوا۔ جس میں

☆ مولانا احمد میاں (۱)

☆ مولانا عبدالحق

☆ مولانا علی محمد

اور جناب صدر محترم نے مجوزہ ذکوہیل کی خرابیوں کو پیش کیا۔ اور حاضرین کی اتفاق رائے سے ایک قرارداد منظور ہوئی۔ جس میں مجوزہیل کے بارے میں نفرت اور غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ یہ بل واپس لیا جائے۔ تاکہ مسلمانوں سے یہ تازہ مصیبت ٹل جائے۔ (۲)

سنی کانفرنس الہ آباد کا خصوصی اجلاس

ذکوہیل کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

نومبر ۱۹۳۶ء کو سنی کانفرنس الہ آباد کا ایک خصوصی جلسہ سید نور الاسلام قادری باندوی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مسلمانان الہ آباد نے مجوزہ ذکوہیل کو اپنے دین میں مداخلت قرار دیا اور ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ اس بل کو واپس لے کر اطمینان کا سامان بنایا کریں۔ اس قرارداد کی نقلیں متعلقہ صاحبان تک ارسال کی گئیں۔ (۳)

(۱) مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی سر خمی صدر جمعیت علماء پاکستان، صدر ورلڈ اسلامک مشن مراہیں۔ آج کل آپ کراچی میں رہائش پزیر ہیں۔

(۲) ہفت روزہ بدیع سکندری، رامپور۔ بحریہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۹

(ب) ہفت روزہ الفجر، امرتسر۔ بحریہ ۲۸۳۲۱ نومبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۱۱

(۳) ہفت روزہ بدیع سکندری، رامپور۔ بحریہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۹

سنی کانفرنس انجمن ضلع ہنگلی کا خصوصی اجلاس

مولانا محمد اسماعیل ناظم سنی کانفرنس انجمن ضلع ہنگلی کی اطلاع کے مطابق ۲۷- نومبر ۱۹۴۶ء کو جامع مسجد انجمن میں ایک جلسہ عام حضرت مولانا حافظ حکیم محمد عطاء الرحمن مظفر پوری خطیب جامع مسجد و صدر سنی کانفرنس کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں شیخ مسعود الزمان ایم۔ ایل سی کے مجوزہ زکوٰۃ بل کے نقصانات کو واضح کیا گیا۔ حاضرین نے اس بل کے خلاف ایک قرارداد و متفقہ طور پر منظور کی۔ (۱)

سنی کانفرنس مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کا خصوصی اجلاس زکوٰۃ بل پر احتجاج

۸- اکتوبر ۱۹۴۶ء بروز جمعہ جامع مسجد میں سنی کانفرنس کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں

- ۱ مولانا حافظ عبدالعزیز مراد آبادی
- ۲ مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری لور
- ۳ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی

نے زکوٰۃ ایکٹ کی خرابیوں کو مدلل طور پر بیان فرمایا اور اتفاق رائے سے آل انڈیا سنی کانفرنس کی مجوزہ قرارداد کو منظور کیا۔ (۲)

(۱) ہفت روزہ دیدہ سکندری رام پور۔ بحریہ ۱۶- دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

(۲) ہفت روزہ فتحیہ، امرتسر۔ بحریہ ۷- ۱۴ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۶

سنی کانفرنس اور سی، ضلع اعظم گڑھ کا خصوصی اجلاس زکوٰۃ بل کے خلاف صدائے احتجاج

۲۔ نومبر ۱۹۳۶ء جامع مسجد لوری میں سنی کانفرنس کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا مجیب الاسلام اعظمی نے زکوٰۃ بل کی خرابیوں کو مدلل طور پر بیان کیا۔ تمام حاضرین نے اس بل کے خلاف آل انڈیا سنی کانفرنس کی مجوزہ قرارداد مندرجہ ذیل صورت منظور کی۔ (۱)

سنی کانفرنس پرائل، اسلام آباد کشمیر کا خصوصی اجلاس زکوٰۃ بل کی مخالفت

۳۔ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو سنی کانفرنس پرائل، اسلام آباد کشمیر کا ایک خصوصی جلسہ مولانا اعظمی قاضی محمد قمر الدین سنی کانفرنس کے دفتر میں منعقد ہوا۔ جس میں زکوٰۃ بل کو مسلمانوں نے حق میں نہایت بھیانک اور ناقابل برداشت مصیبت بتایا گیا۔ اس بل کے خلاف قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔ (۲)

علاوہ ازیں وزارتِ مشن کی تجویز قبول کرنے اور اس پر مرتب ہونے والی حکومت میں دلچسپی دیوہ یہ کی شرکت پر اظہارِ نفرت کیا گیا۔

(۱) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر۔ بحریہ ۲۸۴۳۱ نومبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۱۱

(۲) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر۔ بحریہ ۲۸۴۳۱ نومبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۱۱

سنی کانفرنس باندہ اکاذ کوہیل کے خلاف احتجاج

۴۔ نومبر ۱۹۴۶ء مسجد شیخ سرور باندہ میں سنی کانفرنس کا جلسہ زیر صدارت مولانا سعید الدین سجادہ نشین خانقاہ مسعودیہ منعقد ہوا۔ مولانا عبدالسلام قادری نے زکوہیل کی خرابیوں کی بابت شرعی دلائل دیئے۔ مسلمانان باندہ نے ایک قرارداد منظور کی جس میں مجوزہ زکوہیل پر اظہار نفرت کیا گیا۔ (۱)

زکوہیل پر انجمن حزب اللہ ایلٹا کا احتجاج

نومبر ۱۹۴۶ء میں انجمن حزب اللہ ایلٹا کی مجلس شوریٰ کا ایک جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا مفتی محمد ظفر علی نعمانی صدر مدرس مدرسہ حنفیہ اہل سنت ایلٹا منعقد ہوا۔ جس میں زکوہیل کے متعلق تفصیل سے وضاحت کی گئی۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک مطابق حکیم سید سلیمان مسیح کی یہ تجویز متفقہ طور پر منظور کی گئی کہ خان بہادر مسعود الزمان خاں ایم۔ ایل۔ سی باندوی کی یو۔ پی اسمبلی میں تجویز کے خلاف غصہ و نفرت کا اظہار کرتے ہوئے ہم گورنریو۔ پی اور وزیراعظم اور جملہ مسلم ممبران اسمبلی سے التجا کرتے ہیں کہ اس بل کو ہر گز پاس نہ ہونے دیں اور خان بہادر کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ ایسی مداخلت فی الدین سے باز آکر اپنی عاقبت سدھاریں۔ (۲)

(۱) (۱) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر۔ بحریہ ۲۸۵۴۱ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۱

(ب) ہفت روزہ دیدہ سکندری براہمپور۔ بحریہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

(۲) (۱) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر۔ بحریہ ۱۴۵۷ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۰

(ب) ہفت روزہ دیدہ سکندری براہمپور۔ بحریہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

سنی کانفرنس شاہجہانپور کا خصوصی اجلاس

زکوٰۃ ہبل کے خلاف احتجاج

حسب الحکم مرکزی دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایک خصوصی جلسہ زیر صدارت حکیم سید سلطان احمد شان و شوکت سے منعقد ہوا۔ جس میں مولانا دانش علی فریدی نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے زعماء خصوصاً محدث کچھو چھو، صدر اور صدر الافاضل ناظم اعلیٰ پر کلی اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ نیز زکوٰۃ ہبل کی نہایت سختی سے مخالفت کی گئی مولانا موصوف نے فرمایا کہ زکوٰۃ ایکٹ پاس کرنا مسلمانوں کے جذبات روحانیہ کو دعوت مہازرت دیتا ہے۔ مسلمان اس ناپاک اور لھون ایکٹ کو نہایت غضب آلود نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ (۱)

مجوزہ زکوٰۃ ہبل سے تمام مسلمان ہزار ہیں

مختلف مقامات کی سنی کانفرنسوں اور سنی اجتماعات کی روداد

مولانا غلام محمد ناظم سنی کانفرنس اسلام آباد کشمیر کی اطلاع کے مطابق نومبر ۱۹۳۶ء میں مسلمانان اسلام کشمیر نے مجوزہ زکوٰۃ ہبل کے خلاف گہرے رنج اور غم و غصہ کا اظہار کیا۔ ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ اس بل کو پاس نہ کیا جائے۔ یہ بل، مسلمانوں کے دین میں مداخلت کا موجب ہے۔ (۲)

سنی کانفرنس جموں کشمیر کا خصوصی اجلاس

مولانا محمد مختار اشرافی بیسی کی اطلاع کے مطابق حسب الحکم مرکزی دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس، جموں کی سنی کانفرنس کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں زکوٰۃ ہبل سے ہزاری کی قرارداد منظور کی گئی۔ (۳)

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ بحریہ ۷۔ ۱۳۵۰ دسمبر ۱۹۳۶ء ص ۱۰

(۲) (۱) ہفت روزہ دہلیہ سکندری ہراسپور۔ بحریہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۳۶ء ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ بحریہ ۷۔ ۱۳۵۰ دسمبر ۱۹۳۶ء ص ۱۰

(۳) (۱) ہفت روزہ دہلیہ سکندری ہراسپور۔ بحریہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۳۶ء ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ بحریہ ۷۔ ۱۳۵۰ دسمبر ۱۹۳۶ء ص ۱۰

سنی کانفرنس جالون کا خصوصی اجلاس

نومبر ۱۹۳۶ء بروز جمعہ جالون میں سنی کانفرنس کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے مرکزی دفتر کی تحریک پر مجوزہ ذکوہیل کے خلاف اظہار نفرت کیا گیا۔ ایک متفقہ قرارداد کے مطابق مطالبہ کیا کہ ذکوہیل کو پاس نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس کے نفاذ سے دینی امور میں مداخلت ہوگی۔

جلسہ کی صدارت مولانا بدکت اللہ مہتمم مدرسہ اسلامیہ جالون نے کی۔ (۱)

سنی کانفرنس سسر ام بھار کا خصوصی اجلاس

ذکوہیل کے خلاف احتجاج و اظہار نفرت

سنی کانفرنس سسر ام کا ایک خصوصی جلسہ مولانا سید صالح الدین سجادہ نشین کی رہائش پر نومبر ۱۹۳۶ء میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مولانا سید وصی احمد محدث نے فرمائی۔ جلسہ میں مجوزہ ذکوہیل کی خرابیوں کو شرعی دلائل سے واضح کیا گیا۔ اور بتایا گیا کہ یہ بل مسلمانوں کے دینی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے۔ ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے تمام حاضرین نے اس بل کے خلاف احتجاج اور اظہار نفرت کیا۔ (۲)

درج ذیل شہروں میں سنی کانفرنس اور دیگر سنی اجتماعات میں ذکوہیل کی شدید مخالفت میں جلسے ہوئے اور قراردادیں نفرت کے اظہار کے لئے پاس ہوئیں۔

| | | | | | |
|---|-------------------|-----|-------------|---|--------------------|
| ☆ | بدایوں | ☆ | فیض آباد | ☆ | بریلی |
| ☆ | فتح پور | ☆ | ٹال نرجا | ☆ | باندرا |
| ☆ | سرہیلہ ضلع موگنیر | ☆ | ریاست ریواں | ☆ | چھاکاؤں ضلع جھانسی |
| ☆ | جبل پور وغیرہ | (۳) | | | |

(۱) (۱) ہفت روزہ بدکت سکھری ہر اسپور۔ مجریہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۶

(ب) ہفت روزہ فتحیہ، امرتسر۔ مجریہ ۱۳۵۔ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۱۰

(۲) (۱) ہفت روزہ بدکت سکھری ہر اسپور۔ مجریہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۶، ۱۶۔ جنوری ۱۹۳۶ء۔ ص ۶

(ب) ہفت روزہ فتحیہ، امرتسر۔ مجریہ ۱۳۵۔ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۱۱، ۱۰

(۳) ہفت روزہ فتحیہ، امرتسر۔ مجریہ ۱۳۵۔ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۱۱

سنی کانفرنس کانپور کا خصوصی اجلاس زکوٰۃ ہل کے خلاف احتجاج

جناب ناظم سنی کانفرنس کانپور کی اطلاع کے مطابق مدرسہ احسن المدارس کانپور میں ۳۱ نومبر ۱۹۳۶ کو سنی کانفرنس کانپور کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا محمد محبوب اشرفی مہارک پوری صدر سنی کانفرنس کانپور منعقد ہوا۔ جس میں صدر محترم اور دیگر علماء نے زکوٰۃ ہل کی خرابیوں کو دلائل شرعی سے بیان کیا۔ حاضرین نے متفقہ قرارداد کے ذریعے اس بل کے خلاف اظہار نفرت کیا۔ (۱)

مسلمانان قصبہ منوہر تھانہ ریاست کوٹہ راجپوتانہ کا احتجاجی جلسہ زکوٰۃ ہل کے خلاف اظہار نفرت

۵ نومبر ۱۹۳۶ء کو مسلمانان قصبہ منوہر تھانہ کوٹہ راجپوتانہ کا ایک احتجاجی جلسہ زیر صدارت قاضی شہر مولانا مجیب الاسلام نسیم منعقد ہوا۔ جس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے مرکزی دفتر کی تحریک کے مطابق مجوزہ زکوٰۃ ہل کی خرابیوں کو بیان کیا گیا۔ حاضرین نے علماء کے بیان کے مطابق اسے مداخلت فی الدین سمجھا۔ ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے اس بل کے خلاف اظہار نفرت کیا گیا۔ (۲)

(۱) (۱) ہفت روزہ دبیدہ سکندری ہواپور۔ بحریہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر۔ بحریہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۱۱

(۲) (۱) ہفت روزہ دبیدہ سکندری ہواپور۔ بحریہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر۔ بحریہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۱۰

سنی کانفرنس کھردہ ضلع ۲۴ پر گنہ گال کا ایک خصوصی جلسہ زکوۃ ہیل کے خلاف اظہار نفرت

۲۳۔ مارچ ۱۹۴۷ء مسلمان کھردہ کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا ابو الوری فصیحی غازی پوری منعقد ہوا۔ جس میں مولانا حکیم شائق احمد نعیمی اور مولانا مشتاق احمد قادری کے علاوہ دیگر مقررین نے اپنی تقاریر میں زکوۃ ہیل کی خرابیوں کو بیان فرمایا۔ مولانا حکیم شائق احمد کی تقریر سے مسلمانوں میں زکوۃ ہیل کے خلاف نفرت پیدا ہو گئی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا:

”اگر یہ قانون گورنمنٹ نے پاس کر دیا تو سارے مسلمانوں میں ایک چیخاں پیدا ہو جائے گا اور مسلمانوں کے جذبات کو نہیں لگے گی۔“

چنانچہ مسلمانوں نے بآواز بلند اس مجوزہ ہیل کی مخالفت کی۔ آل انڈیاسنی کانفرنس کی مجوزہ قرار داد حاضرین نے اتفاق رائے سے منظور کی۔ (۱)

حسب ذیل اراکین کا انتخاب مجلس منتظمہ سنی کانفرنس عمل میں لایا گیا۔

| | | | | | |
|----|-----------------------------|------------------|---|----------------|-----------|
| ۱ | مولانا قحیل حسین | صدر | ۲ | عبد اللہ سردار | نائب صدر |
| ۳ | سردار حاجی جمال الدین | نائب صدر | ۴ | آس محمد | نائب صدر |
| ۵ | مولانا حکیم شائق احمد نعیمی | ناظم | ۶ | نعت اللہ | نائب ناظم |
| ۷ | ماسٹر عبدالرشید | نائب ناظم | ۸ | عبد الغفور | نائب ناظم |
| ۹ | محمد اسماعیل سردار | ناظم نشر و اشاعت | | | |
| ۱۰ | شیرانی میاں | خازن | | | |
| ۱۱ | علی جان | محاسب | | | |

(۲)

(۱) ہفت روزہ دبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۴۔ فروری ۱۹۴۷ء ص ۷

(۲) ہفت روزہ دبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۷۔ اپریل ۱۹۴۷ء ص ۷

”حفظ جان و مال اور ناموس کے لئے مسلمانوں کو ہتھیار رکھنے میں آزاد کر دیا جائے“

آل انڈیائی کانفرنس کی تحریک

مرکزی اور صوبائی انتخابات کے نتیجے میں ہندوستان بھر میں صوبائی اور مرکزی حکومتوں میں کانگریسی وزارتوں کی اکثریت تھی۔ ان کانگریسی وزارتوں کی پشت پناہی میں انتخابند ہندوؤں نے ملک بھر میں ہندو مسلم فسادات کا لامتناہی سلسلہ شروع کر دیا۔ جس کی غرض دعائیت یہ تھی کہ برہمن عظیم سے مسلمانوں کا وجود ختم کر دیا جائے (نمود باللہ)۔ ہمارے اڑیسہ، یو۔ پی، پنجاب، بنگال وغیرہ صوبوں میں مسلمانوں کا بے پناہ نقصان ہوا۔ لاکھوں بے گناہ مسلمان شہید ہوئے، املاک کے نقصان کا اندازہ حساب سے باہر ہے۔ معصوم بچوں، ضعیفوں اور عورتوں کو بے دردی سے ذبح کیا گیا۔ مسلمان عورتوں کی عصمت دری کی گئی۔ مزید ان مسلمانوں کو اپنی حفاظت کرنے کا قانوناً حق نہ تھا۔ اپنی حفاظت کے لئے مسلمان معمولی سے معمولی ہتھیار نہ رکھ سکتا تھا۔

(یاد رہے اس دور میں تلوار، برہمچی وغیرہ ہتھیاروں کا رواج تھا۔ بدوق اور زراعتل وغیرہ پاس رکھنے کے لئے بڑے سرمایہ کی ضرورت تھی اور مسلمان اس سمولت سے محروم تھے)

اس صورت حال کے پس منظر میں آل انڈیائی کانفرنس نے مسلمانوں کو مزید جاتی سے چانے، بے گمروں کی آباد کاری، مظلوموں کی اعانت، اور نئے مسلمانوں کو حفاظت خود اختیاری کے لئے عملی اقدام کئے۔ سنی کانفرنس کی یہ تحریک تھوڑے ہی عرصہ میں ہمہ گیر اور ملک گیر بن گئی۔ تمام اسلامی تنظیموں نے اس آواز پر لبیک کہی اور مسلمانوں کی حفاظت خود اختیاری کی تحریک کی ہستی وائی کی۔ اس سلسلہ میں آل انڈیائی کانفرنس کے صدر مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی کا تحریری بیان ملاحظہ ہو :

”جمہوریت اسلامیہ ہند (آل انڈیائی کانفرنس) کے مرکز نے حکومت سے ماہ نومبر ۱۹۳۶ء میں مطالبہ کیا تھا کہ مسلمانوں کو مسلح کر دیا جائے اب مئی ۱۹۳۷ء میں جسے دیکھو وہ اس تحریک کا علمبردار نظر آ رہا ہے۔“ (۱)

آل انڈیاسنی کانفرنس نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو اغتہ کیا اور مطالبہ کیا کہ دیگر اقوام ہند کی طرح بلا امتیاز مسلمانوں کو بھی ہتھیار رکھنے کی اجازت دے دی جائے۔ اور اگر حکومتیں اسے اپنے لئے خطرہ محسوس کریں اور امن پسند، جو مسلمانوں کے ہتھیار رکھنے کو فسادات کا باعث گردانیں تو قیام امن کے لئے ضروری ہے کہ ہندوؤں اور دیگر دہشت گردوں کو بھی غیر مسلح کر دیں۔ اس سلسلہ میں گورنر پنجاب، گورنر سندھ، گورنر بلوچستان، گورنر اڑیسہ، گورنر یو۔ پی، گورنر بنگال، گورنر بہار، گورنر آسام، گورنر مدراس، گورنر بمبئی اور مرکزی عارضی حکومت کے عہدیداروں، مسٹر جواہر لال نہرو، مسٹر ٹیل، مسٹر لیاقت علی خان، مسٹر عبدالرب نشتر، مسٹر محمد علی جناح، مسٹر راجہ حفصہ علی خان اور وائسرائے ہند کے نام تار روانہ کئے گئے۔ جن میں مطالبہ کیا گیا کہ مسلمانوں کو اپنی حفاظت کے لئے معمولی ہتھیار رکھنے کی اجازت دی جائے۔

مولانا محمد عمر نعیمی نائب ناظم آل انڈیاسنی کانفرنس نے اس تار کا مضمون اخبارات کو اشاعت

کے لئے ارسال کیا۔ تار کا ترجمہ ملاحظہ ہو :

”گزارش ہے کہ مسلم اقلیت غریب و نادار بھی ہے، صلح پسند بھی ہے۔ حکومت کے اہلکاروں اور افسروں میں بھی اس کا عنصر بہت قلیل ہے۔ اکثریت تعصب کے ہولناک مظاہرے کر چکی ہے۔ اس لئے مسلمان نہایت خوف زدہ ہیں اور ان کے پاس حفاظت جان و مال و مسکن و عیال و اطفال کا کوئی ذریعہ بھی نہیں۔ اکثریت اور اس کے موافقین کے پاس جہاز کاریوں کے کثیر سامان ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں اور اپنی حفظ جان و مال اور ناموس کے لئے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو ہتھیار رکھنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ مسلمانوں کو ہتھیار رکھنے کا دینی حکم بھی ہے۔ ورنہ ہندوستان سے مسلمانوں کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا۔ اگر کسی وجہ سے حکومت ہتھیار رکھنے کی اجازت نہ دے تو فوج اور پولیس کے سوا سب کے ہتھیار اور تباہی انگیز سامان ضبط کر لئے جائیں اور اس میں کسی کا استثناء نہ ہو۔“

سید محمد (محدث) صدر آل انڈیاسنی کانفرنس
محمد نعیم الدین ناظم اعلیٰ آل انڈیاسنی کانفرنس

(1) از مرکزی دفتر مراد آباد۔ “ (1)

آل انڈیاسنی کانفرنس کی مخالفت،

محرمات،

اسباب،

تجزیہ،

آل انڈیا سنی کانفرنس کی مخالفت

محرمات ، اسباب ، تجزیہ

آل انڈیا سنی کانفرنس کا تاسیسی جلسہ عام مراد آباد میں ۲۳ تا ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۳۳ھ / ۱۹۵۱ء مارچ ۱۹ء کو ہوا۔ اس وقت بر عظیم کے مسلمانوں کی مذہبی ، سماجی ، معاشرتی ، معاشی اور تعلیمی حالت انتہائی ناگفتہ بہ تھی۔ انگریزی سامراج کے مظالم کا نشانہ زیادہ تر مسلمان بنی تھے۔ ہندو کا تعصب اپنے نقطہ عروج پر تھا۔ وہ مسلمانوں کو ہر حیثیت سے مٹانے کے در پے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ مسلمان بر عظیم کو چھوڑ کر سمندر پار کہیں جا رہیں اور اگر وہ یہیں رہنا چاہتے ہیں تو ہندو تہذیب و تمدن کا حصہ بن کر رہیں اپنے اسلامی شخص کو بھول جائیں۔ شدھی تحریک ، سٹیشن ، نفعہ گاؤں پر پابندی ، اذان کہنے پر فساد ، مساجد کا تہدام ، کتاب مقدس قرآن مجید کی توہین ، خون مسلم کی لرزانی ، متحدہ قومیت کا راگ ، گاندھی کی آندھی ، تحریک ہجرت ، تحریک عدم تعاون ، تحریک خلافت میں عیار گاندھی کی قیادت ، اور پھر مسلم تعلیمی اداروں کی پامالی ، دوپا مندر اسکیم اور وار دھا اسکیم کا اجرا یہ سب کچھ مسلمانوں کو تباہ کرنے کے ڈھنگ تھے۔

مسلمان معاشی اعتبار سے بد حال تھے۔ ہندو جنے کے مقروض تھے۔ وہ دھیلی دے کر حویلی نام کروا لیتا تھا۔ مسلمانوں کی جائیدادیں اور املاک ضبط ہو رہے تھے۔ زمین گروی تھی۔ کاشت مسلمان کو تار و پید اور ہندو اٹھا تا تھا۔ سودی شکنجے نے مسلمانوں کی معاشی حالت ابتر کر رکھی تھی۔

مسلمانوں کی تعلیم سے غفلت نے انہیں سیاسی طور پر پس ماندہ کر رکھا تھا۔ دفتروں اور محکموں میں ان کی بھرتی نہ ہونے کے برابر تھی۔ ملازمت کے دروازے ان پر بند تھے۔ چونکہ مسلمان اس وقت تجارت کرنا عار جانتے تھے۔ اس لئے تجارت میں ان کا حصہ نہ ہونے کے برابر تھا تعلیمی پس ماندگی کے باعث باہمی منافقتات میں بے جا مقدمہ بازی سے وقت اور روپیہ بے دریغ اڑ رہا تھا۔

مسلمانوں پر تازہ افتاد یہ پڑی کہ بعض نام نہاد مسلمان راہنماء گاندھی کے دام مہرنگ زمین کا

شکار ہو گئے۔ اسی کے فلسفہ کے قائل اور مبلغین گئے۔ ”تحدہ قومیت“ کے نام پر اسلامی شعار قربان کر کے اسلامی تشخص اور امتیاز حق و باطل مٹانے کے درپے ہوئے۔ یہ مارا ستین انتہائی خطرناک حرکت ہو رہے تھے۔ ان حضرات نے عیار اور متعصب ہندو گاندھی کے ”نقدس“ کے ایسے نغمے آلاپے کہ اسے ”نبی بالقوہ“ بنادیا۔ بعض مسلمانوں میں اس کی شرارت بطور ”امام مہدی“ کے ہونے لگی۔ یہ تھے وہ حالات جب کہ راج العتیدہ سنی علماء و مشائخ وقت کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے میدان عمل میں اترے۔ محراب و منبر اور مدرسہ و خانقاہ کے پر امن ماحول سے جہادِ عمل کو ترجیح دی۔ اسلام اور ملت کے خلاف ہر سازش کاؤٹ کر مقابلہ کیا۔ ظاہر ہے ان صاحبانِ جبہ و دستار، وارثانِ مستدرس و تدریس اور اصحابِ رشد و ہدایت کو چوکھی لڑائی لڑنا پڑی۔

مسلمانوں کی تعلیمی حالت سنوارنے، معاشی و معاشرتی بسبود و فلاح، احوالِ سیاست کی اصلاح، مسلمانوں کو رسوخِ سہد سے اجتناب کرنے کی تلقین کے ساتھ ساتھ انگریزوں سے جہادِ آزادی، ہندوؤں سے جہاد اور اسلام کا نام بدنام کرنے والوں کے خلاف جہاد۔۔۔۔۔ اتنے، کثیر محاذوں پر کام کرنے کی بدولت آرام و راحت سے یہ حضرات نا آشنا ہوئے۔ ان حضرات کی شانہ روزِ محنت نے یہ ثمرہ دیا کہ مسلمان آزادی جیسی نعمت سے بہرہ ور ہوئے۔ ہندوؤں کی چال باطل ٹھہری۔ تحدہ قومیت کا پرچار کرنے والوں کو منہ کی کھانا پڑی اور مسلمان جادوِ حق پر رہتے ہوئے ترقی و اصلاح کی طرف گامزن ہوئے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آل انڈیائی کانفرنس کی مخالف دو قوتیں تھیں :

۱۔ ہندو

۲۔ تحدہ قومیت کے داعی مسلمان لیڈر

ہندوؤں کی مخالفت کا سبب تعصب و عناد اور اسلام دشمنی تھا۔ جبکہ تحدہ قومیت کے داعی علماء و دانشور یا نادانستہ طور پر خود غرضی اور زر پرستی کا شکار تھے۔ یہی وجہ مخالفت تھی۔ آل انڈیا مسلم لیگ استخلاصِ وطن اور اسلامی ریاست کے حصول کے لیے کوشش کر رہی تھی۔ یہ مقصد عظیم تھا۔ اگرچہ مسلم لیگ میں محدودے چند لوگ غیر مسلم اور بد عقیدہ بھی شامل تھے۔ مگر اکثریت مسلم راہنماؤں کی تھی۔ مرزائی، شیعہ، غیر مقلدین اور دیوبندی حضرات کی مسلم لیگ میں شمولیت علمائے

حق کے لئے قابل قبول نہ تھی۔ علماء کے لئے مسلم لیگ کے مقاصد اگرچہ مفید تھے مگر بے دینیوں اور بد عملوں کی وجہ سے مسلم لیگ کی مخالفت کی۔ کانگریسی، جمعیت علماء ہند، احرار، خاکسار اور دیگر اس قبیل کی جماعتیں مسلم لیگ کے مقاصد سے اختلاف رکھتی تھیں۔ بعض علماء اہل سنت کی مسلم لیگ کی مخالفت کا باعث کانگریسی مقاصد کی موافقت میں نہ تھی۔ ان کی مخالفت کی وجہ خالص اسلامی اصولوں پر مبنی تھیں۔ جمہور علماء اہل سنت کے نزدیک مسلم لیگ کے مقاصد کا حاصل کرنا ضروری تھا۔ اس لئے آل انڈیائی کانفرنس کے اکثر لوگ علماء نے مسلم لیگ کی مشروط حمایت کی۔ اس طرح چند علماء نے آل انڈیائی کانفرنس کے طرز عمل کی مخالفت کی۔ اس مخالفت کی وجہ ان حضرات کی سادہ لوحی اور غلط فہمی پر مبنی تھی۔ مخالفت کرنے والوں میں مولانا سید محمد میاں مہاروی، مولانا حسرت علی لکھنوی (۱) مولانا محمد طیب داناپوری اور جناب معراج الدین مدیر ہفت روزہ الفتیہ امرتسر کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔ ان حضرات کی طرف سے چند کتابیں اور رسائل میں مخالفانہ مضامین لکھے گئے۔ مگر بے اثر رہے۔ جلیل القدر علماء و مشائخ نے ان کی مخالفت کو در خود اعتنائہ سمجھا۔ بعض حضرات نے رسائل میں جوابی مضامین لکھے۔ وقت اور حالات نے مخالفین کو خاموش کر دیا۔ ان میں سے بعض نے مخالفت ترک کر دی۔ مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی وزیر آبادی کی تجویز پر ہفت روزہ الفتیہ امرتسر سے تعاون منظور کیا گیا۔ (۲)

آئندہ صفحات میں آپ آل انڈیائی کانفرنس کے مخالفین اور ان کی مخالفت کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس مخالفت میں ہم کانگریسیں اور علماء اہل سنت کی مخالفت کا ذکر نہیں کریں گے۔ کیونکہ کانگریسیں تو اعلانیہ آل انڈیائی کانفرنس کی مخالفت پر تھیں۔ آل انڈیائی کانفرنس اور کانگریس کے مقاصد اور طریق کار میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ چند علماء اہل سنت کی مخالفت کی وجہ مقاصد کا اختلاف نہ تھا۔ صرف طریق کار میں اختلاف تھا اور اس کی وجہ ہم گذشتہ سطور میں بیان کر چکے ہیں۔ اگرچہ لاکھوں علماء کا کوئی شمار نہ تھا۔ مگر تاریخی حوالہ کے لئے ان کا ذکر کر دیا گیا۔

- (۱) مولانا حسرت علی جلیلی بھٹی نے اپنے اس موقف سے رجوع فرمایا تھا۔ صافی نامہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ نوری قدس سرہ کے حضور تحریری طور پر پیش کیا اور اپنی کتاب سے رجوع فرمایا۔ (ماہنامہ فیضانِ فہم فیصل آباد، ستمبر اکتوبر ۱۹۷۸ء۔ ص ۳۱)
- (۲) ہفت روزہ الفتیہ امرتسر کا مخالفانہ ردیف ۱۹۳۵ء سے اکتوبر ۱۹۳۶ء تک جاری رہا۔ مولانا عبدالغفور ہزاروی کے تعاون کی تجویز ہفت روزہ الفتیہ، امرتسر بحریہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو شائع ہوئی۔ خود پر ہفت روزہ الفتیہ نے اپنی پالیسی کا اعلان ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء کے شمارہ میں کیا۔

اظہار حقیقت

منجانب صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ
ناظم آل انڈیاسنی کانفرنس

اہل سنت کے انتشار کو اتحاد میں بدلنے، اغیار کی چیرہ دستیوں سے اہل سنت کو آگاہ کرنے، اہل سنت کی دینی، اخلاقی، معاشی اور معاشرتی اصلاح کی طرف عملی اقدام، حصول پاکستان کی مسلم لیگ کی کوشش میں امداد و اعانت اور وقت کے جدید تقاضوں پر لبیک کہہ کر ان کے حل کے لئے مردانہ وار مساعی کرنے کے نتیجہ میں جو رد عمل فطری تھا وہ ہوا۔ بے دینوں، مہمذہبوں اور نظریہ اسلام سے متصادم قوتوں کا رد عمل ظاہر تھا۔ یہ کوئی انہونی بات نہ تھی۔ مگر اغیار نے بعض مسلمانوں کو اکسایا اور اعتراض برائے اعتراض کے لئے درپردہ پشت پناہی کی۔ سادہ لوح مسلمانوں کو پٹی پڑھائی کہ آل انڈیاسنی کانفرنس نے مسلم لیگ کی حمایت کر کے دین کی بنیاد گرا دی ہے (نعوذ باللہ) کیونکہ مسلم لیگ کی اعانت اور اس کے حصول پاکستان کی قرارداد کی حمایت درحقیقت ان بے دینوں کی حمایت ہوگی جو شرعاً جائز نہیں۔ اس نوعیت کے دیگر اعتراضات اخبارات اور رسائل میں شائع ہونے لگے۔

معتز ضمیمہ چاہتے تھے کہ آل انڈیاسنی کانفرنس کے اکابر ان اعتراضات کے جوابات میں الجھ کر اور جواب الجواب میں مصروف ہو کر اپنے اعلیٰ مقاصد سے غافل ہو جائیں گے۔ اس کے لئے وہ بار بار تقاضا کر رہے تھے کہ ہمارے یہودہ اور دور از کار اعتراضات کا جواب اکابر ہی دیں اگرچہ بعض رسائل میں ان لایعنی اعتراضات کا جواب علماء نے دیا مگر وہ اس پر راضی اور قانع نہ تھے۔ ان حالات میں صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے آل انڈیاسنی کانفرنس کے ناظم کی حیثیت سے ایک بیان اخبارات میں شائع کیا۔ اور اس کے بعد اپنی پوری توجہ اپنے مقاصد کی طرف مبذول رکھی۔ معتز ضمیمہ کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ اس بیان نے معتز ضمیمہ کے شافی جوابات دے دیئے اور بہت سے اعتراض کرنے والے آپ کے ساتھ مل کر آل انڈیاسنی کانفرنس کے پلیٹ فارم سے ملی اصلاح اور اخلاقی،

معاشرتی اور معاشی ترقی کے پروگراموں میں کوشاں ہوئے۔ حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمۃ کی مذکورہ تحریر آپ کے شعور کی چنگلی اور احساس آزادی، آل انڈیاسنی کانفرنس کی تاریخی حیثیت اور پس منظر کی آئینہ دار ہے۔ آپ بھی یہ تحریر پڑھیے۔

”دنیا کی تمام قومیں اور ملتیں کتنی منظم ہیں اور ان کا نظم ان کو قوی اور زبردست بنائے ہوئے ہے سنی پر آگندہ اور منتشر ہیں۔ یہ دو ہمیشہ میرے دل نے محسوس کیا اور میں نے اس انتشار کو رفع کرنے اور اہل سنت میں ربط و نظم پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ کوششیں کیں اور بحر مہمہ تعالیٰ اس میں بڑی کامیابیاں ہوئیں۔ میں نے اسی سلسلہ میں ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۵ء میں مراد آباد میں آل انڈیاسنی کانفرنس قائم کی۔ اس کا بہت شاندار اجلاس ہوا۔ صدہا علماء نے اس میں شرکت فرمائی مگر چند سنی حضرات جو اس وقت اس اجتماع میں شریک تھے، ان سے یہ اجتماع دیکھا نہیں جاتا تھا۔

انہیں نہایت رنج تھا، بہت کرب و قلق تھا اور اس خالص سنی اجتماع کو وہ ندوہ اور ناجائز بتا رہے تھے وہ وقت تو گزر گیا اور پھر ان میں بعض صاحبوں نے معافی مانگی، توبہ کی، اعتراف کیا کہ انہوں نے خالص دینی کام میں رخنہ ڈالا تھا مگر مجھے ان حضرات کے طریق عمل سے اتنی تکلیف پہنچی تھی کہ میں ساکت ہو گیا۔ عرصہ تک خاموش بیٹھا رہا۔ کئی سال ہوئے جب ایک جلسہ کے اجتماع میں پھر ان صاحبوں نے اہل سنت کے نظم کی استدعا کی۔ میں نے عرض کیا آپ اس کام کو انجام دیجئے، اس کی سربراہی فرمائیے اور میرے لئے جو آپ اولے سے اولے خدمت تجویز کریں میں حاضر ہوں۔ لیکن انہوں نے اس مقصد کے لئے کوئی عملی اقدام نہیں کیا۔ فتنے روز بروز زیادہ ہوتے گئے اور اہل سنت کا انتشار بڑھتا گیا۔ اغیار کی چیرہ دستیوں سے اہل سنت کا وجود ہی خطرہ میں نظر آنے لگا تو اس پیرانہ سالی، ضعیفی اور گونا گوں امراض کے باوجود میں نے تمام ہندوستان کے اہل سنت کو منظم و مرتب کرنے کے لئے پھر سنی کانفرنس کا احیاء کیا۔

حمد اللہ ملک میں ہر طرف سے اہل سنت نے میری صدا پر لبیک فرمائی اور جا جاسنی کانفرنس قائم ہونے لگیں۔

اب ان حضرات کو پھر جوش آیا جو پہلے مخالفت کر چکے تھے اور انہوں نے اخبارات میں، اشتہاروں میں اور مخصوص مراسلات میں، رجسٹریوں میں میرے نام سوالات کے طواریک باندھ دیئے

اور اس کثرت سے سوالات آنے شروع ہوئے کہ اگر سب کے جواب کا التزام کیا جائے تو ایک دفتر خاص اسی مقصد کے لئے جاری کرنا پڑے۔ سوالات کا اندازہ مجادلانہ ہے۔ جن صاحبوں سے مجھے یہ امید تھی کہ وہ شبہ میں ہیں اور شبہ دور ہونے پر راہ عناد و خلاف اختیار نہ کریں گے انہیں میں نے جواب بھی تحریر کئے۔ جو حضرات مجادلانہ تحریریں لکھ رہے ہیں، میں ان سے عرض کرتا ہوں وہ مطمئن رہیں میں اس راہ میں قدم نہ رکھوں گا اور جدال کے لئے میرے پاس نہ وقت ہے اور نہ میں اس کو اچھا سمجھتا ہوں۔ ان میکار مباحث میں اپنلوٹ ضائع نہ کروں گا۔

میری حیثیت، حمد اللہ میری دینی دندہ ہی حیثیت اس قدر واضح اور ظاہر ہے کہ تمام ملک کے اہل سنت علماء و عوام اس سے خوب اچھی طرح واقف ہیں اور اس مدہ گنگار کے ساتھ اعتماد تام رکھتے ہیں اور یہ معترض حضرات بھی دنیا کو مغالطہ دینے کے لئے چاہے کچھ منہیں لیکن انہیں یقین کامل ہے کہ میں سنیت کا علمبردار ہوں۔ اگرچہ گنگار ہوں لیکن دین خالص رکھتا ہوں۔ مذہب میں بحرہ تعالیٰ خالی نہیں ہے اور اس جماعت معاندین کے سرگرد ہوں کو میں نے سنیت کا درس دیا ہے اور تمام ہیدینوں سے نفرت کے سبق پڑھائے ہیں۔ میں کسی بد مذہب کے ساتھ اختلاط و ارتباط کو ارہ نہیں کرتا اور اسی مقصد کے لئے سنی کانفرنس قائم کی گئی ہے۔ یہ کانفرنس قائم ہو لے تو اس کا کام ہی یہ ہوگا کہ وہ تمام قابل اصلاح جماعتوں اور افراد کی اصلاح کرے۔ یہ تو میری حیثیت تھی جو میں نے بیان کر دی۔

ختم بحث :

تمام مباحث کا خلاصہ اس پر ہے کہ اگر میری یہ حیثیت کسی سنی جماعت کو قابل اطمینان طور پر تسلیم نہ ہو اور وہ میرے بیان پر اعتماد بھی نہ کریں تو اپنی جماعت میں سے کسی قابل اعتماد سنی عالم کو پیش کر دیں۔ میں یہ تمام کام انہیں تفویض کر دوں گا۔ اب تک بہت کام ہو چکا ہے۔ بہت سی جگہ سنی کانفرنس قائم ہو گئیں ہیں اور ہوتی جا رہی ہیں، ملک میں عام جذبہ ہے۔ جاچا سے حضرات اہل سنت سنی کانفرنسوں کے قائم کرنے کی استدعا میں کر رہے ہیں۔

اس تمام کام کو وہ حضرات اپنے ہاتھ میں لیں، چلائیں۔ اگر میری شرکت بھی گوارہ نہ کریں تو مجھے اس میں بھی اصرار نہیں۔ گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر ان کے لئے دعائیں کیا کروں گا اور اہل سنت

کا نظم دیکھ کر خوش ہوں گا۔ میرا مقصد صرف اہل سنت اور اہل کی دینی، اخلاقی، معاشی اصلاح ہے۔ وہ جس کے ہاتھ سے بھی حاصل ہو فہوالمراد۔ کچھ جو مالی ہمت یورگ اس کام کے لئے آگے بڑھیں، میں ان کا شکر گزار ہوں گا۔

اب توحید و جدال کی حاجت نہیں رہی۔ سوالات و اعتراضات کا محل باقی نہیں رہا۔ میرے ساتھ شرکت عمل گوارا نہیں تو آپ خود کام سنبھالئے، اللہ آپ کو توفیق دے۔

حضرات اہل سنت! اگر معترض حضرات اب بھی باز نہ آئیں، نہ خود کام کریں نہ اعتراض سے زبان روکیں تو سمجھ لیجئے کہ وہ معاند ہیں۔ میں جب تک بقویٰ فقیہ تعالیٰ اس کانفرنس کو کامیاب نہ بنا لوں اور منزل مقصود تک نہ پہنچ جاؤں ہر گز ان مجادلانہ مباحث میں وقت ضائع نہ کروں گا۔ اس قسم کے حضرات مجھ سے اس بیکار بحث میں پڑنے کی امید نہ رکھیں۔ و ما تو فیقی الا باللہ العلی العظیم (۱)

(۱) (۱) ہفت روزہ الفیہ، امرتسر، بحریہ ۲۸/۲۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۴

(ب) ہفت روزہ دبہ سکندری راپور نے اپنے ادارے میں حضرت صدیق اعظم اہل سنت کانفرنس دامت و کرم کی ایک تحریر کا ترجمہ بھی جاری حوالہ کے اعتبار سے کارآمد ہے۔ ادارے کی تحریر کو ملاحظہ کیجئے:

"آج کے عنوان "موصولات" میں دبہ سکندری حضرت قبلہ صدیق اعظم اہل سنت کانفرنس دامت و کرم کی ایک تحریر کو اسی شائع کرنے کی عزت حاصل کر رہا ہے۔ جس میں حضرت قبلہ مدوح نے سنی کانفرنس کے سلسلہ میں مریاتوں کی محتاجی پر تبصرہ فرماتے ہوئے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ اس محل ہے کہ ہر دور و مدت اس کو پڑھ کر فوراً فوراً کرے۔ اور دبہ سکندری نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد کا کافی غور سے مطالعہ کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ سنیوں کے اختیار کو رفع کرنے اور ان میں رجحان و تقسیم پیدا کرنے کے لئے جو قدم حضرت قبلہ صدیق اعظم اہل سنت نے اٹھایا ہے وہ ایسا صحیح و درست عمل ہے کہ اس کی اصلاح کی تقریب نہیں ہو سکتی۔ انگلیوں پر گنے جانے والے جن چند سنی حضرات نے اس کی مخالفت پر کربانہ گی ہے اور اس کی مخالفت میں حصہ لے رہے ہیں ان کا یہ رویہ پوری ملت کے لئے غیر معمولی نقصان و فساد و نفرت کا باعث ہے اس معاندانہ سلسلے کی تحریریں اور مضامین اخبار و انشاعت کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ اور وہ بے ضروری تصور کرتا ہے کہ اعلان کر دے کہ سنی کانفرنس کے خلاف شائع کرنے کو کسی مہجرت کسی قیمت کسی طرح تیار نہیں نہ آئندہ ہو گا۔ صدق دل سے مونیہ و حامی ہونے کے باعث وہ ایک حرف دبہ سکندری میں سنی کانفرنس محض حب دینی کے باعث سنی کانفرنس کے صدق و صدا کا مستحق ہے اور پوری ملت کے لئے وہ سنی کانفرنس ہی کو سبب نجات تصور کرتا ہے۔ لہذا کوئی صاحب سنی کانفرنس کے خلاف کوئی تحریر و دفتر یا ممبران لڑائی کی ذمت نہ فرمائیں۔"

(دبہ سکندری راپور بحریہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۳۔ کالم ۳)

روزنامہ ”ہندوستان“ بمبئی مورخہ ۱۶ دسمبر (۱۹۴۶ء) میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے متعلق قمر الاسلام صاحب سیکرٹری آف انجمن حزب اللہ بمبئی کا یہ مضمون پڑھ کر سخت افسوس ہوا کہ

”یہ وقت سنی کانفرنس کے لئے موزوں نہیں ہے۔ اس لئے اسلامی پریس کو چاہیے کہ اس تحریک کو ابھی سے متادیں اور مسلم لیگ کے حامیوں کا فرض ہے کہ بمبئی میں سنی کانفرنس کے دم بھر نے والوں پر اتنا زور ڈالیں کہ وہ اپنے اربوے سے باز آجائیں“

بلطیم موصوف کا یہ مضمون انتہائی تعصبانہ جذبات پر مبنی ہونے کے علاوہ علماء اہل سنت کی مذہبی تاریخ اور ان کی قابل تقلید اسلامی خودداری سے جہالت کی قطعی دلیل ہے۔ یہ وقت سنی کانفرنس کے لئے ہرگز نامناسب نہیں بلکہ ایسی حالت میں، جبکہ ہندوستان کی سر زمین پر مذہب کا نام لے کر مکرو فریب کے ہزاروں جال بچھائے جا رہے ہیں، فریب خوردہ مسلمانوں کی اصلاحی کے لئے اس کا انعقاد بہت ضروری ہے لیکن ہاں سنی کانفرنس پر تعصبانہ تنقید حامیان مسلم لیگ کے لئے ناموزوں اور انتہائی دیانتداری کے خلاف ہے اور ایسے نازک وقت میں اس کو کامیاب بنانی ہے جبکہ ہندوستان کی تمام ہندو پرست جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اس کو شکست دینے پر تل گئی ہیں۔ ابھی ابھی مرکزی الیکشن کے موقع پر ہندوستان کے بعض بعض مقامات پر اس نے وہ نمایاں خدمات انجام دی ہیں جو ارباب لیگ سے مخفی نہیں۔ لہذا ایسی صورت میں حامیان مسلم لیگ کاسنیوں کی ملی تنظیم پر ناجائز دباؤ ڈالنا ان کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے علاوہ ان کے پیدائشی حق کو پامال کرنا ہے اگر مسلم لیگ کا مفاد اسی میں منحصر ہے کہ ہندوستان کے کروڑوں سنیوں کو ان کی خالص مذہبی تعمیر سے روک دے تو بسم اللہ، وہ اس کا اعلان کر دے۔ اور اگر ایسا نہیں بلکہ مسلم لیگ جملہ اقوام ہند کی مذہبی و سیاسی تحفظ کی دعویدار ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد جماعتی حیثیت سے سنیوں کی اس غیر معمولی خلش کی تلافی کرے اور ایسے نا عاقبت اندیش معاندین کو فوراً نتیجہ کرے کہ وہ ایسی دل خراش اور فتنہ انگیز باتوں سے باز آجائیں۔ ورنہ یاد رہے کہ سنیوں کے مذہبی دلولوں سے کھیل کر مسلم لیگ امن و سکون اور عظمت و اقتدار کا کوئی سنگین قلعہ نہیں فتح کرے گی۔ بلکہ اس کے خود بخود آزادی پانے سے

قبل اس کے دامن پر بددیانتی کا ایبلہ نماد لگ ہو گا جو آج ہی سے اس کے مستقبل کا پروگرام بتا دے گا۔
ہندوستان کی سیاسی نزاکت کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ مسجد کے نمازی اپنی نمازیں ملتوی کر دیں علماء
حق اصلاح قوم سے دست بردار ہو جائیں، معلمان ملت اپنی درسگاہیں چھوڑ دیں اور ارباب معرفت
اپنی خانقاہوں کو خیر باد کہہ دیں۔ یعنی موجودہ مذہبی نظام کی یہ چلتی ہوئی مشینری ایک لخت بعد کر دی
جائے اور اس کا سارا زور مسلم لیگ کے الیکشن بورڈ میں صرف کیا جائے۔ اگر یہ مطلب نہیں تو خدا را
بتائیے کہ موجودہ سیاسی دور میں اپنی قوم کو مکرو فریب کی کندوں سے چلانے کے لئے علماء اہل سنت کا
اپنی مذہبی تنظیم فرمانا کیوں واجب ملامت اور خلاف وقت ہو جائے گا اور ان پر یہ ناجائز دباؤ ڈالنا کیونکر
صحیح ہو گا۔ جبکہ ان کا مقصد تحریک نہیں بلکہ ملت اسلامیہ کی اجتماعی تعمیر ہے۔

آنکھوں پر فساد کی پٹیاں ہیں ورنہ ارباب بصیرت خوب جانتے ہیں کہ پورے ہندوستان میں
حق پرستوں کی یہ واحد جماعت ہے جس نے کبھی بھی باطل کی ہم نوائی نہیں کی ہے، زمانے کا بڑے سے
بڑا انقلاب بھی ان کو جاہد حق و صداقت سے منحرف نہ کر سکا۔ عصر حاضر میں جبکہ بڑی سے بڑی تقدس
مآب شخصیتیں ہوس پرستی اور سیم و زر کے سیلاب کی نذر ہو گئیں اور ہوتی جا رہی ہیں۔ حرص و جاہ کے
جہمے میں جا کر اپنا دین و ایمان تک پروان چڑھایا جا رہا ہے وہاں حمد اللہ ٹوٹی چٹائیوں اور شکستہ یوریوں
پر راتیں بسر کرنے والے ارباب حق علماء اہل سنت نے اپنی غیرت ملی اور اسلامی خوداری کی ایسی
عدیم المثال حفاظت فرمائی کہ حرص و ہوس اور مکرو فریب کی تلاطم انگیز موجوں میں ان کی جوتیوں
(۱) ان ناقابل انکار حقائق کے پیش نظر کوئی دیانت دار مسلمان کیونکر تصور کر سکتا ہے کہ اکابرین اہل
سنت کی یہ خالص مذہبی تحریک کسی دنیوی حرص و طمع پر مبنی ہے یا جمعیت العلماء (ہند) کی طرح وہ
بھی کسی مسلم کش جماعت کی قیادت میں مذہبی رنگ اختیار کر کے ہندو پرستی اور رام راج کا جال بچھانا
چاہتے ہیں۔ آخر میں مبصرین حضرات سے عرض کروں گا کہ سنی کانفرنس پر تبصرہ کرنے سے پہلے
علماء اہل سنت کی موجودہ مذہبی پوزیشن پر غور فرمایا کریں۔ جذبات کی رو میں اپنے خیالات کو بہالے
جاننا مذہبی اور سیاسی تمدن کے خلاف ہے۔ باقی آئندہ (۲)

(۱) یہاں چند حروف پڑھنے نہ چاہئے۔

(۲) ہفت روزہ بدھ سیکرری رامپور۔ مجریہ ۹۔ جنوری ۱۹۳۶ء۔ ص ۵

سنی کانفرنس کے لئے دعائے خیر فرمائیے

علماء و مشائخ سے التماس

مولانا محمد عظیم الدین، یوم صوفیہ مہمانہ نے ایک مکتوب مفتوح کے ذریعے انجمن تبلیغ صداقت بمبئی اور انجمن سیرت غوث پاک کراچی سے بالخصوص اور جملہ علمائے اہل سنت، مشائخ کرام و سادات عظام گجرات کاٹھیاواڑ سے بالعموم التجا کی ہے کہ :

”وقت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اپنے ناچیز اختلافات کو بالائے طاق رکھئے اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے ساتھ تعاون کیجئے۔ نیز اپنی مجالس حسنه میں اور بعد نماز جمعہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعائے خیر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔“ (۱)

آل انڈیا سنی کانفرنس کے خلاف ایک سازش

امیر شریعت کاڈھونگ

آل انڈیا سنی کانفرنس کی غیر منقسم ہندوستان بھر میں کامیابی کو کانگریسی برداشت نہ کر سکے مسلمانوں کو منتشر کرنے کے لئے طرح طرح کے حیلے بھانے لگے گئے۔ سنی کانفرنس کے خلاف متعدد جماعتوں کو متعارف کرایا گیا۔ اگرچہ ان سب کی حقیقت صرف اتنی تھی کہ کانگریسی مفاد کے اکہ کار تھے اور اہل سنت کا انتشار مقصود تھا۔ موسم برسات میں حشرات الارض کی طرح ان نام نہاد جماعتوں نے شور مچایا اور سنیوں کو دھوکا دینے کی ناکام کوشش کی۔ اسی قبیل کی حرکات میں سے ”امیر شریعت“ کا انتخاب تھا۔

کانگریس نوازی میں دیوبندی حضرات نے منصوبہ بنایا کہ چند بے وقعت اور غیر موثر علماء کو اکٹھا کیا جائے۔ انہیں اختیار ہو کہ وہ اپنا ”امیر شریعت“ منتخب کر لیں۔ یہاں تک تو معاملہ فہم میں آتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی کہہ دیا کہ ”جتنے حضرات اجلاس میں موجود ہوں گے وہ جس کو بھی امیر شریعت مقرر کر لیں گے وہ تمام کے لئے واجب التسلیم ہوگا۔“ (۲)

(۱) ہفت روزہ الفتیہ، امرتسر، بحریہ ۲۱/۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۱۔

(۲) اخبار دیوبند، سکندریہ، راجپور، بحریہ ۱۷ دسمبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۲۱

اس شرط کو کوئی سلیم الفطرت کس طرح تسلیم کر سکتا ہے۔ اس نام نہاد امیر شریعت کے خلاف سنی کانفرنس کے بروقت اقدام کیا اور مسلمانوں کو بتایا یہ امیر شریعت گاندھی کی پالیسی کا عربی میں ترجمہ ہے۔

سارن پور میں امیر شریعت کے انتخاب کے لئے ہونے والے اجلاس کی مخالفت جن علماء نے کی ان میں مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی سرفہرست ہیں۔ آپ نے ہزار ہا کی تعداد میں پوسٹر شائع کئے۔ اخبارات میں مضامین شائع کرائے۔ شہر شہر چلے کرائے اور اس کے خلاف آواز بلند کرائی۔ بلا اثر یہ فتنہ ناکام ہوا۔ (۱)

”امیر شریعت کے منصوبہ میں ناکامی کے بعد لکھنؤ میں ”سنی بورڈ“ کے نام سے ایک اور کانگریسی مفاد کی آلہ کار جماعت کو متعارف کرایا گیا۔ بلا اثر وہ بھی اپنے منطقی ناکام انجام کو پہنچی۔

”امیر شریعت“

بدل کے ہمیں پھر آتے ہیں ہر زمانے میں
اگرچہ پیر ہے آدم، جواں ہیں لات و منات

”امیر شریعت“ کے نام نہاد انتخاب سے کانگریسی حضرات کا مقصد کیا تھا اور اس کے لئے کیسا ذرا اندر چلیا گیا؟ اس کو سمجھنے کے لئے ناظم اعلیٰ انجمن تبلیغ الاسلام پھانک حسن خان، دہلی شیخ الحاج محمد عارفین کا ایک پوسٹر یہاں نقل کرتے ہیں۔ یہ پوسٹر عمدہ لکھنؤ مولانا ابو البرکات سید احمد ناظم مرکزی دوائر العلوم حزب الاحناف، لاہور کے ذریعہ سے ہفتہ روزہ سعادت، لائل پور میں شائع ہوا:

ساحر دار دہا کی نئی کرشمہ سازی کانگریسی ایجنٹوں کا نیلورامہ
کانگریسی جمعیتہ العلماء کے نام ناظم اعلیٰ انجمن تبلیغ الاسلام دہلی کا پیغام
کانگریسی جمعیتہ العلماء کی طرف سے چند اعلانات اور پوسٹر شائع کئے گئے ہیں۔ جن میں ظاہر کیا گیا ہے کہ سہارن پور کے جلسے میں ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے ایک ”امیر شریعت“ یا ”امیر المؤمنین“ کا انتخاب کیا جائے گا۔

یہ امیر شریعت کا انتخاب کرنے والے کون لوگ ہوں گے؟

یہ اسلام کے وہ ”جنرل مرچنٹ“ ہیں جنہوں نے عزت اسلام اور حقوق مسلمین کو چند کھوٹے سکوں کی خاطر ”دار دہا آشرم“ میں رہن رکھ دیا ہے۔ جو ساحر دار دہا (۱) اور سیٹھ برہلا (۲) کے چشمہ بردہ پر اسلامی حقوق کو اکھنڈ آشرم کی نذر کرتے رہے ہیں۔ جن کے ماہانہ و وظائف جن کے سفر کے بل محتاج شہادت (۳) نہیں۔

(۱) متعصب ہندو کانگریسی لیڈر مسٹر گاندھی کی طرف اشارہ ہے۔ جس نے نہایت عیاری سے بعض مسلمان لیڈروں کو کانگریس کا ہمنوا بنانے میں اہم کردار کیا۔ کانگریس کی تمام تر پالیسی اسی متعصب گاندھی کی رہنمائی میں رہی۔ گاندھی نے لکھنؤ کانفرنس کو برا بھلا دھڑکائی کر، چرخہ کات کر ایک سادہ موکاروپ دھار کر دار دہا کے مقام پر مسلمانوں کے جذبہ ملی اور شخص اسلامی کو ختم کرنے کے لئے کلمات میں پیٹھ ریلہ اشتہار میں اسی طرف اشارہ ہے۔ فقیر قادری عفی عنہ

(۲) نام نہاد مسلمان لیڈروں کو کانگریس کا ہمنوا بنانے، گاندھی کی اسلام دشمن پالیسی کو پروان چڑھانے اور کانگریسی جمعیت علماء ہند کے چھوٹے بڑوں کو راشن مہیا کرنے اور ہندو دلیروں کو ہندوستان کے لئے ہندو سیٹھ و قوم مہیا کرتے تھے۔ سیٹھ برہلا ان میں سے نمایاں حیثیت سے حصہ لیتا تھا۔

(۳) کانگریس کی طرف سے ہر قسم کی فوٹو شہادت اور ملی مال کی شہادتیں خود جمعیت علماء ہند کے ائمہ کی زبانی بدھائی گئی۔ جگہ جگہ ان کا اعتراف موجود ہے۔ ذرا تفصیل درکار ہو تو ملاحظہ کیجئے: مجبور کو تازیں از خالد لیلیف کیا، مکالمات المدین، مکتبہ اے گنہی از پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد وغیرہ۔

جن پر ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کو اب ایک ذرے کے برابر بھی اعتماد نہیں ہے۔ جو اپنے بعض افسوس ناک اعمال کی بنا پر کانگریس کے زیرِ خرید و بیعت سمجھے جاتے ہیں۔ کیا ایک خاص ٹولی کا یہ فیصلہ دس کروڑ مسلمانوں کا فیصلہ بن سکتا ہے؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ ایک ائمہ و باختم جماعت، جو اپنا وقار کھو چکی ہے، وہ پھر ایک نئے روپ میں جلوہ گر ہونا چاہتی ہے۔ کانگریس اب تک اپنی تمام فریب کاریوں میں ناکام رہی ہے۔ اس کے سارے پروگرام درہم برہم ہو چکے۔ اب ”ساحر وار دہا“ اور ”سینٹر لا“ اپنی تمام طاقت صرف کر کے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمان مسلم لیگ کے ساتھ نہیں ہیں۔ اس مقصد عظیم کی تکمیل کے لئے یہ ڈرامہ تیار کیا گیا ہے اور اس جال میں پھانس کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا مقصود ہے۔

ہم سمجھ دار اور دیانتدار مسلمانوں کو اس حقیقت سے آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ کانگریسی جمعیت کی طرف سے جو دھواں سالانہ اجلاس، جو سہارنپور میں منعقد کیا جا رہا ہے وہ درحقیقت ساحر وار دہا کا ایک نیا فریب ہے۔ اور ”امیر شریعت“ یا ”امیر المومنین“ کا ”خود ساختہ“ انتخاب ایک ”سنہری جال“ اور ایک خطرناک سازش ہے۔ جس سے ہر مسلمان کو محفوظ رہنا چاہیئے۔ یہ ”امیر المومنین“ کا روپ بھرنے والے درحقیقت واردہا تھیز کے وہی ایکٹر ہیں جو کبھی ”آزاد مسلم جماعت“ کے نام سے جلوہ افروز ہوئے ہیں اور کبھی ”قوم پرست“ مسلمانوں کے ہمیں میں سامنے آئے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی رائے عامہ اب اس قدر بیدار ہو چکی ہے کہ وہ ان فریب کاریوں کا شکار نہیں ہوتی۔ اور یہ ”تاجران ملت“ اپنی ہر کوشش میں ناکام رہتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ ”امیر شریعت“ کا ڈرامہ بھی انشاء اللہ کامیاب نہ ہو سکے گا۔

آٹار، قرائن سے ظاہر ہے کہ امیر شریعت کا ڈھونگ رچا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی تاجرانہ کوشش کی جائے گی اور واردہا شرم کے ساحر سے خوشنودی کا پروانہ حاصل کیا جائے گا۔ اصولاً ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب علمائے فرنگی محل، علمائے بدلی، علمائے بدایوں، علمائے علی گڑھ اور دیگر مشاہیر اسلام اس کانگریسی ٹولی پر اعتماد نہیں رکھتے تو پھر اسے اسلامی ہند کی نمائندگی کا کیا حق حاصل ہے؟

اگر یہ امیر شریعت کا ذرا اندازہ تیار کرنے والے دیانتدار ہیں تو ان کو مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دینا چاہیے۔

۱ انتخاب امیر کی مجلس کے دعوت نامے جاری کرنے کی تاریخوں سے اس مجلس کے انعقاد تک کا وقت کیا سارے صوبہ کے ارباب حل و عقد کو جمع کرنے کے لئے کافی ہے؟

۲ فرقہ اسلامیہ سے کیا مراد ہے؟

۳ شیعہ، مرزائی، خاکسار، احرار، دیوبندی، بریلوی، بدایونی۔ یہ تمام فرقہ اسلامیہ میں داخل ہیں۔ ان میں سے کس کس گروہ سے امیر منتخب ہو سکتا ہے اور جس سے نہیں ہو سکتے، اس کی وجہ؟

۴ اگر اجتماع سہارن پور میں صرف دیوبندی حضرات جمع ہوں تو کیا انہیں حق ہو گا کہ وہ سب کی طرف سے صرف اپنی جماعت کی طرف سے صرف اپنی جماعت میں سے امیر منتخب کر لیں؟

۵ یہ قرار دے لینا کہ جس قدر جمع ہو جائیں گے، وہ جسے امیر منتخب کر لیں گے، وہ سب کی طرف سے امیر ہو گا۔ کیا یہ بات تمام فرقہ اسلامیہ سے تسلیم کرالی گئی ہے؟

۶ مسلمانوں کا یہ اعتراض کہ صرف دیوبندی گروہ اپنے میں سے امیر منتخب کرنا چاہتا ہے اور اسی کی حکومت بے جا طور پر دوسروں پر لازم کرتا ہے؟

۷ کیا یہ صاف کر لیا گیا ہے کہ بریلوی جماعت جس کی تعداد دیوبندیوں سے دس گنی زیادہ ہے وہ دیوبندیوں کو کافر سمجھتے ہوئے بھی اپنے میں سے امیر منتخب کرانے کا حق رکھتی ہے؟ (۱)

”سنی بورڈ“

آل انڈیا سنی کانفرنس کی عظیم اور اہل سنت کے حقیقی اتحاد سے پاکستان کی منزل قریب سے قریب تر ہو رہی تھی۔ کانگریس اور اس کی ہست و اجاعتیں اکھنڈ بھارت کی دعوت دہا رہیں۔ اندریں حالات اہل سنت کو دھوکا دینے کے لئے ”سنی بورڈ“ کے نام سے ایک فرضی جماعت کو متعارف کر لیا گیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ ”سنی“ کے نام سے عام الناس کو دھوکا کھا جائیں گے۔ ”سنی بورڈ“ کانگریس کی حمایت کر رہا تھا۔ اس دھوکا اور فریب سے بچانے کے لئے آل انڈیا سنی کانفرنس کی طرف سے ایک بیان جاری کیا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ اہل سنت، سنی بورڈ کے نام سے دھوکا نہ کھائیں۔ بیان کو آپ بھی پڑھیں اور دشمنان دین و وطن کی چال بازیوں سے آگاہ ہوں۔

”آج کل ہندوستان کے ہر گوشہ میں سنی کانفرنس کا شرہ ہو رہا ہے اور ملک کے ہر ہر قطعہ و حصہ سے مدارس میں منعقد ہونے والی آل انڈیا سنی کانفرنس کی شرکت کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یوپی سنی بورڈ کے نام سے لکھنؤ میں کوئی جماعت قائم ہوئی ہے جو الیکشن کے معاملہ میں مسلم لیگ کی مخالفت کر رہی ہے۔ اس خیال سے کہ لفظ سنی سے مسلمانوں کو دھوکا اور مخالفت نہ ہو، ہم یہ اعلان ضروری سمجھتے ہیں کہ آل انڈیا سنی کانفرنس اس ”سنی بورڈ“ اور اس کے طریقہ عمل کو نہایت مذموم اور مسلمانوں کے لئے معصرت رساں سمجھتی ہے۔ حقیقت میں یہ وہابی جماعتیں ہیں جن میں کوئی کھل کر کانگریسی بیٹا ہے جیسی دیوبندی صاحبان، اور کوئی جمعیت العلماء کے لباس میں نمودار ہوتا ہے اور کسی نے سنی بورڈ کا عنوان اختیار کیا ہے۔ مسلمان سب سے ہوشیار ہیں اور ان کے پروپیگنڈے میں نہ آئیں۔

حاجی عبدالغفور ناظم سنی کانفرنس مدارس۔ (۱)

(۱) ہفت روزہ الفت، باہر قمر۔ ۲۸۴۲۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۳

(ب) اخبار بدیع، سکندریہ، نمبر ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ ص (مواصلات)

(ج) ہفت روزہ صحت، لاہل پور۔ نمبر ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۷

آل انڈیاسنی کانتفرنس

کا

مجوزہ پاکستان

آل انڈیا سنی کانفرنس کا ”مجوزہ پاکستان“

قیام پاکستان کی منزل جوں جوں قریب آرہی تھی ”پاکستان“ کے مختلف مفہوم بیان کئے جا رہے تھے۔ عظیم کی آزادی کے نتیجے میں حاصل ہونے والی ریاست پاکستان کے آئین، دستور اور قوانین کے بارے میں مختلف تجاویز سامنے آرہی تھیں۔ مسلم لیگ، یونینٹ اور سنی کانفرنس کے اکابر کی اپنی اپنی تجاویز تھیں۔ ظاہر ہے کہ ان آئینی تجاویز کے مطابق ہی ریاست پاکستان کی حکومت ہونا تھی۔ اس موقع پر ہم صرف آل انڈیا سنی کانفرنس کے تجویز کردہ پاکستان کا نقشہ پیش کرتے ہیں، انہی تجاویز اور مواعید کے مطابق اہل سنت و جماعت کے مشائخ و علماء نے مطالبہ پاکستان کے سلسلہ میں مسلم لیگ کی حمایت کی تھی۔

۸۔ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ / ۱۱ فروری ۱۹۴۶ء کو مولانا سید مصباح الحسن مودودی صدر جماعت استقبالیہ سنی کانفرنس پھونڈ ضلع ایوہ (بھارت) نے اپنے خطبہ میں فرمایا:

”عصر حاضر میں مسلمان ہند کی سیاسیات نے ۱۹۴۲ء سے جو نئی کردش بدلی ہے اور ”مسئلہ پاکستان“ یعنی قیام حکومت اسلامیہ کا جو جذبہ عوام و خواص میں پیدا ہو رہا ہے اسے ہمارے طبقہ علماء اہل سنت نے یہی نہیں کہ دور بیٹھ کر صرف مطالعہ ہی کیا، بلکہ ہماری جماعت کے محترم علماء مجاہدانہ حیثیت سے از لول تا آخر اس جذبہ کے محرک و موید بنے ہوئے ہیں..... یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ صرف ہمارے طبقہ کے علماء و مشائخ ہیں جن کی مسلسل خدمت و سعی سے مسلم لیگ اپنے مقاصد میں کامیاب نظر آرہی ہے..... الحمد للہ کہ سنی کانفرنس کے سامنے اسلامی حکومت کے تصورات ہی نہیں ہیں بلکہ وہ اپنے پاس ایک مکمل دستور العمل رکھتی ہے جو مستقبل قریب میں مسلمانوں کے سامنے پیش کرے گی، وہ دستور العمل ایک ایسا دستور ہو گا جو آیات پرینات و احادیث نبویہ اور احکام فقہیہ کی روشنی میں مغربی تہذیب اور عددی راویں کی کثرت و قلت کی شمار و گنتی سے بے نیاز ہو گا اور جس پر بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے فرد کا عمل کرنا ناگزیر ہو گا۔“ (۱)

مولانا سید محمد کچھو چھوی، علیہ الرحمۃ صدر آل انڈیا سنی کانفرنس نے اپنے خطبہ سنی کانفرنس، مدارس میں ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ / ۲۷ اپریل ۱۹۴۶ء کو ہزاروں علماء و مشائخ کی موجودگی میں فرمایا:

”آل انڈیا سنی کانفرنس کا پاکستان ایک ایسی خود مختار، آزاد حکومت ہے جس میں شریعت اسلامیہ کے مطابق فقہی اصول پر کسی قوم کی نہیں بلکہ اسلام کی حکومت ہو، جس کو مختصر طور پر یوں کہیے کہ خلافت راشدہ کا نمونہ ہو۔“ (۱)

اسی خطبہ صدارت میں مولانا سید محمد کچھو چھوی علیہ الرحمۃ کتنے واضح الفاظ میں مجوزہ پاکستان کے دستور کے بارے میں فرماتے ہیں:

”جن سنیوں نے (مسلم) ایک کے اس پیغام کو قبول کیا ہے اور جس یقین پر اس مسئلہ میں ایک کی تائید کرتے پھرتے ہیں وہ صرف اس قدر ہے کہ ہندوستان کے ایک حصہ پر اسلام کی، قرآن کی آزاد حکومت ہو۔ جس میں غیر مسلم ذمیوں کے جان و مال، عزت و آبرو کو حسب حکم شرع امن دی جائے ان کو، ان کے معاملات کو، ان کے دین پر چھوڑ دیا جائے وہ جائیں ان کا دھرم جائے۔ ان کو اتھوا الیہم عہد ہم بنا دیا جائے اور جائے جگہ و بدل کے صلح و امن کا اعلان کر دیا جائے۔ ہر انسان اپنے پر امن ہونے پر مطمئن ہو جائے۔ اگر سنیوں کے اس سمجھی ہوئی تعریف کے سوا ایک نے کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا تو کوئی سنی قبول نہیں کرے گا۔“ (۲)

(۱) خطبہ صدارت مجلس استقبالیہ آل انڈیا سنی کانفرنس، مدارس لاہور مولانا سید محمد کچھو چھوی، مطبوعہ مولوکلہ (۱۹۴۶ء)۔ ص ۲۳

(۲) ایضاً ص ۲۲ حوالہ خطبہ آل انڈیا سنی کانفرنس۔ مولفہ: محمد جلیل الدین قادری۔ مطبوعہ مکتبہ رضویہ گجرات۔ ص ۲۷۶

اسی خطبہ میں موصوف نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

”سنی کیسا پاکستان بنائیں گے؟ اس میں کسی حد کی گنجائش نہیں۔ عمدہ صدیقی کو دیکھ لیا جائے۔ دورِ قاردوقی کی سیر کر لی جائے۔ عثمانی زمانہ کو نظر کے سامنے لایا جائے۔ خلافتِ علویہ کا دیدار کر لیا جائے، اسی قسم کا پاکستان بنائیں گے۔۔۔۔۔ ہم سے مسلم لیگ کو اسی کی امید رکھنی چاہیے کہ اس کا جو قدم سنیوں کے سمجھے ہوئے پاکستان کے حق میں ہو گا اور اس کے جس پیغام میں اسلام و مسلمین کا نفع ہو گا آل انڈیاسنی کانفرنس کی تائید اسی کو بیدار بنایا حاصل ہو گی اور دینی امور میں ہاتھ لگانے سے پہلے آل انڈیاسنی کانفرنس کی رہنمائی اس کو قبول کرنی پڑے گی اور ضرور کرنی پڑے گی۔“ (۱)

آل انڈیاسنی کانفرنس، سیدس (۱۹۳۶ء) کے اجلاس میں (جسے جمہور اہل سنت و جماعت کا نمائندہ اجلاس کہا جاتا ہے) ہزاروں علماء و مشائخ اور لاکھوں حاضرین کے مجمع میں پاکستان کے بارے میں جو قرار واد منظور ہوئی، اس کا انداز ملاحظہ ہو۔ مجوزہ پاکستان کا دستور اساسی سمجھنے میں مشکل نہ رہے گی۔

”آل انڈیاسنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبہ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ علماء و مشائخ اہل سنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار ہیں اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور حدیثِ نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو۔“ (۲)

آل انڈیاسنی کانفرنس کے صدر معظم حضرت سید محمد، اشرفی محدث کچھوچھوی علیہ الرحمۃ نے سنی کانفرنس (اجیر (خصوصی اجلاس) میں عرسِ خواجہ سید معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کے موقع پر ارشاد فرمایا:

”پاکستان کے معنی اسلامی قرآنی آزاد حکومت ہے۔ مسلم لیگ سے ہمارے سنی کانفرنس کی مجلسِ عاملہ کے رکن حضرت سید شاہ زین الحسنات صاحب سجادہ نشین مانکی شریف (مرحد) نے لکھوالیا ہے۔“ (۳)

(۱) خطبات آل انڈیاسنی کانفرنس۔ مولفہ محمد جلال الدین قادری مطبوعہ مکتبہ رضویہ کجرات، (۱۹۷۸ء)۔ ص ۲۷۹، ۲۷۸

(۲) خطبات آل انڈیاسنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری ص ۲۸۳

(۳) الخطبہ الاشرفیہ، جمہوریۃ الاسلامیہ، از سید محمد اشرفی کچھوچھوی مطبوعہ مولوکیہ (۱۹۳۶ء)۔ ص ۸

حوالہ خطبات آل انڈیاسنی کانفرنس۔ ص ۳۰۶

امام احمد رضا قدس سرہ کے پچیسویں عرس منعقدہ ۲۵۵۲۳ صفر ۱۳۶۵ھ/۲۲۸/۳۰ جنوری ۱۹۴۶ء بمبلی میں ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے سنیوں کے ”مطلوبہ پاکستان“ کے بارے میں فرمایا:

”پاکستان کے معنی یہ ہیں کہ ہندوستان کے ایک حصہ میں ایسی اسلامی حکومت قائم کی جائے جو شریعت طاہرہ کے آئین اور فقہی اصول کے مطابق ہو“ (۱)

سنی کانفرنس مراد آباد (۱۹۴۶ء) کے اجلاس میں صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے مطالبہ پاکستان کے بارے میں زور دار الفاظ میں سنی کانفرنس کے اکابر علماء و مشائخ کا فیصلہ سنایا:

”سنی کانفرنس ہر گز پاکستان سے دست بردار نہ ہوگی۔ اگر بالفرض مشر جناح مطالبہ پاکستان سے دست بردار ہو بھی جائیں تو بھی سنی کانفرنس اس میں ان کی موافقت نہ کرے گی اور اپنا مطالبہ پاکستان ضرور حاصل کرے گی۔“ (۲)

سنی کانفرنس کراچی کے اجلاس منعقدہ ۱۲، ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں مولانا عبدالحامد ایوبی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس نے بھی ایسے ہی جذبات کا اظہار کیا۔ ان کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

”آپ سب کو میں وعیبات کہہ دینا چاہتا ہوں جو ایک ہفتہ قبل قائد اعظم سے کہی تھی کہ اگر مسلم لیگ اپنے مطالبہ پاکستان سے ہٹ گئی تو کیا پروا، مگر آل انڈیا سنی کانفرنس ہر گز مطالبہ پاکستان سے ہٹ نہیں سکتی۔ اگر خدا نے چاہا اور اس کے مقدس حبیب کو منظور ہوا تو ہم ہر ممکن طریق پر پاکستان حاصل کر کے رہیں گے۔“ (۳)

(۱) ہفت روزہ جدید، سکندری، رامپور، نمبر ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء

نمبر ۱۰ جون ۱۹۴۶ء

(۲) ہفت روزہ جدید، سکندری، رامپور، جلد ۸۴ شمارہ ۴۵، ۴۴

نمبر ۱۱ نومبر ۱۹۴۶ء ص ۳

(۳) ہفت روزہ جدید، سکندری، رامپور، جلد ۸۴ شمارہ ۴۵، ۴۴

مولانا عبدالحامد قادری بدایونی نے سنی کانفرنس کے اجلاس پیمپوہ ضلع اٹارہ (بھارت) منعقدہ ۲۰ مئی ۱۹۳۶ء کو پاکستان کے آئین کے بارے میں فرمایا:

”ہماری کانفرنس مدارس میں اسلامی حکومت کے قیام کے لئے طے کر چکی ہے کہ اکثریت والے صوجات میں صرف وہی حکومت اسلامی حکومت کہی جاسکے گی جو قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق بنائی جائے اور ایسی حکومت کے حصول کے لئے ہمارا ہر شیخ طریقت اور عالم ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔“ (۱)

مولانا عبدالحامد قادری بدایونی نے حجاز مقدس کے کامیاب دورہ کے بعد قائد اعظم سے اسلامی حکومت کے آئین کے بارے میں جو گفتگو کی اس کا متعلقہ حصہ ملاحظہ ہو۔

”قائد اعظم نے فرمایا کہ میں اس امر سے کلیتاً متفق ہوں کہ پاکستان کا دستور وہی ہو گا جو اسلام و قرآن کریم کے مطابق ہو۔ سوشلزم اور مغرب کے قوانین ہمارے مرض کا علاج نہیں۔ ایک وقت آئے گا جبکہ ساری دنیا قرآن و اسلام کی جامعیت کو تسلیم کرے گی۔“ (۲)

مدرسہ فیض عام شاہجہانپور (یو۔ پی) کے صدر مدرس اور مفتی مولانا محمد دانش علی فریدی نے سنی کانفرنس شاہ جہاں پور منعقدہ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۵ھ ۱۳ مئی ۱۹۳۶ء کے اجلاس عام میں ”پاکستان“ کی ضرورت و اہمیت پر بیان کیا۔ آپ کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

”..... بہر حال مسلمان پاکستان حاصل کرنے کے لئے سب کچھ کر سکتا ہے۔ محمد اللہ مسلمان مرنا بھی جانتا ہے اور جینا بھی۔ وہ حصول پاکستان میں اپنے خون کا آخری قطرہ تنک بھانے سے دریغ نہ کرے گا۔ کیونکہ پاکستان ہی میں مسلمانوں کی آزادی کا راز مضمر ہے ہندوستان میں اسلام بغیر پاکستان کے آزاد نہیں رہ سکتا۔ تبلیغ سنت کے لئے پاکستانی اسلامی حکومت کا قیام از حد ضروری ہے تاکہ جمہوری حکومت ہو، فقہی قانون، خدا کی راج ہو، ہر رنگ پر سنیت کی بھلاہر رحمت کی پھول ہو، آزاد ہندوستان میں آزاد جمہوری مملکت ہی اس کی ضامن و کفیل ہو سکتی ہے.....“ (۳)

(۱) ہفت روزہ جدیدہ سکھری برامپور، مئی ۲۰ ۱۹۳۶ء۔ ص ۶

(۲) ہفت روزہ جدیدہ سکھری برامپور۔ جلد ۸۴، نمبر ۲۱، ۲۰ مئی ۱۹۳۶ء۔ ص ۸

(۳) ہفت روزہ جدیدہ سکھری برامپور ۲۷ مئی ۱۹۳۶ء۔ ص ۷

آخر میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے مشاہیر علماء و مشائخ کا وہ تاریخی فتویٰ ملاحظہ ہو جس پر مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا نوری خلیفہ امیر و خلیفہ امام احمد رضا سمیت بچپن مشاہیر مفتیان کرام و علماء عظام کے تائیدی دستخط ہیں۔ یہ فتویٰ درحقیقت قیام پاکستان کے اسباب میں فوری سبب بنا۔ مفتیان عظام نے مجوزہ پاکستان کی آئینی و دستوری دفعات کا اجمالی ذکر کر دیا: فتویٰ کے کلمات ملاحظہ ہوں۔

”آل انڈیا سنی کانفرنس، مسلم لیگ کے اس طریقہ عمل کی تائید کر سکتی ہے جو شریعت مطہرہ کے خلاف نہ ہو۔ جیسے کہ الیکشن کے معاملہ میں کانگریس کو ناکام کرنے کی کوشش۔ اس میں مسلم لیگ جس سنی مسلمان کو بھی اٹھائے سنی کانفرنس کے اراکین و ممبران اس کی تائید کر سکتے ہیں۔ ووٹ دے سکتے ہیں، دوسروں کو اسے ووٹ دینے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔ مسئلہ پاکستان یعنی ہندوستان کے کسی حصہ میں آئین شریعت کے مطابق فقہی اصول پر حکومت کرنا سنی کانفرنس کے نزدیک محمود و مستحسن ہے۔“ (۱)

باقلم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس نے قیام پاکستان کے بعد پاکستان کا دستوری خاکہ ترتیب دینا شروع کیا۔ آپ کی وفات (اکتوبر ۱۹۴۸ء) سے یہ دستوری خاکہ مکمل رہ گیا۔ اس کے مطابق پاکستان کی تعریف اس طرح کی گئی:

”آل انڈیا سنی کانفرنس کی تصریحات کے مطابق پاکستان سے وہ آزاد اسلامی حکومت مراد ہے، جو ہندوستان کے اندر شریعت طاہرہ کے مطابق فقہی اصول پر قائم کی جائے گی۔“ (۲)

(۱) ہفت روزہ جدید، سکندری براہمہ۔ جلد ۸۴، شمارہ ۱۵، نمبر ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۱۹۴۶ء۔

(۲)۔ حیات صدر الاقلاصل (مولانا عظیم لاہوری کا خصوصی شمارہ) مطبوعہ نوارہ نقیہ رضویہ، لاہور (بار دوم) ص ۱۹۵

حصہ نظم

کانگریسی ملاؤں کے نام

(حافظ مظہر الدین)

شعر کیا ہو؟ کس طرح ہو آج شعر فشامی
دیو قامت، دیو صورت، دیو فطرت، دیو خو
سامنے نوح بشر کے غول یہ جہات کا
سفر ہے بہر حق ہے، جاہل مدبری، سطر ذکار
چہرے بے دلی، جمینین ناشناس، بخت نور
آب بھی کھد پوش ہیں، کھد ہے بلوس بن
ہندوؤں کے یروچن، اندر کے پورہ وہ نیم
نغمہ شرب کہاں ان کے شہساز میں
ہے حقیقت، دوق کستی زاید از بان حلال

ہے حقیقت، ہر سلع راست ہر کس چیز نیست

ہے حقیقت، طعمہ ہر رزق کے انجیر نیست

مالکان دین دق، آئے مفتیان شرع و دین
یہ بھی ہے کیا نکتہ جمیدہ علم کلام
دین فطرت کے تو تم قائل کہ ترک دین کے
یہ دودنگی اور یہ کھفت ادین ڈویدگی؟

خوب ہے یہ سفرہ پن بھی، مگر کس کام کا

تم نے رسوا کر دیا عالم میں نام اسلام کا

○

روزنامہ نوائے وقت، لاہور (مدیر مجید نظامی) اشاعت ۲۲ فروری ۱۹۷۰ء

حصہ نظم کانگریسیات

حضرت مولانا ابوالنور محمد بغیر کو ٹٹی لوہاں ضلع یا لکوٹ نے کانگریسی علماء کے کردار کو نمایاں کیا اور دلائل سے ثابت کیا کہ یہ لوگ مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ ان سے احتراز لازم ہے۔ (۱) نیز آپ نے نظم میں ان حضرات کی خدمت گزاری کی ہے۔ ملاحظہ ہو:

جھوٹ ہے کہ ہندو مسلم کی قومیت ہے ایک
یہ وہ سکہ ہے سراسر ہے جو کھوٹا دیکھ لے
چلو بھر پانی ادھر ہے اور دریا اس طرف
ان کی گڈوی دیکھ لے اور میرا لوٹا دیکھ لے

ان کے سر پر اور کچھ ہے میرے سر پر اور کچھ
ان کی ٹوپی دیکھ لے میرا عمامہ دیکھ لے
اور نیچے بھی ہے رنگ ہندو مسلم عیاں
ان کی دھوتی دیکھ لے میرا پانجامہ دیکھ لے

میں کہوں اللہ اکبر اور وہ بدے ماترم
میرا نعرہ ہے الگ ان کا الگ ہی راگ ہے
شیر کے اوصاف مجھ میں، ان میں رگن بھری کے ہیں
گوشت اپنی ہے غذا، مرغوب ان کو ساگ ہے

کہ رہے ہیں ہندو و مسلم کی قومیت ہے ایک
ایک ہیں دونوں حسین احمد ہو یا لال چند
دولت ایمان چا ! اے مرد مومن ہوشیار
ہو گیا آزاد ہے اب کانگریس کا دیوید

انقلاب دیر ہے کہ نام کا آزاد اک
قوم سے آزاد ہو کر اک تماشا بن گیا
مقتدا سے مقتدی اور شیر سے بھری مٹا
پہلے مولانا تھا لیکن اب مہاشہ بن گیا (۱)

منظر جہاد :

از حضرت مولانا منظر جبل پوری ناظم نشر و اشاعت سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی۔ ودرار!

سر بہت میدان میں مسلم کا لشکر آ گیا
جسم کی مردہ رگوں میں خون حیدر آ گیا
چرخ میں پھر رعب حق سے چرخ انصر آ گیا
ہٹ گیا بددل متاعل سے دلاور آ گیا

پھر ہلا دو آسمان کو نعرہ تکبیر سے
پھر بدل دو وقت کی تقدیر کو شمشیر سے
ہن کر سینہ نکل آؤ بلالی شان سے
زلزلہ پیدا کرو پھر قوت ایمان سے
گونج اٹھے دشت و جبل پھر نعرہ قرآن سے
حدِ باطل کو مٹا دو حدِ پاکستان سے
چہ کر رکھ دو زمیں پر آفتابِ ڈھال کو
پھر سے لہرا دو فضا میں پرچمِ اقبال کو

مسلم دیکھیں پہ کوئی گر قیامت ڈھائے گا
بالیقین خون شہداء رنگ لائے گا
اک مسلمان لاکھ قتلوں سے نہیں گھبرائے گا
سینہ فولاد بن کر کوہ سے ٹکرائے گا

مہ کر دو آبِ دولہہ کر بلا والے ہیں ہم
حیدر کر کہہ کی آغوش کے پالے ہیں ہم

گر مسلمان پھر حسینی جوش دکھانے لگے
کانپ اٹھے ساری زمیں آفاق تھرانے لگے
پھر زمانہ دورِ فاروقی کو دہرانے لگے
پرچم اسلام پھر عالم پر لہرانے لگے

قوتِ بازو ہو دل میں عظمتِ قرآن ہو
چپہ چپہ پھر خدا شاہد ہے پاکستان ہو

اہل عالم تم کو ایوی زمانہ یاد ہے؟
اے مسلمان لن قاسم کافسانہ یاد ہے؟
حرمتِ اسلام کا شیریں ترانہ یاد ہے؟
گلشنِ اندلس میں تھا آشیانہ یاد ہے؟

چھیڑتا تھا جب کوئی ہم کو پھر جاتے تھے ہم
جوش میں طوفان کے سر سے گذر جاتے تھے ہم

زندہ باد اے انقلابِ ملک و ملت زندہ باد
زندہ باد اے عہدِ فاروقی کی صورتِ زندہ باد
دورِ پاکستانِ اسلامی حکومتِ زندہ باد
ہند میں مظہرِ ترا ہر طرزِ جرأتِ زندہ باد

ہو گیا اب خاتمہ دورِ غم و آلام کا
غیر ممکن ہے گذر اب گردشِ ایام کا (۱)

نوائے جمہوریت

سنی کانفرنس کا ترانہ

از مولانا محمد مسعود مظہر ناظم نشر و اشاعت سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی ویدار

اُٹھے ہیں جمہوریت کے حامی ضلال و بدعت فنا کریں گے
 خلافت راشدہ کا ہندوستان میں جھنڈا کھڑا کریں گے
 ہمارا مونس ، ہمارا لیڈر ، ہمارا قائد ابو الخلد
 ہم اپنے رہبر کے زیر سایہ قیام عدل و وفا کریں گے
 کوئی جماعت کہ انجمن ہو کہ بزم آزادی وطن ہو
 اصول دیں پر عمل نہ ہو گا تو سب ٹوٹنی سر دھتا کریں گے
 یہ زور تقریر اور یہ لکچر ، یہ قیمتی وقت کی تباہی
 پڑی ہیں جب مسجدیں ہی خالی ، ہم ایسے جلسوں کو کیا کریں گے
 جلوس والوں کی چال کچھ ہے مقال کچھ ہے اور حال کچھ ہے
 لگائیں گے بے پناہ نعرے ، عمل نہ لیکن ذرا کریں گے
 عمل ہی ہے جان و دل ہمارا ، عمل سے ایماں ہے آشکارا
 کہ ہم تو ظاہر کے ہیں مظہر حقیقت دل کو کیا کریں گے
 خدا کی ملت کے ہم ہیں حامی ، کرے گا کیا فتنہ دوائی
 شرور کی تیز آندھیوں میں چراغ ملت جلا کریں گے
 جائے تقسیم ہند مظہر کوئی حکومت اگر بنے گی
 نہ امن ہر گز نصیب ہو گا ہزار فتنے اٹھا کریں گے

ناقوس عمل

از مولانا محمد خلیل اشرفی کچھوچھوی مدرسہ عربیہ ناگپور

| | | | | |
|---------|------|-------|---------|-------------|
| ترانے | حق | پرستی | کے | سناوے |
| جہاں | سے | شورش | یابطل | سناوے |
| زمین | کیا | آسمان | کو بھی | ہلا دے |
| جو | تو | حق | آفریں | نعرہ سنا دے |
| پیام | امن | و | آزادی | سنا دے |
| فضا | کو | حریت | پرور | بنا دے |
| فلک | کی | سر | بلندی | سر جھکا دے |
| فضا | میں | اپنا | پرچم | یوں اڑا دے |
| رگ | و | پے | سے اٹھے | شوقِ شہادت |
| جہازی | لے | میں | وہ | نغمے سناوے |
| غلامی | موت | ہے | آزاد | دل کی |
| وطن | کے | جاں | نثاروں | کو سنا دے |
| چراغ | علم | و | ہنر کی | روشنی سے |
| اندھیرے | جتنے | چھائے | ہوں | مٹا دے |
| زمانے | کو | سکھا | درس | صدقات |
| جہان | ظلم | کی | بیاد | ڈھانڈے |

خلیل خوش میاں نغموں سے اپنے
فضائے عمر حاضر کو جگا دے

ہفت روزہ دبہ سکھری برامپور بحریہ ۷ فروری ۱۹۴۷ء۔ ص ۴

آل انڈیاسنی کانفرنس

قیام پاکستان

کے بعد

چو الفت در

تارکاپتہ۔ دبدبہ سکندی ارسو

فد اصبر کرنے والوں کے ساتھ ہے
بظن مایست کائناتین جدار دارین کا صلیف علی التیجہ والناس

حشر و خوف کے لیے

حکومت و بیس دام و ملک به هر شاه زو
ترکی سپهر بر پیش دست که چو کوی
وقت از دست هر چرخ و دشت زاده
شهر شهردار در آب و گل و خرمی
در آل بایں و قیامت معجزه گفتن
سلطنت شاه محمود در پیکر زری
۵۴۰

نواب کا جسر سید کلب لیجاں بہادر خلد آتیاں کی علمی بیابان

شریعت طاہرہ و طریقت باہرہ
ہندوستان اور مقامات مقدسہ
شریعیں و فقہاء قدس اور جنوبی
اور ہندوستانی ریاستوں میں
رامپور اور کموت عالیہ امروہہ
منار اور الیان ریاست کے
کارنامے نیک نیتی اور خیر اندیشی پر مشتمل

دہلیہ سکیڈی

۱۳۸۳ء میں جاری ہوا

مسلمانوں میں رہا ہے جس رو سے
قسمت اور نیرنگان قوموں میں سے ہمارے

الک و مدرس محمد فضل حسن صابری

۲۵
۲۸ - دی ق

۱۳۶۲ھ مطابق ۵ نومبر ۱۹۴۵ء یوم مبارک

1000

تراہنہ پیکستان

فرمودہ حضرت جہاں استاد علامہ عیش بدظلمہ فیروز پوری

اسید پی نہیں جکھلے تین واثق ہے

سرتا بقدم قربانی ۔
 ہے پاک تارا باطن ۔
 ہر ایک معاف بل اپنا ۔
 خوشنودی حق زیت پنا ۔
 سیرت میں بھی ہم یکتا ۔
 اسلام ہمارا دای ۔
 جھلکتے ہیں خدا کے آگے ۔
 افغانی و ترکستانی ۔
 پیدا اسے سخاوت ہم سے ۔
 راہ میں حائل ہو گئے ۔
 لہذا میں پر جسم اپنا ۔
 لب میں بھی رحمت کے ۔

[illegible]

اب تک جو ہیں خالی دہن اے عیش و امں بھریں
کونے میں گہرا فشانے ہم لوگ ہیں پاکستانی

آل انڈیا سنی کانفرنس قیام پاکستان کے بعد

مولانا مفتی غلام محسن الدین نعیمی مصرم دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس مروا لکھا، لکھتے ہیں:

”ملک کی تقسیم ہو جانے کے بعد دونوں ملکوں کی حکومتوں (پاکستان اور بھارت) میں باہمی بد اعتمادی کا ہونا چونکہ فطری امر تھا، اگر سنی کانفرنس کی تنظیم کو دونوں ملکوں میں اپنے اپنے حال پر قائم رکھا جاتا، تو تنظیم کے لئے گونا گوں خدشات تھے اور یقیناً دونوں ملک تشویش کی نظر سے دیکھتے۔ اس لئے پاکستان میں مارچ ۱۹۴۸ء کو مدرسہ انوار العلوم ملتان میں علماء اہل سنت کا ایک اجتماع منعقد ہوا۔ اور اس کا نام بدل کر ”جمعیتہ العلماء پاکستان“ رکھ دیا گیا، اور حضرت علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد صاحب سالن صدر پنجاب سنی کانفرنس کو مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان کا صدر مرکزی منتخب کیا گیا اور حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید صاحب کاظمی کو ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان نامزد کیا گیا۔ اس طرح پاکستان میں ”سنی کانفرنس“ کی تنظیم ”جمعیتہ العلماء پاکستان“ کے نام سے موسوم ہو گئی۔“ (۱)

”بھارت میں سنی کانفرنس کا خاتمہ“ کے عنوان سے مولانا موصوف لکھتے ہیں:

”چونکہ سنی کانفرنس کی پوری تنظیم، تحریک پاکستان کی نہ صرف حامی تھی بلکہ ہر اعتبار سے اس کے قیام و استحکام کی ساعی تھی۔ تقسیم ملک (ہندوستان) کے بعد اگر اسے اسی طرح بھارت میں برقرار رکھا جاتا، تو بھارت کی کانگریسی اسلام دشمن حکومت، یقیناً اس تنظیم کو پاکستان کا پانچواں کالم شمار کرتی۔ اور اس کے اراکین کو خواہ مخواہ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا۔ اس لئے حضرت (صدر الافاضل ناظم اعلیٰ سنی کانفرنس) قدس سرہ نے عملاً اس تنظیم کو معطل کر دیا اور پاکستان کے دوران قیام کراچی کے مقامی علماء و امراء کی مجلس طلب کر کے ”ادارہ تبلیغ“ قائم فرمایا۔“

(۱) حیات صدر الافاضل مولانا حکیم سید مفتی غلام محسن الدین نعیمی

مطبوعہ ادارہ نعیمی رضویہ، لاہور (بار دوم)۔ م ۱۹۶

جن میں حضرت مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی، حضرت مولانا عبدالسلام صاحب باندوی، حضرت مفتی اعظم مولانا صاحب ادخال صاحب رحمۃ اللہ علیہ غیر ہم کو ذمہ دار قرار دے کر سنی کانفرنس کے سرمایہ سے بطور امداد دو ہزار روپے ان کو دیئے۔ تاکہ ابتدائی کام یہ حضرات سرانجام دے سکیں اور سنی کانفرنس کے مقاصد کو ادارہ تبلیغ کے عنوان سے بروئے کار لاسکیں۔۔۔۔۔ حضرت قدس سرہ کا ماہ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو مراد آباد میں وصال ہو گیا تو حضرت تاج العلماء مولانا مفتی محمد عمر صاحب نعیمی نے سنی کانفرنس کا بقیہ سرمایہ مبلغ گیارہ سو روپے، حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی صدر سنی کانفرنس کو حضرت قدس سرہ کی وصیت کے موجب مع دفتر کا تمام ساز و سامان اور کاغذات وغیرہ کے تفویض کر دیا۔ اس طرح بھارت میں سنی کانفرنس عملاً ختم ہو گئی۔“ (۱)

بھارت سے ”آل انڈیائی کانفرنس“ کا عملاً معطل ہونا ظاہر کر رہا ہے کہ اکابر اہل سنت علماء و مشائخ پاکستان کے حامی تھے اور ہیں۔ محققین کے لئے یہ نکتہ قابل غور ہے۔

فہرست

اکابر مشائخ عظام، علماء کرام

اور

مفتیان اعلام

فہرست

اکابر مشائخ عظام، علماء کرام اور مفتیان اعلام

اہل سنت و جماعت (بریلوی مسلک) کے اکابر علماء کرام، مشائخ عظام اور مفتیان اعلام نے دو قومی نظریہ کے احیاء، نظریہ پاکستان کے فروغ اور قیام پاکستان کی تحریک میں بھرپور مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ اپنے فتویٰ جات میں، جمعۃ المبارک کے خطبات میں، خانقاہوں کی اعراس میں، عام تقریروں میں، میلاد مصطفیٰ کی مبارک محفلوں میں، مدارس کے سالانہ جلسوں میں، اپنے مریدوں اور متوسلین کی محفلوں میں، مسلم لیگ کے جلسوں میں، سنی کانفرنس کے اجتماعات میں، اخباری بیانات میں، تبلیغی و اصلاحی جلسوں میں، تنظیمی اجتماعات میں اور مساجد کے پاکیزہ ماحول میں ”پاکستان“ کو مقبول بنانے میں اپنی کوششوں کو بے لوث انداز میں صرف فرمایا اور من حیث الاجتماع پوری اہل سنت و جماعت کی کوششوں سے مسلم لیگ کا کام آسان ہوا اور پاکستان بنا۔

آل انڈیا سنی کانفرنس، بنارس (۱۹۴۶) کے اجلاس جن حالات میں منعقد ہوئے وہ محتاج اعادہ نہیں۔ جنگ عظیم دوم کے نتیجہ میں معاشی حالت افلاس کا نمونہ بن گئی تھی۔ سفر کے مصارف برداشت کرنا ہر کسی کے بس کا ردگ نہ تھا۔ ذرائع سفر بھی محدود تھے۔

بر عظیم کے ہر کونہ سے بنارس میں جمع ہوا آسان نہ تھا۔ خود صدر مجلس استقبالیہ کے خطبات کے متعلقہ اقتباسات کو دوبارہ پڑھ لیجئے۔ حقیقت حال خوب واضح ہو جائے گی۔ اس کے باوجود سنی کانفرنس، بنارس میں علماء و مشائخ کی جو تعداد شریک اجلاس ہوئی وہ تاریخ کا اہم باب ہے۔ پانچ سو مشائخ عظام اپنے ہزاروں متوسلین کے ہمراہ ذکر و فکر میں مشغول ہو کر شامل ہوئے۔ سات ہزار علماء اور مفتیان اپنے عقیدت مندوں کے ہمراہ شامل ہوئے اور عوام اہل سنت کی تعداد، جو دور دراز کا سفر اختیار کر کے شامل اجلاس ہوئی دو لاکھ سے متجاوز تھی۔

اگرچہ یہ تعداد حیرت انگیز حد تک کثیر ہے مگر اس میں تعجب کا پہلو نہیں ہے کیونکہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی مقبولیت پورے برصغیر میں تھی۔ ملک بھر میں کوئی شہر، قصبہ اور دیہات نہ تھا جہاں

کے علماء، خطباء، ائمہ، مفتی اور شیخ طریقت سنی کانفرنس کے مقاصد کے موید و حامی نہ ہوں۔ اکثر علماء اور مشائخ تو اپنے مدارس اور خانقاہوں سے نکل کر سنی کانفرنس کے مقاصد کی تبلیغ میں مصروف تھے۔ اس ضمن میں مولانا سید محمد عبدالمجید وجود قادری، ناظم سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی ویدار کا ایک بیان پڑھ لینے سے حقیقت کھل جائے گی:

”..... ہمارے اس کماری تک، اور آسام سے سرحد تک بائیس ہزار سے زائد علماء دین، مشائخ اور سجادہ نشین حضرات، آل انڈیا سنی کانفرنس کے سبز گنبد والے نورانی پرچم کے نیچے جمع ہو کر اس مبارک جماعت کے رکن بن چکے ہیں اور ملک کے سارے برادران اہل سنت و رضا کارانہ طور پر کثیر تعداد میں شریک ہو چکے ہیں اور اس کی صوبائی، ضلع وار، شہری و قصبائی ہزاروں کمیٹیاں قائم ہو چکی ہیں۔“ (۱)

آل انڈیا سنی کانفرنس مدارس کے اجلاس سے بہت پہلے جمہور اہل سنت میں شعور اور آگہی کا جذبہ موجزن ہو چکا تھا۔ تنظیم، اتحاد، آزادی اور ترقی کے مقدس جذبات نے مسلمانوں کو سراپا عمل بنا دیا تھا۔ ملک بھر میں تنظیم اہل سنت کا مبارک کام جاری ہو چکا تھا۔ مدیر ہفت روزہ دبہ سکندری، رامپور جناب فضل حسن صاحبی کے ادارے کا ایک اقتباس پڑھئے:

”چونکہ ملت اسلامیہ کے مفاد کو پیش نظر رکھ کر سنی کانفرنس کی بنیاد ڈالی گئی اور تنظیم اہل سنت اس کا مقصد نام ہے۔ اس لئے ہم نہایت مسرت سے دیکھ رہے ہیں کہ تمام ہند میں اس آفتاب عالمی کی شعاعیں پھیل گئیں اور ہر جگہ اس کا انعقاد ہونے لگا۔ اخبارات ہمیں بتاتے ہیں کہ جس سرعت سے اس جمعیت عالیہ نے مسلمانوں کو اپنے دامن میں لے لیا وہ حقانیت کی دلیل بین ہے،“ (۲)

(۱) ہفت روزہ دبہ سکندری، رامپور، مجریہ ۲۶، اگست ۱۹۳۶ء۔ ص ۳

(۲) ہفت روزہ دبہ سکندری، رامپور، جلد ۸۳، نمبر ۲، مجریہ ۲۵، محرم الحرام ۱۳۶۵ھ / ۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۳

بر عظیم کے ہر کونے سے آل انڈیا سنی کانفرنس میں شامل ہو کر قیام پاکستان میں کوشش کرنے والے بائیس ہزار (۲۲۰۰۰) علماء و مشائخ کا ریکارڈ مرکزی دفتر مراد میں موجود تھا۔ لیکن قیام پاکستان کے بعد کے حالات نے اس جیسے بے شمار ریکارڈ تلف کر دیئے۔ اب ان کا حصول کارے دارد۔ تاہم اپنے سرسری مطالعہ سے جو نام اس سلسلہ کے سامنے آئے وہ آئندہ صفحات پر پیش کر رہا ہوں۔ ظاہر ہے یہ فہرست قطعی نامکمل ہے۔ قارئین کرام سے التماس ہے، کہ سنی علماء و مشائخ میں سے جو نام ان کے علم میں ہوں ان سے مطلع فرمائیں آئندہ اشاعت میں انشاء اللہ انہیں شامل کیا جائے گا۔ یاد رہے یہ فہرست علماء کرام اور مشائخ عظام کے اسمائے گرامی پر مشتمل ہے اس میں دیگر سنی کارکن، راہنما، تاجر، وکیل، دکاندار، مزدور، کاشتکار، استاد، طالب علم، حکیم، ڈاکٹر اور شعبہ ہائے زندگی سے متعلق حضرات شامل نہیں۔

رحمة الله تعالى عليهم رحمة واسعة كاملة. فجزاهم الله تعالى في الدارين خيرا

ان حضرات کی ملی خدمات کے سلسلہ میں ہر ایک کے لئے صرف ایک حوالہ پر اکتفا کیا ہے۔ ان میں بعض حضرات کی ملی خدمات کے لئے درجنوں حوالہ جات موجود ہیں۔ تعارف میں بالعموم اسی مقام کا ذکر کیا ہے جو قیام پاکستان سے قبل تھا۔ قیام پاکستان کے جبرت کی وجہ سے ان کا مقام تبدیل کیا۔

کاش کوئی محقق اس فہرست کو مکمل کرنے کے ساتھ ان کی ملی دینی و سیاسی خدمات کو منظر عام پر لا کر نئی نسل کو ان محسنین سے تعارف کرائے۔

| | | |
|---|--------------------------------------|--------------------------------|
| ☆ | مولانا محمد لہ ایم سستی پوری بدایونی | (۱) کوہدہ سکندری ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء |
| ☆ | مولانا محمد لہ ایم قادری، بیہیسی | " " " |
| ☆ | مولانا محمد لہ ایم رضا قادری، بدیلوی | " " " |

(۱) ہفت روزہ کوہدہ سکندری بدایہ سے جناب فضل حسین صدیقی کے ذریعہ شائع ہوتا رہا۔

تاریخ آل انڈیاسنی کالفرنس

| | | |
|---|--|--|
| ☆ | مولانا ابرہیم شش ہدایونی | (۱) لکھنؤ ۱۳ تا ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد ابرہیم علی چشتی، لاہور | ڈاکٹر محمد علی ست، مولانا محمد ابرہیم شش ہدایونی |
| ☆ | مولانا محمد اجمل نعیمی، سنبلی | دبیدہ سکندری، ۲۲ جولائی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا مفتی احسان علی مظفرپوری | دبیدہ سکندری، ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء (درس دینی) |
| ☆ | مولانا قاضی احسان الحق نعیمی مراد آباد | |
| ☆ | مولانا احمد علی، محدث علی پوری | (۲) شرفی، شوال ۱۳۳ھ |
| ☆ | مولانا احمد عتیق صدیقی، میرٹھی | |
| ☆ | مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی گجرات | لکھنؤ ۲۱ تا ۲۲ جولائی ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا ابوالبرکات سید احمد الوری، لاہور | لکھنؤ ۱۱ تا ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا قاری احمد نورانی، میرٹھی | دبیدہ سکندری، ۱۷ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا قاری سید احسن المودود احسن جیل پوری | دبیدہ سکندری، ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا احمد ہاشمی، ٹنڈوالہیار | لکھنؤ ۱۳ تا ۱۴ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا احمد حسین فیروز پوری، گجرات | ڈاکٹر محمد علی ست، مولانا محمد ابرہیم شش ہدایونی |
| ☆ | مولانا اختصاص الدین نعیمی، مراد آباد | دبیدہ سکندری، ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا حکیم احسن، الہ آباد | دبیدہ سکندری، ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا اختر حسین، الوری ضلع اعظم گڑھ | دبیدہ سکندری، ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سید احمد سعید کاظمی، ملتان | دبیدہ سکندری، ۱۷ مئی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا احمد علی شمیم، فاضل حزب الاحناف لاہور | لکھنؤ ۲۱ تا ۲۲ نومبر ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا اخلاق احمد، بنارس | دبیدہ سکندری، ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا محمد اوریس، کوٹہ (راجپوتانہ) | دبیدہ سکندری، ۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سید احمد اشرف، اشرفی کچھوچھا | اشرفی شوال ۱۳۳۳ھ |

(۱) ہفت روزہ لکھنؤ، ماسٹر سے جناب حکیم معراج الدین احمد کی زیر اہمیت شائع ہو رہا

(۲) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا سے مولانا سید محمد، محدث کچھوچھو کی زیر اہمیت شائع ہو رہا۔

تاریخ آل انڈیاسنی کلکٹرنس

| | | | |
|---|---|---|--|
| ☆ | مولانا پیر سید ارشاد حسین اشرفی | ☆ | دہدہ سکندری، ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء |
| ☆ | سجادہ نشین شیش گڑھ، بدلی | ☆ | ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا ارشد قادری بلیادی السر ضلع بلیا | ☆ | الفتیہ ۷ تا ۱۳ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | پیر ارشد علی سجادہ نشین سلطان بی بیوں | ☆ | الہولوالا عظم صفر ۱۳۳۵ھ |
| ☆ | مولانا قاضی اسماعیل قصبہ نی پور، سورت (۱) | ☆ | دہدہ سکندری، ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا حکیم قاضی محمد اسماعیل مین پوری | ☆ | ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا اسد الحق، بمبئی | ☆ | الفتیہ ۷ تا ۱۳ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا شاہ اسرار احمد بدایونی | ☆ | دہدہ سکندری، ۱۵ فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد اسلام مدرس امر لوتی بدلی | ☆ | ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد اسلم سنبھلی | ☆ | ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد اسماعیل انگس ضلع بلیا کل | ☆ | ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد اشفاق حسین اجملی پالی | ☆ | ۲۳ جون ۱۹۳۷ء |
| ☆ | مولانا محمد اشفاق، میواڑ | ☆ | ۳ جولائی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سید آصف علی، بدایونی | ☆ | ۷ اپریل ۱۹۳۷ء |
| ☆ | مولانا محمد اطہر نعیمی، کراچی | ☆ | ۲۶ مارچ ۱۹۳۷ء |
| ☆ | مولانا محمد اظہار الحق، الہ آباد | ☆ | الفتیہ ۲۸ تا ۲۹ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا حکیم اعجاز احمد فریدی ناگ پور | ☆ | نذکرہ اکبر اہل سنت، مولفہ محمد عبدالحکیم شرف، ص ۶۳ |
| ☆ | مولانا اعجاز ولی رضوی، بدلی | ☆ | دہدہ سکندری، ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سید اعجاز حسین، پھپھوئہ | ☆ | ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا افتخار الحسن رازی نعیمی، سیالکوٹ | ☆ | ۳ جولائی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا صوفی آفاق احمد بدایونی | ☆ | ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سید اکمل حسین، کچھوچھا | ☆ | ۳ جولائی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا پیر سید آل مصطفیٰ | | |

(۱) ماہنامہ السولوالا عظم، مولانا محمد عمر نعیمی کے ذریعہ لکھا گیا۔

| | | |
|---|--|--|
| ☆ | مولانا پیر سید دیوان آکل رسول علی خان، اجیر | دبہ سکندری ۲۰ جون ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا پیر حکیم محمد الیاس علی مسعودی و صوی ملنگ پور | دبہ سکندری ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا شاہ آکل حسن سنہلی، ناگ پور | انفیک ۱۳ تا ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد الیاس و حمزہ علی ملنگ پور | دبہ سکندری ۱۵ فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا الطاف حسین اوری ملنگ اعظم گڑھ | دبہ سکندری ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا امجد علی اعظمی رضوی (مدد الشریعہ) | دبہ سکندری ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا قاضی امداد حسین مرلو تپو | اشرقی شوال ۱۳۳۳ھ |
| ☆ | مولانا امیر حسین، پچھوند | دبہ سکندری ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا پیر لمانت علی چشتی ٹھانی لاہور | دبہ سکندری ۲۰ جون ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا حکیم محمد امین چندوسی ضلع مرلو تپو | دبہ سکندری ۲۲ جولائی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا امین الدین، امرتسری | انفیک ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا مفتی امتیاز احمد، اجیر | دبہ سکندری ۱۷ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا پیر امین الحسانت، مانگی، سرحد | اندر تحریک پاکستان، مولد محمد صادق قصوری۔ م ۵۳ |
| ☆ | مولانا امام الدین نقشبندی، برائے پوری | اندر محمد علی حس، مولد محمد عبدالحکیم شرف م ۸۸ |
| ☆ | مولانا محمد انور خاں اوری ضلع اعظم گڑھ | دبہ سکندری ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا انور باندوی | دبہ سکندری ۲۲ جولائی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | پیر محمد انور عزیز پاک پتن | جنگلہ کوچ، لاہور، نظریہ پاکستان، گولڈن جوبلی نمبر۔ م ۲۱۵ |
| ☆ | مولانا پیر سید انور حسین جماعتی، علی پور ضلع پاکوٹ | انفیک ۱۳ تا ۱۴ نومبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | پیر سید اوصاف نبی میونسپل کٹرین پوری | دبہ سکندری ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا انور احمد مدرس منظر اسلام پٹی | دبہ سکندری ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد ایوب قادری ٹانڈوی | دبہ سکندری ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | پیر سید امجد علی سجادہ نشین مبدایوں | انفیک ۱۳ تا ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا قاضی ایوب حسین مبدایوں | انفیک ۱۳ تا ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا ایوب شاہ قادری مبدایوں | انفیک ۱۳ تا ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء |

- ☆ مولانا محمد ایوب حامدی رضوی پکیرا ضلع مظفرپور
☆ دبدبہ سکندری ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا ابو الماشم بھاری
☆ دبدبہ سکندری ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا ابو الکمال مراد آبادی
☆ السوا والا عظیم محرم ۱۳۳۹ھ
- ☆ مولانا ابو ظفر خاں دادوں، ضلع عظم گڑھ
☆ دبدبہ سکندری ۲۰ مئی ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا ابو الحسن لوجھپانی ضلع بدایوں
☆ قلمی یادداشت پروفیسر محمد ایوب قادری، کراچی
- ☆ پیر سید الطاف حسین نقشبندی سوئی ٹیل
☆ خطبہ آل انڈیائی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین
- ☆ مولانا سید افضل حسین، فیصل آباد
☆ تعارف علماء اہل سنت، مولفہ مولانا محمد صدیق بڑلوی
- ☆ مولانا قاری محمد احمد، دہلوی
☆ تذکرہ مظہر مسعود، مولفہ پروفیسر محمد مسعود احمد
- ☆ مولانا پیر شاہ افضل الرحمن گنج مراد آباد
☆ دبدبہ سکندری ۱۶ مئی ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا محمد اسماعیل روشن، سرہندی (سندھ)
☆ اکبر تحریک پاکستان، مولفہ پروفیسر محمد مسعود احمد
- ☆ پیر سید انور علی شاہ، مرید کے، شیخوپورہ
☆ مکتوب محمد صادق قصوری بنام فقیر قادری
- ☆ مولانا پیر حافظ محمد لہر ایم، سجادہ صبی سوئی ڈی، تحصیل بھٹی
☆ خطبہ آل انڈیائی کانفرنس
- ☆ مولانا حکیم قاری احمد، چلی بھیتی
☆ خطبہ آل انڈیائی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین
- ☆ پیر فشی احمد دین جماعتی، گجراتی
☆ امیر ملت اور ان کے خلفاء، مولفہ محمد صادق قصوری
- ☆ پیر ڈاکٹر اللہ دین، گجراتی
☆ امیر ملت اور ان کے خلفاء، مولفہ محمد صادق قصوری
- ☆ مولانا احسان الحق، مردان
☆ تعارف علماء اہل سنت، مولفہ مولانا محمد صدیق بڑلوی
- ☆ پیر محمد اسحق جان سرہندی
☆ مکتوب محمد صادق قصوری بنام فقیر قادری
- ☆ مولانا بنی خاں، رامپوری
☆ خطبہ آل انڈیائی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین
- ☆ مولانا ثباتی بانڈھ
☆ دبدبہ سکندری، ۲۶ مارچ ۱۹۳۷ء
- ☆ محمد بہان الحق قادری، جبل پوری
☆ دبدبہ سکندری، ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا بشیر احمد، کوٹہ (راجپوتانہ)
☆ دبدبہ سکندری، ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا محمد نعیم الزمان خاں، بھٹائی مباندا
☆ دبدبہ سکندری، ۱۸ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا بشیر الدین اشرفی، کلکتہ
☆ دبدبہ سکندری، ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء

- ☆ مولانا محمد حامد جلالی، دہلوی
- ☆ تذکرہ اکبر الہی سنت، مولفہ محمد عبدالحکیم شرف
- ☆ مولانا محمد حسن جان فاروقی، ہمدانی
- ☆ تذکرہ اکبر الہی سنت، مولفہ محمد عبدالحکیم شرف
- ☆ مولانا حسین رضا دہلوی
- ☆ ہفت روزہ افق، کراچی ۲۲ جولائی ۱۹۸۰ء
- ☆ مولانا پیر سید محمد حسین علی پوری
- ☆ ہفت روزہ الام، بھول پور ۷ جون ۱۹۷۸ء
- ☆ مولانا حکیم حبیب الرحمن (دیس دہی)
- ☆ دیدہ سکندری ۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا محمد حبیب اللہ دوسرے لکھنؤ
- ☆ دیدہ سکندری ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا محمد حسن خاں، خطیب وردہا
- ☆ الفقیہ ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا محمد حاتم، اعظمی
- ☆ دیدہ سکندری ۲۱ مئی ۱۹۳۷ء
- ☆ مولانا سید شمس علی، حمیر پوری
- ☆ دیدہ سکندری ۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء
- ☆ مولانا حکیم سید شمس علی، الہ آباد
- ☆ دیدہ سکندری ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا قاضی حنیف الرحمن، ہمدانی
- ☆ دیدہ سکندری ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا حمید الدین عباسی، ہمدانی
- ☆ دیدہ سکندری ۱۳ نومبر ۱۹۳۵ء
- ☆ مولانا حسرت موہانی (سید فضل نس)
- ☆ انحر تحریر پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
- ☆ مولانا حامد علی خاں، ملتان
- ☆ شرف علماء الہی سنت، مولفہ محمد صدیق ہزاروی
- ☆ پیر محمد حسن جان، سرہندی
- ☆ انحر تحریر پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
- ☆ مولانا قاضی حبیب الرحمن، سولہ درہن
- ☆ تذکرہ علماء اعلیٰ حضرت، مولفہ محمد صادق قصوری
- ☆ مولانا محمد خالد الہ آباد
- ☆ دیدہ سکندری ۷ اپریل ۱۹۳۷ء
- ☆ مولانا خلیل احمد ہمدانی
- ☆ دیدہ سکندری ۱۳ نومبر ۱۹۳۵ء
- ☆ مولانا محمد خلیل قادری، بھول پور، علیہ علم کلام
- ☆ دیدہ سکندری ۵ دسمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ مولانا خوب اللہ، الہ آباد
- ☆ دیدہ سکندری ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا خیر الدین احمد، سہرام
- ☆ دیدہ سکندری ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا محمد خلیل، اشرفی، بیواچ
- ☆ دیدہ سکندری ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا خلیل الدین آزاد، ہمدانی (دہلی)
- ☆ انحر تحریر پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
- ☆ مولانا مفتی محمد خلیل خاں، کانی، حیدرآباد
- ☆ شرف علماء الہی سنت، مولفہ محمد صدیق ہزاروی

- ☆ مولانا سید ویدار علی، الوری
- ☆ مولانا مفتی دانش علی فریدی، شاہراہ پوری
- ☆ مولانا محمد ذاکر، محمدی ضلع جھنگ
- ☆ مولانا محمد ذکی نعیمی، کچھوچھوی
- ☆ مولانا حکیم مذر علی الدین بدایونی
- ☆ مولانا رجب علی قادری الہ آباد
- ☆ مولانا حافظ رحمت اللہ خاں الوری ضلع الہ آباد
- ☆ مولانا رشید حسن انصاری اعظم گڑھ
- ☆ پیر محمد دم محمد رضا شاہ ملتان
- ☆ مولانا رفیق الحسن پیمپور
- ☆ مولانا منی احمد درہمئی
- ☆ مولانا رفیق الدین
- ☆ مولانا ضوان الرحمن سہوانی
- ☆ مولانا رحیم اللہ بنارس
- ☆ مولانا سید ریاض احمد بسکھاری
- ☆ مولانا محمد رمضان، گھوسی ضلع اعظم گڑھ
- ☆ مولانا محمد رمضان، کراچی
- ☆ پیر محمد دم سید راجن شاہ گیلانی
- ☆ مولانا زاہد القادری، دہلی
- ☆ مولانا پیر زاہد حسن سجاولہ نقیبن چٹا
- ☆ مولانا سید زہیر احمد کچھوچھا
- ☆ مولانا زاہد شایاں جبل پوری
- ☆ پیر زین الحسنات ساگی (سرحد)
- ☆ اشرفی، شوال ۱۳۴۳ھ
- ☆ دبیبہ سکندری، ۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء
- ☆ اگہ تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
- ☆ دبیبہ سکندری، ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ الفقیر، ۱۳ تا ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ دبیبہ سکندری، ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء
- ☆ ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء
- ☆ ۲۱ مئی ۱۹۳۷ء
- ☆ ماہنامہ کز الایمان، لاہور، اگست ۱۹۹۵ء
- ☆ دبیبہ سکندری، ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء
- ☆ ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء
- ☆ ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ الفقیر، ۲۸ تا ۲۹ جولائی ۱۹۳۵ء
- ☆ دبیبہ سکندری، ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء
- ☆ ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء
- ☆ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ خلاف ملاہ مل سن، مولفہ مولانا محمد علی بھٹو
- ☆ اگہ تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
- ☆ دبیبہ سکندری، ۲۶ نومبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دبیبہ سکندری، ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء
- ☆ الفقیر، ۱۳ تا ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ خطبات کل باغیانی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین

| | | | |
|---|--|---|--|
| ☆ | میر سید زین العابدین گیلانی، ملتان | ☆ | اکبر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری |
| ☆ | مولانا ساجد اللہ بھاکل پور | ☆ | دبیدہ سکندری، ۱۷/۱۰ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا بخود حسین قادری بدایونی | ☆ | دبیدہ سکندری، ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد سردار احمد مظفر اسلام پوری (فیصل آباد) | ☆ | دبیدہ سکندری، ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سردار علی مظفر اسلام پوری | ☆ | دبیدہ سکندری، ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | میر محمد سعید خاں سجاده نشین حریت شہلاہتیہ | ☆ | دبیدہ سکندری، ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سید سلیمان اشرف مدنی، علی گڑھ | ☆ | خطبات آل انڈیاسنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین |
| ☆ | مولانا محمد سلیمان، احمد ندرس کانپور | ☆ | دبیدہ سکندری، ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد سعید فتح پور تال | ☆ | دبیدہ سکندری، ۵ دسمبر ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سلامت اللہ، مہدک پوری | ☆ | دبیدہ سکندری، ۵ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا سید الزمان، پوکھیرا، خلیفہ مظفر پور | ☆ | دبیدہ سکندری، ۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سیف اللہ چشتی، الہ آباد | ☆ | دبیدہ سکندری، ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد سلیمان، اشرفی، کانپور | ☆ | دبیدہ سکندری، ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا قاری سعید الدین احمد دعویٰ طنگ پور | ☆ | دبیدہ سکندری، ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سید سیف اللہ، لال کرتی، الہ آباد | ☆ | دبیدہ سکندری، ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا حافظ سعید الدین بماندا | ☆ | دبیدہ سکندری، ۱۸ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | میر سید سجاد حسین اشرفی، فیض آباد، ملتان | ☆ | دبیدہ سکندری، ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سردار احمد بدایونی | ☆ | دبیدہ سکندری، ۳ جولائی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سردار احمد، انیس خلیفہ بکلی (کابل) | ☆ | دبیدہ سکندری، ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سیف الحق نیسی، مراد آباد | ☆ | دبیدہ سکندری، ۲۳ جون ۱۹۳۷ء |
| ☆ | مولانا سلیم اللہ، بنارس | ☆ | دبیدہ سکندری، ۳ جولائی ۱۹۳۷ء |
| ☆ | مولانا محمد سعید شبلی فیروز پور | ☆ | تحفہ علماء اہل سنت، مولفہ محمد صدیق ہزاروی |
| ☆ | مولانا سلیم اللہ، فاضل حزب الاحقہ لاہور | ☆ | ماہنامہ جمال رضاء لاہور۔ مئی ۱۹۴۳ء |
| ☆ | میر سردار احمد قادری، گڑھی اچھوٹ | ☆ | ذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ محمد عبدالکیم شرق |

- ☆ پیر سلطان محمد حسن سجاده نشین حضرت بابا
- ☆ پیر سید سعید شاہ بنوری، کوہاٹ
- ☆ مولانا شائق حسین مراد آباد
- ☆ مولانا شبیر حسین چندوی ضلع رول آباد
- ☆ مولانا محمد شعیب مسکواں ضلع بہاول پور
- ☆ مولانا محمد شریف کوٹلی لوہاراں ضلع باکوٹ
- ☆ مولانا شمس العلی بھاگل پور
- ☆ مولانا شمس الدین جون پوری (مدرس ناظم)
- ☆ مولانا شمس الدین مبارک پوری
- ☆ مولانا شمس الحق اعظم گڑھ
- ☆ مولانا حکیم شمس الاسلام بسبئی
- ☆ مخدوم شیر گیلانی ملتان
- ☆ پیر محمد شاہ نقوی، لکھنوی، سرہند
- ☆ مولانا مفتی شائستہ گل، مردان
- ☆ مولانا محمد شریف نقشبندی ڈسکہ
- ☆ مولانا محمد شکر اللہ قادری ضلع اٹاوہ
- ☆ مولانا حکیم شمس الاسلام صدیقی رتھک
- ☆ مولانا ناصر حسین داخل ترب الاحناف، لاہور
- ☆ مولانا صدیق اللہ مدنی
- ☆ مولانا محمد صدیق بمبئی
- ☆ مولانا صبغت اللہ فرنگی کلی
- ☆ مولانا صلح الدین احمد سہرام
- ☆ مولانا مفتی صاحب داد خاں سندھ
- ☆ پیر صدر الدین سجاده نشین ملتان
- ☆ خطبات آل انڈیاسنی کانفرنس
- ☆ امیر ملت اور ان کے خلفاء، مولانا محمد صادق قصوری
- ☆ الفقہ ۲۸/۲۱ مئی ۱۹۳۵ء
- ☆ دہدہ سکندری ۲۲ جولائی ۱۹۳۶ء
- ☆ دہدہ سکندری ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ تذکرہ اہل سنت، مولانا عبدالحکیم شرف
- ☆ دہدہ سکندری ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دہدہ سکندری ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ دہدہ سکندری ۵ دسمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دہدہ سکندری ۵ دسمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دہدہ سکندری ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ اردو ڈائجسٹ، لاہور، اگست ۱۹۸۳ء
- ☆ خطبات آل انڈیاسنی کانفرنس
- ☆ تحفہ علماء اہل سنت، مولانا محمد صدیق بڑودی
- ☆ دہدہ سکندری ۲۷ دسمبر ۱۹۳۶ء
- ☆ اکابر تحریک پاکستان، مولانا محمد صادق قصوری
- ☆ الفقہ ۲۸/۲۱ دسمبر ۱۹۳۶ء
- ☆ دہدہ سکندری ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ ۳ جولائی ۱۹۳۶ء
- ☆ دہدہ سکندری ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء
- ☆ خطبات آل انڈیاسنی کانفرنس، مولانا محمد جلیل الدین قادری

- ☆ مولانا محمد صالح نعیمی، لاڑکانہ
- ☆ مولانا سید ضیاء الحسن قادری لوہڑوٹ ضلعیہ شہر
- ☆ مولانا سید محمد طاہر اشرف، اشرفی، دہلی
- ☆ مولانا سید طاہر حسین دہلی
- ☆ مولانا محمد طاہر قادری مہدایونی
- ☆ مولانا محمد طفیل احمد، فیروزپور
- ☆ مولانا محمد ظفر الدین بہاری
- ☆ مولانا حکیم محمد ظفر الدین احمد، مراد آباد
- ☆ مولانا محمد ظہور
- ☆ مولانا ظہور الحسن درس، کراچی
- ☆ مولانا ظہور الحسن خاں، جمن پور، اعظم گڑھ
- ☆ مولانا ظہور الاسلام مہدایوں
- ☆ مولانا سید ظہور الحسن خاں، بلند شہر
- ☆ مولانا ظہور الاسلام، آگہ آباد
- ☆ پیر ظہور الحق سراجی
- ☆ مولانا ظہیر احمد مدرس گجرات
- ☆ مولانا شاہ عارف اللہ، میرٹھی
- ☆ مولانا محمد عالم چشتی نظامی، لاٹکل پور
- ☆ مولانا محمد عارفین دہلی
- ☆ مولانا عبد القادری مہدایونی
- ☆ مولانا مفتی محمد عابد، مہدی، رامپوری
- ☆ مولانا عبدالحامد قادری مہدایونی
- ☆ مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری مبارک پوری
- ☆ تھانہ علامہ لال سنت، مولانا محمد صدیق بڑلوی
- ☆ دہدہ سکندری یکم اگست ۱۹۳۶ء
- ☆ دہدہ سکندری ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ ۲۶ نومبر ۱۹۳۵ء
- ☆ ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ ۲۸/۲۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دہدہ سکندری ۲۶ نومبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دہدہ سکندری ۲۶ نومبر ۱۹۳۵ء
- ☆ ۱۱ نومبر ۱۹۳۶ء
- ☆ ۷ ادا سمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ ۳ جولائی ۱۹۳۶ء
- ☆ یکم اگست ۱۹۳۶ء
- ☆ ۷ اپریل ۱۹۳۷ء
- ☆ ہفت روزہ سعادت، لاٹکل پور ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دہدہ سکندری ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ دہدہ سکندری ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ ۲۰ جون ۱۹۳۶ء
- ☆ دہدہ سکندری ۲۰ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ ۲۸/۲۱ جولائی ۱۹۳۵ء
- ☆ دہدہ سکندری ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء

| | | |
|---|---|------------------------------|
| ☆ | مولانا سید عبدالحق قادری، اعظمی | دبہ سکندری ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبدالمصطفیٰ مدرس شریف مدک پوری | ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبد الرحیم، احمد آباد | ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبدالغفور بھوجپور | ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبدالرشید مدرس علی پور | ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبدالغفور منظر اسلام پریلی | ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا مفتی عبدالرؤف میرٹھ | ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا حکیم عبدالناصر بدایوں | ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا مفتی عبدالحمید، آگرہ | ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا مفتی عزیز احمد گڑھی شاہو، لاہور | ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبدالمجید قادری جبل پوری | ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | پیر سید ابو احمد محمد علی حسین اشرفی، بکھو جموی | اشرفی شوال ۱۳۳۳ھ |
| ☆ | مولانا عبدالواحد، پھلی بھیتی | شوال ۱۳۳۳ھ |
| ☆ | مولانا عبدالحمید، ماری آٹو لوی اشرفی | شوال ۱۳۳۳ھ |
| ☆ | مولانا عبدالحجید آٹو لوی | شوال ۱۳۳۳ھ |
| ☆ | مولانا محمد عمر نعیمی مراد آباد | شوال ۱۳۳۳ھ |
| ☆ | مولانا حکیم عبدالحق، بنگال | شوال ۱۳۳۳ھ |
| ☆ | مولانا عبدالحزیز مخدومی، امرتسری | شوال ۱۳۳۳ھ |
| ☆ | مولانا ابوالولی محمد عبدالرحمن، پکیر، مظفر پور | الووالا عظمیٰ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ |
| ☆ | مولانا عبدالحزیز، سکھانوبدایوں | انفقیہ ۱۳/۷ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبدالحزیز پکیر، ضلع مظفر پور | دبہ سکندری ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا پیر سید محمد عبدالرب قادری، جبل پوری | انفقیہ ۱۳/۷ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سید عبدالودود، جبل پوری | انفقیہ ۱۳/۷ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سید عبدالمجید قادری، جبل پوری | |

| | | |
|---|---|---------------------------|
| ☆ | مولانا عبداللطیف، جبل پوری | |
| ☆ | مولانا عبدالحفیظ پٹلی، بیہیتی، ریاست بونڈی | دبہ سکندری ۳ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبدالحمید وردہا | الفتیہ ۲۸/۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا حکیم شاہ عظیم الدین احمد جھنڈواڑہ، ناگ پور | الفتیہ ۲۸/۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد عبداللہ خاں جھنڈواڑہ، ناگ پور | دبہ سکندری ۱۵ فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد عمر قادری مٹواتھ بھجن | |
| ☆ | مولانا محمد عصمت اللہ | |
| ☆ | مولانا عبدالباقی الہ آباد | ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا علی محمد بیانی ٹنڈوالہ باد | الفتیہ ۳۱/۸ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبدالحی الہ آباد | دبہ سکندری ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبدالحمید مناس | ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد عبدالواسع ایرلیاں، فتح پور، سہوہ | ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبداللطیف جالون | ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبداللہ پالی | |
| ☆ | مولانا محمد عبدالغفور صدیقی، عمر پور، ضلع ہماگل پور | دبہ سکندری ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبداللہ مودھا | دبہ سکندری ۱۸ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبدالقدوس الہ آباد | ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا قاری محمد عبدالرب دریا آباد، الہ آباد | ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا حافظ عبدالشکور ادنیٰ ضلع اعظم گڑھ | ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبدالعزیز، محدث | ۳ جولائی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبدالصمد قادری بدایونی | |
| ☆ | مولانا عبدالرشید، مناس | السودالا اعظم شعبان ۱۳۴۹ھ |
| ☆ | مولانا عبدالعظیم صدیقی میرٹھی | الفتیہ ۲۸/۲۱ جولائی ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا ابوالاسرار محمد عبداللہ اتادہ | |

| | | |
|---|---|----------------------------|
| ☆ | مولانا حافظ محمد عبدالعزیز بارس | |
| ☆ | مولانا عبدالواحد عثمانی، بدایونی | دبہ سکندری ۱۳ نومبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا عبدالرحیم بدایونی | |
| ☆ | مولانا عبدالجید، دہلوی | دبہ سکندری، ۲۶ نومبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا عبدالمصطفیٰ مجددی اعظمی | دبہ سکندری ۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا عبدالرؤف بلیلی | دبہ سکندری ۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا عبدالستار، گوسی، اعظم گڑھ | " " " " |
| ☆ | مولانا حکیم عبدالسلام آوری | " " " " |
| ☆ | مولانا محمد عمر خیر آباد | " " " " |
| ☆ | مولانا عبدالحق ولید پور | " " " " |
| ☆ | مولانا علی احمد مبارک پور | " " " " |
| ☆ | مولانا صوفی عنایت احمد غوری ملدی، فیروز پور | انقیہ ۲۸۵۲۱ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا محمد عبدالسلام قادری باندوی | انقیہ ۷ تا ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا سید عبدالعبود قادری جبل پوری | انقیہ ۷ تا ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا حافظ عبدالجید، کالپی | انقیہ ۷ تا ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا عزیز الدین، فتح پور، بھاگل پور | دبہ سکندری ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | پیر سید علی اختر حیدر بھاگل پور | " " " " |
| ☆ | مولانا عبدالغفور بھاگل پور | " " " " |
| ☆ | مولانا محمد علی چراگاؤں، جھانسی | انقیہ ۲۸۵۲۱ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا حکیم محمد عطاء الرحمن نقیہ افس، بکلی | دبہ سکندری ۱۶ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا عزیز اللہ، کلکتہ | دبہ سکندری ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا عبدالستار قادری عثمانی بدایونی | " " " " |
| ☆ | مولانا عبدالمجید جلی بدایونی | " " " " |
| ☆ | مولانا قاضی عبدالعلیم گتوری بدایونی | " " " " |

- ☆ مولانا عبد اللطیف دیوی، آگرہ
- ☆ دبدبہ سکندری ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا سید عبدالقادر قادری اشرفی آگرہ
- ☆ مولانا حافظ عبدالرشید آگرہ
- ☆ مولانا محمد عبدالاحد خاں اشرفی، مریج گنج، بیوانج
- ☆ مولانا سیٹھ عبدالستار قادری سلائی، آگرہ
- ☆ مولانا مفتی محمد عبداللہ نعیمی، چوڑکڑہ، میوا
- ☆ دبدبہ سکندری ۳ جولائی ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا محمد عبدالرؤف، گھوڑدوڑ ضلع موئیکر
- ☆ مولانا عیاض علی، ریاست دیوا
- ☆ دبدبہ سکندری ۲۲ جولائی ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا عبداللہ چندوسی، مراد آباد
- ☆ مولانا حافظ عبدالرحیم چندوسی، مراد آباد
- ☆ مولانا پیر سید عبدالرحمن، بھرچڑی (سندھ)
- ☆ دبدبہ سکندری ۲۷ مئی ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا علمی القادری، کراچی
- ☆ دبدبہ سکندری ۱۱ نومبر ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا عبدالغفور ہزاروی وزیر آباد
- ☆ الفقیہ ۲۸۵۲۱ نومبر ۱۹۳۶
- ☆ مولانا عبدالعزیز قاضی حزب الاحناف، لاہور
- ☆ مولانا محمد عبدالستار نیازی میانوالی
- ☆ دبدبہ سکندری ۲۳ جون ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا عبداللطیف سیکری، مظفر نگر
- ☆ سعادت ۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء
- ☆ پیر میاں علی محمد، بسی، ہوشیار پور
- ☆ سعادت ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ مولانا مفتی عبدالعزیز، دھوراجی
- ☆ الفقیہ ۷۷۳۱۷ نومبر ۱۹۳۶ء
- ☆ مولانا مفتی محمد عبدالمتین، بھاری
- ☆ پیر عبدالرحیم، بھرچڑی (سندھ)
- ☆ اگہ تحریک پاکستان، مولفہ محمد صلاح قصوری
- ☆ پیر خواجہ عبدالرشید، پانی پت
- ☆ کنز الایمان، لاہور۔ اگست ۱۹۹۵ء
- ☆ مولانا عبدالحی چشتی، بہاول پور
- ☆ مخدوم سید علی احمد شاہ قادری
- ☆ مولانا عطاء محمد دیالوی

- ☆ مولانا عبدالحق بدایوی
- ☆ مولانا عبد الغنی صامی ہوشیارپور
- ☆ مولانا مفتی عبد الحمید قادری آٹولوی
- ☆ مولانا حافظ علی شش آٹوالہ بدیلی
- ☆ مولانا مفتی عبد الحفیظ حقانی آٹولہ بدیلی
- ☆ مولانا عبد اللطیف قادری آٹولہ بدیلی
- ☆ مولانا محمد حامدی آٹولہ بدیلی
- ☆ پیر عبد اللطیف، زکوڑی، سرحد
- ☆ پیر عبد الرزاق شمس الکوٹنی، کٹانور، برہنک
- ☆ پیر حافظ عبد الرشید سجاده نشین طوآنہ
- ☆ پیر عبد الرشید سجاده نشین، پانی پت
- ☆ مولانا سید عبد الرشید، مٹھر (غیدلہ ہمدرد)
- ☆ مولانا محمد عالم میرپوری
- ☆ مولانا عبد اللہ، احمد پور
- ☆ مولانا حافظ عبد العزیز، جک مر
- ☆ مولانا حافظ عبد الغنی، لوہیسی، بیدکد
- ☆ مولانا محمد عبد المالک قمرانوی، کھلاٹ
- ☆ مولانا غلام جیلانی، میرٹھ
- ☆ مولانا غلام جیلانی
- ☆ مولانا غلام مصین الدین نعیمی، مراد آباد
- ☆ مولانا غلام محی الدین مراد آباد
- ☆ پیر سید غلام قطب الدین اشرفی مودودی
- ☆ مولانا غلام محی الدین جیلانی، میرٹھ
- ☆ تذکرہ ائمہ اہل سنت، مولفہ عمر عبدالحکیم شرف قادری
- ☆ قلمی یادداشت پروفیسر محمد ایوب قادری
- ☆ ہفت روزہ اقدام لاہور، ۲۶ مئی ۱۹۶۳ء
- ☆ خطبات آل انڈیاسنی کانفرنس مولفہ عمر جمال الدین
- ☆ تذکرہ خلائج اعلیٰ حضرت
- ☆ امیریت بورڈ کے خلاء۔ مولفہ: محمد صادق قصوری
- ☆ عباد الرحمن، مولفہ سید مفتور القادری
- ☆ تذکرہ علماء اہل مسجد جماعت، لاہور، مولفہ اقبال احمد قادری
- ☆ تحفہ علماء اہل سنت، مولفہ مولانا محمد مدنی بڑوی
- ☆ دبیرہ سکندری۔ ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ اشرفی شوال ۱۳۳۳ھ
- ☆ الفقیہ ۲۸۵۲۱ جولائی ۱۹۴۵ء

- ☆ مولانا قاری غلام محی الدین قادری، ہمدانی
- ☆ مولانا خواجہ غلام نظام الدین قادری بدایونی
- ☆ مولانا غلام احمد اشرفی، بھاگل پور
- ☆ مولانا غلام محمد اشرفی، بھاگل پور
- ☆ مولانا غلام سجاد علیک بدایونی
- ☆ مولانا غلام کریم شائق ناگ پور
- ☆ مولانا غلام محی الدین ہنر پالی
- ☆ مولانا غلام محمد قادری، کراچی
- ☆ مولانا غلام علی اشرفی لوکاڑوی
- ☆ مولانا غلام ربانی فاضل حزب الاحناف ہمدانی
- ☆ پیر میاں غلام اللہ شرقپوری
- ☆ مولانا غلام قادر اشرفی لارہ مونی
- ☆ پیر غلام محمد دسرہندی
- ☆ پیر سید غلام محی الدین چشتی گولڑی
- ☆ پیر خواجہ غلام سدید الدین تونسوی
- ☆ مولانا غلام محمد ترخم، امرتسری
- ☆ مولانا امیر غلام بھیک نیرنگ، انبالوی
- ☆ مولانا امیر غلام میراں شاہ سندھ
- ☆ مولانا غلام الدین گجراتی، لاہور
- ☆ مولانا غلام محمد، گھوٹوی
- ☆ مولانا غلام رسول درگاہی دھیمہ، ضلع کجرات
- ☆ مولانا غلام جان ہزاروی (علیہ السلام)
- ☆ مولانا غلام جیلانی، مانسہرہ، ہزارہ
- ☆ خواجہ غلام احمد، انبالوی
- ☆ دبدبہ سکندری ۱۳ نومبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دبدبہ سکندری ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ الفقیہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ دبدبہ سکندری ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ دبدبہ سکندری ۱۱ نومبر ۱۹۳۶ء
- ☆ الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۳۶ء
- ☆ ڈاکٹر اہل سنت، مولفہ محمد اجم شرف قادری
- ☆ ائمہ تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
- ☆ مجلہ لوح لاہور، قلمرو پاکستان گولڈن جوبلی فہر
- ☆ ڈاکٹر اہل سنت، مولفہ محمد عبدالحکیم شرف
- ☆ دبدبہ سکندری ۷ فروری ۱۹۳۷ء
- ☆ ڈاکٹر خلیفۃ المسیح، مولفہ محمد صادق قصوری
- ☆ تحریف علماء اہل سنت، مولفہ محمد صدیق ہزاروی
- ☆ ائمہ تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری

- ☆ مولانا غلام جانیال، ڈیرہ قازی خاں
- ☆ مولانا محمد فاروق کھوسلی، ضلع اعظم گڑھ
- ☆ مولانا قاضی اشرفی پکچو چھوی
- ☆ مولانا سید فتح علی کھروڑی، سیدال ضلع پاکوٹ
- ☆ مولانا فرید الدین بھوئی، ضلع کیسل پور
- ☆ مولانا فدا حسین شاہ چیمو تحصیل ٹنڈوالہ
- ☆ مولانا فخر الدین قادری، رضوی، ملتان
- ☆ مولانا فضل غنی، مظفر اسلام پوری
- ☆ مولانا پیر فضل اللہ سجادہ نشین، پٹی بھیت
- ☆ مولانا پیر فضل عثمان قادری، مجددی
- ☆ مولانا فضل رحیم، بسبھی
- ☆ مولانا حکیم فضل الرحمن قادری
- ☆ مولانا پیر سید فضل حسین سجادہ نشین، بدایونی
- ☆ مولانا فضل العمد، پٹی بھیت
- ☆ پیر سید فضل شاہ امیر حزب اللہ، ہل پور، ملتان
- ☆ مولانا فقیر اللہ مبارک پوری
- ☆ مولانا نعیم الدین نوری، ایٹھرا، انجم پوری
- ☆ مولانا نعیم اللہ، الہ آباد
- ☆ مولانا فضل حسن صابری، بدینہ سکندری، رامپور
- ☆ مولانا پیر فضل حق سجادہ نشین، کروڑ، کوٹ
- ☆ مولانا فقیر اللہ نیازی، سیالکوٹ
- ☆ مولانا حافظ محمد قاسم، الہ آباد
- ☆ مولانا مفتی قدیر بخش، بدایونی
- ☆ بدینہ سکندری، ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ اشرفی شوال ۱۳۳۳ھ
- ☆ ذکرہ اہل سنت، مولانا محمد عبدالحکیم شرف
- ☆ فقیر، ۱۳ تا ۱۴ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ بدینہ سکندری، ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء
- ☆ بدینہ سکندری، ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ بدینہ سکندری، ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ ذکرہ اہل سنت، مولانا محمد عبدالحکیم شرف
- ☆ بدینہ سکندری، ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ فقیر، ۱۳ تا ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ بدینہ سکندری، ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء
- ☆ پیر عبدالحکیم، مولانا پیر عبدالحکیم
- ☆ بدینہ سکندری، ۵ دسمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ بدینہ سکندری، ۲۶ نومبر ۱۹۳۵ء
- ☆ بدینہ سکندری، ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء
- ☆ خطبات آل انڈیائی کانفرنس، مولانا محمد جلال الدین
- ☆ مکتوب محمد صادق قسوری، مام فقیر قادری، مانی
- ☆ بدینہ سکندری، ۲۶ مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ بدینہ سکندری، ۳ جولائی ۱۹۳۶ء

| | | |
|---|---|---|
| ☆ | مولانا سید قدیر احمد، کچھوچھا | دبہ سکندری ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا قطب الدین، الہ آباد | دبہ سکندری ۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا قطب الدین، جھنجھو | القیہ ۲۱ تا ۲۸ اپریل ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا پیر خواجہ قمر الدین (علاء السلام) یادی | دبہ سکندری ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا مفتی قمر الدین، احمد اشرفی اگرہ | |
| ☆ | پیر محمد قاسم مشوری شریف | اکہ تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری |
| ☆ | پیر لاڈلے حسین سجادہ نشین گلبرگہ، دکن | خطبات آل انڈیاسنی کانفرنس |
| ☆ | مولانا کریم احمد قادری بدایونی | دبہ سکندری ۱۳ نومبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | پیر صاحب کاکا خیل | خطبات آل انڈیاسنی کانفرنس مولفہ محمد جلال الدین |
| ☆ | مولانا کریم علی، بلخ آبادی | " " " " " " |
| ☆ | مولانا سید محمد، اشرفی، محدث | خطبہ مدلت سنی کانفرنس مدرس ۱۹۳۶ء پکوچھی |
| ☆ | مولانا محمد مصطفیٰ نوری بدایونی | القیہ ۲۱ تا ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا محمد لہ ایم قادری بدایونی | دبہ سکندری، ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد لہ ایم رضا، بدایونی | " " " " " " |
| ☆ | مولانا مفتی محمد لہ ایم، سستی پوری بدایوں | " " " " " " |
| ☆ | مولانا محمد اسماعیل، محمود آبادی | " " " " " " |
| ☆ | مولانا محمد ایوب قادری، ٹانڈوی | " " " " " " |
| ☆ | مولانا محمد مختار اشرف اشرفی، کچھوچھا | " " " " " " |
| ☆ | مولانا محمد مصطفیٰ علی، مدرس میرٹھ | " " " " " " |
| ☆ | مولانا محمد علی آٹولوی، ضلع بریلی | " " " " " " |
| ☆ | مولانا محبوب حسین اشرفی، سنہلی | " " " " " " |
| ☆ | مولانا محمد عالم، اعظمی | " " " " " " |
| ☆ | مولانا محمد لہ ایم، اعظمی | " " " " " " |

- ☆ مولانا محمد سلیمان، کانپور
- ☆ مولانا محمد احمد مدرس امرتسر
- ☆ مولانا محمد احمد، بسبستی
- ☆ مولانا محمد اشرف
- ☆ مولانا مشتاق احمد، کانپور
- ☆ مولانا مسعود احمد، دہلوی
- ☆ مولانا سید معراج الحسن مودودی پھچھوند
- ☆ مولانا محمد موان حسین، رامپوری
- ☆ مولانا محمد حسین، اجیری
- ☆ مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد قادری لاہور
- ☆ مولانا محمد محمود علی چشتی صابری، مین پوری
- ☆ مولانا سید محمود شاہ گجراتی
- ☆ مولانا مظفر احمد، فتح پوری، دہلی
- ☆ مولانا قاری سید محمد مسعود مظفر جیل پوری
- ☆ مولانا حکیم سید محمد مقصود غازی جیل پوری
- ☆ مولانا حکیم محمد احمد طلوی، مین پوری
- ☆ مولانا محبوب علی، کانپور
- ☆ مولانا مبین الدین، بھاگل پور
- ☆ مولانا محمود الحسن، قاضی، جھانسی
- ☆ مولانا مقبول احمد گھوسی، اعظم گڑھ
- ☆ مولانا سید منظور احمد گھوسی، اعظم گڑھ
- ☆ مولانا محمد حسن فقیہ، بسبستی
- ☆ مولانا محمد احمد قادری، بسبستی
- ☆ مولانا مقیم الدین، پوکھرا (خلع مظفر پور)
- ☆ دبدبہ سکندری ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ اشرفی شوال ۱۳۴۳ھ
- ☆ السواوالا اعظم شعبان ۱۳۴۹ھ
- ☆ خطبہ سنی کانفرنس پھچھوند
- ☆ اشرفی شوال المکرم ۱۳۴۳ھ
- ☆ الفقیہ ۷ تا ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دبدبہ سکندری ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء
- ☆ الفقیہ ۲۸ تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دبدبہ سکندری ۲۶ نومبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دبدبہ سکندری ۱۷ دسمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دبدبہ سکندری ۱۷ دسمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ الفقیہ ۲۸ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دبدبہ سکندری ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دبدبہ سکندری ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دبدبہ سکندری ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء

تاریخ آل انڈیا سنی کونفرنس

| | | |
|---|--|--------------------------|
| ☆ | مولانا قاضی محبوب اللہ، کوہ (راجپوت) | الحق ۷/۱۳۲۷ھ |
| ☆ | مولانا حکیم مفتی الدین بیاضی | دبہ سکری ۳۰/فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا قاری مصلح الدین، ناگ پور | |
| ☆ | مولانا محمد بین الدین، چاند، ناگپور | دبہ سکری ۱۵/فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا ایم۔ ٹی۔ ای۔ احمد مالابار | الحق ۷/۱۳۲۷ھ |
| ☆ | مولانا محمد مصطفیٰ، منو | دبہ سکری ۱۵/فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا قاری منیر الدین، بھاگل پور | دبہ سکری ۲۸/فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا مشتاق احمد، الہ آباد | |
| ☆ | مولانا محمد محبوب احمد اشرفی، کانپور | |
| ☆ | مولانا مظفر حسین اشرفی، کچھوچھوی | |
| ☆ | مولانا سید محمد حسن، بدار | |
| ☆ | مولانا قاری محمد منیر الدین، بھاگل پور | دبہ سکری ۱۱/مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمود الحسن قلندر، الہ آباد | دبہ سکری ۲۶/مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا مجیب الاسلام اعظمی، لدھیانہ | دبہ سکری ۲۶/مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا حکیم معظم علی، اگرہ | دبہ سکری ۱۰/مئی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سید معین الدین اشرف، سہارن | |
| ☆ | مولانا قاضی ممتاز الہی، چندوی راولپنڈی | دبہ سکری ۲۲/جولائی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا حافظ مطیع الرضا، چندوی راولپنڈی | |
| ☆ | مولانا حافظ مظہر الدین، رمداس | الحق ۲۱/۲۸ نومبر ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سید محمود احمد رضوی، لاہور | |
| ☆ | مولانا محمد علی، کارہ گجرات | |
| ☆ | مولانا سید محمود شاہ ظہری | دبہ سکری ۲۶/فروری ۱۹۳۷ء |
| ☆ | مولانا درخش بھاری، کمر سیال، جیلانہ | دبہ سکری ۱۵/مارچ ۱۹۳۷ء |
| ☆ | مولانا محمد مجتبیٰ حسین قادری، لدھیانہ | دبہ سکری ۲۱/مئی ۱۹۳۷ء |

- ☆ مولانا مظفر حق، اعظم گڑھ
- ☆ مولانا پیر شاہ معین الدین فریدی رجب پور، رولہاؤ
- ☆ مولانا پیر سید محمد حسین، گورداسپور
- ☆ مولانا محمود احمد قادری، بسینٹی
- ☆ مولانا محمود الحسن زیدی، الور
- ☆ پیر محمد شاہ بھیر دی
- ☆ مولانا مفتی محمد مظہر اللہ، دہلوی
- ☆ مولانا رفیق احمد میکیش لاہور
- ☆ پیر منظور القادری، رحیم یار خان
- ☆ مولانا سید مصطفی شاہ گیلانی رولہاؤ
- ☆ مولانا مشیت اللہ قادری مہدی پور
- ☆ مولانا مفتی محمد مظفر احمد دہلوی
- ☆ پیر خواجہ محمد مقبول الرسول، لہ، خوشاب
- ☆ پیر خواجہ مقبول احمد سجادہ نشین سرہند
- ☆ پیر سید منظور احمد سجادہ نشین مکان شریف
- ☆ پیر سید محی الدین (لال بادشاہ) سکھڑ، سرحد
- ☆ مولانا محمد بخش، مسلم (بی۔ اے)
- ☆ مولانا مفتی سید مسعود علی قادری
- ☆ مولانا سید محمد نعیم الدین، مراد آبادی
- ☆ مولانا نذیر الاکرم نعیمی مراد آبادی
- ☆ مولانا نور اللہ ٹی رضوی، مظفر پوری
- ☆ مولانا نذیر حسین، دہلوی
- ☆ پیر سید محمد نعت اللہ فریدی، پھلواڑی
- ☆ دبہ سکندری ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء
- ☆ سعادت، ۸، اکتوبر ۱۹۳۵ء
- ☆ دبہ سکندری ۱۶، جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ الفقیہ ۱۳ تا ۱۴ مئی ۱۹۳۶ء
- ☆ اکبر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
- ☆ کٹر ایمان، لاہور، اگست ۱۹۹۵ء
- ☆ قلمی یادداشت پروفیسر محمد ایوب قادری، کراچی
- ☆ تذکرہ اہل سنت، مولفہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف
- ☆ غلبہ گل افغانی کانفرنس، مولفہ محمد ہلال الدین
- ☆ تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت، لاہور، لاہور، مولفہ اقبال احمد قادری
- ☆ مکتوب محمد صادق قصوری عمرہ ۷-۱۱-۲۰
- ☆ اشرفی، شوال المکرم ۱۳۳۳ھ
- ☆ دبہ سکندری، ۲۹، مارچ ۱۹۳۶ء
- ☆ ۱۶، جنوری ۱۹۳۶ء
- ☆ الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء

تاریخ آل انڈیاسنی کانفرنس

| | | |
|---|--|---|
| ☆ | مولانا حکیم نذیر احمد، بھیر و مبارک پور | دبہ سکندری، ۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا غلام اللہ (مدرس مدارس) | ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سید نذیر حسین، لکھنؤ | ۱۷ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا نصیر الدین، بھاگل پور | " |
| ☆ | مولانا محمد تقی، جین پور، اعظم گڑھ | " |
| ☆ | مولانا نور اللہ، بستی | ۹ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا جمال الدین (بی۔ اے) مبدایوں | انٹیم ۱۳ تا ۱۹ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا خواجہ نظام الدین قادری مبدایوں | " |
| ☆ | مولانا نوشہ عباس مبدایوں | " |
| ☆ | مولانا نعیم الدین نعمت، پوٹھیرا منتر پور | دبہ سکندری، ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سید نور الاسلام ہاندوی، جیل پور | دبہ سکندری، ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا قاری نظام الدین مہمدی، مہمدی بھین | ۱۵ فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا حافظ نعمت اللہ، الہ آباد | ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا نجم الدین، سہرام | ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا نور محمد، دلوں ضلع اعظم گڑھ | ۲۰ مئی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا سید نور الاسلام انور، الہ آباد | ۲۶ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا غفر احمد خٹھی، بستی | برائے نال سنت، لاہور ۳۱ تا ۳ جنوری ۱۹۹۶ء |
| ☆ | پیر سید نور الحسن، کیلاوالہ ضلع کوٹوالہ | ضیاء قر، کوٹوالہ دسمبر ۱۹۹۶ء |
| ☆ | خواجہ نظام الدین، تونسوی | خطبات آل انڈیاسنی کانفرنس، مولانا محمد جلال الدین |
| ☆ | پیر سید نور حسین، جماعتی، علی پور | سیرت امیر ملت، مولانا: پیر سید اختر حسین |
| ☆ | مولانا نور الحسن، سیالکوٹی | " |
| ☆ | مولانا نور اللہ، نصیر پور | مقدمہ فتویٰ نوریہ (جلد اول) |
| ☆ | مولانا قادر الدین، قیصر الاسلام علی | دبہ سکندری، ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |

تاریخ آل انڈیاسنی کلکٹرنس

| | | | |
|---|--|----------------|--|
| ☆ | پیر شاہ وجیہ الدین علوی | سہ ماہی (سورت) | اسولوالاعظم، جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ء |
| ☆ | مولانا وصی الرحمن، پوکھیرا | | دبہ سکندری، ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا پیر ولایت شاہ، سحرات | | ۔ ۔ ۔ ۔ |
| ☆ | مولانا ولایت حسین سرحدی | | النفیہ ۷ تا ۱۱ اپریل ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا حافظ وجیہ الدین احمد خاں قادری بہاولپور | | دبہ سکندری، ۲۶ فروری ۱۹۳۷ء |
| ☆ | مولانا وصی احمد محدث سہرام | | دبہ سکندری، ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء |
| ☆ | پیر سید ولی محمد خاری شاہ آبادی | | امیر ملت اور ان کے عقائد۔ مولفہ محمد صادق قسوری |
| ☆ | مولانا ولی النبی، مردان | | قدف طہار مل سنہ، مولفہ مولانا محمد صادق بڑاوی |
| ☆ | پیر سید ولایت حسین گیلانی | | اکثر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قسوری |
| ☆ | مولانا ہاشم میاں فرنگی علی | | دبہ سکندری، ۳ جولائی ۱۹۳۶ء |
| ☆ | پیر محمد ہاشم جان سرہندی | | ذکر اللہ مل سنہ، مولفہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری |
| ☆ | مولانا محمد یحییٰ، مظفر پوری | | دبہ سکندری، ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا یعقوب حسین ندیم قادری بہاولپور | | دبہ سکندری، ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد یحییٰ عباسی، چنایا کوٹی | | اشرافی شوال المکرم ۱۳۳۳ھ |
| ☆ | مولانا محمد یعقوب خاں بھلا پوری | | ۔ ۔ ۔ ۔ |
| ☆ | مولانا قاضی یوسف حسن، رحمانی بہاولپور | | دبہ سکندری، ۱۳ نومبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا حافظ محمد یوسف، گھوسی خلیع اعظم گڑھ | | دبہ سکندری، ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء |
| ☆ | مولانا یعقوب علی خاں، لوتھیانی بہاولپور | | النفیہ ۷ تا ۱۳ جنوری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا قاضی محمد یحییٰ ساگور (کوٹہ) | | ۔ ۔ ۔ ۔ |
| ☆ | مولانا محمد یحییٰ ساگور (کوٹہ) | | ۔ ۔ ۔ ۔ |
| ☆ | پیر محمد یعقوب قادری مو | | دبہ سکندری، ۱۵ فروری ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد یونس نظامی، الہ آباد | | دبہ سکندری، ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء |
| ☆ | مولانا محمد یحییٰ، گوئی گاؤں (سی۔ پی) | | دبہ سکندری، ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء |

- ☆ مولانا محمد یعقوب خاں دادوں اعظم گڑھ
- ☆ مولانا قاری محمد یحییٰ، مبارک پور
- ☆ مولانا یار محمد مدیالوی
- ☆ مولانا محمد یوسف، سیالکوٹی
- ☆ خواجہ محمد یوسف تونسوی
- ☆ دبدبہ سکندری ۷۷/۲۷ مئی ۱۹۴۶ء
- ☆ اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
- ☆ عظیم قائد عظیم لوگ، مولفہ ولی منظر ایڈوکیٹ
- ☆ اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری



تحریکِ پاکستان میں علماء و مشائخِ اہل سنت کا روشن کردار

— یہ بات بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دو قومی نظریے کے سب سے
اول داعی مجددِ ملت حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی تھے۔
— پاکستان کے مطالبے کی حمایت میں سب سے پہلے ہندو سہیلی میں قرارداد منظور
کرانے کا سہرا (معروف سنی پیر طریقت) حضرت عبدالرحمن بھرخوینڈی
شریف کے سر تھا،

”کراچی تاریخ کے آئینے میں“

از محمد عثمان دموبی

مطبوعہ کراچی ۱۹۹۶ء، ص ۴۸۱

تأثرات دل نشیں

۱۹۳۶ء

جشن شہسایا دربار اہل سنت بنارس

۱۹۳۶ء

قطعات

از مولانا ضیاء القلوری صاحب بدایونی

مرکز رشد و ہدایت ہے بنارس آج کل جہلہ گلو اہل سنت ہے بنارس آج کل
اللہ اللہ اجتماعِ بنیانِ ارضِ ہند مسکنِ خالص است ہے بنارس آج کل
دیگر

احبابِ باصفا کے قیام میں آگئے ہم بھی اس اجتماعِ خدا رس میں آگئے
اللہ رے یہ جذبہٴ اسلام کی کشش ارضِ وطن سے کھینچ کے بنارس میں آگئے
مدنِ پورہ کی شرگاہ!!

ہیں اتنے لوگوں میں کچھ اس لئے پڑے سے ہم مذاقِ نغمہ ہے لیکن بے مڑے سے ہم
قیام کوائف ملت جو نشر کرتا ہیں خود آج بول رہے ہیں مدنِ پڑے سے ہم
رام نگر اسٹیٹ کا جہلہ

انوارِ حقیقت ہیں نہلِ قلب و جگر میں ہے تابشِ قدیلِ حرمِ جذبِ نظر میں
دل کش ہیں صنمِ خانہٴ کاشی کی فضا میں لیتا ہے قیام خدا رام نگر میں
گنگا کا عارضی پل اور آمدی

ضعیفِ ناتوانیِ رعشہ در برِ اختلاجِ دل اندھیری راتِ آمدی تیز خوفِ دوری منزل
مسافرِ پا فکرتہ پل فکرتہ بحرِ بے ساحل شبِ تاریک و نیم موجِ گردابِ چمنِ حائل
دل اکندیم بسم اللہ مجرما و مرثا

دیگر

پرستارِ باطل کھلتے ہیں جس شہر کی قسبیں ہمیں اس سے غرض نہیں اس صنمِ خانہ کی کیا رسمیں
نظرِ کاشی میں آئیں کاشِ جلوے کبے والے کے ہمیں تو اے قیام یہ شوق لایا ہے بنارس میں

دیگر

جن میں ہے کہیں معروف گل چیں گل تراشی میں نشین پر کہیں مارل ہے گردوں برق پاشی میں
مگر شمع حرم کی ضوفشلی اے تعالیٰ اللہ قیا اپنے خدا کا لے رہا ہے نام کاشی میں

دیگر

رحمت کے نملیاں ہیں آثار بنارس میں چھلے ہیں مدینے کے انوار بنارس میں
خیر و برکت یہ سب عشاقِ نبی کی ہے سنی علماء کا ہے دربار بنارس میں

منظرِ دربار

سرِ مسد یہ وہ خالص حق ہیں انجمن آرا زیارت جن کے چروں کی گناہوں کا ہے کفارہ
زہے یہ اجتماعِ اہل حق یہ جشنِ شہانہ سواہِ اعظم اسلام کا ہے عام نظارہ

بلغِ قافلہ

کے پسند ہو اک مختصر مکان کی سیر جنوں میں کرتے ہیں دیوانے دو جہن کی سیر
خدا کی شان بنارس کے گرم موسم میں قیا نصیب ہوئی بلغِ قافلہ کی سیر

دربارِ اہل سنت

عیاں الحمد للہ شانِ توحید و رسالت ہے کہ یہ جشنِ عظیم الشان بزمِ اہل سنت ہے
زبیاں پر نغمہ نعتِ شہنشاہِ رسالت ہے فرشتے وجد کرتے ہیں درودوں کی وہ کثرت ہے
ثارِ گلشنِ طیبہ بہارِ بہشت جنت ہے چمن اندر چمن رنگینیِ آثارِ رحمت ہے
عجب دل کش پیامِ اتحادِ اہل سنت ہے خدا شہد صفِ آرا آج اک مرکزِ پست ہے
مسلمانوں کو حاصل کعبہ والوں کی زیارت ہے ہے کاشی یا درِ کلاشندہ اہل عقیدت ہے
بنارس کو میسر آج وہ صبحِ سعادت ہے کہ مرغِ سحر میں شورِ بکبیرِ عبادت ہے
عجب دل کش یہ گاشی کے صنم خانوں کی حالت ہے جدھر دیکھو جھوم کلمہ گویانِ شہادت ہے
ہے لطف بادِ ریزی بارشِ بارانِ رحمت ہے نیم صبحِ دامن میں لئے صہائے جنت ہے
سواہِ شبِ حسین بدر کے جلوں سے ہے روشن چراغِ طور کے انوار سے کافورِ خلعت ہے
ستارے ٹوٹے پڑتے ہیں زمیں پر سج گردوں سے منور ہے جہاں پر نورِ بزمِ اہل سنت ہے

ہے کتنی جاذب دل رونقِ دربارِ شہانہ
 یہ برقی گنتی یہ جگہ گاہت یہ حسین جلوے
 یہ نازک نو کلفت پھول گل بوئے طیبہ کے
 نسیمِ غلہ سے آنکھوں میں ٹھنڈک ہے سکونِ دل میں
 ہماریں گنبدِ خضریٰ کی فردوسِ تصور ہیں
 چمک کر کہہ رہے ہیں چاند تارے ہنر پرچم کے
 حسین آرائشیں دربار کی ہیں دید کے قاتل
 زہے دربارِ انور اے زہے یہ بزمِ نورانی
 یہ زریں شہ نشیں یہ خوشنما لورنگ یہ مسند
 یہ نورانی مقدس صورتیں اللہ والوں کی
 یہ عالم یہ مشائخ یہ اکابر یہ خدا والے
 یہاں الحمد للہ ہند کے گوشوں سے آئے ہیں
 یہ جلسہ ہے ثنائے صاحبِ لولاک کا جلسہ
 نظامِ شہانہ ہند کو ہے منضبط کرنا
 الہی کامیاب و کامرانی یہ جشنِ عالی ہو
 منظم اے خدا شیرازہِ ملت کو فرما دے
 عطا ہو جلد خود مختار پاکستانِ اسلامی
 الہی متحد کر شہانہ ہند کو باہم
 نبی کا واسطہ مسلم کو یارب فتح و نصرت دے
 نبی کی یہ دعا یہ التجائے الہی سنت ہے

قطعه تاریخ طباعت

از جناب طارق سلطانپوری حسن بدال

| | |
|-------------------------------|------------------------------|
| برم آب و گل میں اہل عشق کا | حشر تک ہوتا رہے گا تذکرہ |
| قادر کی صاحب مکرم نے کیا | اہل حق کا روح افزا تذکرہ |
| ان کے کلک آگئی افروز کا | خطر تھا یہ انوکھا تذکرہ |
| اس کتاب خوب میں ہے کیف عشق | قوم کے دیدہ وروں کا تذکرہ |
| شوکت اسلام کے خواہاں جو تھے | ان اکابر کا سہانا تذکرہ |
| تھے جو سرخیل جہاد حریت | ان عمائد کا ہے اجلا تذکرہ |
| جن کا تھا مقصود "اک آزلو ملک" | یہ ہے ان مردانِ مہر کا تذکرہ |
| ان بزرگانِ جلیل القدر کا | ہے بڑا اعزاز کرنا تذکرہ |
| یہ جلال الدین کا ہے امتیاز | پہلے ہوتا تھا کب ایسا تذکرہ |
| یاد کے قابل ہیں طوفاں آشنا | اہل ساحل کا بھلا کیا تذکرہ |

اس صحیفے کی طباعت کا ہے سال

"اچھا دل آویز و زیبا تذکرہ"

۱۳۱۹ھ

| | | |
|---|----------------------|-------|
| ☆ | آفتاب خدمت ملت | ۱۹۹۸ء |
| ☆ | فردغِ بزم جدت | ۱۹۹۹ء |
| ☆ | زیب و حسن جمین تاریخ | ۱۳۱۹ھ |
| ☆ | ذکر لطیف جہان فیض | ۱۹۹۸ء |

انگریز کے پرداختہ
فتنہ قادیانیت سے مکمل آگاہی
اور اس سلسلہ میں۔

علماء و مشائخ اہل سنت کے علمی
و عملی جہاد کی بعض اہم دستاویزات تک رسائی کے لئے
محران قدر کتب

قادیانی فتنہ اور علمائے حق

مرتبہ
محمد سعید احمد
قیمت
۵۰/- روپے

قیمت ۱/۵ روپے، صفحات ۱۸۲

ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست

تحریک پاکستان کا ایک ناقابل فراموش باب جس پر
ہیروں کے تساہل اور غیروں کی کرم فرمائیتوں کی وجہ سے
دبیز تھوکی پرہ چڑھا دیا گیا، پہلی بار منظر عام پر

تحقیق:

محمد جلال الدین قادری

تقدیم: مختار جاوید

نخنہ بے چند: سید تابش آوری

- نبی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی پیاری آواز
- امام احمد رضا کا پیغام مسلمانانِ بر عظیم پاک و ہند کے نام
- پروفیسر سید محمد شمعان اشرف سابق صد شیعہ اسلامیت اسلام یونیورسٹی
- علی گڑھ کا خطاب
- ابوالکلام آزاد کی تقریر کا خلاصہ
- جانسوز فریاد حرمِ بدریہ (۱۳۳۹ھ) تاریخی نظم

پیشکش
مکتبہ ضلوع

(۲۰: ۴۲۸۱۴۸۷۲)

مکتبہ ضلوع، سو ڈھیوال کالونی ملتان رڈ لاہور ۵۴۵۰۰